مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالوی

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری

احتسابِ قادیانیت

جلد ہفدہم

ردِّ قادیانیت

رسائل

حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالوی

حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری

احتساب قادیانیت

جلد ہشتم

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ، ملتان - فون: 4514122

بسم الله الرحمن الرحيم

هداية الممترى عن غواية المفترى

یعنی

اسلام اور قادیانیت ایک تقابلی مطالعہ

مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالوی

مقدمۂ ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی! علمائے امت نے قادیانی فتنہ کے کسی پہلو کو تشنۂ بحث نہیں چھوڑا۔ بلکہ اس کے علمی و نقلی تمام گوشوں کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی حجت اس کے بندوں پر قائم ہو جائے اور کوئی شخص کل میدان حشر میں یہ نہ کہہ سکے کہ اہل علم کے ذمہ ہماری راہنمائی کا جو فریضہ عائد تھا وہ انہوں نے ادا نہیں کیا۔

قادیانیت پر جو کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سے یہ کتاب، جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں اسلام اور قادیانیت کا تقابلی مطالعہ پیش کرتے ہوئے واضح کیا ہے کہ قادیانیت نے کن کن امور میں اسلام سے خروج و انحراف کا راستہ اختیار کیا ہے اور اسلامی عقائد بالخصوص عقیدۂ ختم نبوت اور حیات عیسیٰ علیہ السلام کو ایسے قطعی دلائل و براہین سے آراستہ کیا ہے کہ ایک سلیم الفطرت آدمی کو اسلامی عقائد کی حقانیت میں ذرا بھی شبہ نہیں رہ جاتا۔

''مجلس تحفظ ختم نبوت'' کی جانب سے ''رئیس قادیان'' مؤلفہ ابوالقاسم رفیق دلاوری مرحوم، ''خاتم النبیین'' (فارسی، اردو) مؤلفہ امام العصر مولانا محمد انور شاہ کشمیریؒ، ''التصریح بما تواتر فی نزول المسیح'' از حضرت کشمیریؒ، ''مغلظات مرزا'' از مولانا نور محمد خان، ''مجموعہ رسائل'' از مولانا سید مرتضیٰ حسن چاندپوری اور دیگر بہت سے رسائل شائع ہو چکے ہیں۔ الحمدللہ کہ احباب کی فرمائش پر آج ہم مولانا عبدالغنی صاحب پٹیالویؒ کی اس کتاب کو شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

مقام مسرت ہے کہ حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری نوراللہ مرقدہ، کے مدرسہ ''جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی نمبرہ'' میں یہ کتاب شامل نصاب کر لی گئی ہے۔ ہم دیگر اکابر سے بھی یہ توقع رکھیں گے کہ وہ اس طرف بطور خاص توجہ فرمائیں۔

والحمد للہ اولاً و آخراً!

محمد یوسف لدھیانوی

مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان، پاکستان

۱۲ محرم الحرام ۱۳۹۹ھ

امکانی حد تک جان کھپائی ہے۔ با ایں ہمہ اس میں جو غلطی نظر آئے اس سے قارئین مطلع فرمائیں تو یہ کار خیر میں تعاون ہوگا۔ بالکل کتاب کی یہ نئی ترتیب انشاء اللہ مفید ہوگی اور اس سے استفادہ پہلے کی نسبت بہت آسان ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ ایسا ہی فرمادیں۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز!

۴۔ اس کتاب کے علاوہ باقی پانچ رسائل حضرت مولانا نور محمد خان ٹانڈویؒ کے ہیں۔ جن کے نام اور سن اشاعت یہ ہے۔

۱۔	اختلافات مرزا	۵ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	۲۹ جون ۱۹۳۳ء
۲۔	کفریات مرزا	۲۳ ربیع الاول ۱۳۵۲ھ	۱۸ جولائی ۱۹۳۳ء
۳۔	کذبات مرزا	۵ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ	۲۲ مارچ ۱۹۳۳ء
۴	مغلظات مرزا	۲۰ ذی قعدہ ۱۳۵۳ھ	۲۵ فروری ۱۹۳۵ء
۵	گرشن قادیانی	۳ صفر ۱۳۵۴ھ	۷ مئی ۱۹۳۵ء
۶۔	رفع الغاوی عن حکم الارتداد		

آخر الذکر رسالہ کو ہم ''فتاویٰ ختم نبوت ج ۳ ص ۲۱۵ تا ص ۲۲۳'' میں شائع کر چکے ہیں۔ اس لئے اس جلد میں یہ شامل اشاعت نہیں۔ باقی رسائل ۱ تا ۵ اس جلد میں شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ، دارالعلوم دیوبند کے نائب مہتمم واستاذ الحدیث حضرت مولانا قاری محمد عثمان صاحب منصور پوری دامت برکاتہم نے اختلافات مرزا (تناقضات مرزا) کی اشاعت دیوبند ۱۹۸۶ء کے مقدمہ میں مصنف مرحوم کے ساتھ ایک رسالہ ''سراحق مرزا'' کا بھی ذکر فرمایا ہے۔ وہ ہمیں میسر نہیں آسکا۔ تلاش بسیار کے باوجود اسے شامل نہیں کر سکے۔

مصنف رسائل ہذا! حضرت مولانا نور محمد صاحب ٹانڈویؒ بہت بڑے متکلم، مدرس اور مبلغ تھے۔ مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور سے ۱۳۲۳ھ میں دورہ حدیث شریف سے فراغت حاصل کی۔ برکت الہند حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ اور حضرت مولانا عبداللطیف سہارنپوری کے قابل اجل شاگرد تھے۔ سیاسیات میں حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے پیرو تھے۔ جمعیۃ علماء ہند کے ممتاز رہنما تھے۔ ۱۹۳۰ء میں حضرت مدنیؒ کے ہاتھ پر جہاد کی بیعت کی۔ متعدد بار قید وبند کے مراحل سے گذرے۔ فتنہ قادیانیت کا تحریری وتقریری ذریعہ مقابلہ کیا۔ برما سے خیبر، دہلی سے بمبئی تک قادیانی فتنہ کے خلاف آپ نے جدوجہد کی۔ ملایا، سنگاپور، فرانس، کینیا، افریقہ تک قادیانیت کا تعاقب کیا اور خوب کیا۔ اپنے دور میں رد قادیانیت کا آپ عنوان تھے۔ یگانہ روزگار، فاضل اجل، مناظر اسلام کے رشحات قلم کو شائع کرنے کی سعادت پر اللہ رب العزت کا لاکھ لاکھ شکر بجا لاتے ہیں۔ فلحمد للہ اولاً وآخراً۔ اللہ رب العزت، حضرت مولانا عبدالغنی پٹیالوی، حضرت مولانا نور محمد خان ٹانڈویؒ ہر دو حضرات کی قبور پر اپنی رحمتوں کی موسلادھار بارش نازل فرمائیں اور کل روز جزا ان کی رفاقت کا ہم مسکینوں کو شرف نصیب فرمائیں۔

خاکپائے بزرگان: فقیر اللہ وسایا، ملتان ۲۳ شوال ۱۴۲۷ھ، ۱۶ نومبر ۲۰۰۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجمالی فہرست جلد ہفتم

تفصیلی فہرست کتاب اسلام اور قادیانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عبادہ الذین اصطفی ۔ اما بعد فقد قال رسول اللہ ﷺ انہ سیکون فی امتی ثلاثون کذابون کلہم یزعم انہ نبی انا خاتم النبیین لا نبی بعدی! (جامع ترمذی ج ۲ ص ۴۵ باب لا تقوم الساعۃ حتی یخرج کذابون)

ختم نبوت کا عقیدہ اسلام میں ایک ایسا معروف ومشہور اور مسلم عقیدہ ہے کہ اس میں کسی شخص کو چون وچرا کی گنجائش نہیں ۔ قرآن کریم وحدیث اور اجماع امت ناطق ہے کہ سید الاولین والآخرین جناب محمد رسول اللہ ﷺ خدا کے آخری نبی ہیں ۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ حدیث مذکورہ بالا میں اس کا بھی بیان ہے کہ امت محمدیہ میں تیس کاذب شخص ایسے ہوں گے جن میں سے ہر ایک اپنے آپ کو غلط طور پر نبی کہے گا ۔ حالانکہ (بنص قطعی) حضور خاتم النبیین ﷺ ہیں اور آپ کے بعد کوئی بھی منصب نبوت پر فائز نہیں ہو سکتا ۔ اس قسم کی صاف صریح نصوص کے ہوتے ہوئے چاہئے تو یہ تھا کہ ہر شخص حضور ﷺ ہی کی اتباع میں اپنی سعادت یقین کرتا اور دین حنیف کامل سے انحراف کر کے اپنے واسطے کوئی دوسرا راستہ نہ تلاش کرتا ۔ مگر تاریخ بتاتی ہے کہ دنیا میں بہت سے لوگ ایسے ہی ہوئے ۔ جنہوں نے باوجود ادعائے اسلام حضور ﷺ کے بعد نہایت بلند آہنگی کے ساتھ اپنی نبوت کا دعویٰ کیا اور کمال دلیری اور جرأت کے ساتھ اس کا اعلان کیا کہ بدون ہم پر ایمان لائے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی ۔ ہندوستان میں جن لوگوں نے اس قسم کے دعوے کئے ۔ ان میں سے مرزا غلام احمد قادیانی خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں ۔

مرزا قادیانی کے مختصر حالات

مرزا قادیانی کا وطن مالوف قصبہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب ہندوستان ہے ۔ ان کے والد حکیم غلام مرتضیٰ قصبے کے رئیس تھے ۔ اردو، فارسی، عربی کے علاوہ انگریزی وغیرہ سے مرزا قادیانی کو واقفیت تھی ۔ ابتداً سیالکوٹ کی کچہری میں محرر ہونے کی حیثیت سے چند روپیہ ماہوار کے ملازم تھے ۔ اس کے بعد ترقی کرنے کے شوق میں جب مختار کاری کا امتحان دیا تو اس میں فیل ہو گئے ۔ رد وقدح اور بحث ومناظرہ سے ان کو خاص دلچسپی تھی ۔ آریوں اور عیسائیوں سے چھیڑ چھاڑ کرتے رہتے تھے ۔ حریف کے مقابل پیشین گوئیاں کرنے میں مرزا قادیانی نہایت جری اور دلیر تھے ۔ بڑے سے بڑا دعویٰ کر بیٹھنے میں بھی ان کو کچھ تامل نہ ہوتا تھا ۔

بددعا کرنے سے مرزا قادیانی کو خاص ذوق تھا۔ یہی وجہ ہے کہ بجائے اس کے کہ وہ اسوہ حسنہ کو ملحوظ رکھ کر اپنے مخالفین کے لئے رشد وہدایت کی دعا کرتے، زلزلے اور طوفان آنے طاعون اور وبائی امراض میں مبتلا ہونے کی بددعا کرتے رہتے تھے۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم، مولوی ثناء اللہ امرتسری، منکوحۂ ثانی محمدی بیگم وغیرہ کے متعلق جو مرزا قادیانی کی پیشین گوئیاں ہیں وہ سب اسی قسم کی ہیں۔ زلزلوں اور وباؤں کے پھیلنے اور مری پڑنے کی خبر سے بے حد مسرور ہوتے تھے۔ خواہ کسی وجہ سے بھی کسی ملک میں طوفان آئیں، مرزا قادیانی یہی ظاہر کرتے کہ میری تکذیب یا عدم تصدیق سے آیا ہوا۔

فحش گوئی اور بدزبانی کرنے سے مرزا قادیانی کو کچھ عار نہ تھی۔ علمائے اسلام وغیرہ پر انہوں نے جو تحت کلامی اور سب وشتم کیا تھا۔ اس کو بعض لوگوں نے چھوٹے چھوٹے رسالوں میں جمع کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو عصائے موسیٰ وغیرہ)

(تتمہ حقیقت الوحی ص۱۴، ۱۵، خزائن ج۲۲ ص۴۴۵، ۴۴۶) پر مرزا قادیانی نے ایک شخص کے متعلق کچھ عربی اشعار مع ترجمہ شائع کئے ہیں۔ ان میں سے تین شعر مندرجہ ذیل ہیں ملاحظہ ہوں۔

ومن اللئام اری رجیلا فاسقا	غولا لعینا نطفة السفهاء
شکس خبیث مفسد ومزور	نحس یسمی السعد فی الجهلاء
اذیتنی خبثا فلست بصادق	ان لم تمت بالخزی یا ابن بغاء

اور لئیموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں
کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ
بدگو ہے اور خبیث اور مفسد اور جھوٹ کو ملمع کر کے دکھانے والا
منحوس ہے جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے
تو نے اپنی خباثت سے مجھے بہت دکھ دیا ہے پس میں سچا نہیں ہوں گا
اگر ذلت کے ساتھ تیری موت نہ ہو (اے حرامی)

عجب نہیں کہ مرزا قادیانی بھی محسوس کرتے ہوں کہ یہ اشعار تہذیب وشائستگی اور ان کے منصب نبوت کے منافی ہیں۔ شاید اسی وجہ سے انہوں نے تیسرے شعر کے آخر میں جو لفظ ابن بغاء ہے۔ اس کے ترجمہ کو چھوڑ دیا۔ عربی لغت میں ابن لڑکے کو کہتے ہیں اور بغاء کے معنی زنا ہیں۔ اس لحاظ سے ابن بغاء کے جو معنی ہوئے ان کو ہم نے بخوف ناگواری ترجمہ میں بین القوسین اضافہ کر دیا ہے۔ مگر دیکھا جائے۔ (نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۵۳) میں لکھتے ہیں کہ

کو اس کے جائز حق سے محروم کرنے کے واسطے دعا کرنا کہاں تک قرین انصاف اور شان نبوت کے مناسب ہے؟ اس کا فیصلہ خود ناظرین کرلیں۔

ولادت ووفات: مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہو کر قادیان دفن کئے گئے۔ تدریجاً مرزا قادیانی نے متعدد دعوے کئے۔ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے دعوے کرنے میں اس قدر دجل وفریب اور چالاکی سے کام لیا ہے کہ ان کی دو چار کتابوں کو دیکھ کر یہ معلوم کر لینا کہ وہ کون اور کیا تھے؟ ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کی تالیفات تلبیس اور متضاد باتوں سے پر ہیں۔ جب تک کہ اسلامی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہ ہو اور بہت غور وتدبر کے ساتھ ان کی کافی کتابوں کا مطالعہ نہ کیا جائے۔ ان کے دعووں اور دلائل کی حقیقت منکشف نہیں ہوسکتی۔ چونکہ مرزا قادیانی نے خلق کے سامنے اپنے آپ کو بالکل اولیاء کی صورت میں پیش کیا تھا۔ اسی وجہ سے تمام چیزیں کرامتی رنگ میں ظاہر کرتے تھے۔ حامی سنت ماحی بدعت جامع منقول ومعقول حاوی فروع واصول حضرت مولانا مولوی عبدالغنی خان صاحب ضیائی صدر مدرس مدرسہ عین العلم شاہجہانپوری اس جدید تالیف کو جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ پڑھ لینے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ہر فہیم پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ شرعی نقطہ نظر سے مرزا قادیانی کی حیثیت کیا ہے؟ مولانا ممدوح نے اس کتاب میں مرزا قادیانی کے دعووں اور ان کے اصولی عقائد سے محققانہ بحث کی ہے۔ ۱۹۲۷ء میں محلہ تارین زئی شاہجہانپور کی مسجد پر مرزائیوں اور مسلمانوں میں جو مقدمہ درپیش تھا۔ جس میں کہ اہل اسلام [illegible] کامیاب رہے۔ اس میں آپ گواہ تھے اسی سلسلہ میں آپ کو مرزا قادیانی کی تصنیفات اور دیگر موافق ومخالف کتابوں کے مطالعہ کا اتفاق ہوا۔ تمام چھان بین کے بعد آخر میں جس نتیجہ پر پہنچے اس کو مولانا موصوف نے بغرض افادہ عام اس کتاب[1] میں حوالہ قلم فرمایا ہے۔ مسلمانوں اور مرزائیوں کے عقائد علیحدہ علیحدہ درج ہیں۔ اسلامی عقائد کے ثبوت میں قرآن وحدیث اور اکابر امت کی تصریحات پیش کی گئی ہیں اور مرزائی عقائد کے بیان میں مرزا قادیانی اور ان کے خلیفہ وغیرہ کی عبارات منقول ہیں۔ اس طریقے سے ناظرین کو ہر دو فریق کے عقائد بیک وقت معلوم

---

[1] کتاب کے نام میں ہدایت کے صلہ میں عن تضمین معنی ابعاد کی وجہ سے ہے۔
"کمافی قولہ تعالیٰ وما انت بہادی العمی عن ضلالتہم (النمل:۸۱)"

کرنے میں سب سے عمدہ ثابت ہوگی۔ کتاب اس قدر جامع ہے کہ اس کو پڑھ لینے کے بعد ناظرین بہت سی کتابوں کے مطالعہ سے مستغنی ہو جائیں گے۔

مرزائی مذہب کی تنقیح اور جانچ پڑتال میں کوئی بحث باقی نہ ہوگی جس پر اس میں کافی روشنی نہ ڈالی گئی ہو۔ ختم نبوت اور حیات مسیح کی بحث خاص طور پر تفصیل سے دی ہے۔ ممکن ہے کہ بعض صاحبان کو کتاب ضخیم نظر آئے لیکن جن حضرات نے مرزائی رسائل اور ان کے طویل اقوال کا مطالعہ کیا ہے وہ یقیناً اس کو مختصر قرار دیں گے۔ حضرت مولانا نے عموماً مرزائیوں کے دلائل کو چھوٹے چھوٹے جملوں سے ابطال کیا ہے۔ بعض جگہ کثرت حوالہ جات پر بھی اکتفا کیا گیا ہے۔ ناظرین کو چاہئے کہ کتاب کا بغور مطالعہ فرمائیں۔ مرزائی صاحبان بھی ٹھنڈے دل اور انصاف کے ساتھ اس کو پڑھیں اور حق واضح ہو جانے پر سچائی کو قبول کرلیں۔ خدا اور رسول ﷺ کے مقابلہ میں ضد اور نفسانیت پر قائم رہنا بڑے دکھ کی بات ہے۔ واللہ الموفق والمعین!

کتبہ الاحقر محمد کفایت اللہ غفرلہ ولوالدیہ

مدرس مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہانپور

مسلمانوں کا عقیدہ نمبر ۱... ختم نبوت

۱ اسلام کے عقیدے میں حضور سرور کائنات ﷺ تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کے ختم کرنے والے اور آخر الانبیاء ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت و رسالت عطا نہیں کیا جا سکتا۔ باب نبوت و رسالت مطلقاً مسدود ہے۔ مدعی نبوت و رسالت کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

قرآن کریم سے ثبوت

۱ "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب: ۴۰)" ﴿محمد ﷺ تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول اور نبیوں کو ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔﴾

نوٹ! یہ صریح نص ہے اس بات پر کہ آنحضرت ﷺ تمام نبیوں سے آخر اور تمام نبیوں کو ختم کرنے والے ہیں۔ اب آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہ کیا جائے گا۔ یہ منصب منقطع ہو چکا۔

ختم نبوت کی تائید میں اس آیت کی دوسری قرأت

۱ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت میں ولکن نبیا ختم النبیین ! ہے جس میں صاف اعلان ہے کہ آپ ایسے نبی ﷺ ہیں جنہوں نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔

نوٹ! جاہلیت میں عرب کی قبیح رسموں میں سے ایک رسم تبنی یعنی لے پالک بیٹے کی بھی تھی اور لے پالک کو حقیقی نسبی بیٹا سمجھتے تھے۔ اسی کا بیٹا کہہ کر پکارتے تھے۔ وراثت، رشتہ ناطہ، حلت وحرمت کے تمام احکام میں حقیقی بیٹا قرار دیتے تھے۔ جس میں اختلاط نسب غیر وارث کو اپنی طرف سے وارث بنانا۔ ایک حلال کو اپنی طرف سے حرام قرار دینا اور دیگر مفاسد کو مشتمل تھا۔ اسی رسم کی بنا پر نزول حکم سے پہلے حضور علیہ السلام نے بھی زید بن الحارثؓ کو متبنی بنایا تھا۔ رسم عرب کے مطابق زید بن محمد کہہ کر پکارے جاتے تھے۔ جب اس رسم کو توڑا گیا تو حکم ہوا: ''ادعوھم لآبائھم (احزاب:۵)'' لے پالکوں کو ان کے باپوں کی نسبت سے پکارا جائے اور ممانعت کی گئی کہ زید بن محمد مت کہو۔ بلکہ زید بن حارثہ کہو۔ کیونکہ محمد ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں ہیں۔ چونکہ اس میں بظاہر یہ شبہ ہو سکتا تھا کہ اس سے پہلے نازل ہو چکا ہے۔ ''ازواجہ امہاتہم (احزاب:۶)'' کہ حضور ﷺ کی ازواج امت کی مائیں ہیں۔ جس سے حضور ﷺ کا باپ ہونا بھی ثابت ہوتا ہے۔ تو پھر یہ ابوت کی کیسے نفی کی جارہی ہے اور جب آپ امت کے باپ نہیں تو امت پر شفیق بھی نہیں ہو سکتے اور نیز جب ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے تو یہاں ابوت کی نفی سے نبوت کی نفی کا ایہام پیدا ہوتا تھا۔ جس کا ازالہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین ! سے بطور استدراک کیا گیا کہ آپ کسی مرد کے نسبی باپ نہیں ہیں۔ ہاں اللہ کے رسول ہیں اور رسول امت کا روحانی باپ ہوتا ہے اور اپنی اولاد پر نسبی باپ سے بھی زیادہ شفیق ہوتا ہے۔ اس کے بعد اس کمال شفقت کو بیان کرنے کے لئے فرمایا وخاتم النبیین ! یعنی اول تو ہر نبی اپنی امت کا باپ اور امت پر شفقت کرنے والا ہوتا ہے۔ لیکن یہ رسول ﷺ تو خاتم النبیین ہیں۔ جن کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔ ایسی حالت میں ان کی شفقت کی کیا انتہا ہوگی؟۔ امت کی ہدایت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ کیونکہ وہ رسل جن کے بعد دوسرے انبیاء آنے والے ہیں۔ اگر ان سے کوئی چیز رہ جائے تو بعد میں آنے والے اس کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ لیکن جس کی اولاد کا قیامت تک اور کوئی سہارا نہ ہو تو باپ کی شفقت میں کس قدر ہیجان ہوگا؟۔ اور نیز یہ لفظ عام ہے۔ جیسے ختم زمانی پر دلالت کرتا ہے ختم مرتبی پر بھی دلالت کرتا ہے۔ یعنی حضور ﷺ باعتبار زمانہ وباعتبار مرتبہ ہر طرح خاتم النبیین ہیں۔ جیسے آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ ایسے ہی تمام مدارج ومراتب نبوت

نوٹ! یہ دونوں آیتیں صاف اعلان کر رہی ہیں کہ حضور ﷺ بغیر استثنا تمام انسانوں کی طرف رسول ﷺ ہو کر تشریف لائے ہیں۔ جیسا کہ خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ انا رسول من ادرکت حیاً ومن یولد بعدی!

(کنز العمال ج۱۱ ص۴۰۴، حدیث نمبر ۳۱۸۸۵، وخصائص کبریٰ ج۲ ص۱۸۸)

پس ان آیتوں سے واضح ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ قیامت تک آپ ہی صاحب الزمان رسول ہیں۔ بالفرض اگر آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو حضور ﷺ کافۃ ناس کی طرف اللہ تعالیٰ کے صاحب الزمان رسول نہیں ہو سکتے۔ بلکہ براہ راست مستقل طور پر اس کی پیروی اس کی وحی پر ایمان لانا اور اس کو اپنی طرف اللہ کا بھیجا ہوا اعتقاد کرنا فرض ہوگا۔ ورنہ نجات ممکن نہیں اور حضور ﷺ کی نبوت اور وحی پر ایمان لانا اس کے ضمن میں داخل ہوگا۔

۵ ''وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (انبیاء:۱۰۷)'' ﴿ہم نے تم کو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔﴾

نوٹ: یعنی حضور ﷺ پر ایمان لانا تمام جہان والوں کی نجات کے لئے کافی ہے۔ پس اگر بالفرض آپ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو آپ کی امت کو اس پر اور اس کی وحی پر ایمان فرض ہوگا اور اگر آنحضرت ﷺ پر ایمان کامل رکھتے ہوئے بھی اس کی نبوت اور اس کی وحی پر ایمان نہ لائے تو نجات نہ ہوگی اور یہ رحمۃ للعالمین کے منافی ہے کہ اب آپ پر مستقلاً ایمان لانا کافی نہیں۔ آپ صاحب الزمان رسول نہیں رہے۔

۶ ''الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دیناً (مائدہ:۳)'' ﴿آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا۔﴾

نوٹ: گو ہر نبی کا دین اپنے اپنے زمانہ کے اعتبار سے کافی تھا۔ مگر ہر نبی بعد کو مبعوث ہونے والے اپنی نبوت اور اپنی وحیوں پر ایمان لانے کو دین میں اضافہ کر کے دین کی تکمیل کرتے چلے آئے ہیں۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ مبعوث ہوئے اور آپ کی بعثت سے آپ کی وحیوں کے نزول کے اختتام پر دین کا کمال کر دیا کہ آپ کی نبوت اور وحیوں پر ایمان لانا تمام نبیوں کی نبوتوں اور ان کی وحیوں پر ایمان لانے کو متضمن ہے۔ اسی لئے اس کے بعد ''واتممت علیکم نعمتی'' فرمایا۔ یعنی نعمت نبوت کو میں نے تم پر تمام کر دیا۔ لہٰذا دین کے

اکمال اور ختم نبوت کے اتمام کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں مل سکتا کہ جس کی نبوت اور وحی پر ایمان لایا جائے۔ ورنہ دین کامل نہ ہوگا اور نہ ختم نبوت کا اتمام ہوگا۔ کیونکہ اس کے بعد ایک نئے نبی کی نبوت اور وحی پر ایمان لانے کا اور اضافہ ہوگا۔ تو دین کا ایک رکن ہوگا۔ اسی وجہ سے ایک یہودی نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا کہ اے امیر المومنین قرآن کی یہ آیت اگر ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو عید مناتے (رواہ البخاری ج۲ ص۹۶۲ مصداق الیوم اکملت لکم دینکم) اور حضور ﷺ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد ۸۱ دن زندہ رہے اور اس کے نزول کے بعد کوئی حکم حلال و حرام نازل نہیں ہوا۔

۷… ’’تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا (الفرقان:۱)‘‘ وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندہ محمد ﷺ پر قرآن کریم نازل فرمایا تاکہ تمام عالم والوں کے لئے نذیر ہو۔

۸… ’’وما ھو الا ذکر للعالمین (ص:۸۷)‘‘ نہیں یہ قرآن مگر تمام جہان والوں کے لئے تذکیر ہے۔

۹… ’’اوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ (الانعام:۱۹)‘‘ میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ سے تم کو اور جن کو بھی یہ قرآن کریم پہنچ جائے ڈراؤں۔

نوٹ! یہ تینوں آیتیں صاف ختم نبوت پر دلالت کرتی ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ ہی تمام جہان کے انسانوں کے لئے جن کو قرآن کے نزول کی خبر پہنچے نذیر ہیں اور سب کے لئے یہی قرآن حجت ہے۔ اب حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا۔ قیامت تک تمام انسانوں کے لئے حضور ﷺ ہی نبی ہیں اور حضور ﷺ ہی کی شریعت ہے۔

۱۰… ’’وان تطیعوہ تھتدوا (النور:۵۴)‘‘ اگر محمد ﷺ کی اطاعت کرو گے تو تم نجات اور ہدایت پاؤ گے۔

نوٹ! یہ آیت ختم نبوت پر صاف دلیل ہے کیونکہ اس آیت میں صرف حضور ﷺ کی اطاعت کو مدار نجات فرمایا ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مقرر ہو کر آئے تو اس وقت حضور ﷺ کی اطاعت مدار نجات نہ ہوگی۔ بلکہ نئے جدید صاحب الزمان کی اطاعت میں نجات ہوگی۔ کیونکہ جب تک اس نبی اور اس کی وحی پر ایمان نہ لائے گا باوجود کمال اتباع حضور ﷺ کے بھی نجات نہ ہوگی۔

(اعراف: ۳) "تم اتباع کرو اس وحی کا جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل کی گئی ہے اور مت اتباع کرو اس کے سوا کسی اور رفیقوں کا۔"

نوٹ: یہ آیت کریمہ صاف طور سے اعلان کر رہی ہے کہ صرف حضور ﷺ ہی کی وحی کا اتباع تمام عالم کے لئے فرض ہے اور اس وحی کے علاوہ اور کسی وحی کا اتباع جائز نہیں۔ پس اگر آپ کے بعد بھی کوئی وحی نبوت خدا کی طرف سے آنے والی تھی تو اس کی اتباع سے کیوں روکا جاتا ہے اور پھر اس وحی کے نازل کرنے اور نبی کے بھیجنے سے کیا فائدہ ہے۔

۱۵ "ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولی ونصله جهنم وساءت مصیرا (نساء: ۱۱۵) "جو ہدایت کے ظاہر ہونے کے بعد جو کوئی رسول ﷺ کے خلاف کرے اور مسلمانوں کے رستے کے علاوہ غیر کی پیروی کرے ہم اس کو متوجہ کریں گے جدھر متوجہ ہوا اور دوزخ میں اس کو ڈالیں گے اور دوزخ برا ٹھکانا ہے۔"

نوٹ: اس آیت میں خداوند عالم تمام دنیا عالم کو سبیل مؤمنین پر چلنے کی ہدایت فرماتے ہیں اور سبیل مؤمنین سے ہٹنے پر عذاب جہنم کی سخت وعید فرماتے ہیں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث ہو تو وہ بھی اپنی اطاعت نہیں کرا سکتا بلکہ سبیل مؤمنین کا اتباع کرنا اس پر فرض ہوگا اور یہ نبوت کے خلاف ہے۔ "وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله (نساء: ۶۴)" اور اس کی بعثت محض بے کار۔

۱۶ "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون (حجر: ۹)" بے شک ہم نے قرآن کریم کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔

نوٹ: خداوند عالم نے اس آیت میں وعدہ فرمایا ہے کہ ہم خود قرآن کریم کی حفاظت فرمائیں گے۔ یعنی محرفین کی تحریف اور مغیرین کے تغیر سے اس کو بچائے رکھیں گے۔ قیامت تک کوئی شخص اس میں ایک حرف اور ایک نقطہ کی بھی کمی زیادتی نہیں کر سکتا اور نیز اس کے احکام کو بھی قائم اور برقرار رکھیں گے۔ اس کے بعد کوئی شریعت نہیں جو اس کو منسوخ کر دے۔ غرض قرآن کریم کے الفاظ اور معانی دونوں کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ صاحب شریعت جدیدہ والا، نہ ایسا نبی جو کتب سابقہ کے تغیر اور تحریف اور اصل تعلیم مٹ جانے کے بعد شریعت سابقہ کی وحی کر کے اس شریعت و کتاب سابق کی اقامت کے لئے مبعوث کیا جاتا ہے۔

تنبیہ: یہ سو آیتیں بطور اختصار کے ختم نبوت کے ثبوت اور تائید میں پیش کر دی گئیں ورنہ قرآن کریم میں سو (۱۰۰) سے زیادہ آیتیں ختم نبوت پر واضح طور پر دلالت کرنے والی موجود ہیں۔

لفظ خاتم النبیین کی لغوی تحقیق کتب لغت سے

۱۔ (مفردات القرآن امام راغب اصفہانی کے ص ۱۴۲) میں ہے۔ "وخاتم النبیین لانہ ختم النبوۃ ای تممہا بمجیئہ" (آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا ہے کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا ہے۔ یعنی آپ نے تشریف لا کر نبوت کو تمام فرمایا۔)

۲۔ صحاح جوہری میں ہے کہ "والخاتم والخاتم بکسر التاء وفتحہا والختام والخاتام کلہ بمعنیٰ والجمع الخواتیم وخاتمۃ الشئی آخرہ ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہم السلام" (خاتم ت کی زیر کے ساتھ اور خاتم ت کی زبر کے ساتھ اور ختام اور خاتام سب کے ایک ہی معنی ہیں اور خواتیم جمع آتی ہے اور خاتمہ کے معنی آخر کے ہیں اور اسی معنی سے محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔)

۳۔ (کلیات ابی البقاء ص ۳۱۸) میں ہے۔ "وتسمیۃ نبینا خاتم الانبیاء لان الخاتم آخر القوم قال اللہ تعالیٰ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین" (ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء اس لئے رکھا ہے کہ خاتم آخر قوم کو کہتے ہیں۔ قول اللہ تعالیٰ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین! کے یہی معنی ہیں۔)

۴۔ المحکم لابن السیدہ میں ہے۔ "وخاتم کل شئی وخاتمتہ عاقبتہ واخرہ" (خاتم اور خاتمۃ ہر شے کے انجام اور آخر کو کہتے ہیں۔)

(منقول از لسان العرب ج۴ ص۲۵)

۵۔ تہذیب الازہری میں ہے۔ "والخاتم والخاتم من اسماء النبی ﷺ وفی التنزیل العزیز ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین .. ازلسان العرب ج ۴ ص ۲۵" (خاتم اور خاتم نبی کریم ﷺ کے ناموں میں سے ہیں اور قرآن میں آیت خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین یعنی سب نبیوں میں آخری نبی کے ہیں۔)

۶۔ (لسان العرب ج۴ ص۲۵) میں ہے۔ "خاتمہم وخاتمہم آخرہم عن اللحیانی ومحمد ﷺ خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام"

۲۔ تفسیر (ابن کثیر ج ۳ ص ۴۹۴) زیر آیت ایضاً میں ہے۔ ''فهـذه الاية نص على انه لانبي بعده واذاكان لا نبي بعده فلا رسول بالطريق الاولى والاخرى لان مقام الرسالة اخص من مقام النبوة فان كل رسول نبي ولا ينعكس وبذلك وردت الاحاديث المتواترة عن رسول الله من حديث جماعة من الصحابة رضي الله تعالىٰ عنهم '' (یہ آیت اس بات میں نص صریح ہے کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور جب کوئی نبی نہ ہوگا تو رسول بدرجہ اولیٰ نہ ہوگا۔ کیونکہ رسالت کا مرتبہ نبوت کے مرتبہ سے خاص ہے ہر رسول کا نبی ہونا ضروری ہے اور ہر نبی کا رسول ہونا ضروری نہیں اور ختم نبوت پر آنحضرت ﷺ کی احادیث متواترہ صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت سے منقول ہو کر وارد ہوئے ہیں۔)

۳۔ تفسیر (کشاف ج ۳ ص ۵۴۴، ۵۴۵) زیر آیت ایضاً میں ہے۔ ''خاتم بفتح التاء بمعنى الطابع وبكسرها بمعنى الطابع وفاعل الختم وتقويه قرأة عبدالله بن مسعودؓ ولكن نبياً ختم النبيين فان قلت كيف كان آخرا لانبياً وعيسى عليه السلام ينزل في آخر الزمان قلت معنى كونه آخر الانبياً انه لا ينبأ احد بعده وعيسى ممن نبي قبله '' (خاتم کے زبر کے ساتھ معنی آلہ مہر اور زیر کے ساتھ معنی مہر کرنے والا اور ختم کرنے والا اور اس معنی کی تقویت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی قرأت ولكن نبيا ختم النبيين کرتی ہے۔ پس اگر تم یہ کہو کہ حضور ﷺ آخر الانبیاء کس طرح ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو میں کہوں گا کہ آخر الانبیاء کے یہ معنی ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔)

۴۔ تفسیر (کبیر ج ۲۵ ص ۲۱۴) زیر آیت ایضاً میں بھی اس مضمون کی تائید ہے۔

۵۔ تفسیر (ابوالسعود ج ۷ ص ۱۰۶) زیر آیت ایضاً میں بھی یہی مضمون ہے۔

'' ولا يقدح فيه نزول عيسى بعده عليه السلام لان معنى كونه خاتم النبيين انه لا ينبأ احد بعده وعيسى ممن نبي قبله '' (حضور ﷺ کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حضور ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے خلاف نہیں۔ کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جو حضور ﷺ سے پہلے نبی بنا کر بھیجے گئے۔)

پر وحی شریعت نازل ہوتی ہے۔ اگر نازل نہ ہو تو وہ نبوت سے بھی علیحدہ ہو جائیں۔ ورنہ نبی پر جب وحی نازل ہو تو نبی ہو اور جب وحی نہ ہو تو نبوت سے معزول۔ گویا بحالی اور معزولی کا سلسلہ برابر قائم رہے گا۔ اس ایجاد بندہ سے تو حضور ﷺ بھی کبھی عہدہ نبوت پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوتے ہوں گے۔ کیونکہ کتنی کتنی مدت تک جیسے قصہ افک میں ایک ماہ برابر ابتداء وحی میں تین سال وحی کا آنا موقوف رہا تھا تو کیا حضور ﷺ بھی نبوت کے عہدے سے معزول ہو جاتے ہوں گے؟۔ معاذ اللہ! بے شک عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وحی نبوت نہ لائیں گے۔ کیونکہ بحکم قرآنی "اکملت لکم دینکم (مائدہ:۳)" دین کامل ہے اور وحی نبوت کی حاجت نہیں بلاضرورت کام کرنا شان خداوندی کے خلاف ہے۔ اس سے قبل ان پر وحی نبوت نازل ہو چکی۔ نزول کے بعد ان پر وحی الہام ہوگی نہ وحی نبوت۔ الغرض حضور ﷺ کی بعثت سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل کی طرف صاحب الزمان رسول تھے اور حضور ﷺ کی بعثت کا قیامت کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب الزمان رسول نہیں رہے۔ قیامت تک حضور ﷺ ہی صاحب الزمان رسول ہیں۔ پس ہر قسم کا نبی جو منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز اور صاحب الزمان ہو حضور ﷺ کے بعد ہرگز نہیں ہو سکتا۔ باقی رہا مسیح بن مریم علیہ السلام کے آنے کا عقیدہ سو خود مرزا قادیانی موافق عقیدہ مسلمانوں کے اس کو تواتر کا اول درجہ مان چکے ہیں۔ چنانچہ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷، خزائن ج ۳ ص ۴۰۰) میں لکھتے ہیں: "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشین گوئی ایک اول درجہ کی پیشین گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں۔ کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔" انشاء اللہ اس کا ثبوت عقیدہ نمبر ۱۹ میں لکھوں گا۔

رسول اکرم ﷺ کی احادیث متواترہ سے ختم نبوت کا ثبوت کہ حضور ﷺ کے منصب نبوت کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ ہوگا

۱..... بخاری اور مسلم میں حدیث ہے: "عن ابی هریرة یحدث عن النبی ﷺ کانت بنو اسرائیل تسوسهم الانبیاء کلما هلك نبی خلفه نبی وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون (بخاری ج۱ ص۴۹۱ باب ماذکر عن بنی اسرائیل، مسلم ج۲ ص۱۲۶ باب وجوب الوفاء ببیعة الخلیفة الاول فالاول)"

﴿ابو ہریرہؓ رسول کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیاء کیا کرتے تھے۔ جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو ان کے بعد دوسرا نبی آ جاتا۔ لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنی حضور ﷺ کے منصب کے بعد کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ تا آپ کے زمانہ حیات میں اور بعد ممات خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔﴾

نوٹ: یہ حدیث بڑے زور سے اعلان کر رہی ہے کہ آپؐ کے بعد آپ کی امت کے لئے کسی قسم کا بھی نبی نہ ہوگا اور آپؐ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ ہوگا۔ تشریعی یا غیر تشریعی ظلی بروزی بھی۔ اگر بقول مرزائیوں کے کوئی نبی کی قسم ہے تو وہ یقیناً لا نبی بعدی کی نفی کے تحت میں داخل ہے اور اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ اس امت میں ایسے انبیاء بھی اسلام میں نہیں آ سکتے جیسے انبیاء بنی اسرائیل جو شریعت مستقلہ لے کر نہ آتے تھے۔ بلکہ بنی اسرائیل کی سیاست یعنی توریت کے صحیح احکام کی پابندی کرانے کے لئے آتے تھے۔ علامہ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ۶ ص ۳۶۱) میں لکھتے ہیں: ”تسوسهم الانبياء اى انهم كانوا اذا ظهر فيهم فساد بعث الله لهم نبياً يقيم لهم امرهم ويزيل ماغيروا من احكام التوراة“ ﴿یعنی بنی اسرائیل میں جب فساد ظاہر ہوتا تو اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی نبی بھیج دیتا تھا۔ جو ان کے امور کو درست کرے اور ان تحریفات کو دور کرے جو انہوں نے توریت میں کی تھیں۔﴾

۲. (بخاری ج ۱ ص ۵۰۱ باب خاتم النبیین، مسلم ج ۲ ص ۲۴۸ باب ذکر کونہ ﷺ خاتم النبیین) میں ہے: ”عن ابی هريرةؓ ان رسول الله ﷺ قال ان مثلى ومثل الانبياء من قبلى كمثل رجل بنى بيتاً فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة. قال فانا اللبنة وانا خاتم النبيين. وفى رواية اخرى لمسلم فانا موضع اللبنة جئت فختمت الانبياء عليهم السلام وفى رواية فختم بى الانبياء وفى رواية مثلى ومثل الانبياء كمثل قصر احسن بنيانه وترك منه موضع لبنة فطاف به النظار يتعجبون من حسن بنيانه الا موضع تلك اللبنة لا يعيبون غيرها فكنت انا سددت موضع تلك اللبنة. ختم بى البنيان وختم بى الرسل (كنز العمال ج ۱۱ ص ۴۵۴ حديث نمبر ۳۲۱۲۷)“

﴿ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اور انبیاء سابقین کی ایک مثال

میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا اور اس حدیث کے معنی میں بخاری نے بھی مسلم اور ابوداؤد نے ابوہریرہؓ سے حدیث روایت کی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد قریب تیس کے جھوٹے دجال مدعی نبوت پیدا ہوں گے۔ ؎

نوٹ: اس حدیث میں آپ ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو دجال و کذاب فرمایا ہے۔ کیا ایسی صاف صاف احادیث و ارشادات نبویہ کے بعد بھی مسئلہ ختم نبوت کا کوئی پہلو خفا میں رہتا ہے؟۔

علامہ حافظ ابن حجر عسقلانی (فتح الباری شرح صحیح بخاری ج ٦ ص ٤٥٥ باب علامات النبوة فی الاسلام) میں لکھتے ہیں۔ "ولیس المراد بالحدیث من ادعی النبوة مطلقاً فانهم لا یحصون کثرة لکون غالبهم ینشأ لهم ذالك عن جنون وسوداء وانما المراد من قامت له الشوكة (وكذا فی عمدة القاری ج ٧ ص ٥٥٥ مصری)" یعنی اس حدیث میں مطلقاً مدعی نبوت مراد نہیں اس لئے کہ ایسے بے شمار ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہ بے بنیاد دعوی عموماً جنون یا سوداویت سے بھی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ بلکہ اس حدیث میں جن تیس دجالوں کا ذکر ہے وہ وہی ہیں۔ جن کی شوکت قائم ہو جائے۔ تبع زیادہ ہوں ان کا مذہب چلے اور ایسی فرما کر یہ بھی بتا دیا کہ وہ مدعی نبوت مراد ہیں۔ جو دعویٰ میں گرد و راتی کہہ کر دعویٰ نبوت کریں گے۔

٣ (بخاری ج ٢ ص ٦٣٣ باب غزوة تبوك وهی غزوة العسرة، مسلم ج ٢ ص ٢٧٨ باب من فضائل علی بن ابی طالب) میں ہے۔ "عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلیؓ انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی، وفی روایة المسلم انه لا نبوة بعدی" حضور ﷺ نے علیؓ سے فرمایا کہ تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارونؑ کو موسیٰ علیہ السلام سے نسبت تھی۔ مگر میری نبوت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے۔ مگر میری نبوت کے بعد نبوت نہیں ہے۔ لہٰذا ہارونؑ کی طرح منصب نبوت میں شریک نہیں ہو سکتے۔

---

١ چنانچہ (تاریخ الخلفاء ص ٣٠٠ طبع مطبع ...) معتضد باللہ ابو العباس کے ذکر میں ہے کہ مصر میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ میں آسمان پر بلایا جاتا ہوں۔ خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور مجھ کو خدا کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ عوام کی ایک کثیر جماعت نے اس کو مانا اور اس کے معتقد ہو گئے۔ مجلس قاضی میں اس سے توبہ لی گئی اس نے توبہ کرنے سے انکار کیا۔ قاضی نے بشرط صحت عقل قتل کا حکم دیا۔ لیکن اطباء کی ایک جماعت نے مختل العقل بتایا۔ لہٰذا اس کو بیمارستان میں بھیج دیا گیا۔

۷۔ "عن ابی امامة الباهلی عن النبی ﷺ ۔ انا آخر الانبیاء وانتم آخر الامم (ابن ماجه ص۲۹۷ باب فتنة الدجال فی حدیث طویل)"
﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں آخر الانبیاء ہوں اور تم آخر الامم ہو۔﴾
نوٹ! اس حدیث میں کس وضاحت سے حضور ﷺ نے اعلان فرمایا ہے کہ میں سب سے آخر نبی ہوں میرے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں ملے گا اور تم آخری امت ہو تمہارے بعد کوئی اور امت نہ ہوگی۔ بس سلسلہ منصب نبوت ختم ہو گیا۔

۸۔ "عن ابی هریرةؓ عن النبی ﷺ فی قول الله عزوجل واذ اخذنا من النبیین میثاقهم ومنك ومن نوح الایة قال كنت اول النبیین فی الخلق واخرهم فی البعث (رواه ابن ابی حاتم وابن مردویه وابو نعیم فی الدلائل ص۴۲ حدیث نمبر۳ والدیلمی وابن عساكر وابن ابی شیبه وابن جریر وابن سعد، تفسیر ابن كثیر ج۶ ص۳۸۲ ودر منثور ج۵ ص۱۸۴، كنز العمال ج۱۱ ص۴۰۹ حدیث ۳۲۱۲۶)" ﴿ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے آیت واذ اخذنا من النبیین میثاقهم کی تفسیر میں فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں باعتبار اصل خلقت کے تو پہلا نبی ہوں اور بعثت میں سب سے آخر میں ہوں۔﴾

۹۔ "عن ابی ذرؓ قال قال رسول الله ﷺ یا اباذرؓ اول الانبیاء آدم وآخرهم محمد (رواه ابن حبان فی صحیحه وتاریخه صفحه ۱۰۰ وابونعیم فی الحلیة وابن العساكر والحكیم الترمذی او كنز العمال ج۱۱ ص۴۸۰ حدیث نمبر ۳۲۲۶۹)" ﴿ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذرؓ نبیوں میں سب سے پہلا نبی آدم علیہ السلام ہے اور سب سے آخری نبی محمد ﷺ ہے۔﴾

۱۰۔ "عن انسؓ رفعه ان الرسالة والنبوة قد انقطعت ولا نبی ولا رسول بعدی ولكن بقیت المبشرات قالوا اما المبشرات قال رؤیا المسلمین جزء من اجزاء النبوة (اخرجه ابویعلی فتح الباری شرح صحیح بخاری ج۱۲ ص۳۳۲ باب المبشرات)" ﴿انسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو گئی میرے بعد نہ کوئی نبی ہو سکتا ہے نہ رسول لیکن مبشرات باقی رہ گئے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا مبشرات کیا ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کو خواب جو کہ نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہیں۔﴾

نوٹ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نبوت اور رسالت کی حقیقت منقطع ہو گئی اور نبوت کی حقیقت کے اجزاء میں سے ایک جز باقی ہے اس میں الہام، کشف تمام تعریفات ماسوا وحی نبوت سب داخل ہیں۔ کیونکہ وحی نبوت کے متناسب میں یہ سب بمنزلہ خواب کے ہیں اور یہ الہام وغیرہ اکثر غنودگی کی حالت میں ہوتے ہیں اور یہ متفق عقلاً ثابت ہے کہ کسی شے کی حقیقت کے تمام اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہو سکتی۔ صرف کسی ایک جز کے پائے جانے سے کل نہیں پایا جا سکتا۔ تلك عشرة كاملة!

حسب وعدہ اختصار میں نے دس حدیثیں پیش کی ہیں اور ایک حدیث صحیح مسلم نمبر ۹ کے ضمن میں آ گئی ورنہ ختم نبوت میں چوالیس صحابہؓ سے تقریباً ۲۱۰ احادیث مروی ہیں۔

عقیدہ ختم نبوت جزو ایمان اور کلمہ شہادت کا جزو ہے

۱۱۔ حاکم نے (مستدرک ج ۳ ص ۲۱۴، ۲۱۵ حدیث نمبر ۴۹۴۶ باب آتی رسول اللہ ﷺ زید بن حارثہ) میں زید بن حارثہؓ سے روایت کیا ہے۔ "عن زيد بن حارثة في قصة طويلة له حين جاءت عشيرته يطلبونه من عند رسول الله ﷺ بعد ما اسلم فقالوا له امض معنا يا زيد فقال ما اريد برسول الله ﷺ بدلا ولا غيره احدا فقالوا يا محمد انا معطوك بهذا الغلام ديات فسم ما شئت فانا حاملوه اليك فقال اسالكم ان تشهدوا ان لا اله الا الله واني خاتم انبيائه ورسله وارسله معكم" حضرت زید بن حارثہؓ سے اسلام لانے کا ایک طویل اور دلچسپ قصہ بیان فرما کر آخر میں فرماتے ہیں کہ جب میں حضور ﷺ کی خدمت میں آ کر مسلمان ہو گیا تو میرا قبیلہ مجھے تلاش کرتا ہوا حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچا۔ مجھے کہا ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے جواب دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے بدلے میں کسی چیز کا ارادہ نہیں رکھتا ہوں۔ پھر انہوں نے حضور ﷺ سے عرض کیا اے محمد ﷺ ہم آپ کو اس لڑکے کے بدلے میں بہت سی دیتیں جتنی سوال دینے کو تیار ہیں۔ جو چاہیں فرمائیے ہم ادا کریں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تم سے صرف ایک چیز مانگتا ہوں وہ یہ ہے شہادت دو اس کی کہ اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں اور میں سب نبیوں اور رسولوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ اس کے بعد میں اس لڑکے کو تمہارے ساتھ کر دوں گا۔"

نوٹ: دیکھئے آنحضرت ﷺ نے عقیدہ ختم نبوت کو کلمہ شہادت میں داخل فرما کر ایمان کا جزو قرار دیا ہے۔

۴۔ "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین۔ الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسر نبینا فی قولہ لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین ولو جوزنا ظہور نبی بعد نبینا ﷺ لجوزنا انفتاح باب النبوۃ بعد تغلیقہا وہذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین وکیف یجیء نبی بعد رسولنا ﷺ وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبیین"

(حمامۃ البشریٰ ص ۳۴، خزائن ج ۷ ص ۲۰۰)

ہم نے محمد ﷺ کو کسی مرد کا باپ نہیں بنایا۔ ہاں وہ اللہ کے رسول اور نبیوں کے خاتم ہیں۔ کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یہ کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آئے۔ حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔"

۵۔ "آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آ جائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع تصور ہو سکتا ہے اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کریم کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔"

(ایام الصلح ص ۱۴۶، ۱۴۷، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲، ۳۹۳)

نوٹ: مرزا قادیانی کے ۱۹۰۰ء سے پہلے کے اقوال آپ نے دیکھے جن میں ملاحظہ ہوں۔ اگرچہ قرآن کریم کی آیت اور احادیث متواترہ نبویہ ﷺ اور کتب لغت اور عام محاورہ عرب اور آئمہ تفسیر کی تفسیروں اور خود مرزا قادیانی کی تحریروں سے مسئلہ ختم نبوت ایسا روشن اور واضح ہے کہ کسی سلیم الطبع انسان کو وہم و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی مرزا قادیانی نے

دعویٰ نبوت کے بعد اپنی نبوت سیدھی کرنے کے لئے آیات قرآنی واحادیث نبوی میں قواعد لغت کے خلاف تحریف پرزور دے کر عوام کے قلوب میں وسوسے ڈالنے چاہے اور مرزائیوں نے اس پر اور حاشیے چڑھائے۔

وسوسہ اقوب

مرزا قادیانی نے (حقیقت الوحی ص ۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰ حاشیہ، حقیقت الوحی ص ۹۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) وغیرہ میں خاتم النبیین کے یہ معنی قرار دیئے ہیں کہ آپ کی مہر تصدیق سے انبیاء بنیں گے۔

جواب: آزادی کا زمانہ ہے ہر بددین کے ہاتھ میں قلم ہے۔ ایک شخص اٹھتا ہے۔ قرآن کریم کی آیت کے معنی قواعد لغت کے خلاف خود تصریحات قرآن کے خلاف ڈیڑھ سو احادیث کے خلاف صحابہؓ وتابعینؒ وائمہ تفسیر کے خلاف علی الاعلان بیان کرتا ہے اور کوئی پوچھنے والا نہیں کہ قرآن کی یہ مہمل تحریف کون سی لغت کے مطابق ہے۔ کس حدیث سے ثابت ہے۔ کس صحابیؓ کا قول ہے؟۔ اگر مرزا قادیانی اور ان کی امت کو کچھ غیرت ہے تو لغت عرب اور قواعد عربیت سے ثابت کریں کہ خاتم النبیین ﷺ کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔ کلام عرب میں صرف ایک ہی نظیر پیش کر دیں یا کسی ایک لغوی اہل عربیت کے قول میں یہ معنی دکھلا دیں اور یقیناً وہ کوئی ایک نظیر کلام عرب یا اقوال لغویین میں نہ دکھلا سکیں گے۔ لفظ خاتم النبیین کے معنی کی تحقیق گزر چکی وہاں ملاحظہ ہو۔ یہ خاتم النبیین کے وہ معنی جو مرزا قادیانی نے خود وضع کئے ہیں۔ محاورات عرب کے بالکل خلاف ہیں۔ ورنہ لازم آئے گا کہ خاتم القوم کے بھی یہ معنی ہوں کہ اس کی مہر سے قوم بنتی ہے اور خاتم الاولاد کے یہ معنی ہوں گے کہ اس کی مہر سے اولاد بنتی ہے اور ختم اللہ علی قلوبہم کے معنی بالکل مہمل ہوں گے۔ غرض جو معنی مرزا قادیانی نے اپنی نبوت کے سیدھا کرنے کی دھن میں بیان کئے عرب میں ہرگز ہرگز مستعمل نہیں۔ خود مرزا قادیانی کا وسوسہ ہے اور یہی تفسیر (ابن جریر ج ۲۲ ص ۱۲) زیر آیت ما کان محمد ... الخ! میں حضرت قتادہؓ سے خاتم النبیین کی تفسیر یہ منقول ہے: "عن قتادۃ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین · ای آخرھم" اور بہت سی احادیث میں اس لفظ کی یہی تفسیر فرمائی گئی ہے۔ بعض مرزائی لکھتے ہیں کہ: "خاتم النبیین بمعنی مصدق النبیین یعنی تمام انبیاء کی نبوت حضور ﷺ کی تصدیق پر موقوف ہے۔" (بخاری شریف ج ۲ ص ۸۷۲ باب اتخاذ الخاتم لیختم بہ) میں ہے کہ جب حضور ﷺ نے عجمیوں کی طرف تبلیغی خطوط روانہ فرمانے کا ارادہ فرمایا تو بعض صحابہؓ نے عرض کیا کہ

وسوسہ چہارم

خاتم النبیین میں الف لام استغراق عرفی کے لئے ہے۔ استغراق حقیقی کے لئے نہیں معنی یہ ہیں کہ آپ جمیع انبیاء تشریعی کو ختم کرنے والے ہیں۔ جیسا کہ آیت ویقتلون النبیین میں استغراق عرفی ہے نہ حقیقی۔

جواب: باتفاق علماء عربیت واصول استغراق عرفی اس وقت مراد ہوتا ہے کہ جب کہ استغراق حقیقی نہ بن سکتا ہو۔ یا عرفاً اس کے تمام افراد مراد نہ ہو سکتے ہوں اور یہاں استغراق حقیقی بلاتکلف صحیح ہے کہ آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ لہٰذا استغراق حقیقی متعین ہے اور آیت یقتلون النبیین میں کھلی ہوئی بات ہے کہ استغراق حقیقی کے لئے کسی طرح نہیں ہوسکتا۔ بالکل کذب محض اور غلط خلاف واقع ہوگا کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء کو جو ان سے پہلے گذر گئے تھے اور جو ان کے زمانہ میں موجود تھے اور جو ان کے بعد آئیں گے۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کو بھی انہوں نے قتل کیا بلکہ یہ بھی ثابت نہیں کہ بنی اسرائیل نے اپنے زمانہ کے تمام انبیاء موجودین کو بلا استثناء قتل ہی کر ڈالا ہو۔ قرآن عزیز ناطق ہے۔ ’’ففریقاً کذبتم وفریقاً تقتلون (بقرہ:۸۷)‘‘ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل نے تمام انبیاء موجودین کو بھی قتل نہیں کیا۔ غرض اس آیت میں استغراق حقیقی کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا اور آیت خاتم النبیین میں بلاتکلف صحیح ہے۔

وسوسہ پنجم

کبھی آپ نے (حقیقت الوحی ص۲۸،۹۷، خزائن ج۲۲ ص۱۰۰،۳۰) کے حوالہ سے مرزاقادیانی کے آیت خاتم النبیین کے متعلق یہ معنی معلوم کر چکے کہ آپ کی مہر اور تصدیق سے انبیاء بنتے ہیں۔ آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ ایک امتی ہے جس کی مہر سے اسکی نبوت مل سکتی ہے۔

جواب: اب ہم مرزاقادیانی کا اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ جس میں وہ خاتم النبیین کے معنی انبیاء اور نبوت پر مہر کرنے والا تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ’’میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد کے ہونے کے ہے نہ میرے نفس کی رو سے اور یہ نام بحیثیت فنافی الرسول مجھے ملا۔ لہٰذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا ... لیکن اگر کوئی شخص اس خاتم النبیین میں ایسا گم ہو کہ بباعث نہایت اتحاد اور نفی غیریت کے اسی کا نام پا لیا ہو اور صاف آئینہ کی طرح محمدی چہرہ کا انعکاس ہو گیا ہو تو وہ بغیر مہر توڑنے کے نبی کہلائے گا۔ کیونکہ وہ محمد

ہے۔ گو ظلی طور پر۔ پس باوجود اس شخص کے دعویٰ نبوت کے جس کا نام ظلی طور پر محمد اور احمد رکھا گیا ہے۔ پھر بھی سیدنا محمد خاتم النبیین ہی رہا۔ کیونکہ محمد ثانی اسی محمد ﷺ کی تصویر اور اسی کا نام ہے۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۲، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۳، ۴۳۴)

"جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا ...... کیونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں۔ پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد ﷺ کی نبوت محمد ﷺ تک ہی محدود رہی ...اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد ﷺ کی نبوت آخر محمد ﷺ ہی کو ملی۔ گو بروزی طور پر ... تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی ...... میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے ... میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے ...اب تمام دنیا بے دست و پا ہے کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، ۱۲، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲، ۲۱۵، ۲۱۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۶، ۴۳۸)

نوٹ! اگر خاتم النبیین کے یہ معنی تھے کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنتے تھے تو کسی نبی کے آنے سے مہر ٹوٹنے کا خطرہ کیوں ہے؟۔ بلکہ پھر تو جتنے زیادہ انبیاء پیدا ہوں اس مہر کا کمال ظاہر ہونا چاہئے تھا یہ کہ مہر ٹوٹنے کا خطرہ کی وجہ سے آنے والے نبی کو وہ بھی صرف ایک مرزا قادیانی ہی کو ظلی محمد ہونا ہی ضروری ہو۔ مگر افسوس احادیث کے دفتر میں سے ایک ضعیف سے ضعیف حدیث بھی نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ امت میں کوئی ظلی بروزی نبی ہوگا اور اس پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی ہو۔ بلکہ اس امت میں مدعیان نبوت کو دجالین میں شمار فرمایا ہے۔ مرزا قادیانی (تحفہ گولڑویہ ص ۳۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۷۰؟) میں لکھتے ہیں۔ "آنحضرت ﷺ کی جماعت عضو واحد کی طرح ہو گئے تھے ... ان کے روزانہ بزرگ اور زندگی اور ظاہر اور باطن میں انوار نبوت ایسے رچ گئے تھے کہ گویا

---

۱ "خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول ﷺ رکھا ہے اور نہیں ظلی اور بروزی نبی کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپ کی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے۔ اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔"

(اخبار الحکم قادیان ۱۴ اپریل ۱۹۳۴ء منقول از مسیح احمدی مشری لاہوری الشن لاہور ٹریکٹ نمبر ۲ ص ۲)

وہ آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویریں تھے۔" اور (ایام الصلح ص ۱۶۳، خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۵) میں لکھتے ہیں: "کیونکہ حضرت عمرؓ کا وجود ظلی طور پر گویا آنحضرت ﷺ کا ہی وجود تھا۔" اور مرزا قادیانی نے (ازالہ ص ۲۶۲، خزائن ج ۳ ص ۲۳۲) میں "ابن حزمؒ کو فنا فی الرسول محمد ظل کر کے حضور ﷺ کے وجود میں غائب ہو گئے تھے بتلایا ہے۔" جب باقرار مرزا قادیانی بعض صحابہؓ فنا فی الرسول اور عکسی تصویریں اور ظلی محمد تھے تو پھر یہ حیثیت کہ وہ آپ کے فیضان سے نبی نہیں بنے۔ دراصل مرزا قادیانی کی یہ اختراع شدہ ظلی نبوت کوئی معمولی اور گھٹیا نبوت نہیں بلکہ مرزا قادیانی نے نبوت کی ایک ایسی قسم ایجاد کی ہے کہ نبوت میں مرزا قادیانی سب انبیاء سابقینؑ سے علاوہ حضور ﷺ کے بڑھ کر اور افضل ہیں۔ دیکھو (تتمہ ۲۲ اپریل ۱۹۰۳ء، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰) پر۔

مسیح موعود لکھتے ہیں: "کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب حضرت رسول کریم ﷺ میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور وہ سب اسی طرح حضرت رسول کریم ﷺ سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے ... جیسے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کے ظل ہیں۔" (منقول از قول فیصل ص ۶)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام انبیاء بھی حضور ﷺ کے بعض خاص صفات میں ظل تھے۔ مگر مرزا قادیانی ان سب سے بڑھ کر اور افضل ہیں کہ حضور ﷺ کے تمام ہی صفات میں ظل کامل اور وجود اور نبوت میں متحد کل ہیں۔ جیسا کہ وہ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں لکھ چکے ہیں اور پھر اللہ تعالیٰ تو سینکڑوں جگہوں پر مرزا قادیانی کو مطلق نبی اور رسول کہہ کر پکارے۔ کہیں بروزی ظلی کی قید نہیں۔ لیکن مرزا قادیانی اپنی چال چلا کر کام نکالتے ہیں۔

(حقیقۃ الوحی ص ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۱) میں لکھتے ہیں: "اسی طرح جس کو شعلہ محبت الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لیتا ہے۔ وہ مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے۔ پس اسی طرح اگر کوئی فنا فی الرسول مظہر تجلیات نبوت کامل ہو وہ اپنے فرضی اصطلاح پر نہیں کہا جا سکتا کہ وہ نبی ہے۔ بلکہ محض ایک امتی ہے۔"

پھر (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶) میں لکھتے ہیں: "اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں ... نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام (اولیاء و ابدال و اقطاب جو پہلے گذر چکے) اس نام کے مستحق نہیں۔" کثرت کی تعداد معلوم ہونی چاہئے۔ ایسا دعویٰ مجمل پھر قرآن و حدیث سے ثبوت کر

اتنی تعداد حاصل ہو جانے پر نبی بنتا ہے۔ مگر افسوس حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت کو حضور ﷺ نے دجال فرمایا ہے۔ علاوہ اس کے مرزا قادیانی (براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۱۱ ص ۱۴۰، خزائن ج ۱ ص ۲۶۸) میں لکھ چکے ہیں۔ ''حضرت خاتم الانبیاء کے ادنیٰ خادموں اور کمترین چاکروں سے ہزارہا پیش گوئیاں ظہور میں آتی ہیں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے ہیں۔'' پھر کیا وجہ ہوئی کہ حضور ﷺ کے بڑے بڑے خادم جن سے نہ معلوم کس قدر پیش گوئیاں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوئے ہوں گے۔ نبی نہ بنائے گئے۔

(حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰) میں لکھتے ہیں۔ ''بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔ اسی وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا۔'' اور (شہادت القرآن ص ۲۳ خزائن ج ۶ ص ۳۲۳) میں لکھتے ہیں۔ ''بہت ۱؎ ایسے نبی گذرے ہیں۔ جو کوئی نئی شریعت نہیں لائے بلکہ توریت کے مطابق ہی وہ فیصلہ کیا کرتے تھے اور ان کا کام توریت کو منسوخ کرنا نہ تھا۔ بلکہ اس کی نگرانی اور حفاظت تھا۔'' (ملخص از حقیقت نبوت ص ۹۵،۹۶)

جب صحابہ کرامؓ خصوصاً حضرت عمرؓ فنا فی الرسول اور عکسی تصویریں اور ظلی محمد ﷺ تھے اور ادنیٰ خادموں سے ہزارہا پیشین گوئیاں اور خوارق عجیبہ ظاہر ہوتے تھے تو پھر ان کو اللہ تعالیٰ نے رسالت کے ساتھ بطور نبی کیوں مبعوث نہیں کیا؟۔ اگر صرف یہ جواب ہے کہ اللہ جس کو چاہے اپنی رسالت کے لئے انتخاب کرے تو یہ تو براہ راست نبوت حاصل ہونے کے معنی ہیں کہ جس کو چاہے اپنا نبی اور رسول بنائے۔ اعطائے رسالت کے لئے ظل ہونا علت موجبہ نہیں، یا اور نہ رسالت کامل پیروی کا نتیجہ ہے اور نہ اس کو کچھ دخل اور تجربہ کہاں سے معلوم ہوا کہ انبیاء بنی اسرائیل کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا اور نہ کیا وہ ظل اعطاء نبوت شریک تھے۔ موسیٰ علیہ السلام کی نبوت پر اور ان کی شریعت پر ایمان نہ رکھتے تھے۔ اس پر عمل نہ کرتے تھے؟۔ خصوصاً ہارون علیہ السلام کی نبوت جو موسیٰ علیہ السلام کی پیروی و اطاعت اور ان کی دعا سے خداوند عالم نے عطاء

۱؎ علامہ ابن تیمیہ نے (شرح اصفہانیہ ص ۱۰۷) میں لکھا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل توریت میں تعمیم و تخصیص اور ترمیم یعنی کچھ جزئی کیا کرتے تھے۔

فرمائی تھی۔ ''واجعل لی وزیرا من اھلی ھارون اخی (طٰہٰ:۲۹،۳۰)'' ''واشرکہ فی امری (طٰہٰ:۳۲)'' جبکہ بہت سے انبیاء بنی اسرائیل غیر تشریعی پہلے نبی تشریعی کی شریعت پر عمل کرتے تھے تو ان کو نبی امتی کیوں نہ کہا جائے۔ امتی کے تو معنی یہی ہیں کہ کسی نبی کی شریعت پر عمل کرتا ہو۔ خصوصاً ہارون علیہ السلام جو موسیٰ علیہ السلام کے واسطہ اور دعا سے نبی بنائے گئے۔ اگر اس کے خلاف تمہارے معنی ہیں تو قرآن وحدیث سے پتہ ملنا چاہئے۔ مگر افسوس حدیث ''یا علیؓ! انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی بعدی (مسلم ج۲ ص۲۷۸، باب من فضائل علی بن ابی طالبؓ)'' سے یہ توقع بھی جاتی رہی۔ دوسرے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو پہلے کسی نبی میں ایسی نبوت نہیں پائی جاتی۔ اب سنئے مرزا قادیانی کا یہ ایک قاعدہ مسلمہ ہے۔ (تحفہ گولڑویہ ص۹، خزائن ج۱۷ ص۹۵) میں ہے۔ ''سچ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی۔'' اور اسی صفحہ میں ہے۔ ''یہ مسلم مسئلہ ہے کہ بجز خدا تعالیٰ کے تمام انبیاء کے اوصاف اور صفات نظیر رکھتے ہیں تا کسی نبی کی کوئی خصوصیت مخبر شرک نہ ہو جائے۔'' تیسرے جب یہ منصب نبوت حضور ﷺ کی اتباع کامل پیروی اور فنافی الرسول ہونے کا نتیجہ ہے تو یہ منصب نبوت کسبی ہوگا نہ موہبی۔ حالانکہ ادھر مرزا قادیانی کو اپنے اس منصب نبوت کے موہبی ہونے کا دعویٰ ہے۔ چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ ص۹، خزائن ج۱۸ ص۲۱۳، حقیقت النبوت ص۲۰۶) میں لکھتے ہیں۔ ''نبوت صرف موہبت ہے۔'' اور (حقیقت الوحی ص۶۷، خزائن ج۲۲ ص۷۰) میں ہے۔ ''خدا تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر ہی میں مجھے عطا کی گئی ہے۔'' اور (ص۶۲، خزائن ج۲۲ ص۶۴) میں ہے۔ ''سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کثیر حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔'' پس جب محض خدا تعالیٰ کے فضل سے شکم مادر میں ہی یہ نعمت نبوت مل چکی تو بے شک مرزا قادیانی نے اپنے لئے ایسی نبوت کا دعویٰ کیا ہے جو براہ راست منصب نبوت خدا کی موہبت ہے۔

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۱۳۸،۱۳۹، خزائن ج۲۱ ص۳۰۶) میں لکھتے ہیں۔ ''وہ دین، دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہوسکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے... سو ایک امتی کو اس طرح

کا نبی مانا جاتا ہے جو دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔" پس مرزا قادیانی کے نزدیک یا تو سارے ادیان سماوی معاذ اللہ لعنتی ٹھہریں یا تمام انبیاء کو صاحب خاتم مانا جائے۔ (اشتہار ۵ مارچ ۱۹۰۸ء بدر ج ۷ نمبر ۹ ص ۲، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷) میں لکھتے ہیں۔ "جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۴۰۷) میں ہے۔ "اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں یعنی نبوت پانے کے لئے۔" اور اسی صفحہ میں ہے۔ "تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔" "تو کیا ایک ہی فرد سے سلسلہ قائم ہو گیا۔ بدیں اعتبار تو اس دین سے پہلے ادیان اچھے اور یہ دین مردہ ہے پہلے ادیان کے تبع ہزاروں نبی ہوئے۔

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳) میں ہے۔ "صرف میری مراد نبوت سے کثرت مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ ہے۔ جو آنحضرت ﷺ کے اتباع سے حاصل ہے۔ سو مکالمہ و مخاطبہ کے آپ لوگ بھی قائل ہیں۔ پس صرف یہ لفظی نزاع ہوئی۔ یعنی جس امر کا نام آپ لوگ مکالمہ و مخاطبہ رکھتے ہیں میں اس کی کثرت کا نام بموجب حکم الٰہی نبوت رکھتا ہوں۔ "ولکل ان یصطلح" اور (بدر مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷) میں ہے۔ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ و مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت اور کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بہت کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔" اور (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۱۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷) میں لکھتے ہیں۔ "ما نعنی من النبوة ما یعنی فی الصحف الاولی" "یعنی نبوت سے مراد وہ نبوت نہیں لیتا جو پہلی کتابوں قرآن و حدیث وغیرہ میں مراد لیا جاتا ہے۔" (کمالی تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

ان اقوال میں مرزا قادیانی نے صاف طور پر تسلیم کر لیا کہ میری نبوت کا ثبوت محض میری اصطلاح ہے۔ قرآن و حدیث و کتب سابقہ میں اس کا کچھ پتہ نہیں۔ قرآن و حدیث سے جو نبوت پیش کر دیا جاتا ہے وہ جاہلوں کو دام تزویر میں پھانسنے کے لئے محض ڈھکوسلا ہے۔ جب آپ کی یہ نبوت محض آپ کی ایک اصطلاح اور نزاع لفظی ہے اور وہ نبوت مراد نہیں جو قرآن و حدیث اور دیگر کتب سماویہ میں مذکور ہے تو پھر اپنی نبوت کیوں منوائی جاتی ہے۔ آپ کے نبی نہ ماننے والوں کو

کافر کیوں بتایا جاتا ہے منکر و مکذب و متردد کے پیچھے نماز کیوں ناجائز و حرام بتائی جاتی ہے اور اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں نبوت سے انکار کرنے والے کو کیوں ذلت و اہانت کی جاتی ہے۔ نبوت کے اس قدر زور و شور سے کیوں دعوے کئے جاتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام پر کیوں اپنی فضیلت ظاہر کی جاتی ہے۔ بلکہ دعویٰ منصب نبوت سے آپ پر کفر لازم آتا ہے اور نیز پھر کیوں آیت خاتم النبیین کے معنی اس قدر موڑ توڑ کر بیان کئے جاتے ہیں؟۔ حالانکہ آپ نے (حقیقت الوحی ص۳۱، خزائن ج۲۲ ص۳۶) میں تصریح کی ہے کہ: "ہم اس بات کے مجاز نہیں کہ اپنی طرف سے کوئی ایسے معنی ایجاد کریں کہ جو قرآن کریم کے بیان کردہ معنوں سے مغائر اور مخالف ہوں۔" (ملخص) اور آپ نے خود (ازالہ اوہام ص۷۲۶، خزائن ج۳ ص۵۰۲) میں تصریح کی ہے۔ "جو شخص الحاد کا ارادہ نہیں رکھتا اس کے لئے سیدھی راہ یہی ہے کہ قرآن کریم کے معنی اس کے مروج اور مسلم الفاظ کے لحاظ سے کرے ورنہ تفسیر بالرائے ہوگی۔" اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے "من فسر القرآن برائه فليتبوأ مقعده في النار اوكما قال (ترمذی معناہ ج۲ ص۱۲۳ باب ماجاء فی الذی یفسر القرآن برایه) "یعنی جس نے قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے بیان کی اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ اب ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا یہ معنے سلف سے خلف تک کسی نے اب تک بیان بھی کئے ہیں یا نہیں یقیناً نہیں کئے اور نہ اب تک اس قسم کی نبوت کا کوئی اس امت سے مدعی ہوا تو یقیناً آپ کی یہ تغیر تفسیر بالرائے ہوئی اور آپ کا یہ دعویٰ نبوت کاذب محض اصطلاحی فرق اور لفظی نزاع کہہ دینے سے بری نہیں ہو سکتے اور بموجب حکم الٰہی نبوت کا دعویٰ کرنا یہی تو مستقل نبوت کا دعویٰ ہے۔ نزاع لفظی کیسے ہوگا اور (الوصیت ص۱۱، خزائن ج۲۰ ص۳۱۱) میں ذکر کرتے ہیں۔" اور وحی (کثرت مکالمہ و مخاطبہ) دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔" غرض مرزا قادیانی نے اپنی نبوت سیدھی کرنے کے لئے موقع و محل دیکھ کر طرح طرح کے حیلے تراشے۔ مگر نبوت سے انکار نہیں کر سکتے۔ نبوت کو ہر طرح سے جس طرح ہو سکے ثابت کریں گے اور قرآن کریم میں یہ تحریفات رکیک بھی صرف اس وجہ سے کی جاتی ہیں کہ بھولے بھالے ناداں مسلمانوں پر ظاہر ہو کہ مرزا قادیانی قرآن کو کلام اللہ اور محمد ﷺ کو رسول اللہ برحق جانتے ہیں۔ ورنہ ان کی یہ غرض کسی طرح بھی پوری نہیں ہو سکتی تھی۔

الغرض جیسے کہ بموجب تخلقوا باخلاق الله! اخلاق اللہ کو حاصل کر کے خدا نہیں

منی ھدی فمن تبع ھدای فلا یضل ولا یشقی" تفسیر (درمنثور ج ۳ ص ۸۲) میں ہے۔
"اخرج ابن جریر عن ابی یسار السلمیؓ قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ جعل آدم وذریتہ فی کفہ فقال یابنی آدم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی فمن اتقی ..... الخ!" ﴿یعنی ابو یسار سلمی سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آدم اور ان کی ذریت کو اپنے دست قدرت میں لیا اور اس آیت کا مضمون ان کو فرمان سنایا۔﴾

نبوت آدم علیہ السلام سے شروع ہوئی پھر نوح علیہ السلام کے بعد نوح علیہ السلام کی اولاد میں رکھی گئی۔ پھر ابراہیم علیہ السلام کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر رکھی گئی اور ان کی اولاد میں نبوت کو حصر کر دیا۔ مثل مظروف کے ظرف میں و جعلنا فی ذریتہ النبوۃ والکتاب! پھر اس کے دو شعبے ہوئے۔ بنی اسرائیل جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک بہت سے رسول آئے اور بنی اسماعیل اس میں صرف ہمارے رسول خاتم الانبیاء جو دعوۃ ابراہیم پیدا ہوئے اور خاتم النبیین پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا۔ اب کوئی ظلی بروزی نبی نہیں ہو سکتا۔

وسوسہ ہفتم

اور "اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس (الحج:۷۵)" ﴿یعنی اللہ تعالیٰ اپنی نبوت اور رسالت کے لئے فرشتوں اور انسانوں سے جس کو چاہتا ہے چن لیتا ہے۔﴾ یعنی کسی کا اس میں استحقاق نہیں ہے۔ یہ نعمت محض وہبی ہے۔ کسی کے کسب پر موقوف نہیں ہے۔ یہ آیت صرف اسی مطلب کے لئے ہے۔ چونکہ کفار مکہ نے حضور ﷺ سے یہ کہا تھا کہ ہم آپؐ سے رسالت کے لئے زیادہ مستحق ہیں۔ ہم آپؐ سے عمر میں بڑے ہیں اور مال و دولت میں زیادہ ہیں۔ طاقت میں زیادہ ہیں تو کیا وجہ ہم کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ آپ کو رسول بنائے تو حضور ﷺ پر یہ آیت نازل ہوئی۔ یہ مطلب ہرگز نہیں ہو سکتا کہ ہمیشہ قیامت تک رسول بنایا کریں گے۔ یہ مضارع مطلق ہے۔ نبوت کو محض موہبت ظاہر کرنے کے لئے استقبال کے معنے ہرگز نہیں۔ نہ مضارع دوامی ہے۔ جبکہ نبوت کا انقطاع قطعاً ثابت ہو چکا۔ دیگر آیات قرآنیہ سے۔

وسوسہ ہشتم

مسلمان پنجگانہ نمازوں میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں "اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم (فاتحہ:۶،۵)" یعنی اے اللہ! ہمیں سیدھے راستے پر چلا جو ان لوگوں کا راستہ ہے۔ جن پر تو نے انعام فرمایا ہے اور جن پر انعام فرمایا ہے۔

ان کا بیان اس دوسری آیت میں یہ ہے: "ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا (النساء ۶۹)" یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ قیامت کے دن ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ نے انعام فرمایا۔ یعنی نبیین اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ساتھ اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمان نبیین اور صدیقین و شہداء ہو سکتے ہیں۔

جواب: اہل علم جب عوام بھی اس آیت کو پڑھیں گے۔ مگر یہ لوگ ایسے استدلال پیش کرتے ہوئے شرماتے نہیں۔ اس استدلال کا حاصل تو یہ ہوا کہ جو شخص جس کے راستے پر چلے ہے وہی بن جاتا ہے۔ خداوند عالم فرماتا ہے: "صراط اللہ (الشوریٰ ۵۳)" تو جناب مرزا قادیانی کے تجویز کردہ قانون کے مطابق جو شخص اللہ کے راستے پر چلے گا وہ معاذ اللہ خدا ہی بن جائے گا۔ آیت کا شان نزول یہ ہے کہ ایک صحابیؓ نے عرض کیا کہ حضور ﷺ مجھ کو بہت قلق اور رنج لاحق ہو گیا ہے۔ کیونکہ حضور ﷺ کی صحبت صرف دنیا میں حاصل ہے چند دن ہے پھر فرقت ہی فرقت ہے۔ حضور ﷺ کا دیدار نصیب نہ ہوگا۔ آپ اعلیٰ مقام میں ہوں گے۔ ہماری معمولی مسلمانوں کی وہاں کیسے گذر ہو سکتی ہے۔ اس کی تسلی کے لئے خداوند عالم نے یہ آیت نازل فرمائی کہ مطیع مسلمان جنت میں نبیوں اور صدیقوں اور شہداء کے رفیق ہوں گے فرقت نہ ہوگی۔ اس کو اثبات نبوت سے کیا تعلق ہے؟۔ بلکہ اس آیت سے ختم نبوت ثابت ہے کہ حضور ﷺ ہی کی اطاعت موجب نجات ہے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی پیدا ہوتا تو اس وقت اس کی نبوت پر ایمان لانا اور اس کی وحی اور اس کی تعلیم اور اس کی اطاعت موجب نجات ہوتی اور باوجود کمال اتباع حضور ﷺ کے بھی اگر اس نبی پر اور اس کی وحی پر ایمان نہ لایا تو نجات نہیں اور یہ قرآنی حکم منسوخ ہو جائے گا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی نے (حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵) میں لکھا ہے کہ: "خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔"

وسوسہ نمبر

"ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم

ویعلمہم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین ۰ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم وہو العزیز الحکیم (جمعہ ۲۰۳) ”یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۷ خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۲)

جواب: آخرین کا عطف امیین پر ہے۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے امیین میں ان ہی میں کا ایک رسول مبعوث کیا۔ جو ان کو اس کی آیتیں سناتا ہے اور ان کو پاک کرتا ہے اور کتاب وحکمت کی تعلیم کرتا ہے اور بے شک وہ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے اور ان کے سوا اور لوگوں میں بھی جو اب تک ان سے لاحق نہیں ہوئے۔ یعنی یہ رسول ان لوگوں کا بھی رسول ہے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کے بعد فوج در فوج دین اسلام میں داخل ہونے ہیں۔ مقصود یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بعثت ایک خاص دور کا نہیں ہے۔ قیامت تک آپ ہی معلم اور مزکی ہیں۔ ”قال المفسرون هم الاعاجم يعنون به غير العرب اي طائفة كانت قاله ابن عباسؓ وجماعة وقال مقاتل يعني التابعين هذه الامة الذين يلحقون باوائلهم وفي الجملة معنى جميع الاقوال فيه كل من دخل في الاسلام بعد النبي ﷺ الى يوم القيامة فالمراد بالاميين العرب وبالآخرين سواهم من الامم (تفسير كبير ج ۳۰ ص ۴) وهم الذين جاؤا بعد الصحابة الى يوم الدين (تفسير ابو السعود ج ۸ ص ۲۴۶) وقيل هم الذين يأتون من بعدهم الى يوم القيامة (كشاف ج ۴ ص ۵۳۰)“ سب کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت ابن عباسؓ اور ایک جماعت مفسرین کہتے ہیں کہ آخرین سے مراد عجمی ہیں۔ خواہ کوئی ہوں اور مقاتل کہتے ہیں کہ تابعین مراد ہیں۔ سب اقوال کا حاصل یہ ہے کہ امیین سے عرب مراد ہیں اور آخرین سے سوائے عرب کے سب قومیں جو حضور ﷺ کے بعد قیامت تک اسلام میں داخل ہوں گے مراد ہیں۔ اس آیت کی تفسیر میں یہ حدیث ہے جو بخاری ج ۲ ص ۷۲۷ باب قولہ وآخرین منہم لما یلحقوا بہم، مسلم ج ۲ ص ۳۱۲ باب فضل فارس، ترمذی ج ۲ ص ۱۶۴ ابواب التفسیر، مجمع الزوائد باب جامع المناقب میں ان لفظوں سے بیان کی گئی ہے اور سلمان فارسیؓ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ”لو کان الایمان بالثریا لناله رجال من هؤلاء (مسلم ج ۲ ص ۳۱۲ باب فضل فارس)“ ”اگر ایمان ثریا پر ہوتا تب بھی ان کے لوگوں میں بہت سے آدمی ایمان کو حاصل کرتے۔“ بخاری کی تفسیر سے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک جماعت

سے تعلق رکھتی ہے اور جن روایتوں میں کہ رجل اور رجال آیا ہے۔ وہ راوی کا شک ہے۔ لیکن بخاری، مسلم، ترمذی کی یہ روایت بلفظ جمع بغیر شک کے ہے۔ معلوم ہوا کہ لفظ جمع کا صیغہ ہے اور صحیح بھی یہی ہے۔ کیونکہ جس کی یہ تفسیر ہے وہ بھی جمع کا صیغہ ہے۔ یعنی واخرین منهم یعنی عجم یا فارس میں ایک جماعت کثیرہ ایسی ہوگی جو ایمان کو تقویت دے گی اور امور ایمانیہ میں اعلیٰ مرتبہ پر ہوگی اور یہ واقع ہو گیا کہ عجم اور فارس میں بڑے بڑے محدثین و فقہاء و مفسرین و مقتداء عالم و مجددین و صوفیہ کرام اسلام کے لئے باعث قوت و شوکت گذرے۔ ہاں اگر مرزا قادیانی جمع کے صیغہ رجال کے مصداق ہوں اپنے اوپر اس کو چسپاں کر لیں تو کچھ بعید بھی نہیں۔ غرض اس آیت اور حدیث کو مسیح و مہدی ظلی بروزی نبی کے لئے پیش کوئی خیال کرنا ایک باطل اور بے دلیل دعویٰ ہے۔ اس کو مہدی و مسیح ظلی بروزی نبی سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

وسوسہ دوم

لا نبی بعدی جو حدیث متواترہ میں بیان کیا جاتا ہے۔ اس میں نفی کمال کی ہے۔ یعنی کامل نبی صاحب شریعت جدیدہ نہ ہوں گے۔

جواب: اگر یہی احتمال درست ہے تو اگر کوئی بت پرست یہ کہے کہ لا الہ الا اللہ میں بھی نفی کمال کی ہے۔ یعنی کامل اور بالذات معبود اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ ہاں غیر مستقل اور غیر شارع معبود ہو سکتے ہیں۔ جیسے کہ ہمارا عقیدہ ہے تو اس کو کیا جواب دو گے؟۔ اسی طرح اگر کوئی لا ریب فیہ میں نفی کمال مراد لے۔ یعنی کامل ریب قرآن میں نہیں ہو سکتا۔ ہاں بعض اقسام ریب کے قرآن میں موجود ہیں۔ تو کیا مرزائی جماعت اس کو بھی تسلیم کر لے گی؟۔ پس اگر آپ کے پاس کوئی ایسی دلیل موجود ہے کہ جس کے ذریعے لا الہ الا اللہ میں نفی کمال مراد لینے سے منع کیا جا سکتا ہے تو وہی دلیل ہماری جانب سے لا نبی بعدی میں نفی کمال مراد ہونے پر تصور فرمالیں اور نیز خود مرزا قادیانی نے (ایام الصلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۳) میں لکھا ہے ”اور احادیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔“

وسوسہ نمبر سوم

نبوت کا چھیالیسواں حصہ جو امت محمدی میں باقی ہے اسی جزو کے اعتبار سے نبوت باقی ہے اور ایسے نبی بھی آسکتے ہیں۔

جواب: اگر ایک اینٹ کو مکان اور شاخ کو باغ اور ایک تاگے کو کپڑا اور ایک رتی کو

چارپائی نہیں کہہ سکتے تو نبوت کے ۹۹/۱ جز کو بھی نبوت نہیں کہہ سکتے اور یہ بدیہی ہے کہ جب تک کسی حقیقت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں وہ حقیقت موجود نہیں ہو سکتی۔ یہ صرف مرزائیت کی عقل ہے کہ وہ لوگ اس بدیہی چیز کو بھی نہیں سمجھتے۔

وسوسہ دوازدہم

حضرت عائشہ صدیقہ کا یہ قول مروی ہے کہ "قولوا خاتم النبیین و لا تقولو لانبی بعدہ (تکملہ مجمع البحار ج ۵ ص ۵۰۲، در منثور ج ۵ ص ۲۰۴)" یعنی خاتم النبیین تو کہو اور لا نبی بعدہ مت کہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ حدیث لانبی بعدہ صحیح نہیں ہے۔ ورنہ انکار کی کون سی وجہ ہے۔

جواب: یہ اثر عائشہ منقطع الاسناد ہے۔ بخاری و مسلم کی احادیث مرفوعہ متواترہ کے مقابلہ میں حجت نہیں اور حدیث لانبی بعدی اس قدر صحیح ہے کہ (کتاب البریہ حاشیہ ص ۱۹۹ خزائن ج ۱۳ ص ۲۱۷) میں خود مرزا قادیانی معترف ہیں کہ "حدیث لانبی بعدی ایسی مشہور ہے کہ اس کی صحت میں کسی کو کلام نہیں۔" بناء بر تسلیم جواب یہ ہے کہ یہ باعتبار نزول عیسیٰ علیہ السلام کے فرمایا ہے۔ تاکہ کوئی شخص اپنی سطحی نظر اور کم فہمی سے اجماعی عقیدہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا انکار نہ کر بیٹھے کیونکہ عوام کے عقائد کی حفاظت بھی ضروری ہے۔ اسی (تکملہ مجمع البحار ج ۵ ص ۵۰۶) میں اس کی تصریح موجود ہے اور مرزا محمود قادیانی نے بھی (حقیقت النبوۃ ص ۱۹۲) میں حدیث لانبی بعدی کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے یہی جواب دیا ہے اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس پر ایک باب مستقل باندھا ہے اور (کتاب العلم ج ۱ ص ۲۴، باب من خص بالعلم قوماً دون قوم) میں کئی حدیثیں روایت کی ہیں کہ جب اس بات کا اندیشہ ہو کہ قاصر الفہم خرابی میں مبتلا ہو جائیں گے تو امر حق کے اظہار کو ترک کر دے۔ "حدثوا الناس بما یعرفون اتحبون ان یکذب اللہ ورسولہ" یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے فہم میں آنے والی حدیثیں بیان کرو کیا تم پسند کرتے ہو کہ وہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی تکذیب کریں۔ اس کی شاہد دوسری روایت ہے کہ کسی شخص نے حضرت مغیرہ ابن شعبہ کے سامنے کہا تھا "خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ تو مغیرہ نے فرمایا حسبک اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسیٰ علیہ السلام خارج فان ھو خرج فقد کان قبلہ وبعدہ (در منثور ج ۵ ص ۲۰۴)" یعنی جب تم کہو تمہارے لئے خاتم الانبیاء کہہ دینا کافی ہے۔ لانبی بعدہ کہنے کی ضرورت

نہیں کیوں کہ ہم سے حدیث بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ تو وہ آپ ﷺ سے پہلے بھی ہوئے اور بعد میں بھی ہوں گے۔﴾ مطلب صاف اور ظاہر ہے کہ کلمہ لا نبی بعدہ سے چونکہ بظاہر یہ ایہام بھی پیدا ہو سکتا ہے کہ پہلے کا کوئی نبی جو پہلے مبعوث ہو چکے ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد موجود نہیں رہ سکتے اور خاتم النبیین میں یہ ایہام نہیں۔ جیسا کہ مفصل معلوم ہو چکا لہٰذا بوقت اندیشہ ایہام خلاف سے بچنے کے لئے خاتم النبیین پر اکتفا کرنا مقصود کے ادا کرنے کے لئے کافی ہے کہ آپ آخر الانبیاء ہیں۔ آپ ﷺ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ ہوگا اس میں ایہام خلاف کا اندیشہ نہیں۔ ورنہ ختم نبوت کے متعلق حضرت عائشہؓ کی صریح اور صحیح حدیث موجود ہے۔

"عن عائشة عن النبي ﷺ انه قال لا يبقى بعدي من النبوة شئ الا المبشرات قالوا يا رسول الله وما المبشرات قال الرؤيا الصالحة يراها المسلم او ترى له (كنز العمال ج ١٥ ص ٣٧٠ حديث ٤١٤٢٣، بروايت احمد ج ٦ ص ١٢٩ والخطيب)"

﴿حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد نبوت میں سے کوئی جز باقی نہ رہے گا سوائے مبشرات کے صحابہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ مبشرات کیا چیز ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھی خواب جو کوئی مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرا دیکھے۔﴾

اور نیز (کنز العمال ج ۱۲ ص ۲۷۰ حدیث ۳۴۹۹۹) میں بحوالہ (دیلمی وابن النجار والبزار) اور حضرت عائشہؓ سے مرفوعاً روایت ہے۔ "عن عائشة قالت قال رسول الله ﷺ انا خاتم الانبياء ومسجدي خاتم مساجد الانبياء" ﴿یعنی حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور میری مسجد انبیاء کے مسجدوں کی خاتم ہے۔﴾ اس حدیث سے یہ شبہ بھی جاتا رہا جو ابو ہریرہؓ کی روایت (مسلم ج ۱ ص ۴۴۶، باب فضل الصلوة بمسجدي مكة والمدينة) میں صرف "انا آخر الانبياء ومسجدي آخر المساجد" کیونکہ اس میں بھی انبیاء علیہم السلام ہی کی مساجد مراد ہے۔

وسوسہ سیزدہم

جیسے حدیث "اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده واذا هلك قيصر فلا قيصر بعده (بخاری ج ۲ ص ۹۸۰، باب کیف کان یمین النبی ﷺ، مسلم ج ۲ ص ۳۹۶ فضل فی هلاك كسرى وقيصر)" سے یہ مراد ہے کہ اگرچہ قیصر وکسریٰ باقی ہوں گے مگر اسلام

کے زیر نگیں ہو کر رہیں گے۔ تو وہاں سلطنتیں باقی نہ رہیں گی۔ اسی طرح لا نبی بعدی کو سمجھو کہ حضور ﷺ کے بعد مستقل صاحب شریعت جدیدہ نبی نہ ہوں گے۔ بلکہ آپ کی شریعت کے تابع نبی ہو سکتے ہیں۔

جواب: جب قریش مسلمان ہو گئے تو ان کو اپنی تجارتوں کا خوف ہوا کہ اب ہمارا یمن اور شام میں داخلہ بند کر دیا جائے گا۔ کیونکہ قریش سردی کے زمانہ یمن اور گرمی کے زمانہ میں شام کا سفر کرتے تھے۔ "کما قال اللہ تعالیٰ رحلة الشتاء والصيف (قریش:۲)" اس پریشانی کی تسلی کے لئے حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ تمہاری تجارت گاہیں ان کے وجود سے پاک کر دی جائیں گی۔ قیصر و کسریٰ کسی خاص آدمی کا نام نہیں ہے۔ بلکہ جاہلیت میں فارس اور روم کے بادشاہ کے لقب تھے۔ اگر مملکت فارس قبضہ اسلام میں آجائے تو کسریٰ کا لقب بھی جاتا رہے گا اور مملکت روم کے آجانے سے لقب قیصر بھی جاتا رہے گا۔ اگرچہ وہ بعض دوسرے ممالک کے بادشاہ رہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ کسریٰ و کسرویت کا تو بالکل خاتمہ ہو گیا اور قیصر نے ملک شام چھوڑ کر اور وہاں سے بھاگ کر کسی اور جگہ پناہ لی۔ نووی نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ امام شافعی اور تمام علماء نے فرمایا ہے کہ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ کسریٰ عراق میں اور قیصر شام میں باقی نہ رہے گا۔ جیسا کہ حضور ﷺ کے زمانہ میں تھا۔ پس حضور ﷺ نے ان کی سلطنت کے انقطاع کی خبر دی کہ ان دونوں اقلیموں میں ان کی سلطنت نہ رہے گی۔ "قال الشافعي وسائر العلماء معناه لا يكون كسرى بالعراق ولا قيصر بالشام كما كان في زمنه ﷺ فاعلمنا بانقطاع ملكهما في هذين الاقليمين الخ" (مسلم ج ۲ ص ۳۹۶ حاشیہ) لہٰذا یہ حدیث بالکل اپنے ظاہری معنی پر ہی مستعمل ہے۔ اس میں مرزائی دھوکہ کا شائبہ بھی نہیں۔

وسوسہ چہار دہم

(ابن ماجہ ص ۱۰۸، باب ما جاء في الصلوة على ابن رسول الله ﷺ وذكر وفاته) میں حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کے انتقال پر فرمایا تھا۔ "لو عاش ابراهيم لكان نبيا" یعنی ابراہیم اگر زندہ رہتے تو نبی ہوتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے بعد نبی ہو سکتا ہے اور چونکہ آیت خاتم النبیین بہت پہلے نازل ہو چکی تھی۔ معلوم ہوا کہ آپ کے بعد آپ کے تابع نبی کا ہونا خاتم النبیین کے منافی نہیں۔

جواب: علامہ نووی نے تہذیب الاسماء میں اس حدیث کو باطل اور جسارت کہا ہے اور ابن عبدالبر نے اس کا انکار کیا۔ (انجاح الحاجۃ علی ابن ماجہ ص ۱۰۸)

اور علامہ قسطلانی نے اس کو ضعیف بتایا اور اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان بالکل متروک الحدیث ہے۔ (تقریب تہذیب ج ۱ ص ۳۹۰، روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲) نیز آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (ابن ماجہ ص ۱۰۸) کے حاشیہ میں اس حدیث کے اوپر شاہ عبدالغنی محدث دہلوی نے بھی لکھا ہے: "فی سندہ ابوشیبۃ ابراھیم بن عثمان العبسی ھو متروک الحدیث" دوسرے اس حدیث میں اگر آپ کے بعد نبوت کے تعدد امکان نکلتا ہے تو "لو کان فیھما آلھۃ الا اللہ لفسدتا (الانبیاء ۲۲)" میں بھی تعدد ہونے کا امکان لازم آتا ہے اور "ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین (زخرف ۸۱)" میں خدا کے بیٹے ہونے کا امکان بھی لازم آئے گا۔ کیونکہ بعد تقدیر موت کے حیاۃ محال ہے اور تعلیق علی المحال یوں ہوتا ہے۔ یعنی بعد تقدیر موت کے حیات پر جو محال ہے۔ لہٰذا ان کا نبی ہونا محال ہوا اور اس پر جو بھی معلق کیا جائے گا خواہ وہ نفس ممکن ہی ہو وہ بھی محال ہوگا۔ کیونکہ معلق علی المحال محال ہے۔ لہٰذا اس کے بعد [illegible] "لو عاش لاعتقت اخوالہ من القبط وما استرق قبطی (ابن ماجہ ص ۱۰۸ باب ایضاً)" میں بھی جزاء متحقق الوقوع نہ ہوئی۔ یعنی ابراہیم نبی ہوں اور قبطیوں کو بھی غلامی سے آزادی ہو۔ تب یہ متحقق ہوتا کیونکہ شرطیہ میں فرض محال کے لیے آتا ہے اور نیز آیت "ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (احزاب ۴۰)" میں چونکہ لاکن کا ما قبل ما بعد کے مخالف ہوا ہے اس میں نفی ولد کا ہونا ضروری ہے۔ یعنی جب آپ خاتم النبیین ہیں تو آپ کی بالغ اولاد کے نبی ہونے کی بھی نفی ہو گئی اور اگر بالفرض کوئی بالغ لڑکا بھی رہتا تو آپ ﷺ خاتم النبیین نہیں رہ سکتے۔ لہٰذا اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ اگر ابراہیم بالفرض زندہ رہتے تو نبی ہوتے تو پھر آپ خاتم النبیین نہ رہتے اور جب آپ خاتم النبیین ہیں تو کلام الٰہی کاذب ٹھہرتا ہے۔ جو محال ہے۔ لہٰذا ابراہیم کا قبل بلوغ رجال موت ضروری تھی۔ تیسرے یہ ہم اس روایت سے بہتر عبداللہ بن اوفیٰ کا بیان لیتے ہیں۔ جس کو امام بخاری نے نقل کیا ہے (ج ۲ ص ۹۱۴ باب من سمی باسماء الانبیاء) میں بھی پایا ہے۔ "قال مات وھو صغیر ولو قضی ان یکون بعد محمد نبی لعاش ابنہ ولکن لانبی بعدہ" یعنی ابراہیم بچپن میں ہی فوت ہو گئے۔ اگر حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو وہ زندہ رہتے۔ لیکن حضور ﷺ کے بعد کوئی

نبی نہیں ہو سکتا۔ تو نبی کے بیٹے کو نبی ہونا کوئی ضروری نہیں۔ مگر جب کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں خدا تعالیٰ نے نبوت کو منحصر کیا تھا اور ان کو یہ فضیلت عطا کی تھی۔ "وجعلنا فی ذریته النبوة (العنکبوت:۲۷) "یعنی ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ذریت کو نبوت کے لئے ظرف بنا دیا ہے تو اسی طرح خداوند عالم کا حضور ﷺ کی زبان سے حضور ﷺ کی بھی یہ فضیلت اور ابراہیم علیہ السلام کا صرف قابلیت مرتبہ ظاہر کرنا مقصود ہے۔ یعنی یہ کلام بطور فرض وقوع کے ہے۔ صرف مرتبہ قابلیت ابراہیم ظاہر کرنا منظور ہے۔ لیکن چونکہ اس صفت کا وقوع حضور ﷺ کی ایک صفت اعلیٰ کے منافی تھا۔ یعنی وصف ختم نبوت کے۔ لہٰذا حضور ﷺ کی یہ فضیلت اور ابراہیم کا یہ مرتبہ وقوع میں نہیں لایا گیا اور موت مقدر کی گئی۔ اس میں آپ کا وصف اعلیٰ خاتم النبیین بھی محفوظ رہا اور ابراہیم کی فضیلت ظاہر ہوگئی۔ ہاں حضور ﷺ کے بعد اگر کسی کو منصب نبوت کا ملنا مقدر ہوتا تو حضور ﷺ کی یہ فضیلت بھی وقوع میں آتی اور صاحبزادے کو نبی بنایا جاتا اور حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں۔ بوقت وفات ابراہیم "قد كان ملأ مهده ولو بقى كان نبياً ولكن لم يبق لأن نبيكم اخر الانبياء ﷺ (انجاح الحاجه برابن ماجه ص۱۰۸) "یا اگر یہ متروک الحدیث کی روایت میں الفاظ ٹھیک محفوظ نہیں رہے بلکہ یوں ہوگا "لو كان بعدى نبى لعاش ابراهيم" ورنہ ایک متروک الحدیث کی روایت احادیث متواترہ اور نصوص قطعیہ کے کیسے معارض ہو سکتی ہے اور ایسے معنی جو ختم زمانی کو مخل ہوں۔ بلاشبہ قطعاً اجماعاً کفر ہیں۔ اسی لئے ملا علی قاری نے اپنی (موضوعات ص۱۰۰ طبع نور محمد کراچی) میں لکھا ہے۔ "وانما الكلام على فرض الوقوع" یعنی یہ کلام بطور فرض وقوع کے ہے۔ اور ص۹۹ میں یہ بھی لکھا "ولو عاش وبلغ اربعين وصار نبياً لزم ان لا يكون نبينا خاتم النبيين" یعنی اگر وہ زندہ رہتے اور چالیس برس کو پہنچ کر نبی ہو جاتے تو آخر الانبیاء حضور ﷺ کا خاتم النبیین نہ ہونا لازم آ جاتا۔ لیکن اس کے بعد جو ملا علی قاری صاحب نے اپنا ایک قیاس ظاہر کیا کہ بعض انبیاء عیسیٰ وخضر والیاس علیہم السلام حضور ﷺ کے بعد زندہ ہیں اور حضور ﷺ کی امت میں داخل ہیں تو صاحبزادے کا بھی فرضاً ایسا ہی نبی ہونا خاتم النبیین کے منافی نہ ہوگا۔ مگر یہ قیاس ہرگز صحیح نہیں۔ اس لئے کہ عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ کی بعثت بنی اسرائیل کی طرف حضور ﷺ سے پہلے ہو چکی۔ اب حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب وہ اس وقت نبوت کی ڈیوٹی پر نہیں ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ خاتم

النبیین ﷺ کی امت میں داخل ہیں اور اسی کو شیخ اکبر محی الدین ابن العربی نبی غیر تشریعی کہتے ہیں یعنی وہ نبی جن کی بعثت اور نبوت کی ڈیوٹی حضور ﷺ کی بعثت سے ختم ہوگئی اور وہ حضور ﷺ کے بعد زندہ اور حضور ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔ اب ان پر شریعت نازل نہیں ہوتی ورنہ شریعت تو لازمہ نبوت ہے۔ بغیر شریعت کے کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ اس کی بحث نبوت کی حقیقت کے بیان میں آئے گی۔ لیکن صاحبزادے کی بعثت نبوت حضور ﷺ کے بعد فرض کی جاتی ہے۔ جو خاتم النبیین کے صریح مخالف ہے۔ لہٰذا ملا صاحب کا عیسیٰ علیہ السلام وغیرہ پر قیاس کرنا بالکل غلط ہے۔ چنانچہ ان کی یہ عبارت ہے۔" لو عاش ابراھیم وصار نبیاً وکذا لو صار عمرؓ نبیاً لکان من اتباعه علیه السلام کعیسیٰ والخضر والیاس علیهم السلام فلا یناقض قوله تعالیٰ خاتم النبیین اذ المعنی انه لایأتی نبی بعده ینسخ ملته ولم یکن من امته ویقوی حدیث لوکان موسیٰ علیه السلام حیا لما وسعه الااتباعی (موضوعات ص ۱۰۰) " اگر لو عاش سے نبی غیر تشریعی کا امکان نکلتا ہے تو دوسری صحیح حدیث لوکان موسیٰ سے نبی تشریعی کا بھی احتمال ہوگا۔ عیسیٰ والیاس علیهم السلام وغیرھما مستقل نبوت وبعثت پر فائز ہوچکے ہیں۔ اس لئے ان کو حضور ﷺ کے بعد بھی اپنے اپنے زمانہ کے یا غیر تشریعی نبی کہا جاسکتا ہے لیکن حضور ﷺ کے بعد جب آپ کا ہی اتباع لازم ہے اور آپ ﷺ ہی کی قیامت تک ڈیوٹی ہے۔ تو حضور ﷺ کے بعد پیدا ہونے والا نبی ہو ہی نہیں سکتا۔ یعنی اس کو منصب نبوت مل ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا ملا کے کلام میں لکان من اتباعه وینسخ ملته وغیرہ کی تعلیق علی المحال ہے۔ کیونکہ نبی کو اپنی ہی وحی کا اتباع فرض ہے۔ خواہ پہلی شریعت کے موافق ہو یا مخالف، دوسرے نبی کی وحی کا اتباع نہیں کرسکتا۔ ہاں جس امر میں وحی نہ ہوئی ہو یا اس کی وحی کے خلاف نہ ہو تو اتباع کرسکتا ہے۔ جیسا کہ موسیٰ علیه السلام نے ہارون علیه السلام سے فرمایا:" افعصیت امری (طٰه:۹۳)" اور حضور ﷺ کو ارشاد ہوا" فبهداهم اقتده (انعام:۹۰)"" ثم اوحینا الیک ان اتبع ملة ابراهیم حنیفاً (النحل:۱۲۳)" اگر بعد کے نبی کی شریعت پہلے نبی کی شریعت کے ہر حکم میں موافق ہے تو بعد کا نبی پہلے رسول کی شریعت کا قائم کرنے والا مشرع کہلائے گا۔ ورنہ مشرع جدید ہوگا۔ لہٰذا ایک وقت میں جو نبی ہوگا وہ امتی نہیں جو امتی ہوگا وہ نبی نہیں۔" الضدان لا یجتمعان فی زمان

رسول اللہ ﷺ فی الآثار المسند الثابتة فی نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام آخر الزمان" ﴿اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے رسول اللہ وخاتم النبیین اور حضور ﷺ کا ارشاد لا نبی بعدی سن کر مسلمان کیسے جائز سمجھ سکتا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد زمین میں کسی نبی کی بعثت ثابت کی جائے سوائے نزول عیسیٰ علیہ السلام کے آخر زمانہ میں جو رسول کریم ﷺ کی صحیح احادیث مسندہ سے ثابت ہے۔﴾

اور (الملل والنحل ج۳ ص ۲۴۹) میں ہے "من قال ببقی بعد النبی علیہ الصلوٰۃ والسلام وجحد شیئاً صح عنده بان النبی ﷺ قاله فهو کافر" ﴿جس شخص نے حضور ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کا اقرار کیا یا کسی شے کا انکار کیا۔ جو اس کے نزدیک ثابت ہو چکا ہو کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے، کافر ہے۔﴾

اس سے کچھ پہلے لکھا ہے۔ "صح الاجماع علی ان کل من جحد شیئاً صح عنده بالاجماع ان رسول اللہ ﷺ اتی به فقد کفر"

(ج۴ ص۲۶۹) میں ہے "واما من قال ان اللہ عزوجل هو فلان الانسان بعینه وان اللہ یحل فی جسم من اجسام خلقه اوان بعد محمد ﷺ نبیاً غیر عیسی بن مریم فانه لا یختلف اثنان فی تکفیره لصحة قیام الحجة بکل هذا علی کل احد" ﴿جس شخص نے کسی انسان معین کو کہا کہ یہ اللہ ہے یا کہا کہ اللہ اپنی مخلوقات کے اجسام میں سے کسی جسم میں حلول کرتا ہے یا کہا کہ محمد ﷺ کے بعد بھی نبی ہے۔ سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے۔ تو ایسے شخص کی تکفیر میں دو آدمیوں کا اختلاف نہیں کیوں کہ یہ بات کے ساتھ ایسے شخص پر حجت قائم ہو چکی ہے۔﴾

۲. امام غزالی (کتاب الاقتصاد ص ۱۲۳) میں فرماتے ہیں "ان الامة فهمت من هذا اللفظ انه افهم عدم نبی بعده ابداً ..... وانه لیس فیه تاویل ولا تخصیص ومن اوله بتخصیص فکلامه من انواع الهذیانات لا یمنع الحکم بتکفیره لانه مکذب لهذا النص الذی اجمعت الامة علی انه غیر مؤول ولا مخصوص" ﴿امت نے اس لفظ سے یہی سمجھا ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کبھی کسی قسم کا نبی نہیں ہو سکتا۔ نہ اس میں تاویل ہے اور نہ کوئی تخصیص اور جس شخص نے کوئی تاویل یا تخصیص کی اس کا کلام بیہودہ اور بکواس ہے۔ یہ تاویل اس کو تکفیر کے حکم سے نہیں بچا سکتی۔ کیونکہ یہ شخص اس نص کا مکذب ہے۔ جس پر تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ آیت غیر مؤول اور غیر مخصوص ہے۔﴾

نوٹ! شیخ اکبرؒ کی عبارت کے مقابلہ میں مرزا قادیانی کی (اربعین نمبر۴ ص۶ خزائن ج۱۷ ص۴۳۵) کی عبارت بھی دیکھ لی جائے۔ جس میں مرزا قادیانی اقرار فرماتے ہیں کہ ’’میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ … اور اب دیکھو خدا تعالیٰ میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو … مدار نجات ٹھہرایا ہے۔‘‘ اب مرزائی امت کو اختیار ہے کہ مرزا قادیانی کو ضربنا عنقہ کے ماتحت داخل کریں۔ یا ضربنا عنہ صفحاً کے تحت میں۔

۶… (الاشباہ والنظائر ص۱۰۳) میں ہے۔ ’’اذا لم یعرف ان محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم لانہ من الضروریات‘‘ {جب محمد ﷺ کو آخر الانبیاء نہ جانا تو مسلمان نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات اسلام میں سے ہے۔}

ملا علی قاری صاحب (شرح فقہ اکبر ص۲۰۲) میں لکھتے ہیں۔ ’’ودعوی النبوۃ بعد نبینا ﷺ کفر بالاجماع‘‘ {ہمارے حضور ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔}

۷… (فتاویٰ عالمگیری ج۲ ص۲۶۳) میں ہے۔ ’’اذا لم یعرف الرجل ان محمد ﷺ آخر الانبیاء فلیس بمسلم … ولو قال انا رسول اللہ یکفر‘‘ {جب کوئی شخص محمد ﷺ کو آخر الانبیاء نہ جانے تو وہ مسلمان نہیں۔ … اور اگر کسی نے یہ کہا کہ میں اللہ کا پیغمبر ہوں کافر ہو جائے گا۔}

۸… (تفسیر ابن کثیر ج۳ ص۴۹۳، زیر آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین) میں ہے۔ ’’قد اخبر اللہ تبارک وتعالیٰ فی کتابہ ورسولہ ﷺ فی السنۃ المتواترۃ عنہ انہ لا نبی بعدہ لیعلموا ان کل من ادعی ہذا المقام بعدہ فہو کذاب افاک دجال ضال مضل ولو تخرق وشعبذ واتی بانواع السحر والطلاسم والنیرنجیات فکلہا محال وضلال عند اولی الالباب کما اجری اللہ سبحانہ وتعالیٰ علی ید الاسود العنسی بالیمن ومسیلمۃ الکذاب بالیمامۃ من الاحوال الفاسدۃ والاقوال الباردۃ ما علم کل ذی لب وفہم وحجی انہم کاذبان ضالان لعنہما اللہ تعالیٰ وکذلک کل مدع لذالک الی یوم القیامۃ حتی یختموا بالمسیح الدجال … یخلق اللہ تعالیٰ معہ من الامور مایشہد العلماء والمؤمنون بکذب من جاء بہا‘‘ {اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور اس کے رسول نے احادیث میں جو متواتر نقل ہوتی آئی ہیں۔ خبر دی ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی

پیدا نہ ہوگا تاکہ امت جان لے کہ ہر وہ شخص جو آپؐ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرے وہ بڑا جھوٹا، افترا پرداز، دجال، گمراہ اور گمراہ کرنے والا ہے۔ اگرچہ خرق عادت اور شعبدہ بازی اور قسم قسم کے جادو اور طلسم اور نیرنگیاں دکھلائے یہ سب عقلاء کے نزدیک باطل اور گمراہی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اسود عنسی مدعی نبوت کے ہاتھ پر یمن میں اور مسیلمہ کذاب مدعی نبوت کے ہاتھ پر یمامہ میں احوال فاسدہ اور اقوال باردہ ظاہر کئے۔ جن کو دیکھ کر ہر عقل و فہم و تمیز والا سمجھ گیا کہ یہ دونوں جھوٹے اور گمراہ کرنے والے ہیں اور ایسے ہی قیامت تک ہر مدعی نبوت کا حال ہوگا۔ یہاں تک کہ وہ مسیح دجال پر ختم کردئے جائیں گے۔ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ایسے امور پیدا فرمادے گا کہ علماء اور مسلمان اس کے جھوٹے ہونے کی شہادت دیں گے۔ ﴾

۹۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (مسوی شرح موطا ج ۲ ص ۱۳۰) میں فرماتے ہیں: "او قال ان النبی ﷺ خاتم النبوة ولکن معنی هذا الکلام انه لا یجوز ان یسمی بعده احد بالنبی واما معنی النبوة وهو کون الانسان مبعوثاً من الله تعالی الی الخلق مفترض الطاعة معصوماً من الذنوب ومن البقاء علی الخطاء فیما یری فهو موجود فی الائمة بعده فذالک هو الزندیق وقد اتفق جماهیر المتأخرین من الحنفیة والشافعیة علی قتل من یجری هذه المجری" ﴿یا جو شخص یہ کہے کہ بے شک حضور ﷺ نبوت کے ختم کرنے والے ہیں۔ لیکن اس کلام کے معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کسی کو نبی کہنا اور نبی کا اسم اطلاق کرنا جائز نہیں لیکن نبوت کی حقیقت اور اس کے معنی یعنی کسی انسان کا اللہ تعالیٰ کی جانب سے خلق کی طرف مبعوث ہونا اور مفترض الطاعت ہونا اور گناہوں اور خطا پر قائم رہنے سے معصوم ہونا یہ حضور ﷺ کے بعد اماموں میں بھی موجود ہے۔ پس ایسا شخص زندیق ہے جو شخص ایسی چال چلے اس کے قتل پر جماہیر حنفیہ اور شافعیہ کا اتفاق ہے۔ ﴾

۱۰۔ ﴿تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۹ زیر آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین) میں ہے۔ "وکونه ﷺ خاتم النبیین مما نطق به الکتاب وصدعت به السنة واجمعت علیه الامة فیکفر مدعی خلافه ویقتل ان اصر" ﴿آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے پر کتاب اللہ ناطق ہے اور احادیث نے کھول کر سنادیا اور اسی پر امت کا اجماع ہے۔ پس اس کے خلاف جو دعویٰ کرے کافر ہو جائے گا اور اگر اصرار کرے قتل کیا جائے گا۔ ﴾

ثم لا یجدوا فی انفسہم حرجا مما قضیت ویسلموا تسلیما (نساء:٦٥)"

اس آیت میں صراحۃً بیان کیا گیا ہے کہ وہ شخص ہرگز مومن نہیں ہو سکتا جو آنحضرت ﷺ کو اپنے تمام معاملات میں حکم نہ بنائے اور آپ کے فیصلہ کو خندہ پیشانی سے تسلیم نہ کرے۔ لہٰذا وہ احکام وعقائد جن کا ثبوت حضور ﷺ سے یقینی طور پر امت کو معلوم ہو گیا اور ان کو حضور ﷺ کا خدا کی طرف سے لانا قطعی تواتر ثابت ہو گیا اور خاص و عام میں شہرت پکڑ گیا۔ وہ ضروریات اسلام واصول دین کہلاتے ہیں ان میں سے کسی امر کا اس معنی سے انکار کرنے والا جس معنی سے حضور ﷺ نے خدا کی طرف سے بیان فرمایا ہے ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا۔ "عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یشهدوا ان لا اله الا الله ویؤمنوا بی وبما جئت فاذا فعلوا ذلک عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحقها وحسابهم علی الله (مسلم ج۱ ص۳۷ باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله)" ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ کو امر کیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جہاد کروں تاوقتیکہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی پوجا کے لائق نہیں اور مجھ پر اور احکام و اوامر الٰہی کہ میں لایا ہوں ان سب پر ایمان لاویں۔ جب وہ توحید ورسالت اور سب احکام پر ایمان لے آئے تو ان کے خون اور اموال سب محفوظ ہو گئے۔ مگر حق اسلامی کے ساتھ جو قصاص یا حدود کے ذریعے سے ہو اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

"عن عبادة ابن الصامت بایعنا رسول الله ﷺ علی ان لا ننازع الامر اهله الا ان تروا کفرا بواحاً عندکم من الله فیه برهان (متفق علیه مشکوة ص۳١٩ کتاب الامارة والقضاء، مسلم ج۲ ص۱۲۵ باب وجوب طاعة الامراء فی غیر معصیة وتحریمها فی المعصیة، بخاری ج۲ ص۱۰٤٥ باب قول النبی ﷺ ستورن بعدی امورا تنکرونها)" عبادہ بن الصامتؓ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اہل الامر کی کبھی مخالفت نہ کریں۔ لیکن جب کفر صریح دیکھو جس پر تمہارے پاس دلیل ہو۔

منکر ضروریات دین کا حکم

نوٹ! ان احادیث سے معلوم ہوا کہ جو احکام وعقائد آنحضرت ﷺ خدا کی طرف

سے لائے ہیں۔ ان سب کی تصدیق کرنا ایمان ہے اور ان امور میں کسی امر کا انکار کرنا کفر ہے۔ لہذا وہ احکام و عقائد جن کا ثبوت حضور ﷺ کی شریعت میں یقینی طور پر معلوم ہو گیا اور ان کو حضور ﷺ کا خدا کی طرف سے لانا قطعاً تواتر و یا اجماع سے ثابت ہو گیا اور خاص و عام میں شہرت پکڑ گیا۔ وہ ضروریات اسلام اور اصول دین کہلاتے ہیں۔ پس اگر کوئی شخص ضروریات اسلام میں سے کسی امر کا انکار کرے باتفاق کافر ہو جاتا ہے۔ کلمہ شہادت محمد رسول اللہ میں بھی اجمالاً و مختصراً انہی امور پر ایمان لانے کا اقرار ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے معنی یہی ہیں کہ محمد ﷺ کی ان سب امور میں تصدیق کرتا ہوں کہ جو وہ خدا کی طرف سے لائے ہیں۔ ہاں وہ امور جن کا ثبوت اور قطعی طور پر حضور ﷺ کا لانا معلوم نہیں ہوا ہے۔ ضروریات اسلام میں داخل نہیں ایسے امور کے انکار سے عند المتکلمین کافر نہیں ہوتا۔ اسی لئے فقہاء و متکلمین نے ایمان و کفر کی یہ تعریف کی ہے۔ "الایمان تصدیق سیدنا محمد ﷺ فی جمیع ما جاء به من الدین ضرورة، الکفر تکذیب محمد ﷺ فی شیء مما جاء به من الدین ضرورة (حموی شرح اشباہ نولکشور ص ۲۶۳ وشفا ج ۲ ص ۲ وغیرہا من کتب العقائد والفقه)" الغرض ضروریات دین میں سے کسی امر ضروری کا کہ جس کا دین سے ہونا ہر خاص و عام مسلمان جانتا ہو انکار کرنا ہی باتفاق امت کفر و ارتداد ہے۔ تسلی کے لئے (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸) کے اوراق دیکھو مرزا قادیانی ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور چراغ دین جموں والے کو یہ مرتد لکھتے ہیں۔ کیا وہ توحید و رسالت محمد ﷺ و قرآن کے قائل نہ تھے یا کلمے کے منکر تھے یا قبلہ کا انکار کر دیا تھا؟ مگر چونکہ مرزا قادیانی کے نزدیک ایک ضروری دین کا انکار کیا تھا۔ اس وجہ سے ان کو مرتد کہا۔ دیکھو (نبی المعصوم مجموعہ فتاوی احمدیہ ص ۲۶۹) میں ہے: "واعلم ان عملا من الاعمال لا یفید لاحد من دون ان یعرفنی ویعرف دعوای ودلائلی" یعنی کوئی شخص نماز روزہ وغیرہ بغیر میری اور میرے دعوے کی شناخت کے مفید نہیں۔" کتب عقائد کا فیصلہ ملاحظہ ہو۔

۱ "من انکر شیئا من شرائع الاسلام فقد ابطل لا اله الا الله (السیر الکبیر للامام محمد ج ... ص ...)" امام محمد سیر کبیر میں فرماتے ہیں کہ جس نے شرائع اسلام سے کسی امر کا انکار کیا اس نے کلمہ توحید لا اله الا الله کو توڑ دیا۔

۲ شرح فقہ اکبر میں ہے: "لا خلاف ... [illegible] ... المعجزة ... الف فی

ضروریات الاسلام وان کان من اہل القبلۃ (منقول از رد المحتار، کتاب الصلوٰۃ ج ۱ ص ۴۱۴ مطلب البدعۃ) ”ضروریات اسلام میں خلاف کرنے والے کی تکفیر میں کسی کو خلاف نہیں، اگرچہ وہ اہل قبلہ ہی ہو۔“

۳... مسامرہ میں ہے: ”صرح فی کتاب المسامرۃ بالاتفاق علی تکفیر المخالف فیما کان من اصول الدین وضروریاتہ کالقول بقدم العالم ونفی حشر الاجساد ونفی العلم بالجزئیات وان الخلاف فی غیرہ (منقول از رد المحتار کتاب الصلوٰۃ ج ۲ ص ۳۲۹)“ ”ضروریات اسلام و اصول دین میں خلاف کرنے والے کی تکفیر پر سب کا اتفاق ہے۔ مثلاً عالم کے قدیم کا قائل ہونا۔ حشر اجساد کا انکار، جزئیات کے علم کی نفی کرنا (اللہ تعالیٰ سے) اور اختلاف ضروریات اسلام کے غیر میں ہے نہ ضروریات اسلام میں۔“

۴.... علامہ ابن حزم (کتاب الفصل ج ۳ ص ۲۵۵) میں لکھتے ہیں: ”صح الاجماع علی ان کل من جحد شیئا صح عندہ بالاجماع ان رسول اللہ ﷺ اتی بہ فقد کفر“ ”اجماع امت ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایسے امر کا انکار کیا جو اجماعاً ثابت ہو چکا ہو کہ اس امر کو حضور ﷺ خدا کی طرف سے لائے ہیں وہ کافر ہے۔“

۵... (نبراس ص ۳۳۲) میں ہے: ”او یسمی اہل قبلۃ فی اصطلاح المتکلمین من یصدق بضروریات الدین ای الامور التی علم ثبوتہا فی الشرع واشتہر فمن انکر شیئا من الضروریات کحدوث العالم وحشر الاجساد وعلم اللہ سبحانہ بالجزئیات وفرضیۃ الصلوٰۃ والصوم لم یکن من اہل القبلۃ ولو کان مجاہدا بالطاعات“ ”متکلمین کی اصطلاح میں اہل قبلہ اس شخص کو کہتے ہیں۔ جو ضروریات دین کی تصدیق کرے اور ضروریات دین وہ امور ہیں جن کا ثبوت حضور ﷺ کی شریعت میں معلوم ہو گیا اور ان کا دین محمدی سے ہونا ہر عام و خاص مسلمان جانتا ہو۔ پس جس نے ضروریات میں سے کسی امر کا انکار کر دیا۔ مثلاً حدوث عالم، حشر اجساد، اللہ سبحانہ کا ہر جزئی کو جاننا، فرضیۃ الصلوٰۃ و صوم وغیرہ وہ اہل قبلہ نہیں اگرچہ عبادتوں میں خوب کوشش کرنے والا ہو۔“

۶۔ نبراس (ص ۳۴۳) میں ہے۔ "ان الکفر هو جحد الضروریات من الدین او تاویلها" یعنی کفر یہ ہے کہ ضروریات دین کا انکار کرے یا ان کی کوئی تاویل کرتا ہے۔

۷۔ اکفار الملحدین (ص ۲۸) میں ہے۔ "والتاویل فی ضروریات الدین لا یدفع الکفر" یعنی ضروریات دین میں تاویل کرنا کفر کو نہیں روک سکتی۔

۸۔ شفاء قاضی عیاض (ج ۲ ص ۲۷۵) میں ہے۔ "وکذلك من انکر الجنة والنار او البعث او الحساب او القیامة فهو کافر بالاجماع للنص علیه واجماع الامة علی صحة نقله متواترا وکذلك من اعترف بذلك ولکنه قال ان المراد بالجنة والنار والحشر والنشر والثواب والعقاب معنی غیر ظاهره" یعنی ایسا ہی جو شخص جنت یا دوزخ یا بعث یا حساب یا قیامت کا انکار کرے باجماع کافر ہے۔ کیونکہ یہ نص سے ثابت اور اس کے نقل کے تواتر پر اجماع امت ہے اور ایسا ہی وہ شخص بھی کافر ہے جو ان امور کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ جنت اور دوزخ اور حشر و نشر و ثواب و عقاب سے مراد ظاہر معنی کے غیر ہے۔

۹۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی (مسوی شرح موطا ج ۲ ص ۱۳۰) میں لکھتے ہیں۔

"ان اعترف به ظاهرا لکنه یفسر بعض ما ثبت من الدین ضرورة بخلاف ما فسره الصحابة والتابعون واجمعت علیه الامة فهو الزندیق کما اذا اعترف بان القرآن حق وما فیه من ذکر الجنة والنار حق لکن المراد بالجنة الابتهاج الذی یحصل بسبب الملکات المحمودة والمراد بالنار هی الندامة التی تحصل بسبب الملکات المذمومة ولیس فی الخارج جنة ولا نار فهو زندیق" یعنی اگر کوئی شخص ضروریات دین کا اعتراف تو کرتا ہے لیکن بعض ضروریات کی تفسیر صحابہ کرام اور تابعین کی تفسیر کے خلاف کرتا ہے۔ جس پر امت نے اجماع کیا ہے۔ وہ زندیق ہے۔ مثلاً اعتراف کرتا ہے کہ قرآن حق ہے اور اس میں جو جنت و نار کا ذکر آیا ہے حق ہے۔ لیکن جنت سے مراد صرف ابتہاج ہے۔ جو ملکات محمودہ کے سبب سے حاصل ہوگا اور نار سے مراد صرف ندامت ہے جو ملکات مذمومہ کے سبب سے حاصل ہوگی اور خارج میں جنت اور نار کا کوئی وجود نہیں۔ تو ایسا شخص زندیق ہے۔

(عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری ج ص ۲۱۲) میں ہے "قال ابو حنیفۃ اقتلوا الزندیق سرا فان توبتہ لاتعرف" (حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ زندیق کو سر قتل کرو، کیونکہ اس کی توبہ کا پتہ نہیں معلوم ہو سکتی ۔)

نوٹ! بے شک اہل قبلہ کی تکفیر ناجائز ہے۔ جب تک اصول دین اور ضروریات دین کا انکار نہ کرے اور جب کسی اصل وضروری دین کا انکار کیا تو پھر اہل قبلہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ بلکہ اہل قبلہ ہی نہیں خواہ کسی تاویل جہالت سے انکار کرے یا بالکل انکار کرے۔ مثلاً صلوٰۃ مفروضہ کا انکار کرے اور یہ تاویل کرے کہ صلوا میں صلوٰۃ کے معنی صرف دعا کرنے کے ہیں۔ ہم کو دعا کرنے کا حکم ہے نہ ارکان مخصوصہ ادا کرنے کا، اور روزہ کا اس تاویل سے انکار کرے کہ صوموا کے معنی یہ ہیں کہ اپنے نفس کو بری باتوں سے روکو، اور حج کے معنی صرف ارادہ زیارت بیت اللہ کا رکھے نہ سفر مخصوص اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین اور آخر الانبیاء ہونے کا اس تاویل سے انکار کرے کہ بے شک یہ عقیدہ کلمہ شہادت کا جز اور جزو ایمان ہے۔ جیسا کہ رسول اکرم فخر عالم ﷺ کی احادیث اور اجماع امت سے ثابت ہو چکا اور ایک سو پچاس احادیث متواترہ سے بھی یہ عقیدہ ثابت لیکن اس کے معنی یہ ہیں کہ نئی شریعت لانے والے نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔ غیر تشریعی نبی حضور ﷺ کے بعد آ سکتے ہیں۔ یا خاتم النبیین کے معنی یہ ہیں کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنیں گے۔ قس علی ھذا! غرض ایسی تاویلیں ضروریات دین میں کفر سے نہیں بچا سکتیں۔ (شرح معانی ولا ہورج ۲ ص ۷۸ کتاب الحدود باب حد الخمر) اور (فتح الباری ج ۸ ص ۲۰۹ باب لیس علی الذین امنو وعملو الصلحت جناح) میں ہے کہ اہل شام کی ایک جماعت نے آیت "لیس علی الذین امنو وعملوا الصالحات جناح فیما طعموا!" کی تحریف کر کے شراب کو حلال قرار دیا۔ حاکم شام یزید بن سفیان نے گرفتار کر کے حضرت فاروق اعظمؓ کے پاس بھجوا دئے۔ حضرت فاروق اعظمؓ نے حضرت علیؓ اور دیگر صحابہؓ و تابعینؒ سے مشورہ کیا بالاتفاق یہ رائے ہوئی کہ پہلے ان سے توبہ لی جائے اگر توبہ کر لیں تو حد اسی درے لگائے جائیں ورنہ ان زندیقوں کو قتل کیا جائے۔ اس مسئلہ کو نہایت شرح وبسط کے ساتھ شیخ الاسلام والمسلمین حضرت مولانا مولوی محمد انور شاہ صاحب صدر المدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند نے اپنے رسالہ اکفار الملحدین میں بیان فرمایا ہے۔

قبل صریح دعویٰ نبوت شریعت کے یعنی ۱۹۰۰ء سے پہلے مرزا قادیانی بھی آنحضرت ﷺ کے بعد مطلق مدعی نبوت کو کافر کہتے تھے

۱۔ "سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت ورسالت کو کاذب وکافر جانتا ہوں۔" (حقیقت ... ص۹، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰)

۲۔ "ما كان لي ان ادعي النبوة واخرج عن الاسلام والحق بقوم كافرين (حمامة البشرى ۱۸۹۴ء ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)" ﴿مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جا ملوں۔﴾

۳۔ "اگر راقم صاحب کی پہلی رائے صحیح ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں اور اگر دوسری رائے صحیح ہے تو پھر وہ پہلی رائے غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن کریم کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بدبخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن کریم پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ کیا ایسا وہ شخص جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہے اور آیت "ولكن رسول الله وخاتم النبيين" کو خدا کا کلام یقین کرتا ہے وہ کہہ سکتا ہے کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص۲۷، خزائن ج۱۱ ص ایضاً ۱۸۹۶ء)

"آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نکلا ہے وہ انہی مجازی معنوں کے رو سے ہے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلّم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۴۔ "آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع متصور ہوسکتا ہے اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کریم کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں مسیح ابن مریم کے دوبارہ آنے

کالو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے۔ اور حدیث لا نبی بعدی بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر جرأت اور دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہو چکی تھی۔ پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے۔"

(ایام الصلح ص ۱۴۶ ، خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲ ، ۱۸۹۹ء)

نوٹ: مرزائیوں کے چاہئے کہ ان اقوال کو غور سے پڑھیں کہ حضور ﷺ کے بعد مدعی نبوت و رسالت کافر ہے۔ مسلمان ہرگز نہیں۔ قرآن کریم پر ہرگز اس کا ایمان نہیں اس میں حضور ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے۔ قرآن کریم میں ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے اور صوفیاء کے لغوی اور مجازی اصطلاح پر دھوکہ کھاتے ہیں۔ لغوی طور پر استعمال کرنا بھی پسندیدہ نہیں۔ مسلمانوں کو دھوکہ لگتا ہے۔ مگر افسوس مرزائی بے چارے کیا کریں خود مرزا قادیانی ہی بھٹک گئے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی صاحب فتوحات مکیہ وحضرت مجدد الف ثانی وحضرت مولانا شاہ اسماعیل دہلوی وحضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی وحضرت مولانا محمد عبدالحی صاحب لکھنوی سب متفق ہیں کہ حضور ﷺ پر منصب نبوت ختم ہو چکا ہے۔ آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت عطا نہ کیا جائے گا۔ غرض تمام صوفیاء اہل کشف کا بھی اس عقیدہ پر اجماع ہے۔ مگر چونکہ مرزائی امت ان پانچوں حضرات کی عبارتیں قطع و برید کر کے عوام مسلمانوں کے سامنے پیش کر کے اغوا کیا کرتے ہیں۔ لہٰذا انہی کی عبارتیں اس عقیدہ میں پیش کرتا ہوں

عقیدہ حضرت مجدد الف ثانی

۱ "ابتداء ... بعدی شہ منصب نبوت ختم بر خاتم الرسل

گنجیدہ حصول کمالات نبوۃ دیگر است وحصول منصب نبوۃ دیگر چنانچہ تحقیق ایں معنی بہ تفصیل درمکتوبات قدسی آیات حضرت ایشاں (حضرت مجدد الف ثانیؒ) مسطور است (مکتوبات خواجہ محمد معصوم ج ص ۲۷۰) "بعض افراد امت کو وراثۃً کمالات نبوت حاصل ہوجانے سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ بعض نبی ہوجائے یا نبی کے درجے کے برابر پہنچ جائے۔ کیونکہ کمالات نبوت کا حاصل ہونا اور ہے اور منصب نبوت کا حاصل ہونا اور ہے۔ چنانچہ اس کی تحقیق بہ تفصیل حضرت مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات میں مسطور ہے۔"

عقیدہ حضرت مولانا اسماعیل شہیدؒ

۱۔ "فالاتصاف بکمالات النبوۃ لا یستلزم الاتصاف بالنبوۃ (عبقات ج ۱ ص ۱۰۵) "کمالات نبوت کے حاصل ہوجانے سے منصب نبوت سے متصف ہونا لازم نہیں آتا۔"

۲۔ "پس لا بد درمیاں ایں امام اکمل ودرمیان انبیاء اللہ امتیازے ظاہر نخواہد شد الا بہ نفس مرتبہ نبوۃ پس درحق مثل ایں شخص تواں گفت کہ اگر بعد خاتم الانبیاء کسے بمرتبہ نبوۃ فائز میشدے ہر آئینہ ہمیں اکمل الکاملین فایز میگردید چنانکہ درحدیث شریف واردشدہ لوکان بعدی نبی لکان عمرؓ (منصب امامۃ ص ۷۰،۷۱) "تو پس اس امام اکمل اور انبیاء اللہ میں بظاہر کچھ امتیاز معلوم نہیں ہوتا۔ مگر صرف منصب نبوۃ کا پس ایسے شخص کے حق میں کہہ سکتے ہیں کہ اگر کوئی حضور خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد منصب نبوت کے ساتھ فائز کیا جاتا تو بے شک یہی اکمل الکاملین فائز ہوتا۔ جیسا کہ حدیث شریف میں عمر فاروقؓ کی شان میں وارد ہے۔ کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔"

نوٹ! اور یہ بھی یاد رہے کہ کمالات نبوت سے مراد مشابہ کمالات نبوت ہیں۔ کیونکہ نبوت کے معنی تو یہ ہیں کہ جو کمالات منصب نبوت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ سب ظاہر ہے کہ وہ نبی کے سوا دوسرے کو حاصل نہیں ہوسکتے۔ حضرت مجدد صاحب فرماتے ہیں: "کمالات حضرات شیخین شبیہ بکمالات انبیاء است علیہم الصلوٰت والتسلیمات (مکتوب ۲۰۱

ج ۲ ص ۱۱۰) "اور یہ بھی ظاہر ہے کہ صفات نبوت متعدد اور انواع مختلفہ ہیں اسی لئے نبوت کو جامع ولایت بھی کہا گیا ہے۔ پس وہ کمالات نبوت جو کمالات ولایت بھی ہیں۔ قیامت تک وراثتاً جاری ہیں۔ مگر وہ کمالات نبوت جو مختصات منصب نبوت ہیں بالکل مسدود ہیں۔ پس وہ جمیع کمالات نبوت جو کمالات ولایت بھی ہیں۔ اولیاء اللہ علی حسب مراتب وہ بھی وراثتاً حاصل فرماتے ہیں۔ نہ وہ کمالات نبوت جو مختصات منصب نبوت ہیں۔ اسی لئے مجدد صاحب نے فرمایا ہے۔ "نبوت عبارت از قرب الٰہی است جل شانہ کہ شائبہ ظلیت ندارد (مکتوب ۳۰۱ ج ۱ ص ۴۳۲) "یعنی نبوت میں ظلیت کا شائبہ نہیں۔ پس جب نبوت وراثتاً وظلاً حاصل نہیں ہو سکتی تو وہ تمام کمالات نبوت جو منصب نبوت کے ساتھ مخصوص ہیں۔ کیونکر وراثتاً وظلاً کسی کو حاصل ہو سکتے ہیں۔

تنبیہ! کمالات نبوت کو عین نبوت کہنا یا سمجھنا، اصل و فرع میں امتیاز اٹھا دینا ہے اور درحقیقت یہ تلبیس ہے۔ جو عمل کا بہانہ کر کے مرزا قادیانی نے ایک غلطی کا ازالہ میں مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔ ورنہ ایسا شخص دعویٰ نبوت کے علاوہ اصل میں نبی کریم ﷺ سے مساوات کا مدعی ہے۔

نبوت کسبی نہیں

(الیواقیت والجواہر ص ۱۶۴ ج ۱) میں ہے۔ "لیست النبوة مکتسبة حتی یتوصل الیها بالنسک والریاضات کما ظنه جماعة من الحمقی ... وقد افتی المالکیة وغیرهم بکفر من قال ان النبوة مکتسبة"

(الفتاویٰ الحدیثیہ ص ۲۰۳) میں بھی اسی قسم کا مضمون ہے۔ غرض کہ نبوت کسبی نہیں کہ عبادات اور ریاضت کر کے اس تک پہنچ سکے۔ جیسا کہ مجنونوں کی ایک جماعت نے کہہ دیا۔ تمام مذاہب والوں نے ایسے شخص پر جو نبوت کو کسبی بتائے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

عقیدہ جناب مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی

"سو اگر اطلاق اور عموم ہے تب تو ثبوت خاتمیت زمانی ظاہر ہے۔ ورنہ تسلیم لزوم خاتمیت زمانی بدلالت التزامی ضرور ثابت ہے۔ ادھر تصریحات نبوی مثل "انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی او کما قال" جو بظاہر بطرز مذکورہ اسی لفظ خاتم النبیین سے ماخوذ ہے۔ اس باب میں کافی۔ کیونکہ یہ مضمون درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے۔ پھر اس پر اجماع بھی منعقد

ہوگیا۔ گو الفاظ مذکور بسند تواتر منقول نہ ہوں سو یہ عدم تواتر الفاظ باوجود تواتر معنوی یہاں ایسا ہی ہوگا جیسا تواتر اعداد رکعات فرائض ووتر وغیرہ باوجود یہ کہ الفاظ حدیث مشعر تعداد رکعات متواتر نہیں۔ جیسا کہ اس کا منکر کافر ہے۔ ایسا ہی اس کا منکر بھی کافر ہوگا۔" (تحذیر الناس ص ۱۰-۱۱) "بعد رسول اللہ ﷺ کسی اور نبی ہونے کا احتمال نہیں جو اس میں تامل کرے کافر سمجھتا ہوں۔"

(مناظرہ عجیبہ ص ۱۰۳)

حضرت مولانا مرحوم خاتم النبیین ﷺ کے اول تو وہ عام معنی فرماتے ہیں جو ختم ذاتی اور ختم رتبی اور ختم زمانی و مکانی سب کو شامل ہوں اور تمام آیت کو ختم ذاتی اور رتبی میں واضح الدلالۃ لے کر ختم زمانی کو اس آیت سے التزاماً اور احادیث متواترہ اور اجماع امت سے ثابت فرماتے ہیں۔ اس صورت میں صرف مفہوم ختم رتبی کا بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "اگر بالفرض (بالفرض محال یہ بات کہ ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ ثابت کر چکے کہ ختم زمانی بھی نص قطعی اور تواتر اور اجماع سے ثابت ہے اور اس کا منکر کافر ہے) بعد زمانہ نبوی ﷺ بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت رتبی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔" کیونکہ ختم رتبی کے یہ معنی ہیں کہ تمام مدارج و مراتب نبوت کے سلسلے آپ ﷺ پر ختم ہو گئے اور خاتمیت زمانی اس کے معنی مطابقی میں داخل نہیں ہے۔ لیکن مولانا مرحوم نے ختم رتبی کے ساتھ ختم زمانی کو اسی آیت سے التزاماً بھی ثابت فرمایا ہے کہ

قولہ: "اور ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تاخر زمانی لازم ہے۔" (تحذیر ص ۱۰)

"بلکہ بنائے خاتمیت اور بات پر ہے جس سے تاخر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آ جاتا ہے اور فضیلت نبوی ﷺ دوبالا ہو جاتی ہے۔" (تحذیر ص ۵)

جیسے حضور ﷺ کے ختم زمانی پر تمام امت کا اجماع ہے ایسے حضور ﷺ کے اشرف الانبیاء علیہم السلام ہونے اور ختم ذاتی اور رتبی پر اجماع ہے۔ اسی لئے تحذیر ص ۵ میں لکھتے ہیں کہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ محققین کے نزدیک آپ ﷺ جیسے خاتم زمانی ہیں۔ ایسے ہی خاتم ذاتی اور خاتم رتبی بھی ہیں اور آپ ﷺ کو فقط خاتم زمانی کا معتقد ہونا یہ عوام کا خیال ہے۔ کیونکہ صرف نفس خاتمیت زمانی میں کچھ فضیلت نہیں۔

الغرض مولانا مرحوم ختم زمانی کو واجب الایمان اور آیت خاتم النبیین کا بدلالت مطابقی یا بدلالت التزامی منطوق مانتے ہوئے ایک دوسرے معنی بھی ظاہر فرماتے ہیں۔ جس پر علماء محققین تمام امت کا اجماع بھی ہے۔ بخلاف مرزائیوں کا اس میں کیا نفع ہے۔ جو مولانا کی عبارت پیش کر

دیتے ہیں۔ یہ تو الٹا ان کی جڑ کاٹ رہے ہیں اور حضور ﷺ کے بعد اگر کسی نبی کے ہونے کا قائل کرے اس کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔

عقیدہ مولانا عبدالحی صاحب لکھنویؒ

مولانا زجر الناس میں لکھتے ہیں کہ: ''لکن ختم نبینا ﷺ الی جمیع الانبیاء جمیع الطبقات بمعنی انه لم یعط النبوة لاحد فی طبقة ۔۔ لا شبهة فی بطلان الاحتمال الثانی وهو ان یکون وجود الخاتم فی تلک الطبقات بعده بما ورد انه لا نبی بعده وثبت فی مقره انه خاتم الانبیاء علی الاطلاق والاستغراق'' ہاں لیکن ہمارے نبی ﷺ نے جمیع طبقات کے جمیع انبیاء علیہم السلام کو ختم کر دیا۔ یعنی آپ ﷺ کے بعد کسی طبقہ میں بھی کسی کو منصب نبوت نہ دیا جائے گا۔ زمین کے طبقات تحتانیہ میں حضور ﷺ کے بعد کسی نبی کا اپنے طبقہ کے انبیاء علیہم السلام کے خاتم ہونے کا احتمال بھی باطل ہے۔ اس کے بطلان میں کچھ شبہ نہیں۔ کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور اپنی جگہ (یعنی آیۃ خاتم النبیین میں) یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آپ ﷺ علی الاطلاق والاستغراق یعنی بغیر استثناء تمام انبیاء علیہم السلام کے ختم کرنے والے ہیں۔

تنبیہ! (رسالہ دافع الوسواس ص ۱۳،۱۲) کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں طبقات تحتانیہ میں ایسے انبیاء علیہم السلام کا موجود ہونا محال نہیں جو حضور ﷺ سے پہلے مبعوث ہو چکے ہوں اور حضور ﷺ کے زمانہ میں بھی باقی رہے ہوں۔ لیکن حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو گئی ہو۔ وہ اس وقت نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں۔ بلکہ حضور ﷺ خاتم النبیین کی امت میں داخل ہوں۔ ہوں اور ان پر شریعت نازل نہ ہوتی ہو۔ یعنی صاحب شرع جدید نہ ہوں۔ بلکہ حضور ﷺ کی شریعت کے متبع ہوں۔ کیونکہ حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد کسی پہلے نبی کا موجود ہونا محال نہیں۔ ہاں حضور ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کا مبعوث ہونا یا پرانا نبی کا اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے دوبارہ مبعوث ہونا محال ہے اور ص ۱۳ میں اس احتمال کو باطل قرار دیا ہے کہ طبقات تحتانیہ کے انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کے زمانہ کے بعد ہوں اس احتمال کے متعلق لکھا ہے کہ احتمال اول بعموم نصوص مردود و باطل ہے۔ اس میں کوئی تفریق نہیں کہ کسی قسم کے نبی حضور ﷺ کے بعد نہیں ہو سکتے۔ مرزائی خوب جانتے ہیں کہ ان حضرات کی تحریروں سے ہمارا مطلب نہیں نکل سکتا۔ محض اغواء جاہلین مقصود ہوتا ہے۔

عقیدہ حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی و شیخ عبدالوہاب شعرانی

۱ ''فما بقي للاولياء اليوم بعد ارتفاع النبوة الا التعريفات وانسدت ابواب الاوامر الالهية والنواهي فمن ادعاها بعد محمد ﷺ فهو مدع شريعة اوحي بها اليه سواء وافق بها شرعنا او خالف فان كان مكلفا ضربنا عنقه والا ضربنا عنه صفحاً (فتوحات باب ۳۰ ج ۳ ص ۳۹ وهكذا في اليواقيت والجواهر للشيخ عبد الوهاب الشعراني ج ۲ ص ۳۸ مبحث ۳۵ مطبوعه مصر)''

جب ارتفاع نبوت کے بعد آج اولیاء کے لئے تعریفات کے سوا کچھ باقی نہیں رہا اور اوامر الٰہیہ اور نواہی کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں۔ جو شخص محمد ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے جو اس کی طرف وحی کی گئی برابر ہے کہ وہ ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔ پس اگر وہ مکلف (عاقل بالغ) ہے تو ہم اس کی گردن ماردیں گے اور نہیں تو (اگر مکلف یا عاقل نہیں ہے تو) اس سے ہم روگردانی کریں گے۔

۲ ''قال في الباب العاشر وثلثمائة اعلم ان الوحي لا ينزل به الملك على غير قلب نبي اصلا ولا يأمر غير نبي بامر الهي جملة واحدة فان الشريعة قد استقرت وتبين الفرض والواجب والمندوب والحرام والمكروه والمباح فانقطع الامر الالهي بانقطاع النبوة والرسالة (اليواقيت ج ۲ ص ۳۷)'' شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں فرمایا ہے کہ جان لو کہ ہرگز غیر نبی کے قلب پر فرشتہ وحی لے کر نہیں نازل ہوتا اور غیر نبی کو اوامر الٰہیہ کا ایک جملہ بھی امر نہیں ہوتا اس لئے کہ شریعت مقرر ہو چکی اور فرض، واجب، مستحب، حرام، مکروہ، مباح سب واضح طور پر بیان ہو چکے۔ پس انقطاع نبوت اور رسالت سے اوامر الٰہی کا بھی انقطاع ہو گیا۔

۳ ''قال الشيخ ايضاً في الباب الحادي والعشرين من الفتوحات من قال ان الله تعالى امره بشئ فليس ذلك بصحيح انما ذلك تلبيس لان الامر من قسم الكلام وصفته وذالك باب مسدود دون الناس وان كان صادقاً فيما قال انه سمعه فليس ذالك عن الله وانما هو من ابليس فظن انه عن الله لان ابليس قد اعطاه الله تعالى ان يصور عرشاً وكرسياً

وسمعہ یخاطب الناس منہ کما مرفی مبحث خلق الجن (از یواقیت ج ۲ ص ۸۳ مبحث ۴۰)" (شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۱ میں فرمایا ہے کہ جو شخص یہ دعویٰ کرے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو فلاں شئے کا امر کیا ہے یہ ہرگز صحیح نہیں۔ یہ محض دھوکہ ہے۔ اس لئے کہ امر کلام کی قسم اور اس کی صفت ہے اور لوگوں پر اس کا دروازہ بند ہو چکا ہے اور اگر وہ اپنے قول میں سچا ہی ہے کہ اس نے امر الٰہی کو سنا ہے تو یہ اللہ تعالیٰ سے ہرگز نہیں بلکہ ضرور ابلیس لعین سے ہے۔ اس نے اس امر ابلیس کو اللہ تعالیٰ کا امر سمجھا۔ کیونکہ شیطان عرش و کرسی و آسمان کی شکل کرتا ہے اور پھر وہاں سے لوگوں کے ساتھ بات چیت کرتا ہے۔ جیسا کہ بحث خلق الجن میں اس کی بحث گذر چکی۔)

۴ "قال فی الباب العاشر وثلثمائة ... فان قال لم یجئنی بذالک ملک وانما امرنی اللہ تعالیٰ بہ من غیر واسطہ قلنا لہ ہذا اعظم من الاول فانک اذن ادعیت ان اللہ تعالیٰ کلمک کما کلم موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولا قائل بذالک لا من علماء النقل ولا من علماء الذوق (از یواقیت ج ۲ ص ۸۳ مبحث ۴۰)" (شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ شخص یہ دعویٰ کرے کہ میرے پاس امر الٰہی فرشتہ نہیں لایا۔ بلکہ اللہ نے بلا واسطہ امر کیا ہے تو ہم کہیں گے کہ یہ تو پہلے دعویٰ سے بھی بڑھ کر دعویٰ ہے۔ کیونکہ اس وقت تو یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اللہ نے اس سے بات چیت کی جیسے موسیٰ علیہ السلام سے کلام کیا تھا اور اس کا علمائے کا کوئی قائل نہیں نہ علماء نقل اور نہ علماء ذوق۔)

۵ "اعلم ان وحی الانبیاء لا یکون الا علی لسان جبرئیل علیہ السلام یقظۃ ومشافہۃ واما وحی الاولیاء فیکون علی لسان ملک الالہام (یواقیت ج ۲ ص ۸۳ مبحث ۴۶)"

"فان قلت ہل ینزل ملک الالہام علی احد من الاولیاء یامر اونہی فالجواب ان ذالک ممتنع کما قالہ الشیخ فی الباب العاشر وثلثمائۃ فلا ینزل ملک الالہام علی غیر نبی بامر ونہی ابدا وانما للاولیاء وحی المبشرات وہو الرؤیاء الصالحۃ یراہا الرجل او تری لہ وہی حق ووحی عالیۃ لانہا غیر معصومۃ (یواقیت ج ۲ ص ۸۶ مبحث ۴۶)" (شیخ عبدالوہاب شعرانی

فرماتے ہیں کہ انبیاء کی وحی بذریعہ جبرئیل علیہ السلام بطور مشافہہ ہوتی ہے اور وحی اولیاء ملک الہام کے ذریعہ سے ہوتی ہے۔ (ص ۸۴) پھر لکھتے ہیں کہ اگر تو کہے کہ کیا کسی ولی اللہ پر ملک الہام امر و نہی لے کر بھی نازل ہو سکتا ہے۔ تو جواب یہ ہے کہ یہ ممتنع ہے۔ جیسا کہ شیخ نے فتوحات کے باب ۳۱۰ میں فرمایا ہے کہ ملک الہام غیر نبی پر امر و نہی لے کر کبھی نازل نہیں ہو سکتا۔ اولیاء اللہ کو تو صرف وحی مبشرات ہوا کرتی ہے اور یہ اچھے خواب ہیں۔ (کیونکہ الہام غنودگی کی حالت میں نازل ہوا کرتے ہیں) جو خود آدمی دیکھتا ہے یا اس کے لئے کوئی دوسرا دیکھتا ہے اور یہ وحی حق ہے غالباً کیونکہ یہ غیر معصوم ہے۔

"فان قلت فان سلمنا للاولياء ماجاؤا به فما حكمه اذا خالف ماجاءت به الرسل فالجواب حكمه الرد فعلى الولي اذا اتى في كشفه بما يخالفه ماكشف الرسل وجب علينا الرجوع الى كشف الرسل وعلمنا ان ذالك الولي قد طرا عليه في كشفه خلل (اليواقيت ج ۲ ص ۹۰ مبحث ۴۷)" اور فرماتے ہیں کہ اگر ہم اولیاء کے الہاموں کو تسلیم کر لیں تو کیا حکم ہوگا۔ جب رسولوں کی وحیوں کے خلاف ہو تو جواب یہ ہے کہ ایسے الہاموں کا حکم یہ ہے کہ رسولوں کی وحیوں کے مقابلہ میں رد کر دیئے جائیں۔ کیونکہ جب ولی کا کشف رسولوں کی کشف کے خلاف واقع ہو تو ہم پر رسولوں کے کشف کی طرف رجوع کرنا واجب ہے اور یقین ہے کہ ولی کے کشف میں خلل طاری ہو گیا ہے۔

"ویمکن ان بعض الاولياء يكشف الله عن قلبه الحجاب ويقف الله تعالى له مظهرا محمديا فيسمع فيه امر الحق ونهيه لمحمد ﷺ فيظن ان الحق تعالى كلمه هو وانما كلم روح محمد ﷺ فيكون ذالك من باب التعريف بالاحكام الشرعية لا شرعا جديدا فان ذالك باب قد اغلق بموت رسول الله ﷺ (اليواقيت ج ۲ ص ۹۰ مبحث ۴۶)" ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اولیاء کے قلب سے پردہ کھول دے اور مظہر محمدی کو اس کے لئے قائم کرے اور امر و نہی الٰہی جو محمد ﷺ کی طرف نازل ہوئے ہیں ان کو سنے اور یہ گمان کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے کلام کیا۔ حالانکہ روح محمد ﷺ سے کلام کیا ہے۔ پس یہ باب تعریف سے ہے۔ جس سے احکام شرعیہ کی معرفت ہوتی ہے نہ شرع جدید کی۔ کیونکہ اس کا دروازہ حضور ﷺ کی موت کے بعد بند ہو چکا ہے۔

۸۔ ''قال فی الباب الرابع عشر من الفتوحات اعلم ان حقیقة النبی الذی لیس برسول هو شخص یوحی الله الیه بامر یتضمن ذلک شریعة یتعبد بها فی نفسه فلن بعث بها الی غیره کان رسولا ایضاً ۔ وهذا باب اغلق بعد موت محمد ﷺ فلا یفتح لاحد الی یوم القیامة ولا کن بقی للاولیاء وحی الالهام الذی لا تشریع فیه ۔ قال ولو ان الوحی علی لسان جبریل علیه السلام کان باقیاً بعد محمد ﷺ لکان عیسی علیه السلام اذا نزل لا یحکم بشریعة محمد ﷺ انما یحکم بشرعه الذی یوحی الیه جبرئیل علیه السلام (الیواقیت مبحث ۳۵ ج ۲ ص ۳۸/۳۷)'' شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۱۴ میں فرمایا ہے کہ جان تو نبی کی حقیقت یہ ہے کہ نبی وہ شخص ہے۔ جس کی طرف اللہ تعالیٰ ایسے امر کی وحی کرے جو شریعت کو متضمن ہے۔ جس پر وہ عبادت کرے اور اگر غیر کی طرف مبعوث کیا جائے تو وہ رسول بھی ہوگا۔ اور یہ دروازہ محمد ﷺ کی موت کے بعد بند کر دیا گیا ہے۔ قیامت تک کسی کے لئے نہیں کھولا جائے گا۔ لیکن اولیاء کے لئے وحی الہام باقی ہے۔ جس میں تشریع نہیں ہوتی اور کہا کہ اگر محمد ﷺ کے بعد وحی بذریعہ جبرئیل باقی رہتی تو عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد شریعت محمد ﷺ کے ساتھ حکم نہ کرتے بلکہ اپنی شرع کے ساتھ حکم کرتے جو بذریعہ جبرئیل علیہ السلام ان کی طرف وحی کی جاتی۔

یواقیت میں ہے کہ ''النبوة الشرعیة خاصة من کان قبل بعثة نبینا ﷺ وهم الذین یکونون کالتلامذه بین یدی الملک فینزل علیهم الروح الامین بشرعیة من الله تعالی فی حق نفوسهم یتعبدهم بها یحل لهم ما شاء ویحرم ما شاء ولا یلزمهم اتباع الرسل وهذا المقام لم یبق له اثره بعد محمد ﷺ ۔ ص مذکور'' نبوت شرعیہ ان نبیوں ﷺ کے ساتھ مخصوص ہے جو کہ حضور ﷺ کی بعثت سے پہلے مبعوث ہو چکے اور یہ وہ لوگ ہیں جو فرشتے کے روبرو شاگردوں کی طرح ہوتے تھے اور ان پر جبرئیل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے حق میں شریعت لاتا تھا۔ اس شریعت کے ذریعے سے وہ اللہ کی عبادت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ان کے لئے حرام اور حلال کرتا ان پر رسولوں کی اتباع کرنی لازم نہیں ہوتی۔ یہ منصب حضور ﷺ کے بعد باقی نہیں رہا۔

۹ ..... "قال فی الباب ۳۰۲ اعلم انه لم یجیٔ لنا خبر الٰہی ان بعد رسول اللہ ﷺ وحی تشریع ابداً انما لنا وحی الالہام قال تعالیٰ ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک ولم یذکر ان بعده وحیاً اصلاً وقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیہ السلام وکان ممن اوحی الیہ قبل رسول اللہ ﷺ انه اذا نزل اخر الزمان لا یؤمنا الا منا ای بشریعتنا وسنتنا مع ان له الکشف التام اذا نزل زیادة علی الالہام الذی یکون له کما لخواص هذه الامة (الیواقیت ج۲ ص۸۴ بحث ۳۵ ج۲ ص۸۴)" شیخ اکبر نے فتوحات کے باب ۳۰۲ میں فرمایا ہے کہ جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو ہرگز خبر نہیں دی کہ حضور ﷺ کے بعد بھی وحی تشریعی نازل ہوگی۔ صرف ہمارے لئے وحی الہام ہے۔ اور یہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ "ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک" اور نہیں ذکر کیا کہ آپ کے بعد بھی کوئی وحی آئے گی اور حدیث صحیح میں آ چکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آخر زمانہ میں نازل ہوں گے تو ہماری شریعت اور سنت کے ساتھ ہماری خلافت اور امامت کریں گے۔ حالانکہ حضور ﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی اور نزول کے بعد صرف ان کو الہام سے زیادہ کشف تام ہوگا۔ جیسا کہ اس امت کے خواص کو ہوتا ہے۔

۱۰ ..... "وکذالک عیسیٰ علیہ السلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الا بشریعة نبینا محمد ﷺ وآله واصحابه وسلم یعرفه الحق تعالیٰ بها علی طریق التعریف وان کان نبیاً (الیواقیت بحث ۳۵ ج۲ ص۳۸)" یعنی بعد نزول عیسیٰ علیہ السلام پر بھی وحی نہ کی جائے گی۔ جب زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی ﷺ کی شریعت کے ساتھ حکم کریں گے۔ حق تعالیٰ بطریق تعریف احکام شریعت محمدیہ کی معرفت کرائے گا۔ اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے نبی تھے۔

۱۱ ..... "فاخبر رسول اللہ ﷺ ان الرؤیا جزء من اجزاء النبوة فقد بقی للناس فی النبوة هذا وغیره ومع هذا لا یطلق اسم النبوة ولا النبی الا علی المشرع خاصة فحجر هذا الاسم لخصوص وصف معین فی النبوة (فتوحات مکیه ج۲ ص۳۷۶ باب ۱۸۸)" رسول اکرم ﷺ نے خبر دی ہے کہ رؤیا نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس لوگوں کے لئے نبوت کے اجزاء میں سے صرف رؤیا وغیرہ باقی ہے۔ لیکن باوجود اس کے نبوت اور نبی کا اطلاق خاص صاحب شریعت پر کیا ہے۔ لہٰذا یہ نام روک دیئے گئے۔ نبوت کے خاص اس وصف معین کی وجہ سے۔

رہتے والا آ - ان کے ناداروں کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے اور شیخ بایزید کے متعلق یہ واقعہ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ ان کو سوئی کے ناکے کے برابر صرف تجلی مقام نبوت سے منکشف ہوئی تھی۔ وہ جلتے جلتے بچ گئے۔ مقام نبوت میں داخل ہونا تو ممکن ہی نہیں ہے۔

۸۹۔ ''اعلم انه لاذوق لنا فی مقام النبوة لنتکلم علیه وانما نتکلم علی ذالك مقدر ما اعطینا من مقام الارث فقط فلته لا یصح منا دخول مقام النبوة (الیواقیت ج ۲ ص ۷۲ مبحث ۳۵)'' تو جان لو کہ ہم کو مقام نبوت میں کچھ ذوق نہیں ہے کہ اس کے متعلق کچھ کلام کر سکیں ہم تو صرف اس پر اس قدر کلام کر سکتے ہیں۔ جس قدر ہم کو مقام وارث سے عطا کیا گیا ہے۔ کیونکہ مقام نبوت میں ہمارا داخل ہونا ممکن نہیں ہے۔

نوٹ! شیخ اکبر محی الدین ابن العربی اور شیخ عبدالوہاب شعرانی کے ان اقوال سے اظہر من الشمس ہے کہ حضور ﷺ کے بعد نبوت اور رسالت کا دروازہ بند ہے اور قیامت تک اوامر و نواہی الہیہ کے دروازے مسدود ہو اب فرشتہ امرالٰہی کا ایک فقرہ بھی لے کر نازل نہیں ہو سکتا اور نبی کی حقیقت میں وحی تشریع کا لانا داخل ہے۔ نبی اور نبوت کا اطلاق جب ہی ہوگا جب وحی تشریع اس پر نازل ہو۔ ولی اور نبی کی وحی میں بھی فرق ہے کہ نبی پر وحی تشریع ہوتی ہے اور وحی اولیاء میں تشریع نہیں۔ حضور ﷺ کے بعد نبی کا نام زائل ہو چکا۔ جو حضور ﷺ کے بعد امر و نہی، شریعت، نبوت کا دعویٰ کرے اس کی گردن مارنی چاہئے۔ محض دھوکہ باز ہے یا ابلیس لعین سے ہمکلام ہوتا ہے۔ شیطان اس کی طرف وحی کرتا ہے۔ ان الشیاطین لیوحون الی اولیائه! اب وحی الہام ہوتی مبشرات تعریفات، کشف تام کے سوا اور کچھ باقی نہیں رہا۔ جن میں امر و نہی کچھ نہیں ہوتا۔ چنانچہ عیسیٰ علیہ السلام پر بھی بعد نزول وحی الہام، کشف تام ہوگا اور بطریق تعریف معانی کا علم اللہ حاصل کریں گے۔ باوجود یہ کہ وہ سچے زمانہ کے نبی ہیں اور حضور ﷺ سے پہلے وحی تشریع نازل ہوتی تھی۔ لیکن بعد نزول وحی تشریع نازل نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوں گے۔ حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب امت محمدی کی طرف رسول ہو کر تشریف نہ لائیں گے۔ بلکہ خلیفہ اور امام کی حیثیت سے ہوں گے۔ لہٰذا یہ دو اقتباس کا خلاصہ کرتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے بلکہ حضور ﷺ کی بعثت کے بعد سے نبی غیر تشریعی بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ نبی جس کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ اب اپنی نبوت کی ڈیوٹی پر نہ ہوا اسی وجہ سے اس پر وحی تشریع نازل نہیں کی جاتی۔ بلکہ صاحب

بالکلیة ولهذا قلنا انما ارتفعت نبوة التشريع فهذا معنی لانبی بعده " یعنی ابتداء میں سب سے پہلے جو وحی حضور ﷺ کی ہوئی ہے وہ رؤیا تھی جو خواب دیکھتے صبح روشن کی طرح ظاہر ہوتے تھے اور یہ نوع وحی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں باقی رکھی ہے اور یہ نبوت حقیقت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس نبوت جمیع اجزاء مرتفع نہیں ہوئی۔ (یعنی تمام کمالات واوصاف نبوت صدق ودیانت وامانت تقویٰ عبادت زہد توکل رؤیا، کشف والہام وغیرہ دنیا سے نہیں اٹھ گئے) ہاں حقیقت نبوت کا آخری جز تشریع یعنی اعطاء منصب نبوت ووحی شریعت من اللہ مرتفع ہے۔ یہی معنی لانبی بعدہ کے ہیں۔ کیونکہ جب تک حقیقت نبوت کے جمیع اجزاء موجود نہ ہوں نبوت موجود نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا حضور ﷺ کے بعد جز تشریع مرتفع ہو جانے کی وجہ سے کوئی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔"

اسی لیے شیخ نے اس کے بعد اسی (ص ج ۲ ص ۴۳) میں تصریحاً یہ بھی فرمادیا ہے کہ:
"اسم النبی زال بعد رسول الله ﷺ" یعنی حضور ﷺ کے بعد نبی کا اسم ہی زائل ہو گیا ہے۔ کیونکہ حقیقت میں حضور ﷺ کے بعد نبی تو اسی شخص کو کہہ سکتے ہیں جو حضور ﷺ کے بعد منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز ہو۔ ہاں عیسیٰ علیہ السلام وادریس علیہ السلام والیاس علیہ السلام جو حضور ﷺ سے پہلے اپنے اپنے زمانہ کے نبی، منصب نبوت کی ڈیوٹی پر فائز تھے اب وہ حضور ﷺ کے بعد عند الشیخ زندہ موجود ہیں۔ ان کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو گئی۔ لہٰذا ان کو نبی غیر تشریعی بھی کہہ سکتے ہیں۔ یعنی وہ نبی جن کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہو گئی کیونکہ اب صاحب الزمان نبی دوسرے ہیں۔ اسی وجہ سے شیخ نے (فتوحات مکیہ ج ص ۱۴) میں لکھا ہے کہ: "فعلمنا ان قوله لانبی بعده ای لا مشرع خاصة لا انه لایکون بعده نبی" یعنی ہم نے جان لیا کہ لانبی بعدہ کے یہ معنی ہیں کہ کوئی حضور ﷺ کے بعد منصب نبوت کی ڈیوٹی پر صاحب شرع ہو کر نہیں آ سکتا۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی زندہ موجود ہی نہیں رہے گا اور اسی طرح (فتوحات ج باب ۳ ع ج ص ۳) میں فرماتے ہیں کہ: "ابقی الله بعد رسول الله ﷺ من الرسل الاحياء باجسادهم فی هذه الدار الدنيا ثلثة وهم ادريس عليه السلام بقی حياً بجسده واسكنه الله فی السماء الرابعة وابقی فی الارض ايضاً الياس وعيسی كلاهما من المرسلين" اس کے بعد لکھتے ہیں کہ: "النبوة التی انقطعت بوجود رسول الله ﷺ انما هی نبوة التشريع لا مقامها فلا شرع يكون ناسخاً لشرعه ﷺ ولا يزيد فی

شرعه حكماً آخر وهذا معنى قوله إن الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي أي لا نبي بعدي يكون على شرع يخالف شرعي بل إذا كان يكون تحت حكم شريعتي " (یعنی) وہ نبوت حقیقت جو حضور ﷺ کی بعثت سے منقطع ہو گئی ہے وہ نبوت تشریعی ہے جس میں امر و نہی الٰہی نازل ہوا کرتے ہیں نہ مقام نبوت، پس حضور ﷺ کے بعد شریعت نازل نہیں ہو سکتی۔ جو حضور ﷺ کی شریعت کے لئے ناسخ ہے اور نہ آپ کی شریعت میں کوئی حکم زیادہ ہو سکتا ہے۔ رسالت اور نبوت کے منقطع ہونے اور حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی اور رسول نہ ہونے کے یہی معنی ہیں یعنی یہ کہ بعد کوئی ایسا نبی جس پر شریعت نازل ہو نہ ہوگا جو میری شریعت کے خلاف ہوتی نہ ہوگا۔ تو حضور ﷺ کی شریعت کے تحت میں داخل ہوگا جیسے الیاس و ادریس اور عیسیٰ علیہم السلام ہیں۔

اور فتوحات مکیہ ص ۹۱ ۵ میں لکھتے ہیں کہ: "لا يكون بعد رسول الله ﷺ في أمته نبي يشرع الله له خلاف شرع محمد ولا رسول وما منع المرتبة ولا حجرها من حيث لا تشريع ولا سيما قال عليه السلام في من حفظ القرآن إن النبوة أدرجت بين كتفيه وقال في المبشرات إنها جزء من أجزاء النبوة فوصف بعض أمتي بأنهم قد حصل لهم المقام وإن لم يكونوا على شرع يخالف شرعه وقد علمنا بما قال ﷺ أن عيسى عليه السلام ينزل فينا حكماً مقسطاً عدلاً فيكسر الصليب ويقتل الخنزير ولا يشك قطعاً أنه رسول الله ونبيه وهو ينزل فله عليه السلام مرتبة النبوة بلا شك عند الله وما له مرتبة التشريع عند نزوله فعلمنا بقوله عليه السلام أنه لا نبي بعدي ولا رسول أن النبوة قد انقطعت والرسالة إنما يريد بهما التشريع " (یعنی) حضور ﷺ کے بعد حضور ﷺ کی امت میں کوئی نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ جس پر شریعت محمدیہ کے خلاف شریعت نازل ہو ہاں مقام نبوت جس میں تشریع نہیں ہوتی، ممنوع اور محجور نہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے قرآن کریم کے حافظ کے متعلق فرمایا ہے کہ اس کے پہلو میں نبوت درج کر دی گئی اور مبشرات کے متعلق فرمایا کہ یہ بھی نبوت کے اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ پس حضور ﷺ کی امت کو مقام نبوت حاصل ہے۔ اگرچہ شریعت محمدیہ کے خلاف شریعت نازل نہیں ہو سکتی اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ امت محمدیہ میں عیسیٰ علیہ السلام حاکم اور منصف ہو کر نزول فرمائیں گے۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کے قتل کرنے کا حکم دیں گے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہ

کلام مجید کی آیات اور اس کے ماسوا دوسری وحی و دیگر امر جدید بطریق وحی نبوت و خطاب من اللہ نازل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور اس کی امت قائل ہے۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ (مکتوب ۳۰۱ ج ۱ ص ۴۳۲) میں فرماتے ہیں کہ "لوازم وکمالاتیکہ در نبوۃ درکار است ہمہ را عطا کرد اما چوں منصب نبوۃ بخاتم الرسل ختم شدہ است بدولت منصب نبوۃ مشرف نگشت"

اور مکتوبات ۲۵۱ ج ۱ ص ۳۱۱) میں فرماتے ہیں کہ "کمالات حضرت شیخین شبیہ کمالات انبیاء علیہم السلام است" اور اس کے بعد اسی مکتوب کے آخر میں لکھتے ہیں کہ "ایں ہر دو بزرگواران در کلانی و بزرگی گویا انبیاء علیہم السلام معدود اند" یعنی اہل حق میں دونوں خلیفہ ابوبکرؓ و عمرؓ انبیاء علیہم السلام کے مشابہ ہیں۔

اور (فتوحات مکیہ ص ۲۵۱ ج ۲ ص ۵۱۶) سے پہلے نقل کر چکا ہوں کہ نبوت اور نبی کا اطلاق خاص صاحب وحی تشریعی پر ہے اور تشریع نبوت کے اجزاء میں سے آخری جزء ہے تاوقتیکہ مجموع اجزاء نبوت سے متصف نہ ہو، نبی کا اطلاق نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا آنحضور ﷺ کے بعد نبی کا اسم ہی زائل ہو چکا۔ نبی اور ولی میں یہی فرق ہے کہ نبی پر وحی تشریع ہوتی ہے اور ولی پر وحی تشریعی نہیں ہوتی۔ حاصل مطلب یہ ہے کہ صوفیاء کرام نبوت لغوی کی تقسیم کرتے ہیں۔ نبوت عامہ غیر تشریعی ہے جو علی قدر مراتب تمام مخلوقات کو حاصل ہے اور دوسرے نبوت تشریعیہ جو مخصوص بالانبیاء ہے۔ بتلایئے اس میں کس کو خلاف ہو سکتا ہے؟

(فتوحات مکیہ ج ۲ ص ۹۰) میں ہے کہ "وان کان سوالہ عن مقام الانبیاء من الاولیاء ای انبیاء الاولیاء وحی النبوۃ التی قلنا انہا لم تنقطع" یعنی اگر کوئی ان انبیاء اللہ کے مقام کو دریافت کرے جو مقام نبوت تک پہنچے ہیں۔ یعنی جن کو انبیاء الاولیاء کہا جاتا ہے اور یہی وہ نبوت ہے جس کو ہم کہتے ہیں کہ وہ منقطع نہیں ہوئی۔ قیامت تک باقی رہے گی۔ خود مرزا قادیانی کی صراحت دعوی نبوت (حاشیہ اربعین نمبر ۳ ص ۱۸ خزائن ج ۱۷ ص ایضاً) میں لکھتا ہے کہ: "آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے۔ وہ انہی مجازی معنوں کے رو سے ہے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا؟"

اور حاشیہ انجام آتھم ص ۲۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً) میں ہے کہ "غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں

ہے کہ اس نبی کی شریعت ہے۔ واجب التعمیل ہے نہ اس حیثیت سے کہ پہلے نبی کی شریعت ہے۔ جس کی ذیولی ختم ہوئی اور آخر یہ شریعت جدیدہ ناسخہ پہلی شریعت کے بالکل موافق ہے۔ یعنی اس نبی نے پہلے نبی کے جملہ احکام کو بحالہ قائم رکھا سوائے جدیدہ دعویٰ نبوت دونوں شریعت واجب الایمان کے اور سوائے ان بعض احکام کے جو پہلی شریعت کے مخالف و مغائر ہر نبی پر خاص نبی کے عمل و عبادت کے لئے نازل ہوا کرتے ہیں۔ "ولا ینزمھم اتباع الرسل" کہ ان میں تبلیغ کا امر نہیں ہوتا۔ تو پہلی شریعت کا مقرر نبی کہا جاتا ہے۔

یحکم به النبیین میں داخل ہوگا۔ کیونکہ جب شریعت سابقہ کی تعلیم جس کا اجراء جو منظور الٰہی ہے مسخ ہو جاتی تھی اور اس میں تحریف کر دی جاتی تھی۔ تو دوسرا نبی مبعوث فرما کر بعینہ وہی شریعت اس پر وحی کر کے تبلیغ کا امر کیا جاتا تھا اور ان تحریفات کو زائل کر دیا جاتا تھا اور اگر یہ نئی شریعت جس کی تبلیغ کا امر کیا گیا۔ بعض احکام میں شریعت سابقہ کے مخالف و مغائر ہے اور ناسخ کلی ہے۔ یا مبلغ الیھم کے اعتبار سے بالکل نئی شریعت ہے۔ جیسے شریعت حضرت اسماعیل علیہ السلام قبیلہ جرہم کے لئے تو یہ رسول کہلائے گا۔

اور اولو العزم رسل وہ ہیں جن پر اخلاقی، تمدنی، معاشرتی، سیاسی سب ہی قسم کے جامع احکام نازل ہوئے۔ اگرچہ صاحب کتاب و صحف سب ہی انبیاء و رسل علیہم السلام ہیں۔ مگر حقیقت صاحب کتاب اولو العزم رسل ہیں۔ اسی وجہ سے ابوذرؓ کی حدیث میں ہے کہ "ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء ہوئے ہیں اور تین سو پندرہ رسول ہوئے۔ جن میں اول آدم علیہ السلام اور آخر محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔" (رواہ احمد مشکوٰۃ ص ۵۱۱، باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء علیہم السلام، کنز ص ۴۸۰، ۱۲۱۴، ج ۲)

اور ایک حدیث میں رسولوں کی تعداد زیادہ فرمائی اور رسولوں سے کتابوں کی تعداد کم یعنی تین سو تیرہ رسول اور ایک سو چار کتابیں۔ (حاشیہ شرح عقائد نسفی ص ۱۰۱ مجتبائی) اور خاتم النبیین وہ اولو العزم رسول اور نبی الانبیاء ہیں۔ جو تمام خلق کی طرف تمام نبیوں کے آخر میں شریعت جامع کل شرائع و کامل و اکمل دے کر مبعوث کیا جائے اور تمام نبیوں نوح و ابراہیم و موسیٰ علیہم السلام وغیرہم اولو العزم رسولوں پر بھی فرض قرار دیا گیا ہو اور تحت عہد لے لیا گیا ہو کہ اگر ان کا زمانہ پائیں تو ضرور ضرور ان پر ایمان لائیں اور ان کی شریعت کی اتباع کو اور ان کی نصرت کو اپنا فرض سمجھیں۔ [۱]

---

[۱] حسب تحریر مرزا محمود، مرزا قادیانی کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ میں خاتم الانبیاء ہوں۔ (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۰) میں ہے کہ "میں صرف پنجاب ہی کے لئے نہیں مبعوث ہوا بلکہ تمام دنیا کے لئے۔"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرزائیوں کے عقائد

مرزائی عقیدہ نمبر ۱ ..... اجرائے نبوت

مرزائیوں کے نزدیک آنحضرت ﷺ آخری نبی نہیں ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد بھی نئے نبی مبعوث ہوں گے اور آپ کے بعد بھی منصب نبوت جاری رہے گا۔ چنانچہ مرزا قادیانی انبیاء بنی اسرائیل کی طرح منصب نبوت و رسالت کے مدعی ہیں۔ ان کے منکر کافر ہیں، ہرگز مسلمان نہیں۔

مرزا قادیانی کے دعاوی کی ابتداء کس کس سنہ سے ہے

"دعویٰ الہام ۱۸۸۰ء میں شائع کیا اس کے بعد ۲۸ سال زندہ رہے۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۴۹)

"دعویٰ مسیحیت ۱۸۹۱ء میں کیا اس کے بعد ۱۷ سال چند ماہ زندہ رہے۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۵۱)

"اس عقیدہ میں ۱۹۰۰ء کے بعد تبدیلی ہوئی۔ ۱۹۰۰ء کے بعد دعویٰ نبوت کیا۔ (بلکہ ۱۹۰۰ء میں) پس مسئلہ نبوت کے متعلق جب بحث ہو تو ہمیں ان تحریرات کو اصل قرار دینا ہوگا۔ جو ۱۹۰۱ء سے لے کر وفات تک شائع ہوئیں۔ (بلکہ ۱۹۰۰ء سے) اور پہلی تحریرات (جن میں دعویٰ نبوت نہیں بلکہ دعویٰ نبوت سے انکار ہے اور محدثیت یا جزئی نبوت یا مجازی نبوت وغیرہ الفاظ ہیں) منسوخ ہیں اور تریاق القلوب ۱۸۹۹ء کی ہے۔ جو بعض موانعات کی وجہ سے ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۵۳، ۱۲۰، ۱۲۱)

"۱۹۰۰ء کے بعد سے دعویٰ نبوت یا محدثیت منسوخ ہے۔" (حقیقۃ النبوۃ ص ۱۲۱)

مرزا قادیانی کی پالیسی دعویٰ نبوت میں

۱۹۰۰ء سے پہلے مرزا قادیانی کا مجدد، امام الوقت، محدث، مہدی معہود، مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا اور [illegible]

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بروشد اختتام

(سراج منیر ص ۹۳، خزائن ج ۱۲ ص ۹۵)

لہٰذا بعض علماء نے اس پر فتویٰ کفر دیا کہ اس شخص نے دعویٰ حقیقت میں نبوت کا کرلیا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے انکار کیا کہ میں مدعی نبوت نہیں ان الفاظ کو ترمیم شدہ اور کاٹا ہوا تصور فرمالیں اور اس کی جگہ محدث کا لفظ سمجھ لیں۔ لیکن پھر بھی مرزا قادیانی نے ان الفاظ کو نہ چھوڑا یہاں تک کہ ۱۹۰۱ء میں ایک اشتہار بعنوان (ایک غلطی کا ازالہ۔ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱) لکھ کر آپ نے نبوت کی ایک خام بنیاد رکھ ہی دی۔ بالآخر اس کے بعد بڑے شد و مد کے ساتھ کھلم کھلا دعویٰ نبوت و رسالت کیا۔ (دیکھو بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

لیکن اس صاف دعویٰ کے ساتھ ہی غیرت الٰہی جوش میں آئی اور دفعتاً موت نے آپ کو آ پکڑا۔ ۱۸۹۱ء سے ۱۹۰۰ء تک کے اقوال ملاحظہ ہوں۔

۱۸۹۱ء کے اقوال

۱..... ''قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔'' (ازالہ اوہام ص ۷۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱، ۱۸۹۱ء)

۲..... ''اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا اور اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعے سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن پر عمل کر تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لاویں اور پھر چپ ہو جائیں یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲، ۱۸۹۱ء)

''اور ظاہر ہے کہ یہ بات مستلزم محال ہے کہ خاتم النبیین کے بعد پھر جبرائیل علیہ السلام کی وحی رسالت کے ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے اور ایک نئی کتاب اللہ گو مضمون میں قرآن سے توارد رکھتی ہو پیدا ہو جائے اور جو امر مستلزم محال ہو وہ محال ہوتا ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۸۳، خزائن ج ۳ ص ۴۱۴)

۳..... ''حسب تصریح قرآن کریم رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام و عقائد دین جبرائیل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں۔ لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔'' (ازالہ اوہام ص ۵۳۴، خزائن ج ۳ ص ۳۸۷)

۴..... ''رسول کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ

جبرائیل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تا قیامت منقطع ہے۔"
(ازالہ اوہام ص ۶۱۴ خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

۵ ... "ان پر (یعنی مولوی دستگیر صاحب قصوری پر) واضح رہے کہ ہم بھی نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ اولیاء اللہ کو ملتی ہے۔ اس کے ہم قائل ہیں اور اس سے زیادہ جو شخص ہم پر الزام لگاوے وہ تقویٰ اور دیانت کو چھوڑتا ہے۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۹۸)

مرزا محمود نے (حقیقۃ النبوۃ ص ۲۴۰) میں لکھا ہے کہ: "حضرت مسیح موعود نے نزول جبرائیل کو نبوت کے لئے شرط ٹھہرایا ... یعنی خدا تعالیٰ نے الہام میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔"

مرزا قادیانی نے اس کی بھی تصریح کی ہے کہ ایک رسول کسی دوسرے رسول کا مطیع اور تابع نہیں ہوا کرتا۔ چنانچہ (ازالہ اوہام ص ۵۶۹ خزائن ج ۳ ص ۴۰۷) میں ہے: "وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ" یعنی ہر ایک رسول مطاع بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔" یعنی ہر نبی اپنی وحیوں کی اتباع کرے گا۔ دوسرے نبیوں کی وحیوں کی اتباع نہیں کر سکتا۔ اگر دونوں کی وحیوں میں ہر حکم میں توافق ہے تو بعد کا نبی پہلے رسول کی شریعت کا قائم کرنے والا کہلائے گا۔ ورنہ شارع جدید ہوگا۔ ہاں جس امر میں وحی نہ ہوئی ہو یا ان کی وحی کے خلاف نہ ہو تو ایک دوسرے کی اتباع بھی کرتے ہیں۔ جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام نے ہارون علیہ السلام سے فرمایا: "ھل عصیت امری" اور حضور ﷺ کو ارشاد ہوا: "فبھداھم اقتدہ (انعام: ۹۰)" "ثم اوحینا الیک ان اتبع ملۃ ابراہیم حنیفاً (النحل: ۱۲۳)"

۶ ... "سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔"
(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰، ۲۳۱)

۷ ... "میں اہل اسلام علماء اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے۔ میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر

دین مصطفیٰ ﷺ کی تجدید کروں اور اسی نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۲، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۱۸۹۴ء کے اقوال

۱۔ "الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمّٰی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسره نبینا فی قوله لا نبی بعدی ببیان واضح للطالبین ولو جوزنا ظهور نبی بعد نبینا ﷺ لجوزنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها وهذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین وکیف یجیء نبی بعد رسولنا ﷺ وقد انقطع الوحی بعد وفاته وختم الله به النبیین"

(حمامة البشریٰ ص ۲۰، خزائن ج۷ ص ۲۰۰)

"کیا تو نہیں جانتا کہ اس محسن رب نے ہمارے نبی ﷺ کا نام خاتم الانبیاء رکھا ہے اور کسی کو مستثنیٰ نہیں کیا اور آنحضرت ﷺ نے طالبوں کے لئے بیان واضح سے اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیوں کر آوے درحالیکہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہو گئی ہے اور آپ ﷺ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔"

۲۔ "ما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام والحق بقوم کافرین" (حمامة البشریٰ ص ۹۷، خزائن ج۷ ص ۲۹۷) "مجھ سے یہ کب ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کروں اور اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں کی جماعت میں جا ملوں۔"

۱۸۹۶ء کے اقوال

۱۔ "اگر رقم صاحب کی پہلی بات سچی ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہوں تو پھر یہ دوسری بات غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں خود نبوت کا مدعی ہوں اور اگر دوسری بات سچی ہے تو پھر وہ پہلی بات غلط ہے جس میں ظاہر کیا گیا ہے کہ میں مسلمان ہوں اور قرآن شریف کو مانتا ہوں۔ کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے اور آیت ولکن رسول الله وخاتم النبیین کو خدا کا کلام یقین رکھتا ہے وہ کہہ سکتا ہے

کہ میں بھی آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں۔ صاحب انصاف طلب کو یاد رکھنا چاہئے کہ اس عاجز نے کبھی اور کسی وقت حقیقی طور پر نبوت یا رسالت کا دعویٰ نہیں کیا اور غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے اس کو بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۷)

۲۔ "یہ تمام مکالمات اور مخاطبات جو اللہ جل شانہ کی طرف سے مجھ کو ملے ہیں۔ جن میں یہ لفظ نبوت اور رسالت کا بکثرت آیا ہے ان کو میں بوجہ مامور ہونے کے مخفی نہیں رکھ سکتا۔ لیکن بار بار کہتا ہوں کہ ان الہامات میں جو لفظ مرسل یا رسول یا نبی کا میری نسبت آیا ہے وہ اپنے حقیقی معنوں پر مستعمل نہیں ہے اور اصل حقیقت جس کی میں علی رؤس الاشہاد گواہی دیتا ہوں یہی ہے جو ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آنے کا۔ نہ کوئی پرانا اور نہ کوئی نیا۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۷، ۲۸ خزائن ج ۱۱ ص ۲۷، ۲۸)

۳۔ "آنے والے مسیح موعود کا نام جو صحیح مسلم وغیرہ میں زبان مقدس حضرت نبوی سے نبی اللہ نکلا ہے وہ انہی مجازی معنوں کی رو سے ہے جو صوفیاء کرام کی کتابوں میں مسلم اور ایک معمولی محاورہ مکالمات الٰہیہ کا ہے۔ ورنہ خاتم الانبیاء کے بعد نبی کیسا۔"

(حاشیہ انجام آتھم ص ۲۸ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸)

نوٹ: حضرت محی الدین ابن عربی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت بعد نزول نبی غیر تشریعی فرمایا ہے۔ یعنی حضور ﷺ کی بعثت عامہ کے بعد چونکہ وہ صاحب شریعت نہیں رہے ان کی ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے۔ لیکن وہ تا ہنوز زندہ ہیں۔ لہٰذا ان کو نبی غیر تشریعی کہہ سکتے ہیں۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی "(الحکم ۱۷ اپریل ۱۹۰۳ء) میں تصریح فرماتے ہیں۔ "محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا یہ مذہب ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔"

۱۸۹۷ء کے اقوال

"ہم اس بات کے قائل اور معترف ہیں کہ نبوت کے حقیقی معنوں کی رو سے بعد آنحضرت ﷺ نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ پرانا۔ قرآن ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔ مگر مجازی معنوں کی رو سے خدا کا اختیار ہے کہ کسی ملہم کو نبی کے لفظ سے یا مرسل کے لفظ سے یاد کرے۔۔ میرے پر یہ بھی کھولا گیا ہے کہ حقیقی نبوت کے دروازے خاتم النبیین ﷺ کے بعد

نہیں بلکہ اس کا نام محدث ہے۔

۱۔ مرزا قادیانی لکھتے ہیں: ''جب کسی کی حالت اس نوبت تک پہنچ جائے تو اس کا معاملہ اس عالم سے وراء الوراء ہو جاتا ہے اور تمام ہدایتوں اور مقامات عالیہ کو ظلی طور پر پالیتا ہے۔ جو اس سے پہلے نبیوں اور رسولوں کو ملے تھے اور انبیاء اور رسل کا وارث اور نائب ہو جاتا ہے۔ وہ حقیقت جو انبیاء میں معجزہ کے نام سے موسوم ہوتی ہے۔ اس میں کرامت کے نام سے ظاہر ہو جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں عصمت کے نام سے نامزد کی جاتی ہے۔ اس میں محفوظیت کے نام سے پکاری جاتی ہے اور وہی حقیقت جو انبیاء میں نبوت کے نام سے بولی جاتی ہے۔ اس میں محدثیت کے پیرایہ میں ظہور پکڑتی ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص۲۳۸، خزائن ج۵ ص۲۳۸)

۲۔ مرزا قادیانی کا (توضیح المرام ص۱۸، خزائن ج۳ ص۶۰) پر دعویٰ ہے کہ: ''یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے۔'' اور یہ تصریح مرزا قادیانی پر ہے۔ محدث کی تحقیق: ''رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء (بخاری ج۱ ص۵۲۱، باب مناقب عمر بن الخطابؓ)'' محدث نبی نہیں ہوتا۔ اس لئے جزوی نبوت اور مجازی نبوت وغیرہ الفاظ کو ملا کر محدثیت کو قائم رکھاتے ہیں۔ جیسا کہ تحریرات سابقہ سے معلوم ہوا ہوگا۔ لیکن ۱۹۰۱ء کے بعد صریح نبوت کا دعویٰ کر کے لفظ جزئی نبوت اور محدثیت کا انکار کر کے محدث کے نام کو ترک کر دیا۔ چنانچہ (ایک غلطی کا ازالہ ص۵، خزائن ج۱۸ ص۲۰۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۳۵) میں صاف لکھتے ہیں: ''اگر خدا تعالیٰ سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔'' اور (حقیقت الوحی ص۳۹۱، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶) میں صاف لکھ دیا ہے: ''اس وقت تک اس امت میں کوئی اور شخص نبی کے نام پانے کا مستحق نہیں گذرا۔'' حالانکہ محدث گذرے ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ محدث سے بڑھ کر نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ یہاں تک کہ پہلے تحریرات کو دیکھ کر اگر کوئی شخص نبوت سے انکار کرتا ہے تو مرزا قادیانی اس کی جان کو آتے ہیں۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اشتہار ایک غلطی کا ازالہ میں ایک مرید کے پیچھے پڑے ہوئے ہیں اور اس بیچارے کو کس قدر ڈانٹ رہے ہیں اور اپنی نبوت کی نوعیت کو سمجھا رہے ہیں۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص۲، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۴۳۱)

تنبیہ: اگر جزوی اور ظلی نبوت دین میں کوئی شئے معتبر ہے۔ جس کا دعویٰ کیا جاسکتا

ہے تو کوئی ایک حدیث ہی مرزائی پیش کر دیں جس میں ظلی یا بروزی کا لفظ آیا ہو۔ یہ کیوں کہ جب امت محمدیہ میں بقاء محدثیت شرعاً بھی ایک مسلم امر ہے اور محدث بھی ظلی نبی ہوتا ہے۔ (بقول لاہوری مرزائیاں) تو پھر ضرور کہیں اس کا پتہ ملنا چاہئے اور اگر یہ جبر و اختراع ہی کیا ہے۔ جیسا کہ ولکل ان یصطلح سے متبادر ہے تو ایسی اصطلاح کے ماننے پر جس کا دین میں کہیں پتہ نہ ہو دوسروں کو کیوں کر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ خصوصاً جب کہ وہ اصطلاح شریعت محمدیہ کے مخالف بھی ہو۔ پھر مستوجب تعجب ہے کہ جب ایک شخص کو خدا نے محدث بنایا ہے۔ نبی نہیں بنایا تو پھر وہ کیوں خواہ مخواہ اس منصب کو جو اسکو حاصل نہیں ہے۔ مجاز اور استعارہ کی آڑ لے کر اپنے لئے ثابت کرتا ہے۔ ایسے شخص کا سوائے عوام کے دھوکہ دہی کے اور کوئی مقصود نہیں ہو سکتا۔ خود مرزا قادیانی (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۰، خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۲) میں بیان کر چکے ہیں کہ ''میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے۔'' اور (حقیقت الوحی ص ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۳) میں لکھتے ہیں۔ ''اسی طرح جس کو شطحیات الٰہی سر سے پیر تک اپنے اندر لے لیتا ہے وہ مظہر تجلیات الٰہیہ ہو جاتا ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ وہ خدا ہے بلکہ ایک بندہ ہے۔'' بالکل اسی طرح ہے کہ اگر کوئی شخص مظہر تجلیات نبوت ہونے کا مدعی ہو تو اسے قطعاً ولکل ان یصطلح کے تحت میں نبی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ ایک احمق ہو گا۔ علاوہ ازیں یہ لفظ اگر مجازاً اطلاق کیا جا سکتا ہے تو پھر یہ تو حرب کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ ملائکہ کو بنات اللہ، مقربین کو ابناء اللہ، صالحات کو ازواج اللہ بھی کہا جائے گا اور ظلی طور پر خدا بھی بن سکتے ہیں۔ اعاذنا اللہ اگر آج ان ساری باتوں کی جڑ کاٹتا ہے۔ اگر یہی قرآن وحدیث کو چھوڑ کر مجازی پابندی رہی تو کچھ بزرگوار نبی بننے کا دعویٰ کریں اور ان کی اہلیہ محترمہ ازواج اللہ ہونے کا اور ان کے پسران ابناء اللہ کا اور اسی طور سے مدعیان نبوت خوب اپنے گھر کو رونق دے سکیں گے اور اس طور سے بیچارے مظلوم جاہلوں کے لئے ہر ایک کاذب کی تصدیق کا ایک سبب واضح نکل جائے گا۔ لہٰذا امت کے حال پر رحم کھاؤ اور وہ راہ ایسی مت ایجاد کرو جس سے صادق اور کاذبوں کا رہا سہا فرق بھی اٹھ جائے۔ کیونکہ اس کے بعد امت کے ہاتھ میں پھر کوئی ذریعہ صادقین کی شناخت کا نہیں رہے گا۔ رسول مقبول ﷺ خدا کے سچے پیغمبر نے کاذبین کی ایک موٹی علامت اپنی امت کو بتائی تھی۔ یعنی دعویٰ نبوت۔ مگر آج کوشش ہے کہ اس علامت کو ہم سے چھین کر ہم کو اندھیرے ہی میں چھوڑ دیا جائے۔

۱۹۰۰ء اور اس کے بعد مرزا قادیانی نے بڑے زور وشور سے صریح طور پر دعویٰ نبوت کیا

جاہل مسلمانوں کے بہکانے کے لئے کبھی فرمایا کہ ”قرآن وحدیث پر میرا ایمان ہے۔ مگر خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی مہر سے انبیاء بنتے ہیں۔“

(خلاصہ حقیقت الوحی ص ۹۷، ۹۸، خزائن ج ۲۲ ص ۲۹، ۳۰)

اور کبھی فرماتے ہیں کہ ”آیت کے معنی تو بے شک یہی ہیں کہ آپ نے نبوت پر مہر کر دی مگر بوجہ غایت اتحاد اور نفی غیریت کے بروزی ظلی طور پر بغیر مہر توڑنے کے نبی ہو سکتا ہے۔ یعنی اس وجہ سے میں نبی اور رسول ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۳) میں مفصل دیکھو اور کبھی کہا کہ صرف نبوت تشریعی یعنی نئی شریعت والی ختم ہوئی ہے اور میری نبوت غیر تشریعی یعنی بغیر شریعت جدیدہ کے ہے اور کہیں لکھا کہ مستقل نبوت ختم ہوئی ہے اور میری نبوت غیر مستقل ہے اور“ کہیں صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ کیا۔“

(اربعین نمبر ۴ ص ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

شریعت محمدیہ کے بہت سے احکام کو منسوخ کر کے شریعت جدیدہ کے دراصل مدعی ہیں۔ جیسے کہ کسی آئندہ فصل میں انشاء اللہ مفصل معلوم ہو جائے گا۔

۱ ”انا ارسلنا احمد الیٰ قومہ فاعرضوا وقالوا کذاب اشر“

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۳، خزائن ج ۱۷ ص ۶۰) ”مرزا قادیانی پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی کہ ہم نے احمد مرزا کو اس کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے۔ پس قوم نے اعراض کیا اور کہا یہ جھوٹا بڑا شریر ہے۔“

۲ ”خدا وہی خدا ہے کہ جس نے اپنے رسول (مرزا قادیانی) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا۔“

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۵، خزائن ج ۱۷ ص ۶۲)

۳ ”یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر ونہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں۔ کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی ... اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے

وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہوں تو یہ باطل ہے۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۴۔ "چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوتی ہے فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا... اب دیکھو خدا تعالیٰ نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے۔"

(حاشیہ اربعین ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۵۔ "جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، ۲۱۱)

"میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کر سکتا ہوں اور جب کہ خود خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیونکر رد کر دوں"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۵، ۱۴۳۱ مصنفہ حقیقت الوحی ص ۲۶۳)

۶۔ "میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۷ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۶)

۷۔ "حق یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے۔ اس میں ایسے لفظ رسول، مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں۔ بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں... اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱)

۸۔ "محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء

منھم" اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۷)

۹. "مجھے بتایا گیا تھا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ!"

(اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳، ۱۹۰۲ء)

۱۰. "سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"

(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

"قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔"

(دافع البلاء ص ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۰، ۱۹۰۲ء)

۱۱. "پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔"

(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰)

۱۲. "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳، ۱۹۰۷ء)

"صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔" (حقیقت الوحی ص ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۳)

"انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا۔ ہم نے تمہاری طرف ایک رسول بھیجا ہے اسی رسول کی مانند جو فرعون کی طرف بھیجا گیا تھا۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵، ۱۹۰۷ء، مرزا قادیانی کی وحی)

"یٰس۔ انک لمن المرسلین" سے مراد تو خدا کا مرسل ہے۔"

(مرزا قادیانی کی وحی از حقیقت الوحی ص ۱۰۷، خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰، ۱۹۰۷ء)

"یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں

دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶، ۱۹۰۷ء)

۱۳۔ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"

(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲، ۵ مارچ ۱۹۰۸ء، قبل وفات مرزا قادیانی)

۱۴۔ "میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے میں کیونکر انکار کر سکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گزر جاؤں۔" (مرزا قادیانی کا آخری مکتوب ۲۳ مئی ۱۹۰۸ء، اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء، منقول از حقیقت النبوۃ ص ۲۷۱، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۹۷)

۱۵۔ پگٹ جو انگلستان کا ایک جھوٹا مدعی نبوت تھا۔ اس کے خلاف اشتہار لکھا اور اس کے آخر جہاں راقم مضمون کا نام لکھا جاتا ہے مرزا قادیانی نے یہ الفاظ لکھے۔

The Prophet Mirza Ghulam Ahmad یعنی اللہ کا نبی مرزا غلام احمد۔

(از حقیقت النبوۃ ص ۲۰۹)

۱۶۔ "قل یایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً" (اشتہار معیار الاخیار، منقول از البشریٰ ج ۲ ص ۵۶، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰) "اے مرزا! کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف رسول اللہ ہو کر آیا ہوں۔"

"یایھا النبی اطعم الجائع والمعتر" (تذکرہ ص ۷۴۶، از حقیقت النبوۃ ص ۲۰۰)

"اے نبی! بھوکوں اور محتاجوں کو کھانا کھلا۔"

۱۷۔ "میری دعوت کی مشکلات میں سے ایک رسالت اور وحی الٰہی اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ تھا۔ اسی کی نسبت میری گھبراہٹ ظاہر کرنے کے لئے یہ الہام ہوا تھا۔ "فاجاءھا المخاض الی جذع النخلۃ قالت یلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیاً" (نصرۃ الحق براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۳، خزائن ج ۲۱ ص ۶۸، ۱۹۰۸ء) اور علاوہ اس کے اور مشکلات یہ معلوم ہوئیں کہ بعض امور ایسے تھے کہ ہرگز امید نہ تھی کہ قوم ان کو قبول کر سکے اور قوم پر تو اس قدر بھی امید نہ تھی کہ وہ اس امر کو بھی تسلیم کر سکیں کہ بعد زمانہ نبوت وحی غیر تشریعی کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور قیامت تک باقی ہے۔ بلکہ صریح معلوم ہوتا تھا کہ ان کی طرف سے دعوے کے ساتھ ہی تکفیر کا انعام ملے گا۔

نوٹ! مرزا قادیانی اس عبارت میں اپنے دعویٰ کی تبلیغ کے مشکلات کے ضمن میں صاف طور پر اقرار کر رہے ہیں کہ قوم میرا تو اس قدر بھی امید تھی کہ میری وحی غیر تشریعی اور نبوت کے دعوے کو بھی تسلیم کر لیں۔ چہ جائیکہ بعض ایسے امور جو ہرگز امید نہیں کہ قوم ان کو قبول کرے۔ یعنی چہ جائیکہ میری وحی نبوت کے بعض جدید امر و نواہی کو مان جائے۔ کیونکہ بعض دیگر اوامر و نواہی تو ایسے بھی ہیں کہ قرآن کریم واحادیث رسول اللہ ﷺ میں موجود ہونے کی وجہ سے پہلے سے ہی قوم اپنے طور پر عامل ہوئی ہے۔ ورنہ دعوے نبوت سے بڑھ کر کون سے وہ امور ہیں جن کا قوم پر قبول کرنا ثقل ہے؟۔ قبولیت کی امید نہیں۔ وحی الہام میں تو کسی مسلمان کو اعتراض بھی نہیں۔ وحی نبوت غیر تشریعی کے مرزا قادیانی علی الاعلان مدعی ہیں۔

مرزا قادیانی نے ظلی بروزی نبوت کی تفسیر کیا کی ہے؟۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کہتے ہیں۔ ''کمالات متفرقہ جو تمام دیگر انبیاء میں پائے جاتے تھے وہ سب رسول کریم میں ان سے بڑھ کر موجود تھے اور اب وہ سارے کمالات حضرت رسول کریم سے ظلی طور پر ہم کو عطا کئے گئے۔ اس لئے ہمارا نام آدم، ابراہیم، موسیٰ، نوح، داؤد، یوسف، سلیمان، یحییٰ، عیسیٰ وغیرہ ہے۔۔۔ پہلے تمام انبیاء ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم کی ظل ہیں۔''
(الحکم ۳۰ اپریل ۱۹۰۲ء، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰ منقول از تجلیات الٰہیہ ص ۲۰، الخ ص ۲۰ ابو ن طیس ص ۹)

نوٹ! مرزا قادیانی نے (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲) میں ظلی نبوت کا دعویٰ کیا تھا۔ مرزا قادیانی نے اس میں تصریح کر دی کہ ''تمام انبیاء بھی نبی کریم کے ظل تھے۔ مگر میں ان سب میں بڑھ کر ہوں۔''

مرزا قادیانی کو کس پایہ کی نبوت کا دعویٰ ہے؟۔

۱...... عبارت مذکورہ بالا ملاحظہ ہو۔ جس میں حضور ﷺ کے ماسوا تمام انبیاء پر افضلیت کا دعویٰ ہے اور حضور ﷺ کے ماسوا تمام انبیاء پر فضیلت کا دعویٰ ہے اور حضور ﷺ سے برابری کا صرف ظلی اور اصلی کا برائے نام فرق رکھا ہے۔ کیونکہ بعد حصول جمیع کمالات نبوت صرف منصب نبوت کے فرق نہیں رہتا۔

۲...... ''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۳۱۷، خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲، ۱۹۰۸ء)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں بعثت ثانی یعنی اپنی بعثت کو بعثت اول یعنی حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے افضل شان میں بتایا ہے اور اپنی بعثت کو بدر یعنی چودھویں رات کے چاند اور حضور ﷺ کی بعثت کو ہلال سے نسبت دی ہے۔ ظل اصل سے بڑھ گیا اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے وہ شخص قرآن کا منکر ہوگا؟

۷۔ ’’ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں گذر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے۔ سبحان الذی اسری بعبدہ‘‘ (خطبہ الہامیہ ص ۱۸۸، خزائن ج ۱۶ ص ۲۸۸)

نوٹ! اس میں بھی ظاہر ہے کہ اپنی فتح اور غلبہ کی فضیلت حضور ﷺ کی فتح اور غلبہ پر بیان کی ہے۔ مرزا قادیانی کی فتح مبین حضور ﷺ کی فتح مبین سے بہت بڑی اور غالب ہے۔

۸۔ ’’اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیشگوئیوں کو ان معجزات اور پیشگوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔‘‘ (نزول المسیح ص ۸۴، خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۰)

۹۔ ’’اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔‘‘
(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

’’پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول ﷺ نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔‘‘
(حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

۱۰۔ ’’یہ عاجز اسرائیلی یوسف علیہ السلام سے بڑھ کر ہے۔‘‘
(براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۷۶، خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

۱۱۔ ’’ان اللہ خلق آدم وجعلہ سیدا وحاکما وامیرا علی کل ذی روح من الانس والجان کما یفہم من آیۃ اسجدوا لآدم ثم ازلہ الشیطان واخرجہ من الجنان ورد الحکومۃ الی ہذہ الثعبان ومس آدم ذلۃ وخزی

فی ھذا الحرب والحرمان وان الحرب سجال ولا تقیہ مثل عند الرحمن فخلق اللہ المسیح الموعود لیجعل الہزیمۃ علی الشیطان فی آخر الزمان وکان وعدا مکتوبا فی القرآن " (خطبہ الہامیہ ص ۳۱۴، خزائن ج ۱۶ ص ۳۱۲)

"اللہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور جن کی روح جن و انسان پر سید و حاکم امیر بنایا۔ جیسا کہ آیت اسجدوا لآدم سے مفہوم ہوتا ہے۔ پھر شیطان نے ان کو جنت سے نکالا اور حکومت شیطان کے ہاتھ میں آئی اور آدم کو ذلت اور رسوائی نصیب ہوئی۔ مگر مآل جتنیاء کے لئے ہوتا ہے۔ پس اللہ نے آخر زمانہ میں شیطان کو ہزیمت دینے کے لئے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پیدا کیا اور یہ وعدہ الٰہی قرآن میں لکھا ہوا تھا۔"

نوٹ! اس میں صریحاً اپنی فضیلت آدم علیہ السلام پر بیان کی ہے۔ بلکہ تمام انبیاء پر یہاں تک کہ حضور ﷺ پر بھی فضیلت ظاہر کی کہ تمام انبیاء علیہ السلام شیطان کے مقابلہ میں ہزیمت خوردہ اور مغلوب رہے اب آخر زمانہ میں مرزا قادیانی نے شیطان کو ہزیمت دی ہے۔ طرفہ یہ کہ یہ قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ شاید مرزا قادیانی کی یہی فتح مبین ہے۔ جو نمبر ۵ میں مذکور ہوئی اور حضور ﷺ کی فتح مبین سے بڑھ چڑھ کر ہے۔

۱۲ "میں بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں ... میں ظلی طور پر محمد ہوں ... میرا نفس درمیان نہیں ہے۔ بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے ... مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے ... تمام انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی ... جب کہ بروزی طور پر میں آنحضرت ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعویٰ کیا۔" (ایک غلطی کا ازالہ ص ۸، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲، ۲۱۳ مجموعہ حقائق)

نوٹ! مرزا قادیانی نے ان عبارتوں میں حضور ﷺ سے برابری کا دعویٰ کیا ہے۔ صرف ظلی اور اصلی کا پردہ رکھا ہے۔ کیونکہ بعد حصول تمام کمالات حضور ﷺ سے کوئی فرق نہیں رہتا۔ ظلی بروزی نبوت کی تفسیر جو مرزا قادیانی نے (الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۲ ص ۲، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰) پر خود بیان کی ہے۔ جو پہلے نقل کر چکا ہوں اس سے صاف ظاہر ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام بھی حضور ﷺ کے ظل تھے۔ خاص خاص صفت میں مگر مرزا قادیانی ان سب سے بڑھ کر اور مستثنیٰ ہیں کہ حضور ﷺ کے تمام ہی صفات میں ظل کامل اور وجود اور نبوت میں متحد ہیں۔

مرزا قادیانی کو ان کے خلیفہ ابن مرزا محمود قادیانی
کس درجہ کا نبی مانتے ہیں؟

حضرت ابراہیم، حضرت یعقوب اور حضرت یوسف کو نبی کہہ کر پکارا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی قرآن کریم میں رسول کے نام سے یاد فرمایا ہے چنانچہ ایک تو آیت مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد سے ثابت ہے کہ آنے والے مسیح کا نام اللہ تعالیٰ رسول رکھتا ہے۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۸)

۴۔ "قرآن کریم میں تو یہ بھی نہیں لکھا کہ اب نبی کوئی نہیں گذرا جسے بالواسطہ نبوت ملی ہو۔ یہ بات تو ہم صرف دینی عقل سے معلوم کرسکتے ہیں۔ ورنہ قرآن کریم نے صریح الفاظ میں ہرگز کہیں نہیں فرمایا کہ کل نبیوں کو نبوت بلاواسطہ ملی ہے ... اور قرآن کریم نے کہیں بھی اس بات کا ذکر نہیں فرمایا کہ پہلے کل انبیاء علیہم السلام براہ راست نبوۃ حاصل کرتے تھے یا یہ کہ نبی وہی ہوسکتا ہے جو براہ راست نبوۃ پائے۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۶۱)

۵۔ "نبوۃ کے مفہوم میں بلاواسطہ نبوت کا پانا یا بلاواسطہ پانا داخل ہی نہیں۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۴۳۲)

۶۔ "نفس نبوۃ کے لحاظ سے تو سب نبی ہیں۔ لیکن بعض خصوصیات کی وجہ سے ان کی کئی اقسام ہیں ۔ باقی رہیں خصوصیات ان کے لحاظ سے سینکڑوں اقسام کی نبوۃ ہوسکتی ہے۔ جیسے سب آدمی آدمیت کے لحاظ سے تو ایک ہیں۔ لیکن خصوصیت کو لو تو انسانوں کی ہزاروں قسمیں بن جاتی ہیں۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۲۷)

۷۔ "یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بے شک بعض اصطلاحات (مستقل نبی، حقیقی نبی، ظلی بروزی نبی، امتی نبی تشریعی، غیر تشریعی نبی) نبوت کی تشریح کے لئے مقرر فرمائی ہیں۔ لیکن وہ اصطلاحات قرآن کریم یا حدیث کے الفاظ نہیں ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لوگوں کو نبوت کے اقسام سمجھانے کے لئے خود وضع فرمائی ہیں۔"
(حقیقۃ النبوۃ ص ۲۵۸)

نوٹ! مرزا محمود قادیانی نے حقیقۃ النبوۃ میں بہت تفصیل سے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی نبوۃ سمجھانے کے لئے نبوۃ شرعیہ کی تین قسمیں بیان کی ہیں۔ ایک وہ نبی جو شریعت جدیدہ اور نئے احکام لاتے ہیں۔ ان کا حقیقی نبی تشریعی نام رکھا ہے۔ دوسرے وہ نبی جو نئی شریعت نہیں لاتے اور بغیر کسی نبی کی اقتداء کئے ہوئے اور بغیر فیض پہلے نبی کا حاصل کئے براہ راست نبی بنائے گئے۔ ان کا مستقل غیر تشریعی نبی نام رکھا ہے۔ تیسرے وہ نبی جو پہلے نبی کی اقتداء اور فیض حاصل کرنے کے بعد خداوند تعالیٰ نے ان کو رسول اور نبی بنا کر قوم کی طرف مبعوث کیا ہو۔ ان کا نام امتی

"اور میں جیسا کہ قرآن کریم کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔"

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۵، ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰)

"یہ مکالمات الٰہیہ جو مجھ سے ہوتا ہے یقینی ہے۔ اگر میں ایک دم کے لئے بھی اس میں شک کروں تو کافر ہو جاؤں اور میری آخرت تباہ ہو جائے۔ وہ کلام جو میرے پر نازل ہوا یقینی اور قطعی ہے ... اور میں اس پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خدا کی کتاب پر۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۲۰، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲، حقیقت الوحی ص ۷۵)

"میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

"مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

نوٹ! جب مرزا قادیانی کی وحیاں ایک جلد (تذکرہ) مرتب ہیں اور ان میں احکام اوامر و نواہی و عقائد بھی موجود ہیں اور مثل قرآن، توریت، انجیل مقدس کے قطعی اور یقینی کلام اللہ اور ان پر ایمان لانا فرض تو اب مرزا قادیانی کے صاحب کتاب جدیدہ اور شریعت جدیدہ رسول ہونے کے دعوے میں کیا شک باقی رہا۔ تاوقتیکہ مرزا قادیانی کی وحیوں پر ایمان نہ لایا جائے گا مسلمان نہیں ہو سکتا اور ان میں شک کرنے سے کافر ہو جائے گا۔

"مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات میں شک کرنا کفر ہے۔"

(حقیقت النبوۃ ص ۷۵)

"قرآن کریم اور الہامات مسیح موعود (مرزا قادیانی) دونوں خدا تعالیٰ کے کلام ہیں۔ دونوں میں اختلاف ہو ہی نہیں سکتا۔ اس لئے قرآن کو مقدم رکھنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

(الفضل ج ۲ نمبر ۱۲۳ ص ۶، مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۱۵ء)

۱۹.　"سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔" (اربعین نمبر ۴ ص ۱۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۵)

نوٹ! اس سے ظاہر ہے کہ شریعت محمدیہ ﷺ کی تعلیم و تکمیل جو تیرہ سو برس سے چلی آ رہی ہے۔ منسوخ ہے اور شریعت مرزائیہ پر اب عمل کرنا ضروری ہے۔ تیرہ سو برس کی شریعت محمدیہ سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے اور شریعت مرزائیہ چاند کی ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔ گیا

اس سے بڑھ کر بھی شریعت جدیدہ کا دعویٰ ہو سکتا ہے؟

۲۔ ''الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔'' (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ۶۲)

''خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے جس کے کان ہوں سنے۔''
(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵ حاشیہ)

''آخری زمانہ میں ایک ابراہیم (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں سے وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۳ ص ۳۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۱)

''مبارک ہے وہ شخص جس نے مجھے پہچانا۔ میں خدا کی سب راہوں میں سے آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں میں سے آخری نور ہوں۔ بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے۔ کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔'' (کشتی نوح ص ۵۶، خزائن ج ۱۹ ص ۶۱)

''اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گزر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۳ حاشیہ)

مرزا قادیانی نے جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو خط لکھا تھا اس میں ہے۔

''بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (منقول از [illegible] مجموعہ قادیانی احمدیہ ص ۱۶۷، [illegible]) میرے انکار سے کافر ہو جاتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

خود ہی اس کے جواب میں لکھتے ہیں کہ: ''جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دے کر مجھے کافر ٹھہراتا ہے۔ اس لئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷)

''کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے

کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے۔ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

"مگر ہم قرآن شریف کی رو سے اس بات پر مجبور ہو گئے کہ اس بات پر ایمان لائیں کہ آخری خلیفہ اسی امت میں سے ہوگا اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے قدم پر آئے گا اور کسی مومن کی مجال نہیں کہ اس کا انکار کرے۔ کیونکہ یہ قرآن کریم کا انکار ہے اور جو کوئی قرآن کریم کا منکر ہے وہ جہاں جائے گا عذاب کے نیچے ہے کسی طرح اس کی نجات ممکن نہیں ہے۔"
(خطبہ الہامیہ ص ۶۰ ملحقہ، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

مرزا محمود وغیرہ نے بھی بہت تصریح سے لکھا ہے کہ: "مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے۔ قرآن کریم میں انبیاء کے منکرین کو کافر کہا گیا ہے اور ہم لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی اللہ مانتے ہیں۔ اس سے ہم آپ کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ ہر ایک جو مسیح موعود کی بیعت میں داخل نہیں ہو چکا کافر ہے۔ جو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ آپ نے (مرزا قادیانی نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے۔ مگر مزید اطمینان کے لئے اس بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ بلکہ اس کو بھی جو آپ کو دل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا انکار نہیں کرتا۔ لیکن ابھی بیعت میں اسے کچھ توقف ہے کافر ٹھہرایا ہے۔" (تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۱، ۱۳۲ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

"مرزائیوں کے سوا دنیا بھر کے سب مسلمان خواہ ان کو مرزا قادیانی کی خبر ہوئی یا نہیں سب کافر ہیں۔" (انوار خلافت ص ۹۰) میں تصریح دیکھو کہ: "مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اطاعت میں ہی نجات ہے۔" (ضمیمہ حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲)

نوٹ: ان تمام عبارتوں سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی کی وحی، نبوت اور ان کی تعلیم تمام انسانوں کے لئے مدار نجات ہے۔ ان ہی کی اطاعت میں نجات ہے۔ جو کچھ کہتے ہیں۔ وہ سب پر ایمان لائے اور جس کو مرزا قادیانی کی دعوت پہنچی اور اس نے ان کو نبی اللہ قبول نہ کیا یا توقف کیا یا انکار کیا وہ کافر ہے مسلمان نہیں۔ مرزا قادیانی کا منکر خدا اور محمد رسول اللہ ﷺ اور سب نبیوں کا منکر ہے۔ قرآن کریم کی نص کا بھی منکر ہے۔ اس کی کسی طرح نجات نہیں۔ یہ تو بالکل سفید جھوٹ اور افتراء علی اللہ ہے کہ قرآن کریم میں ایسا موجود ہے کہ مرزا قادیانی نبی اللہ اور آخری خلیفہ محمد ﷺ ہو کر مبعوث ہوں گے۔ معاذ اللہ! البتہ مرزا قادیانی نے دعویٰ نبوت کرنے سے پہلے خود تصریح کی ہے۔ "یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوے کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں

کی شان ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکامِ جدیدہ لاتے ہیں۔ لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الٰہی میں اعلیٰ شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ الٰہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔''

(حاشیہ تریاق القلوب ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۵ ص ۴۳۲)

اس سے معلوم ہو گیا ہو گا کہ مرزا قادیانی نے نبوت تشریعی اور احکام جدیدہ کے دعوے کرنے کے بعد اپنی نبوت کے منکروں کو کافر اور جہنمی بتایا۔ کیونکہ وہ عدم نجات کا باعث ہے۔ کیونکہ یہی سبب شریعت جدیدہ کے سوا کسی کا منکر کافر نہیں ہو سکتا۔ اب جبکہ تشریعی جدیدہ کا دعویدار ٹھہر گئے تو اب منکر نبوت کو قرار دینے کے کیا معنی؟۔ اور نیز اس سے پہلے انکار کرنے سے مفتری قرار دینا لازم نہیں آتا تھا اور مفتری قرار دے کر مفتری بتا تو دینا نہیں مگر صاف صاف دعویٰ کرنا بھی مناسب موقع نہ تھا۔ لہٰذا اشتہار سے جواب دیا ہے اور حقیقت میں صاف لکھ دیا اور اگر غور سے دیکھا جائے تو دونوں قسم کے افراد ایک ہی قسم میں داخل ہیں اور خدا پر کبھی نے انکار سے جو کافر ٹھہرتا اس کی یہی وجہ ہے کہ سچے نبی کا مفتری قرار دیتا ہے۔ اگر نبی کو اس کے دعویٰ میں سچا یقین کرتا ہے تو انکار کی کوئی وجہ نہیں اور یہ بھی خوب کہی کہ مدعی کی تکذیب کی وجہ سے آپ کافر بنتا ہے۔ جبکہ کوئی شخص عقائد اسلامیہ کو درست سمجھتا ہے تو کسی کی تکفیر سے کافر کیسے بن جاتا ہے؟ ہاں کسی مسلمان صحیح العقیدہ کو اس کے عقائد اسلامیہ کی بناء پر کافر کہے تو ضرور وہ شخص خود کافر ہے کہ اس نے عقائد حقہ اسلامیہ کو کفر کہا۔ کہ اس کے عقائد تو یقیناً کفریہ خلاف عقائد اسلامیہ کی بناء پر کافر کہنے سے کافر ہو جاتا ہے۔ اگر یہ غلطی کسی سے ہو جائے اور اگر دیدہ دانستہ کہے تو بھی سخت گناہ ہے۔ اس کا وبال خود اسی پر پڑے گا نہ کہ کفر ہے۔

۱۹ مرزا قادیانی نے دوسرے پہلو سے بھی سب مسلمانوں کو ان کی نبوت نہ ماننے اور ان پر ایمان نہ لانے کی وجہ کافر کہا ہے۔ (حاشیہ اربعین نمبر ۳ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۷) میں لکھتے ہیں کہ: ''خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر و مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔''

اور (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۸، خزائن ج ۱۷ ص ۶۴) میں بھی اسی طرح ہے۔ مرزا قادیانی پر ایمان لانے والے کو زندہ اور نہ ایمان لانے والوں کو مردہ سے تشبیہ دے کر لکھتے ہیں کہ: ''کیا زندہ مردہ کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے۔ سوال ہوا کہ کسی شخص کو حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں۔ فرمایا پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے

واقف کرو پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو اور اگر کوئی خاموش رہے نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب تو وہ بھی منافق ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔"
(فتاوی احمدیہ ص۸۲)

نوٹ! پہلے ہر مسلمان کے پیچھے بشرطیکہ مسلمان ہو نماز پڑھی جاتی تھی۔ گمراہ و غیر گمراہ کی بحث تھی۔ لیکن مرزا قادیانی کی شریعت میں تحریر تمام دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان مرزا قادیانی کو نبی اعتقاد نہ رکھنے والے پرانے مسلمان ہی ہیں سب کافر ہو گئے۔ لہذا اب حکم الٰہی مرزائیوں کے سوا کسی مسلمان کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ بلکہ حرام ہے اور قرآن کریم کا حکم "وارکعوا مع الراکعین (بقرہ:۴۳)" اور حدیث کا فرمان "صلوا خلف كل بر وفاجر (رواه الدار قطني والبيهقي ج٤ ص١٩، باب الصلوة على من قتل نفسه غير مستحل لقتلها عن ابي هريرة شرح فقه اكبر ملا علي قاري ص ٩١)" منسوخ ہو گیا۔ اس سے بڑھ کر شریعت جدیدہ کا اور کیا دعویٰ ہو سکتا ہے اور مرزا محمود قادیانی (برکات خلافت ص ۷۳) پر لکھتے ہیں کہ: "وہ نکاح بھی مرزائیوں کی لڑکی کا نکاح مسلمانوں کے ساتھ جائز نہیں۔"

۱۹۔ "اور میں اسی خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں۔ جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳)

"ہاں اگر یہ اعتراض ہو کہ اس جگہ وہ معجزات کہاں ہیں تو میں صرف یہی جواب نہ دوں گا کہ میں معجزات دکھلا سکتا ہوں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دکھائے ہوں۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے اور خدا نے اپنی حجت پوری کر دی ہے۔ اب چاہے کوئی قبول کرے یا نہ کرے۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶، خزائن ج۲۲ ص۵۷۴)

"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج۲۲ ص۵۷۵)

"درحقیقت یہ قوی ہادی نشان ہیں اور اگر بہت ہی سخت گیری اور زیادہ سے زیادہ

احتیاط سے بھی ان کا شمار کیا جائے تب بھی یہ نشان جو ظاہر ہوئے دس لاکھ سے زیادہ ہوں گے۔"
(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۵۶ خزائن ج ۲۱ ص ۷۲)

"اور اگر خطوط بھی اس کے ساتھ شامل کئے جائیں جن کی کثرت کی خبر بھی قبل از وقت تنہائی کی حالت میں دی گئی تھی تو شاید یہ اندازہ کروڑ تک پہنچ جائے گا۔ مگر ہم صرف بالائی عدد اور بیعت کنندوں کی آمد پر کفایت کر کے ان نشانوں کو تخمیناً دس لاکھ نشان قرار دیتے ہیں۔"
(براہین احمدیہ پنجم ص ۵۷ خزائن ج ۲۱ ص ۷۵)

"یہ امر پوشیدہ نہیں ہے کہ میری تائید میں خدا کے کامل اور پاک نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں اور اگر ان پیش گوئیوں کے پورا ہونے کے گواہ اکٹھے کئے جائیں تو میں خیال کرتا ہوں کہ وہ ساٹھ لاکھ سے بھی زیادہ ہوں گے۔" (اعجاز احمدی ص ۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۷)

"اس جگہ اکثر گزشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیش گوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات اور پیش گوئیوں کو ان معجزات اور پیش گوئیوں سے کچھ نسبت ہی نہیں۔" (نزول المسیح ص ۸۴ خزائن ج ۱۸ ص ۴۶۲)

"اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔" (چشمہ معرفت ص ۳۱۷ خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲)

"مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

نوٹ! ان عبارتوں سے واضح ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ ہے کہ خدا تعالیٰ نے میری نبوت ثابت کرنے کے لئے تین لاکھ بلکہ دس لاکھ بلکہ ساٹھ لاکھ بلکہ کروڑ تک معجزات دکھائے ہیں۔ معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے بارش کی طرح برس رہے ہیں۔ بعض گزشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو ان معجزات سے کچھ نسبت ہی نہیں۔ اگر نوح کے زمانہ میں دکھلائے جاتے تو وہ لوگ کبھی غرق نہ ہوتے۔ میرے معجزات سے ہزار نبیوں کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔

اور حضرت سرور کائنات ﷺ کی نبوت ثابت کرنے کے لئے خدا تعالیٰ نے تین ہزار معجزات دکھلائے ہیں۔ یعنی مرزا قادیانی کے معجزے تمام انبیاء بلکہ حضور ﷺ کے معجزات سے بھی بہت زیادہ ہیں۔ صرف کسی مصلحت وقت سے حضور ﷺ کا استثناء کر دیا ہے۔

افسوس کہ مرزا قادیانی کی نبوت کا اثبات خداوند عالم کو اس قدر مطلوب اور مہتم بالشان تھا کہ کسی نبی کی نبوت کا اثبات اتنا مطلوب نہیں۔ تعجب نہیں تعجب ہے کہ ایسی نبوت مطلوب ہے جس

نوٹ: بعض جگہ جو مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ: ''میں بغیر کسی جدید شریعت کے نبی ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱)

محض تلبیس اور دھوکہ ہے۔ چنانچہ (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵) کی عبارت سے خوب واضح ہو چکا کہ صاحب الشریعت نبوت کے مدعی ہیں۔ ہر نبی جو شریعت لاتا ہے وہ وحی شریعت ہوتی ہے۔ جو من جانب اللہ بذریعہ جبرائیل علیہ السلام جس نبی پر نازل ہوتی ہے۔ یہی شریعت جدیدہ ہے۔ خواہ شریعت سابقہ کے موافق ہو یا مخالف اور چونکہ اس وقت بھی نبی صاحب فرمان ہیں اور انہی کی نبوت اور وحی پر ایمان لا کر اس نبی کی شریعت پر عمل کرنا فرض ہوگا۔ خواہ شریعت سابقہ کے موافق ہو یا مخالف ہر صورت میں یہی شریعت واجب العمل ہے۔ لہٰذا یہ شریعت شریعت سابقہ کی ناسخ ہوگی اور براہ راست نبوت حاصل ہونے کے متعلق وہ خود (حقیقت الوحی ص ۶۲، خزائن ج ۲۲ ص ۶۵) میں لکھ چکے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ نے مجھے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔''

اور (ص ۶۲، خزائن ج ۲۲ ص ۶۴) میں ہے کہ: ''سو میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کثیر حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔''

اور (ایک غلطی کا ازالہ ص ۶، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰) میں ہے کہ نبوت صرف موہبت ہے۔ (مندرجہ حقیقۃ النبوت ص ۲۶۴)

مرزا قادیانی نے (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶) میں لکھا ہے کہ ''شریعت کا لانا اس کے لئے (یعنی نبی کے لئے) ضروری نہیں۔'' مرزا قادیانی اپنی نبوت کے نشہ میں بے حواس ہو گئے نہیں سمجھتے کہ جب میری وحی میں بھی خدا کی طرف سے امر و نواہی نازل ہوتے ہیں۔ جیسا کہ (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۶) کی عبارت سے واضح ہے تو یہ شریعت نہیں تو اور کیا ہے؟۔

مرزائیو! نبوت بغیر شریعت کے کوئی بھی نبوت نہیں۔ یہ تو تم کو مرزا قادیانی دفع الوقتی کا سبق دے گئے ہیں اور نیز یہ تو تم کو خوب معلوم ہے کہ ہر نبی پر ایمان لانا جزو ایمان میں داخل ہے۔ بغیر ان پر ایمان لائے ایمان معتبر نہیں ہوتا۔ لہٰذا ہر وہ شخص جو دعویٰ نبوت کر کے لوگوں کو اپنے اوپر ایمان لانے کی طرف بلاتا ہے۔ وہ ایمان کے اجزاء میں ایک اور اہم جز کو یعنی اپنے اوپر ایمان لانے کو بھی شریعت پر زیادہ کرتا ہے اور یہ ایمان بالرسالۃ تمام فرضوں سے بڑھ کر فرض

من المسلمین حتی تقوم الساعة (رواہ مسلم ج۲ ص۱۴۳، باب قوله ﷺ لا تزال طائفة من امتی ظاهرین علی الحق، مشکوٰۃ ص۳۲۰ کتاب الجهاد) "لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم قطعاً منسوخ ہو گیا۔

۲ ... شریعت محمدیہ میں جہاد کا مسئلہ ایک پاک مسئلہ اور عمدہ چیز ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ نے اسے حرام اور خراب مسئلہ بتایا ہے۔ (اعجاز احمدی ص۳۴، خزائن ج۱۹ ص۱۴۲)

اب جہاد منسوخ ہو گیا تو احکام غنیمت و فئے و خمس و جزیہ وغیرہ سب منسوخ ہو گئے۔

۳ ... قرآن حکیم کا حکم ہے کہ: "ما اتاکم الرسول فخذوه وما نهاکم عنه فانتهوا (الحشر:۷)" "ما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی (النجم:۳،۴)" جس طرح قرآن مجید فرض العمل ہے۔ ویسے ہی حدیث صحیح پر عمل واجب ہے۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہے۔ جو حدیث صحیح مرزا قادیانی کے الہام کے خلاف ہے۔ اس کو ردی کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔

۴ ... قرآن حکیم کا حکم ہے کہ اگر تم میں شریعت کے کسی امر میں جھگڑا ہو تو اس کو حضرت محمد ﷺ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ "فان تنازعتم فی شیٔ فردوه الی الله والرسول (النساء:۵۹)" لیکن شریعت مرزائیہ میں یہ حکم منسوخ ہو گیا۔ اب ہر امر شرعی میں مرزا قادیانی کو حکم قرار دینا فرض ہے۔ گو ہزار حدیث صحیح کو موضوع قرار دیں۔

۵ ... قرآن کریم تو بتاتا ہے کہ خاتم النبیین حضور ﷺ ہیں۔ لیکن شریعت مرزائیہ میں مرزا قادیانی خاتم النبیین ہیں۔ "اب تمام دنیا بے دست و پا ہے۔ کیونکہ نبوت پر مہر ہے۔" (ایک غلطی کا ازالہ، خزائن ج۱۸ ص۲۱۵)

"اب ان کے بعد پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں کے مشابہ ہوں گے۔"
(تریاق القلوب ضمیمہ نمبر۴ ص۱۵۵، خزائن ج۱۵ ص۴۸۳)

۶ ... شریعت محمدیہ یعنی قرآن و حدیث میں سری کرشن کا نبی ہونا کہیں مذکور نہیں ہے۔ لہٰذا حتمی اور مخصوص طور پر کرشن جی کو نبی اعتقاد کرنا شریعت محمدیہ کے خلاف ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ نبی ہوں یا نہ ہوں۔ لہٰذا فلا تصدقوا ولا تکذبوا میں داخل ہیں۔ شریعت مرزائیہ میں کرشن جی قطعی طور پر نبی ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی اپنی وحی نبوت سے معلوم ہو چکا ہے۔ یعنی مرزا قادیانی نے شریعت محمدیہ پر یہ عقیدہ زیادہ کیا ہے۔
(تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۱، تحفہ گولڑویہ ص۱۳۰، خزائن ج۱۷ ص۳۱۷ حاشیہ)

وتبدل کیا ہے اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو اپنی وحی کے مقابلہ میں ردی کی طرح پھینک دینے کے لئے کہا ہے۔ اب مرزا قادیانی کا فتویٰ قبل دعویٰ نبوت شریعت جدیدہ کے لکھتے ہیں۔

۱… ”ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل یا تغیر کر سکتا ہو۔ ہاں اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔“ (ازالہ ص ۱۳۷، ۱۳۸، خزائن ج ۳ ص ۱۷۰)

۲… کافر ہے وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کی شریعت سے ذرہ بھر بھی ادھر ادھر ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کی اتباع سے روگردانی کرنے والا بھی ہمارے نزدیک جب کافر ہے تو پھر اس شخص کا کیا حال جو کوئی نئی شریعت لانے کا دعویٰ کرے یا قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ میں تغیر وتبدل کرے یا کسی حکم کو منسوخ جانے۔ یاد رکھو کہ جو شخص احادیث کو ردی کی طرح پھینک دیتا ہے وہ ہرگز ہرگز مومن نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اسلام کا بہت بڑا حصہ ایسا ہے جو بغیر مدد احادیث ادھورا رہ جاتا ہے۔ جو کہتا ہے کہ مجھے احادیث کی ضرورت نہیں۔ وہ ہرگز مومن نہیں ہو سکتا۔ اسے ایک دن قرآن کو بھی چھوڑنا پڑے گا۔

مرزا قادیانی (اشتہار ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء) میں مطلقاً لکھتے ہیں کہ: ”سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔“ (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰)

اور مرزا قادیانی (اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) میں لکھتے ہیں کہ: ”ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔“ (ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷)

اور فہرست (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، ۱۴۹) میں ہے کہ: ”مسیح موعود نے لکھا ہے کہ خدا نے مجھے منصب نبوت پر پہنچایا۔“ جب آپ پر اعتراض ہوا کہ آپ نبوت کے مدعی ہیں تو فرمایا ہاں۔ جب آپ کے نبی ہونے سے کسی نے انکار کیا تو اسے خوب ڈانٹا۔

نتیجہ وہ خود (حمامۃ البشریٰ ص ۹۷، خزائن ج ۷ ص ۲۹۷) میں لکھ گئے ہیں کہ: ”ماکان لی ان ادعی النبوة واخرج عن الاسلام والحق بقوم کافرین“ یعنی میں یہ نہیں کر سکتا کہ نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جا ملوں۔“ لو اپنے دام میں صیاد آگیا۔

۳… ادعاء نبوت مستلزم ہے ادعاء وحی نبوت کو۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی (ص

البشریٰ ص ۲۰۰، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۰) میں لکھتے ہیں کہ: ''اور اگر ہم آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا ظہور جائز رکھیں تو لازم آتا ہے کہ وحی نبوت کے دروازے کا انفتاح بھی بند ہونے کے بعد جائز خیال کریں اور یہ باطل ہے۔ جیسا کہ مسلمانوں پر پوشیدہ نہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی کیونکر آوے۔ حالانکہ آپ کی وفات کے بعد وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے اور آپ کے ساتھ نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔''

اور (ازالہ اوہام ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲) میں لکھتے ہیں کہ: ''اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ... اور اگر یہ کہو کہ مسیح کو وحی کے ذریعہ سے صرف اتنا کہا جائے گا کہ تو قرآن کریم پر عمل کر تو یہ طفلانہ خیال ہنسی کے لائق ہے۔ ظاہر ہے کہ اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جائے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لائیں اور پھر چپ ہو جائیں۔ یہ امر بھی ختم نبوت کا منافی ہے۔''

اور (ازالہ اوہام ص ۷۶۱، خزائن ج ۳ ص ۵۱۱) میں لکھتے ہیں کہ: ''قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا۔ خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو۔ کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبرائیل علیہ السلام ملتا ہے اور باب نزول جبرائیل علیہ السلام بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔''

نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا نبوت اور رسالت کا دعویٰ ہے اور یہ بھی ممتنع ہے کہ رسول تو ہوں۔ مگر وحی رسالت نہ ہو اور یہ بھی معلوم ہو چکا کہ یہ امر ختم نبوت کے منافی ہے۔ جو قرآن کریم کی آیت خاتم النبیین میں نص ہے۔ لہٰذا ادعاء وحی نبوت ورسالت قرآن کی تعلیم کے خلاف ہوئے۔ جیسا کہ خود دعویٰ رسالت ونبوت کفر ہے۔ ویسا ادعاء وحی نبوت بھی کفر ہے۔

جیسا مرزا قادیانی کی وحی میں جبرائیل علیہ السلام بھی آتے تھے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶) میں ہے کہ: ''جاءنی ائیل واختار'' اس جگہ ائیل خداتعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کا نام رکھا ہے۔ اس لئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔''

اور مرزا محمود قادیانی نے (حقیقت النبوۃ ص ۲۸۸) میں لکھا ہے کہ: ''حضرت مسیح موعود نے نزول جبرائیل علیہ السلام کو نبوت کے لئے شرط ٹھہرایا ہے۔ پس خداتعالیٰ نے الہام میں آپ کے پاس جبرائیل علیہ السلام کے آنے کی خبر دی ہے۔''

اور مرزا قادیانی (اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۶) میں لکھتے ہیں کہ: ''میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔''

۹...... لاکف

"ایک کتاب دکھائی گئی۔ جس پر لکھا تھا لاکف" (از مکاشفات ص ۲۸، تذکرہ ص ۵۹۳)

۱۰...... پیپر منٹ

"۲۴ فروری ۱۹۰۵ء بحالت کشفی میں جب کہ حضرت کی طبیعت ناساز تھی۔ ایک تختی دکھائی گئی۔ جس پر لکھا ہوا تھا خاکسار پیپر منٹ" (از مکاشفات ص ۳۸، تذکرہ ص ۵۴۷)

۱۱...... حیض کی آمدن

"حیض کی آمدن ہونے والی ہے" (از البشریٰ ج ۲ ص ۱۲۳، تذکرہ ص ۷۱۵)

۱۲...... عطر یا دام

"کشفی رنگ میں عطر یا دام دکھائے گئے اور کشف کا اس قدر غلبہ تھا کہ میں اٹھا کہ یا دام لوں" (از مکاشفات ص ۴۰، تذکرہ ص ۷۳۶)

۱۳...... پتنگ

"دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اس کو زمین کی طرف گرتے دیکھا۔ پھر کسی نے کہا غلام احمد قادیانی کی ہے جے یعنی فتح" (از مکاشفات ص ۲۰، تذکرہ ص ۶۴۳)

۱۴...... پیشانی پر

"مرحوم امیر خاں کی بیوہ جس دن اس کا خاوند فوت ہوا میں نے دیکھا کہ اس بیوہ کی پیشانی پر ۵ یا ۷ کا عدد لکھا ہوا ہے۔ میں نے وہ مٹا دیا اور اس کی جگہ اس کی پیشانی پر ۲ کا عدد لکھ دیا" (از مکاشفات ص ۱۱، تذکرہ ص ۷۳۸)

۱۵...... پیسے

"رؤیا میں دیکھا کہ ایک لفافہ ہے۔ جس میں کچھ پیسے ہیں۔ کچھ پیسے اس میں سے نکل کر باہر سامنے بھی پڑے ہیں۔ اس کے بعد الہام ہوا تیرے لئے میرا نام چمکا"

(بدر جلد نمبر ۲، ۱۹۰۶ء ۱۱، تذکرہ ص ۵۵۸)

۱۶...... ایک کلام اور دو لڑکیاں

"ورڈ اینڈ ٹو گرلز یہ الہام انگریزی میں ہوا اور ساتھ ہی اس کا ترجمہ بھی بتایا گیا کہ ایک کلام اور دو لڑکیاں" (از مکاشفات ص ۲۸، تذکرہ ص ۵۹۳)

ایک عورت متنبیہ

ایک عورت نے مغرب میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ لوگوں نے لانبی بعدی! کا فرمان مقابلہ میں پیش کیا اس نے جواب دیا کہ حضور ﷺ نے لانبی بعدی! فرمایا ہے۔ یعنی میرے بعد کوئی مرد نبی نہ ہوگا۔ لا نبیة بعدی! نہیں فرمایا کہ میرے بعد کوئی عورت بھی نبی نہ ہوگی۔

(نخ الفراہمہ ص ۲۳۴)

بہاء اللہ

بہاء اللہ نے نبوت اور مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا اور چالیس برس نبوت کا اعلان کر کے مرا۔ (آفتاب رسالت بہائی ۲۵، جون ۱۹۳۴ء ص ۳)

بہاء اللہ مرزا قادیانی کا ہمعصر ہے۔ مرزا قادیانی سے پہلے نبوت کا دعویٰ کیا۔ مرزائی اصول سب اسی سے ماخوذ ہیں۔ الا قلیلاً!

نوٹ: حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق اس امت میں جھوٹے مدعی نبوت ہمیشہ آتے رہے ہیں۔ لیکن آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی! ان کے اثبات دعویٰ میں سد سکندری کی طرح حائل تھی۔ اس لئے سب کی نظر عنایت ان کی تحریف پر لگی رہی ہے۔ اور ان میں سے ہر شخص نے اپنے اپنے فہم کے مطابق ان کی تحریف میں کوشش کی۔ لیکن امت محمدیہ میں اس قسم کی لایعنی تحریفات کب کھپ سکتی تھیں۔ امت نے ان کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ایک مرتد کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ ان کی تحریفات مرزائی تحریفات سے زیادہ دلچسپ تھیں۔

سید محمد جونپوری

اور سید محمد جونپوری نے ۹۰۱ھ میں مہدویت کا دعویٰ کیا۔ جس کے مرید آج تک حیدرآباد، گجرات، مارواڑ میں بکثرت ہیں۔

عبیداللہ مہدی

عبیداللہ مہدی نے افریقہ میں خروج کیا اور طرابلس و مصر کو فتح کر لیا۔ مدۃ مہدویت چوبیس سال۔ اپنی موت سے مرا۔ (ابن خلدون ص ۹۴ فتوحات)

اسلامی عقیدہ نمبر ۲... انقطاع وحی نبوت

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرورکائنات ﷺ کے بعد کسی پر وحی نبوت نازل نہیں ہو سکتی۔ حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت قطعاً کا فر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

۱ ”ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النبیین (احزاب ۴۰)“ ﴿محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے آخری نبی ہیں۔﴾

نوٹ: جب حضور ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دروازہ مسدود ہے تو لامحالہ وحی نبوت و رسالت کا بھی دروازہ بند ہے۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کسی پر وحی نبوت تو ہو اور وہ نبی نہ ہو۔

۲ ”ولقد اوحی الیک والی الذین من قبلک لئن اشرکت لیحبطن عملک ولتکونن من الخسرین (الزمر ۶۵)“ ﴿آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء آئے سب کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل تباہ ہو جائیں اور تم خاسرین میں داخل ہو جاؤ۔﴾

نوٹ: اس آیت سے بالکل صاف واضح ہے کہ حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت نہیں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت باقی رہتی تو یہ فرمایا جاتا کہ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے جس قدر انبیاء علیہم السلام آئے اور آپ کے بعد جس قدر انبیاء آئیں گے... الخ! حالانکہ توحید اور اجتناب شرک کی وحی ہر نبی پر لازمہ نبوت ہے۔

۳... ”والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالآخرۃ هم یوقنون۔ اولئک علی هدی من ربهم واولئک هم المفلحون (بقرہ ۴،۵)“ ﴿جو ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ پر نازل کی گئی اور اس وحی پر جو آپ سے پہلے نازل کی گئی اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی لوگ خدا کی ہدایت پر ہیں اور یہی لوگ فلاح پانے والے ہیں۔﴾

نوٹ: قرآن کریم میں بیسیوں جگہ اس قسم کی آیتیں ہیں جن میں بس پہلے نبیوں کی وحی نبوت پر ایمان لانے کا حکم ہے۔ لیکن حضور ﷺ کے بعد وحی نبوت کا کہیں ذکر بھی نہیں۔ اگر حضور ﷺ کے بعد بھی وحی نبوت نازل ہوتی تو اس پر ایمان لائے بغیر ہدایت اور فلاح ممکن نہیں۔

لہذا حصول فلاح اور ہدایت کے لئے وحی ماسبق پر ایمان لانے کا بھی ذکر ضروری تھا۔ معلوم ہوا آپ ﷺ کے بعد وحی نبوت نہیں۔ ہاں وحی غیر نبوت باقی ہے۔ مبشرات، الہام، تعریفات، رویاء صادقہ وغیرہ وغیرہ۔ ورنہ مطلق وحی تو شہد کی مکھی کی طرف بھی ہوتی ہے۔ ''واوحیٰ ربک الی النحل (النحل:۶۸)'' اور شیاطین اپنے اولیاء کی طرف وحی کرتے ہیں۔ ''ان الشیطین لیوحون الی اولیائهم (انعام:۱۲۱)''

اقوال صحابہؓ

۱. ''عن عمرؓ فقال ابوبکرؓ انه قد انقطع الوحی وتم الدین (مشکوٰۃ ص۵۵۰، باب مناقب ابی بکرؓ)'' ﴿حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا ابوبکرؓ نے تحقیق وحی نبوت منقطع ہوگئی اور دین تمام ہو چکا۔﴾

۲. ''عن عمرؓ ... وان الوحی قد انقطع (بخاری ج۱ ص۳۶۰، باب الشهداء العدول وقول الله)'' ﴿عمرؓ سے روایت ہے کہ وحی نبوت منقطع ہوگئی ہے۔﴾

کتب عقائد

''فما بقی للاولیاء الیوم بعد ارتفاع النبوة الا التعریف وانسدت ابواب الاوامر الالٰهية والنواهی فمن ادعاها بعد محمد ﷺ فهو مدع شریعة اوحی بها الیه سواء وافق بها شرعنا او خالف فان کان مکلفاً ضربنا عنقه والا ضربنا عنه صفحاً (فتوحات مکیه باب ۳۲۱ ج۳ ص۳۸، مثله فی الیواقیت مبحث ۳۵ ج۲ ص۳۸، مطبوعه مصر)'' ﴿آج نبوت کے ذریعے ختم ہونے کے بعد اولیاء اللہ کے لئے سوائے معرفتوں کے کچھ باقی نہیں رہا اور اوامر و نواہی الٰہیہ کے دروازے بند کر دیئے گئے۔ پس جو شخص محمد ﷺ کے بعد اس کا دعویٰ کرے وہ شریعت کا مدعی ہے۔ جو اس کی طرف وحی کی گئی ہو، برابر ہے ہماری شریعت کے موافق ہو یا مخالف۔ پھر اگر وہ مکلف یعنی عاقل بالغ ہے تو اس کی گردن ماریں گے اور اگر مکلف نہیں یعنی کوئی پاگل ہے تو اس سے پہلوتہی کریں گے۔﴾

''وکذالک من ادعی منهم انه یوحیٰ الیه وان لم یدع النبوة فهؤلاء کلهم کفار مکذبون للنبی ﷺ (شفاء قاضی عیاض ج۲ ص۲۴۷)'' ﴿ایسے ہی وہ شخص بھی کافر ہے جس نے دعویٰ کیا کہ میری طرف وحی نبوت ہوتی ہے۔ اگرچہ نبوت کا دعویٰ نہ کرے۔ پس یہ سب کے سب کافر ہیں اور مکذب نبی کریم ﷺ کے۔﴾

"فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او قال اوحی الی ولم یوح الیہ شیٔ (الانعام:۹۳)" یعنی جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا کہے کہ میری طرف وحی کی گئی ہے۔ حالانکہ کچھ وحی نہیں کی گئی۔ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے۔"

خود مرزا قادیانی (حقیقت الوحی ص۱۶۳، حاشیہ خزائن ج۲۲ ص۱۶۷) میں لکھتا ہے کہ "ظالم سے مراد اس جگہ کافر ہے۔"

کسی زمانہ میں مرزا قادیانی کا بھی حضور ﷺ کے بعد اعلان کی ختم نبوت پر ایمان تھا۔

"میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم علیہ السلام صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو گئی۔" (مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰)

"وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے۔" (ازالہ ص۵۳۴، خزائن ج۳ ص۳۸۷)

"اب جبرائیل علیہ السلام بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا۔" (ازالہ ص۶۱۴، خزائن ج۳ ص۴۳۲)

"اگرچہ ایک ہی دفعہ وحی کا نزول فرض کیا جاوے اور صرف ایک ہی فقرہ حضرت جبرائیل علیہ السلام لاویں اور پھر چپ ہو جاویں یہ امر بھی ختم نبوت کے منافی ہے۔" (ازالہ اوہام ص۵۷۷، خزائن ج۳ ص۴۱۲)

مرزائی عقیدہ نمبر۲... وحی نبوت جاری

مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی معتقد ہیں کہ مرزا قادیانی موصوف پر وحی نبوت بارش کی طرح اتری تھی۔ کبھی عربی میں کبھی اردو میں کبھی ہندی میں کبھی فارسی میں کبھی انگریزی میں کبھی عبرانی میں اور کبھی کسی زبان میں جو سمجھ میں نہ آوے۔

۱ "قل یایہا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا" ﴿تو کہہ دے اے لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔﴾ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۷۰)

۲ "قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی انما الہکم الہ واحد" ﴿ان کو کہہ دے کہ میں تو ایک انسان ہوں۔ میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔﴾ (حقیقت الوحی ص۸۱، خزائن ج۲۲ ص۸۴)

۳ "واتل علیہم ما اوحی الیک من ربک" ﴿اور جو کچھ تیرے رب کی

طرف سے تیرے پر وحی نازل کی گئی ہے۔ وہ لوگوں کو سنا۔

(حقیقت الوحی ص ۷۷ خزائن ج ۲۲ ص ۷۷)

"یا ایها النبی اطعم الجائع والمعتر" (تذکرہ ص ۷۴۹)

۴. "فاتخذوا من مقام ابراهیم مصلیٰ انا انزلناه قریبا من القادیان" خواہ ابراہیم (مرزا قادیانی) کی جگہ کو قبلہ بناؤ اور معنی قبر الوہم نے اس کو قادیان کے قریب نازل کیا ہے۔

(حقیقت الوحی ص ۸۸ خزائن ج ۲۲ ص ۹۱)

۵. "مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی۔ اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۵۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

۶. "میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی... اور ایسے ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔"

(اربعین نمبر ۴ ص ۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۷. "اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں۔ ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں۔ جو مجھے ہوئی۔"

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۶ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۰، حقیقت ص ۲۱۱)

۸. "قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله" (کہہ دے کہ اگر تم کو اللہ سے محبت ہے تو تم میری پیروی کرو۔ اللہ تم سے محبت رکھے گا۔)

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۹. "یہی بات ہے کہ کافروں کے ساتھ لڑنا مجھ پر حرام کیا گیا ہے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۷ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

۱۰. "جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالیٰ آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان نہ لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں اور بڈھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جزیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا۔"

(حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۱۵ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۳)

انگریزی میں الہام

آئی لو یو، آئی ایم ود یو، آئی شیل ہیلپ یو، آئی کین وہٹ آئی ول ڈو، وی کین وہٹ وی ول ڈو۔ ان الہامات کے نزول کے وقت ایک ایسا لہجہ اور تلفظ معلوم ہوا کہ گویا ایک انگریز ہے جو سر پر کھڑا ہوا بول رہا ہے۔" (البشریٰ ج ۱ ص ۵۱، براہین احمدیہ ص ۴۸۰، خزائن ج ۱ ص ۵۷۱، ۵۷۲ حاشیہ)

ہندی میں الہام

"ہے کرشن رودر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۴، خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۷)

مخلط الہام

"حیض کی آمد ہونے والی ہے۔"

(تذکرہ ص ۷۱۵، البشریٰ ج ۲ ص ۱۳۲، بدر ج ۶ نمبر ۳۱ ص ۳، یکم اگست ۱۹۰۷ء)

"الہام ہوا تھا کہ عورت کی چال ایلی ایلی لما سبقتنی بریت واذ کففت عن بنی اسرائیل" (تذکرہ ص ۷۵۵ طبع سوم)

وہ الہام جو سمجھنے میں نہیں آئے

"ہو شعنا نعسا یا الہام شاید عبرانی ہے۔ جس کے معنی نہیں کھلے"

(البشریٰ ج ۱ ص ۴۲، تذکرہ ص ۱۰۲)

"پریشن عمر براطوس یا پلاطوس" نوٹ! آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا . اس جگہ براطوس یا پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔"

(البشریٰ ج ۱ ص ۵۱، مکتوبات احمدیہ ج ۱ ص ۶۸، تذکرہ ص ۱۱۵)

اسلامی عقیدہ نمبر ۳... مدار نجات آنحضرت ﷺ کی تعلیمات

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ ہی کی وحی نبوت تمام انسانوں کے لئے تا قیامت مدار نجات ہے۔ حضور ﷺ کے بعد کسی کی وحی مدار نجات نہیں ہو سکتی۔

۱ "تبارک الذی نزل الفرقان علی عبده لیکون للعالمین

نوٹ: یہ آیت کریمہ صاف طور سے اعلان کر رہی ہے کہ صرف حضور ﷺ ہی کی وحی کا اتباع اہل عالم کے لئے فرض ہے اور کسی کی وحی کا اتباع جائز نہیں۔ پس اگر آپ ﷺ کے بعد بھی کوئی وحی نبوت مدار نجات خدا کی طرف سے آنے والی تھی تو اس کی اتباع سے کیوں روکا جاتا ہے اور پھر اس وحی مدار نجات نازل کرنے سے کیا فائدہ ہوگا۔ حضور ﷺ کے بعد مطلقاً وحی نبوت اور نبوت کا مدعی ہی کافر ہے اور جو حضور ﷺ کی شریعت کو منسوخ اور اپنی وحی نبوت کو مدار نجات ٹھہرائے وہ اکفر ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی کا اقرار پہلے گذر چکا۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۳... مدار نجات مرزا کی تعلیمات

مرزائی اور مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت ﷺ کے بعد مرزا قادیانی کی وحی نبوت اور تعلیم کو مدار نجات تمام انسانوں کے لئے کہتے ہیں۔

۱. ''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے اوپر ہوتی ہے۔ فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا ... اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا۔ جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔'' (حاشیہ اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۲. ''آخر زمانہ میں ایک ہی امام (مرزا قادیانی) پیدا ہوگا اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس امام کا پیرو ہوگا۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۳۳، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۱)

۳. ''اس زمانہ میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۴. ''سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں۔ اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۱۲، خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۵)

نوٹ: اس سے ظاہر ہے کہ شریعت محمدیہ کی وحی و تعلیم جو تیرہ سو برس سے چلی آرہی ہے سورج کی کرنوں کے مشابہ ہے قابل برداشت نہیں۔ منسوخ ہے اور شریعت مرزائیہ کی اب ضرورت ہے جو چاند کی ٹھنڈی روشنی کے مشابہ ہے۔

۵۔ مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوۃ ص ۲۶۰) میں لکھتے ہیں کہ: "آپ (مرزا) کی اطاعت کو اللہ تعالیٰ نے ضروری قرار دیا ہے اور اسے مدار نجات ٹھہرایا ہے۔" اور اس کی فہرست میں لکھتے ہیں کہ: "مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اطاعت میں ہی نجات ہے۔"

اسلامی عقیدہ نمبر ۴... آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت کافر ہے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضور ﷺ کے بعد مطلقاً مدعی منصب نبوت یا مدعی وحی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

مدعی نبوت کا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا اور مدعی وحی نبوت کا کافر و دائرہ اسلام سے خارج ہونا مذکور ہو چکا ملاحظہ ہو صفحہ اقرار مرزا قادیانی قبل از دعویٰ نبوت۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۴... مرزا قادیانی نبی تھا

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا ایمان ہے کہ مرزا قادیانی منجانب اللہ منصب نبوت پر فائز تھے اور وحی نبوت ان پر نازل ہوتی تھی۔ جو شخص یہ عقیدہ نہ رکھے جہنمی اور کافر ہے اور ختم نبوت کا عقیدہ لعنتی اور مردود عقیدہ ہے۔

۱۔ "جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔"

(اشتہار ۵ مارچ ۱۹۰۸ء مندرجہ حقیقت النبوۃ ص ۱۳۶، ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷)

۲۔ "وہ دین دین نہیں اور نہ وہ نبی نبی ہے جس کی متابعت سے انسان خدا تعالیٰ سے اس قدر نزدیک نہیں ہو سکتا کہ مکالمات الٰہیہ سے مشرف ہو سکے۔ وہ دین لعنتی اور قابل نفرت ہے.... ہر ایک امتی کو اس طرح کا نبی ماننا سچے دین کی ایک لازمی نشانی ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۳۸، ۱۳۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۶)

منجب! ایسی یا تو سارے ادیان سماویہ معاذ اللہ لعنتی ٹھہرے یا جمیع انبیاء علیہم السلام کو صاحب خاتم مانا جاوے۔

۳۔ "تو خاتم النبیین کے معنی بھی یہی ہیں کہ کوئی شخص نبی نہیں ہو سکتا۔ جب تک آنحضرت ﷺ کی غلامی نہ اختیار کرے۔ ورنہ نبوت کا دروازہ مسدود نہیں اور چونکہ باب نبوت کھلا ہوا ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی ضرور نبی ہے۔" (حقیقت النبوۃ ص ۲۲۸ از محمود)

۱۔ "قال الله تعالی ولکن رسول الله وخاتم النبیین (الاحزاب:۴۰)" "اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں۔"

نوٹ: خاتم النبیین عام ہے۔ باعتبار زمانہ بھی تمام نبیوں کے خاتم ہیں اور باعتبار مرتبہ بھی یعنی حضور ﷺ پر نبوت کے مراتب اور درجات ختم ہیں۔ حضور ﷺ کے اوپر نبوت کا کوئی درجہ نہیں۔ آپ ﷺ نبی الانبیاء ہیں۔ تمام نبیوں سے عہد لیا گیا کہ اگر تم حضور ﷺ کا زمانہ پاؤ تو حضور ﷺ پر ایمان لاؤ اور ان کی نصرت واجب ہوگی۔ "لتؤمنن به ولتنصرنه (آل عمران:۸۱)"

۲۔ "عن جابرؓ ان النبی ﷺ قال انا قائد المرسلین ولا فخر (رواہ الدارمی ج۱ ص۳۱ باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل مشکوۃ ص۵۱۴ باب فضائل سید المرسلین ﷺ)" "حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمام رسولوں کا پیشرو ہوں بلا فخر کے۔"

۳۔ "انا حامل لواء الحمد یوم القیامة تحته آدم فمن دونه ولا فخر انا اکرم الاولین والآخرین ولا فخر (رواہ الدارمی ج۱ ص۲۶ باب ما اعطی النبی ﷺ من الفضل مشکوۃ ص۵۱۴ باب فضائل سید المرسلین ﷺ)" "حضور ﷺ نے فرمایا میں حمد کا جھنڈا اٹھاؤں گا قیامت کے دن اس کے نیچے آدم اور تمام اولاد آدم ہوں گے اور میں تمام پہلوں اور پچھلوں سے افضل ہوں بلا فخر کے۔"

مرزائی عقیدہ نمبر۲... مرزا قادیانی آنحضرت ﷺ کا ہر طرح ہمسر بلکہ ان سے افضل ہے

مرزائیوں کے عقیدہ میں مرزا قادیانی حضور ﷺ کے برابر ہیں۔ حضور ﷺ کے تمام کمالات مع نبوت کے مرزا قادیانی کو حاصل ہیں۔ بلکہ مرزا قادیانی حضور ﷺ سے بڑھ کر شان رکھتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

۶ .... "جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی علیہ السلام کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔ جیسا کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی۔ پس اس نے حق کا اور نص قرآن کا انکار کیا۔ بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقویٰ اور اکمل اور اشد ہے۔ بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے اسی لئے ہم تلوار اور لڑنے والے گروہ کی حاجت نہیں اور اسی لئے خدا تعالیٰ نے مسیح موعود کی بعثت کے لئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت سے چودھویں راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات مراتب سے تمام تر ہے دلالت کرے۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

"ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم کے زمانہ میں گزر گیا اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے بہت بڑی اور زیادہ ظاہر ہے اور مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو۔ اسی طرف خدا تعالیٰ کے اس قول میں اشارہ ہے۔ سبحن الذی اسری بعبدہ"

(خطبہ الہامیہ ص ۱۹۳ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں بعثت ثانی یعنی بعثت بروزی والی کو حضرت نبی کریم ﷺ کی بعثت سے اقویٰ شان میں بتایا ہے اور اپنی بعثت کو چودھویں رات کے چاند کی طرح اور حضور ﷺ کی بعثت کو ہلال سے نسبت دی ہے اور مرزا قادیانی کی فتح مبین حضور ﷺ کی فتح مبین سے بہت بڑی اور اغلب ہے۔ اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے وہ نص قطعی کا منکر ہوگا۔ اسلام سے نکل جائے گا۔

۷ .... "مسجد اقصیٰ سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے۔ جو قادیان میں واقع ہے۔ معراج میں جو آنحضرت ﷺ مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر فرما ہوئے وہ مسجد اقصیٰ یہی ہے۔"

(اشتہار منارۃ المسیح مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۹ حاشیہ)

نوٹ! یعنی معاذ اللہ خود حضور قادیان کی مسجد میں بحالت معراج تشریف لائے تھے۔ یعنی مرزا قادیانی کی بعثت میں حضور ﷺ کی ترقی ہوئی۔ ہلال سے بدر ہوئے۔ کیا حضور ﷺ شب معراج میں قادیان کی مسجد میں تشریف لائے تھے؟ جس کا اس وقت وجود بھی نہ تھا۔

۸ .... (اخبار الفضل قادیان ج ۳ نمبر ۳۸، ۳۹ مورخہ ۱۰، ۱۱ ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۶ کالم ۲) میں ہے کہ: "جب اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں سے عہد لیا۔ (آنحضرت کی سب انبیاء شریعت میں کوئی نبی

مستقل نہیں۔ آنحضرت ﷺ بھی اس آیت کے مفہوم میں داخل ہیں) کہ جب کبھی میں تم کو کتاب اور حکمت دوں (کتاب سے مراد تورات و قرآن ہے اور حکمت سے مراد سنت اور ارشادات نبوت و حدیث شریف) پھر تمہارے پاس ایک رسول آئے۔ مصدق ہو ان سب چیزوں کا۔ جو تمہارے پاس کتاب و حکمت سے ہیں۔ (وہ رسول مسیح موعود ہیں جو قرآن و حدیث کی تصدیق کرنے والا ہے اور وہ صاحب شریعت جدیدہ نہیں) لتؤمنن به ولتنصرنه سب اہل علم جانتے ہیں کہ تحت تاکید کے معنوں میں آتا ہے۔ یعنی اے نبیو! تم سب ضرور اس پر ایمان لانا اور ہر طرح سے مدد فرض سمجھنا۔ جب تمام انبیاء علیہم السلام کو بھی حضرت مسیح موعود پر ایمان لانا اور اس کی نصرت کرنا فرض ہوا تو ہم کون ہیں جو نہ مانیں۔" (منقول از حقانیت محمودیہ نمبر ۳ ص ۱۷،۱۸)

نوٹ! کیا اب بھی کچھ کسر رہ گئی۔ معاذ اللہ مرزا قادیانی کو نبی الانبیاء بنا دیا۔ تمام انبیاء اور حضور خاتم النبیین ﷺ بھی مرزا قادیانی کی امت میں داخل ہیں۔ پہلے مرزا قادیانی کو حضور ﷺ سے برابری کا دعویٰ تھا۔ کمالات میں بعینہٖ وہی خاتم الانبیاء ﷺ تھے۔ حضور ﷺ کی طرح تمام لوگوں کی طرف رسول اللہ ہو کر مبعوث ہوئے۔ "قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا" (اشتہار معیار الاخیار مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۰، البشریٰ ج ۲ ص ۵۶)

وحی نبوت سے کوثر بھی عطا کی گئی۔ "انا اعطینک الکوثر"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

مقام محمود کا بھی وعدہ کیا گیا۔ "ان الله ان یبعثک مقاما محمودا"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

باعث ایجاد عالم ہوئے۔ "لولاک لما خلقت الافلاک"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۲)

"خلقت لک لیلا و نهارا" یعنی تیرے لئے میں نے رات اور دن کو پیدا کیا۔

(اربعین نمبر ۲ ص ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۵)

معراج بھی ہوئی۔ "سبحن الذی اسری بعبده لیلا ... الخ"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۸، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۵)

"دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی"

(حقیقت الوحی ص ۷۶، خزائن ج ۲۲ ص ۷۹)

اور جب افضلیت کا دروازہ کھلا تو وہ بھی ہو گئیں۔ جو پہلے مذکور ہوئیں۔ جن میں

نبوت سے بڑھ کر دعویٰ ہے۔ کیا اس وقت بھی معاذ اللہ حضور ﷺ سے افضل نہ ہوں۔ وہی غلامی کا یا برابری کا دم بھرتے رہیں؟۔ ہاں مصلحت وقت کا تقاضا دوسری چیز ہے۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۷... غیر نبی! نبی سے افضل نہیں ہو سکتا

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ اس امت میں کوئی شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء علیہم السلام سے افضل نہیں ہو سکتا۔ غیر نبی کو نبی پر فضیلت کلی حاصل نہیں ہو سکتی۔

چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کسی کو قیامت تک منصب نبوت عطاء نہ کیا جائے گا اور ظاہر ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر اور برابر عنداللہ کسی کا رتبہ نہیں۔ لہٰذا آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص تا قیامت تک انبیاء اللہ کے ہم رتبہ بھی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ مرزا محمود قادیانی نے مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ (حقیقت النبوۃ ص ۱۵) میں مرزا قادیانی کی کتاب سے نقل کیا ہے۔ "حضرت صاحب نے تریاق القلوب میں کہا ہے کہ غیر نبی کو نبی پر فضیلت نہیں ہو سکتی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں کہ غیر نبی! نبی سے افضل کیوں کر ہو سکتا ہے۔"

اور (حقیقت النبوۃ ص ۲۶۲) میں لکھتے ہیں کہ: "جو شخص کسی نبی سے افضل ہوگا وہ ضرور نبی ہوگا اور چونکہ مسیح موعود نے اپنے آپ کو مسیح سے افضل کہا ہے۔ اس لئے آپ واقع میں نبی تھے نہ کہ آپ کا نام اسی طرح نبی رکھ دیا گیا۔ جس طرح آدمی کو شیر کہہ دیتے ہیں۔"

غرض یہ کہ بعض انبیاء علیہم السلام پر فضیلت کلی کا دعویٰ مرزا قادیانی کے مسلمہ اصول پر بھی منصب نبوت کے دعویٰ کو مستلزم ہے اور آنحضرت ﷺ کے بعد یقیناً منصب نبوت کا دعویٰ کفر ہے۔ لہٰذا فضیلت کلی بعض الانبیاء کا دعویٰ بھی کفر ہے۔ ہاں فضیلت جزئی بحث سے خارج ہے۔ جیسا کہ (حجج الکرامہ ص ۴۲۸) میں ابن سیرین کا قول منقول ہے کہ امام مہدی تو بعض وجوہ میں انبیاء سے بھی افضل ہیں اور (ہدیہ مہدویہ ص ۱۲۵ بحوالہ یواقیت) لکھا ہے۔ "یجوز فضل الجزئی اولی علی النبی" مکتوبات ص ۱۸ پر مجدد الف ثانیؒ کا قول لکھا ہے۔ "ایں قسم فضل ولی بر نبی جائز داشتہ اند کہ جزئی است کہ مجال معارضہ بکلی ندارد"

"کنا نقول ورسول اللہ ﷺ حی افضل امۃ النبی ﷺ بعدہ ابوبکرؓ ثم عمرؓ ثم عثمانؓ (رواہ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۸۶، باب فی التفضیل، مشکوٰۃ ص ۵۵۵، باب مناقب ابی بکرؓ)" جو رسول اللہ بقید حیات تھے اور ہم صحابہؓ یہ

عقیدہ ظاہر کیا کرتے تھے کہ حضور ﷺ کے بعد اس امت میں سب سے افضل ابوبکرؓ و عمرؓ پھر عثمانؓ ہیں۔

۲۔ ''عن علیؓ مرفوعا قال خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکرؓ وعمرؓ (رواہ ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۷ حدیث نمبر ۳۲۶۸۹)''

۳۔ ''عن الزبیرؓ مرفوعاً خیر امتی بعدی ابوبکرؓ وعمرؓ (رواہ ابن العساکر، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۳ حدیث نمبر ۳۲۶۶۳)'' (حضرت علیؓ اور زبیرؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد میری امت میں سب سے افضل ابوبکرؓ اور عمرؓ ہیں۔)

۴۔ ''عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ اتانی جبرئیل علیه السلام فقلت من یهاجر معی قال ابوبکرؓ وهو یلی امر امتك من بعدك وهو افضل امتك من بعدك (رواہ الدیلمی، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۵۰ حدیث ۳۲۵۸۸)''

۵۔ ''عن سلمانؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لما خلق اللہ العرش کتب علیه بقلم من نور طول القلم ما بین المشرق والمغرب لا اله الا اللہ محمد رسول اللہ وبه آخذ وبه اعطی وامته افضل الامم وافضلها ابوبکرؓ (رواہ الرافعی، کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۵۰ حدیث نمبر ۳۲۵۸۶)'' جب تمام امت سے افضل ابوبکرؓ و عمرؓ کی ذات کو بنایا گیا تو چودھویں صدی میں ایک مغل بچہ کو یہ فضیلت کہاں سے حاصل ہوئی؟۔

۶۔ ''ابوبکرؓ وعمرؓ خیر الاولین وخیر الآخرین وخیر اهل السموات وخیر اهل الارض الا النبیین والمرسلین (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۰ حدیث نمبر ۳۲۶۴۵)''

۷۔ ''ابوبکرؓ وعمرؓ خیر اهل السموات والارض وخیر من بقی الی یوم القیامة (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۶۷ حدیث نمبر ۳۲۶۸۶)''

۸۔ ''ابوبکرؓ خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی (کنز العمال ج ۱۱ ص ۵۴۹ حدیث نمبر ۳۲۵۷۸)''

''وفی روایة ابوبکرؓ افضل هذه الامة الا ان یکون نبی (کنوز

المحقق ج ۱ ص ۱۱ حدیث نمبر ۱۸) "یعنی ابوبکرؓ اس امت میں سب سے افضل ہیں۔ مگر وہ جو نبی موجود ہیں جیسے عیسیٰ والیاس علیہم السلام۔"

مرزائی عقیدہ و تبصرہ ... مرزا قادیانی کی فضیلت

مرزا قادیانی اپنے آپ کو صحابہ کرامؓ و حضرت حسینؓ و عیسیٰ علیہ السلام و دیگر انبیاء بنی اسرائیل سے افضل و برتر جانتے ہیں اور فضیلت کلی کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

(ازالہ ص ۱۵۸، خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۱۔ "یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۳۹۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

۲۔ "میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔"

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳، اعجاز احمدی ضمیمہ نزول المسیح ص ۸۱، ۸۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵)

۳۔ "اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے۔ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

۴... ”خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔“

(دافع البلاء ص ۱۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۵... ”پھر جبکہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو۔“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۵ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹)

۶... ”اس امت کا یوسف یعنی یہ عاجز اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے۔“

(براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۷۶ خزائن ج ۲۱ ص ۹۹)

۷... ”اور خدا تعالیٰ نے اس بات کو ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔“ (چشمہ معرفت ص ۳۱۷ خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۲، حقیقت النبوۃ ص ۲۷۲)

۸... ”پہلے تمام انبیاء علیہم السلام ظل تھے۔ نبی کریم کی خاص خاص صفات میں اور اب ہم ان تمام صفات میں نبی کریم ﷺ کے ظل ہیں۔“

(الحکم ۲۴ اپریل ۱۹۰۲ء، ج ۶، ملفوظات ج ۳ ص ۲۷۰)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس میں صاف تصریح کر دی کہ میں تمام نبیوں سے بڑھ گیا ہوں اور نبی کریم کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہوں۔

۹... مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوۃ ص ۲۰) میں لکھتے ہیں کہ: ”آخری نبی کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے سب انبیاء سے گھٹیا ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ پہلے بہت سے انبیاء سے بھی افضل ہو۔ آنحضرت ﷺ کے سوا باقی سب انبیاء سے افضل ہو۔“

اسلامی عقیدہ نمبر ۸... توقیر انبیاء علیہم السلام فرض ہے

مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق تعظیم و توقیر انبیاء علیہم السلام فرض ہے۔ ان کی تحقیر و توہین مطلق کفر ہے۔

آیات قرآن کریم

۱... ”لتؤمنوا باللّٰہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ (فتح:۹)“

﴿اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر، اور رسول ﷺ کی مدد کرو اور وقار کرو۔﴾

۲۔ ”لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض (الحجرات:۲)“ ﴿اپنی آوازوں کو نبی کی آواز پر بلند مت کرو اور ان کی بلند آواز سے بات مت کرو جیسا کہ آپس میں کرتے ہو۔﴾

۳۔ ”ذالك جزاؤهم جهنم بما كفروا واتخذوا آياتي ورسلي هزواً (کہف:۱۰۶)“ ﴿جنہوں نے کفر کیا اور میری آیات اور میرے رسولوں کا استہزاء کیا ان کا بدلہ جہنم ہے۔﴾

۴۔ ”قل أبالله وآياته ورسوله كنتم تستهزؤن. لا تعتذروا قد كفرتم بعد ايمانكم (توبہ:۶۵)“ ﴿کہہ دے کہ کیا تم اللہ اور اس کی آیات اور اس کے رسولوں کے ساتھ استہزاء کرتے تھے۔ اب عذر مت بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہوگئے۔﴾

احادیث

”عن ابی هريرةؓ، لا تفضلوا بين انبياء الله (مسلم ج۱ ص۲۶۷، باب من فضائل موسیٰ علیہ السلام مشکوٰۃ ص۵۰۷، باب بدء الخلق وذكر الانبياء)“ ﴿انبیاء اللہ میں آپس میں فضیلت مت دو۔ (مبادا توہین کا رنگ پکڑ جائے)﴾

آثار صحابہؓ

۱۔ ”عن مجاهدؒ قال اتی عمرؓ برجل سب النبی ﷺ فقتله ثم قال عمرؓ من سب الله تعالیٰ او سب احداً من الانبياء فاقتلوه (الصارم المسلول لابن تیمیہ ص۱۹۸، کنز العمال ج۱۲ ص۲۰۱ حدیث ۳۵۴۶۰)“ ﴿حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے نبی کریم ﷺ کو گالی دی۔ حضرت عمرؓ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ پھر فرمایا جو شخص اللہ کو یا کسی نبی کو گالی دے اس کو قتل کرو۔﴾

۲۔ ”عن ابن عباسؓ ايما مسلم سب الله او سب احداً من الانبياء فقد كذب رسول الله ﷺ وهي ردة يستتاب فان رجع (فبها) والا قتل (الصارم المسلول ص۲۰۱)“ ﴿ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جس کسی مسلمان نے اللہ یا کسی نبی کو گالی دی اس نے رسول اللہ ﷺ کی تکذیب کی اور یہ ردّت ہے۔ پس وہ مرتد ہوگیا، اس سے توبہ لی جائے۔ اگر توبہ کرلے تو ٹھیک ورنہ قتل کیا جائے۔﴾ اگر زیادہ تفصیل دیکھنا ہو تو صارم مسلول اور شرح شفاء ملا علی قاری ج۲ ص۳۸۸ تا ۴۰۱ وغیرہ میں ملاحظہ کرو۔

کتب عقائد

۱ ..... "من كذب باحد من الانبياء او تنقص احدا منهم او برئ منهم فهو مرتد (شفاء ج ۲ ص ۲۶۲)" (جس کسی نے کسی نبی کی تکذیب کی یا تنقیص کی یا کسی نبی سے بری ہوا وہ مرتد ہے۔)

۲ ..... "يكفر اذا شك في صدق النبي او سبه او نقصه او صغره ... ويكفر بنسبة الانبياء الى الفواحش (الاشباه والنظائر ص ۲۰۲)" (کافر ہو جاتا ہے جب کسی نبی کے صدق میں شک کرے یا گالی دے یا تنقیص شان کرے یا تصغیر سے نام لے ... اور فواحش کو انبیاء علیہم السلام کی طرف نسبت کرنے سے کافر ہو جاتا ہے۔)

۳ ..... "او كذب رسولا او نبيا او نقصه باي منقص كان صغر اسمه مريدا تحقيره او جوز نبوة احد بعد وجود نبينا ﷺ وعيسى عليه السلام نبي قبل فلا يرد (تحفه شرح منهاج ص ۲۱)" (کافر ہو جاتا ہے اگر کسی رسول یا نبی کی تکذیب کرے یا کسی قسم کی تنقیص کرے۔ تحقیراً تصغیر سے نام لے یا حضور ﷺ کی نبوت کے بعد کسی کے لئے منصب نبوت کو جائز سمجھے اور عیسیٰ علیہ السلام کو حضور ﷺ سے پہلے منصب نبوت دیا جا چکا ہے۔ اس پر کچھ شبہ وارد نہیں ہو سکتا۔)

اور خود مرزا قادیانی (ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۸، خزائن ج ۲۳ ص ۳۹۰) پر لکھتے ہیں کہ:

"اسلام میں کسی نبی کی تحقیر کفر ہے۔"

مولانا رحمت اللہ صاحب مہاجر مکی نے ازالۃ الاوہام میں اور مولانا آل حسن صاحب نے استفسار میں عیسائیوں کو طریق بحث الزامی محرف کتابوں سے (جزاروں سے انبیاء علیہم السلام کو ان عیوب سے منزہ ظاہر کرتے ہوئے) حوالے دے کر جواب دئیے ہیں۔ مرزا قادیانی کی طرح ان غلط واقعات اور ملائم قصوں کو حق اور صحیح نہیں بتاتے مرزا کی محض شرح چشمی سے قطع و برید کر کے ان کی عبارتیں پیش کیا کرتے ہیں اور اپنے نبی کی دریدہ دہنی پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۸ ..... تحقیر مسیح علیہ السلام (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سخت توہین کی ہے اور ان کی بابت متعدد

مقامات پر اپنی تصانیف میں تحقیر آمیز جملے استعمال کئے ہیں۔

۱۔۔۔ ''پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشین گوئی کیوں نام رکھا۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۴، خزائن ج۱۱ص۲۸۸)

نوٹ! مرزائیو! کیا نادان اسرائیلی کا لفظ کوئی الزامی جواب ہو سکتا ہے؟۔

۲۔۔۔ ''ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آجاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

نوٹ! مرزائیو! لفظ ''میرے نزدیک'' کو دیکھو اور سوچو کہ کیا اب بھی الزامی جواب ہو سکتا ہے؟۔

۳۔۔۔ ''یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۵، خزائن ج۱۱ص۲۸۹)

۴۔۔۔ ''اور نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے۔ یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا میری تعلیم ہے۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

۵۔۔۔ ''آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

۶۔۔۔ ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص۶، خزائن ج۱۱ص۲۹۰)

نوٹ! مرزائیو! مرزاقادیانی کے نزدیک تو حق یہی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور قرآن فرماتا ہے۔ ''واٰتینا عیسیٰ ابن مریم البینٰت (بقرہ:۸۷)'' یعنی ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بہت سے بین معجزے دئیے۔''

۷۔۔۔ ''ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا

ہو یا کسی اور کسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا۔ جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے۔ خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۸ ... "آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں۔ جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر ناپاک ہاتھ لگاوے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔" (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

نوٹ! پہلے مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعریف کیا کرتے تھے اور اولوالعزم رسولوں میں شمار کیا کرتے تھے۔ مگر جب ان پر بارش کی طرح وحی نازل ہونے لگی تو بہانے ڈھونڈ ڈھونڈ کر بے نقط سنائیں اور عیب لگائے اور اسم گرامی بن کر پیش میں آ جاتے تھے اور اپنے کو افضل و بہتر بتاتے۔ غالباً منشا یہ تھا کہ مسلمانوں کے دل سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وقعت جاتی رہے اور ان کے نزول کا شوق و انتظار دلوں سے فرو ہو جائے۔ افضل کو چھوڑ کر ادنیٰ کا خیال بھی نہ آئے۔ چنانچہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص ۲۰ خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۰)

یہ مرزائی گذ زبان یہ ہے۔ ان عبارات میں جو عیسیٰ علیہ السلام کو گالیاں دی گئی ہیں۔ خود مرزا قادیانی نے یہ عذر بتایا ہے۔ "اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالیٰ نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا اور آنے والے مقدس نبی

اسلامی عقیدہ نمبر ۹ ۔۔ قرآنی آیات کا مصداق آنحضرتؐ ہیں

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ آیت قرآنیہ مندرجہ ذیل کے مصداق صرف حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

۱ "واذ قال عیسیٰ ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التورات ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔ فلما جاء ھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین (الصف:۶)" ﴿جب کہا تھا عیسیٰ بن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں تصدیق کرنے والا ہوں۔ پہلی کتاب تورات کی اور بشارت دینے والا ہوں ایک رسول ﷺ کی جو میرے بعد آئے گا نام ہے اس کا احمد ﷺ ہوگا۔ پس جب وہ احمد ﷺ ان کے پاس معجزات لے کر آگیا تو انہوں نے کہا یہ کھلے جادو ہیں۔﴾

۲ "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ (التوبہ:۳۳)" ﴿اللہ وہ ذات ہے جس نے اپنا رسول ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے۔ تاکہ اس کو سب دینوں پر غالب کرے۔﴾

احادیث

۱ "عن جبیرؓ بن مطعم قال سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد ﷺ وانا احمد (مسلم ج۲ ص۲۶۱ باب فی اسمائہ ﷺ، مشکوٰۃ ص۵۱۵ باب اسماء النبی ﷺ)" ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے کئی نام ہیں۔ میں محمد ﷺ ہوں اور میں احمد ﷺ ہوں۔﴾

۲ "عن عرباض بن ساریۃ عن رسول اللہ ﷺ ۔۔ ساخبرکم باول امری دعوۃ ابراھیم وبشارۃ عیسیٰ علیہ السلام ورؤیا امی (شرح السنۃ ج۷ ص۱۳ حدیث نمبر ۳۵۲۰ باب فضائل سید الاولین والآخرین محمد ﷺ، مشکوٰۃ ص۵۱۳ باب فضائل سید المرسلین ﷺ)" ﴿حضور ﷺ نے فرمایا میں تم کو اپنے اول امر کی خبر دیتا ہوں۔ ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہوں اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کا خواب ہوں۔﴾

حکم شرعی "فالیوم تجزون عذاب الھون بما کنتم تقولون علی اللہ غیر

(الحج:۴۷) ''اور آپ سے جلدی عذاب مانگتے ہیں۔ اور اللہ اپنے وعدہ کے ہرگز بھی خلاف نہ کرے گا۔''

۳ ''فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ ان اللہ عزیز ذو انتقام (ابراہیم:۴۷)'' ''پس اللہ تعالیٰ جو اپنے رسولوں سے عہد کر لیتا ہے۔ اس کے ہرگز خلاف نہیں کرے گا۔ وہ اللہ سب انتقام لینے والا ہے۔''

۴ ''ما یبدل القول لدی (ق:۲۹)'' ''یعنی میرے قول میں تغیر نہیں ہوسکتا ہے۔''

۵ ''ومن اصدق من اللہ قیلا (نساء:۱۲۲)'' ''اللہ سے بڑھ کر کون سچا ہوگا۔''

نوٹ: ایسی صریح نص قرآنی کے انکار کرنے کی وجہ سے اجماعاً کفر ہے۔ ''کذالک وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب (شفاء ج۲ ص۲۴۷)'' ''یعنی ایسے ہی اس شخص کی تکفیر پر اجماع ہے جو نص کتاب اللہ کی مدافعت کرے۔''

مرزائی عقیدہ نمبر۱۰ ... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں

''ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشین گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔ اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔''

(اعجاز احمدی ص۱۴، خزائن ج۱۹ ص۱۲۱)

اسلامی عقیدہ نمبر۱۱ ... جہاد

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جہاد کا مسئلہ جو قرآن میں موجود ہے ایک پاک مسئلہ ہے جو قیامت تک فرض رہے گا۔ عمل و جواز ختم نہ ہوگا۔

۱ ''کتب علیکم القتال (بقرہ:۲۱۶)'' ''تم پر قتال یعنی جہاد فرض کیا گیا ہے۔''

اور خود مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص ۳۰۶ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶) میں لکھتے ہیں کہ: "المسیح کی لاش سے ایک مردہ زندہ ہو گیا۔ اب سوائے عناد کے انکار کی کوئی صورت باقی نہیں رہی۔ غرض اس میں بھی صریح نص قرآن کا انکار ہے جو اجماعاً کفر ہے۔

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۳..... انکار احیاء موتی

مرزا قادیانی اور مرزائی اس نص کے منکر ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ کوئی شخص مرنے کے بعد زندہ نہیں کیا جا سکتا۔

۱..... "جو شخص حقیقی طور پر مر جاتا ہے اور اس دنیا سے گذر جاتا ہے اور ملک الموت اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔ وہ ہرگز واپس نہیں آ سکتا۔"

(حقیقت الوحی ص ۳۹ خزائن ج ۲۲ ص ۴۲)

۲..... "کوئی اس بات کا ثبوت نہیں دے سکتا کہ کبھی حقیقی اور واقعی طور پر کوئی مردہ زندہ ہو گیا اور دنیا میں واپس آیا۔" (ازالہ اوہام ص ۶۲۰ خزائن ج ۳ ص ۴۳۵)

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۴..... معراج جسمانی حق ہے

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ جناب سرور کائنات ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی ہے۔

۱..... "سبحان الذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ الذی بارکنا حوله (الاسراء ۱)" وہ پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندے کو یعنی رسول اللہ ﷺ کو ایک رات میں مسجد الحرام سے مسجد اقصیٰ تک سیر کرائی۔

۲..... "عن ابن عباسؓ هي رؤیا عین اریها رسول الله ﷺ لیلة اسری به (بخاری شریف ج ۱ ص ۵۵۰ باب المعراج)" حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ معراج میں جو کچھ واقعات حضور ﷺ نے دیکھے وہ اپنی آنکھ سے دیکھے ہیں۔

۳..... "حدیث میں ہے کہ حضرت ام ہانیؓ شب معراج میں آنحضرت ﷺ کی عدم موجودگی کی وجہ سے سخت پریشان ہوئیں اور نیند جاتی رہی۔ (دیکھو تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۲۳)

۴..... "حضرت عباسؓ کا تلاش کرتے ذی طوی تک پہنچے اور یا محمداہ ﷺ یا محمداہ ﷺ کہہ کر آوازیں دیتے تھے۔" (دیکھو تفسیر روح المعانی ج ۱۵ ص ۶)

میں بٹ گئے جو نہیں سمجھے جو شخص چپٹی کے ہموار اور صاف ہوگی۔ اس میں کسی قسم کی علامت نہ ہوگی۔

۳. ''عن عائشة قالت سألت رسول الله ﷺ عن قوله يوم تبدل الارض غير الارض والسموت فاين يكون الناس يومئذ قال على الصراط (رواه مسلم، مشكوة ص ۴۸۶، باب النفخ في الصور)'' (عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے اس آیت کا مطلب پوچھا کہ جس دن زمین و آسمان بدلے جائیں گے۔ لوگ اس دن کہاں ہوں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا پل صراط پر۔ جو جہنم کی پشت پر ہے۔ لوگ اس سے گذر کر جنت میں داخل ہوں گے۔)

نوٹ: ان احادیث سے معلوم ہوا کہ میدان حشر خود جنت و دوزخ نہیں ہے۔ بلکہ جنت و دوزخ سے خارج شے ہے۔ اگرچہ اپنے اپنے اعمال کی وجہ سے جو حالت طاری ہوگی اس کا نام جنت و دوزخ رکھنے کی ٹھہرے تو پھر دنیا میں بھی ایک قسم کا جنت و دوزخ مانا جا سکتا ہے۔ کیا دنیا میں ایسی کیفیتیں طاری نہیں ہوتیں۔ علاوہ ازیں حدیث شریف میں ہے کہ ''عن عائشة قالت سمعت رسول الله ﷺ يقول يحشر الناس يوم القيامة حفاة عراة غرلا قلت يا رسول الله الرجال والنساء جميعاً ينظر بعضهم الى بعض فقال يا عائشة الامر اشد من ان ينظر بعضهم الى بعض (متفق عليه مشكوة ص ۴۸۳ باب الحشر)'' (حضور ﷺ فرماتے تھے کہ لوگ قیامت کے دن ننگے پاؤں ننگے بدن بے ختنہ جمع کئے جائیں گے۔ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مرد عورتیں سب بعض بعض کی طرف نظر اٹھا کر دیکھیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا عائشہؓ وہاں کی حالت اس سے زیادہ شدید ہوگی کہ بعض بعض کی طرف نظر اٹھائے۔) صحیحین بلکہ صحاح ستہ میں حدیث شفاعت مذکور ہے کہ کوئی جگہ آتی ہے۔ دیکھو ہول قیامت سے انبیاء علیہم السلام بھی نفسی نفسی پکاریں گے اور پل صراط کے عبور کے وقت سب مبہوت ہوں گے۔ سوائے انبیاء علیہم السلام کے کوئی کلام نہ کرے گا۔ ان کا کلام بھی اللهم سلم سلم ہوگا۔ (بخاری ج ۲ ص ۹۷۱)

تو کیا معاذ اللہ! سب دوزخ میں ہوں گے۔ غرض مرزا قادیانی نے جو محض خود غرضی کی وجہ سے (ازالہ ص ۳۶۹، خزائن ج ۳ ص ۲۸۸) میں ظاہر کی کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام بہشت میں داخل

ہو چکے اب دوبارہ نہیں آ سکتے اور مسیح موعود میں خود ہوں) قرآن کریم کی تحریف کی مسلمانوں کے اجماعی عقیدہ کے خلاف کیا اور بہت ہوشیاری سے حشر کا انکار کر دیا۔ بجز لفظی اقرار اور حقیقی انکار کے کچھ نتیجہ نہیں۔

مرزائی عقیدہ نمبر۱۵..... قیام قیامت کا انکار

مرزائی اور مرزا قادیانی اس عقیدہ کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ مردے قبروں سے نکل کر میدان محشر میں جمع نہیں ہوں گے۔ بلکہ ہر شخص مرنے کے بعد ہی جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جاتا ہے۔ پھر قیامت کے دن کسی کو جنت و دوزخ سے نہ نکالا جائے گا۔ ہاں ایک درجہ سے دوسرے درجہ میں ترقی کرتا ہے۔ یہی حشر اجساد ہے۔ یعنی حشر اجساد بھی روحی طور پر ہوگا۔ لفظوں میں حشر اجساد وحساب ویوم آخرت سب کا اقرار ہے۔ لیکن حقیقت میں عقائد اسلامیہ کے بالکل خلاف ہے۔

مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام ص۵۰۳، خزائن ج۳ ص۳۷۰) میں لکھا ہے کہ: ''اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کئے جائیں تو تجلی کے وقت انہیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور اس لق ودق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے۔ حاضر ہونا پڑے گا۔ یہ خیال تو سراسر نصرانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا ہے۔''

پھر خود مرزا قادیانی نے (ازالہ ص۳۵۳، خزائن ج۳ ص۲۸۰) میں پہلے یہ ثابت کیا کہ جو شخص بہشت میں داخل کیا جاتا ہے پھر وہ اس سے کبھی خارج نہیں کیا جاتا۔

اور (ص۴۰۹، خزائن ج۳ ص۱۸۱) میں یہ ثابت کیا کہ مومن کو فوت ہونے کے بعد بلاتوقف بہشت میں جگہ ملتی ہے۔

اور پھر (ص۳۸۰، خزائن ج۳ ص۳۹۲) میں جنت اور جہنم کے تین درجے بیان کئے۔

پھر (ص۳۸۶، خزائن ج۳ ص۳۹۲) میں لکھا ہے کہ: ''اب حاصل کلام یہ ہے کہ ان تینوں مدارج میں انسان ایک قسم کی بہشت یا ایک قسم کی دوزخ میں ہوتا ہے اور جب کہ یہ حال ہے تو اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ ان مدارج میں سے کسی درجہ پر ہونے کی حالت میں انسان بہشت یا دوزخ میں سے نکالا نہیں جاتا۔ ہاں جب اس درجہ سے ترقی کرتا ہے تو ادنیٰ درجہ سے اعلیٰ درجہ میں آ جاتا ہے۔''

اسلامی عقیدہ نمبر ۱۶ ...... وجود ملائکہ

مسلمانوں کے عقیدہ میں فرشتے خدا کے مکرم فرمانبردار بندے ہیں۔ جو جسم نورانی لطیف رکھتے ہیں۔ اشکال مختلف میں متشکل ہو سکتے ہیں۔ بعض اپنے مستقر (ہیڈ کوارٹر) آسمان سے تعمیل حکم کے لئے زمین پر بھی نازل ہوتے ہیں۔ جبرائیل علیہ السلام فرشتہ حامل وحی خدا کی طرف سے احکام لے کر انبیاء علیہم السلام پر نازل ہوتا ہے۔

۱..... ’’بل عباد مکرمون ۰ لایسبقونه بالقول وهم بامره یعملون (انبیاء:۲۶،۲۷)‘‘

’’لا یعصون الله ما امرهم ویفعلون ما یؤمرون (تحریم:۶)‘‘ ﴿بلکہ وہ اللہ کے بندے ہیں عزت دیئے گئے وہ قول میں اللہ سے پیش دستی نہیں کرتے اور وہ اللہ کے حکم سے عمل کرتے ہیں۔ وہ اللہ کے حکم سے نافرمانی نہیں کرتے اور وہی عمل کرتے ہیں جس کا ان کو حکم ہوتا ہے۔﴾

۲..... ’’اولی اجنحة مثنی وثلاث ورباع (فاطر:۱)‘‘ ﴿جو دو دو بازو والے تین تین بازو والے چار چار بازو والے ہیں۔﴾

(بخاری ج۱ ص۴۵۸، باب ذکر الملائکہ) میں حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے: ’’انه ﷺ رای جبرائیل علیه السلام له ست مائة جناح‘‘ کہ حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا اس کے ۶۰۰ بازو ہیں۔

۳..... ’’وما نتنزل الا باذن ربك (مریم:۶۴)‘‘ (بخاری ج۱ ص۴۵۷) میں ہے کہ حضور ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا کہ آپ سے زیادہ مرتبہ ملاقات کیا کیجئے تو یہ آیت نازل ہوئی خداتعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کی زبان سے فرماتا ہے کہ ہم بغیر حکم خدا کے نازل نہیں ہوتے۔

۴..... ’’اذ تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکة مردفین ... اذ یوحی ربك الی الملائکة انی معکم فثبتوا الذین امنوا سالقی فی قلوب الذین کفروا الرعب فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم کل بنان (انفال:۹،۱۲)‘‘ ﴿جب تم لگے فریاد کرنے اپنے رب سے تو پہنچا تمہاری پکار کو کہ میں مدد بھیجوں گا تمہاری ہزار فرشتے لگاتار آنے والے۔ جب حکم بھیجا تیرے رب نے فرشتوں

کہ میں ساتھ ہوں تمہارے سو تم دل ثابت کرو مسلمانوں کے میں ڈال دوں گا دل میں کافروں کے دہشت سو مارو اوپر گردنوں کے اور کاٹو ان کے پور پور (موضح)۔

(بخاری ج ۲ ص ۵۷۰ باب شہود الملائکۃ بدرا) میں ہے کہ: ''جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا کہ تم بدریوں کو کیسے سمجھتے ہو۔ فرمایا افضل المسلمین جبرائیل علیہ السلام نے کہا کہ ہم فرشتے بھی ان فرشتوں کو جو بدر کی لڑائی میں شریک تھے۔ دوسرے فرشتوں سے افضل جانتے ہیں۔

اور انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ گویا میں جبرائیل علیہ السلام کے لشکر کا غبار بنی غنم کے کوچہ میں اڑتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری ج ۲ ص ۵۹۴ باب ذکر الملائکۃ)

۵۔ ''عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ قال یوم بدر ھذا جبرائیل علیہ السلام اخذ برأس فرسه علیه اداة الحرب (بخاری ج ۲ ص ۵۷۰ باب شهود الملائكة بدرا) '' (ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے بدر کے دن فرمایا۔ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اپنے گھوڑے کا سر پکڑے ہوئے ہتھیار پہنے ہوئے۔)

۶۔ ''عن سعد ابن ابی وقاصؓ قال رأیت رسول اللہ ﷺ یوم احد ومعه رجلان یقاتلان عنه علیهما ثیاب بیض کاشد القتال ما رأیتهما قبل ولا بعد یعنی جبرائیل علیه السلام ومیکائیل علیه السلام (مسلم ج ۲ ص ۲۵۲ باب اکرامه ﷺ بقتال الملائکة معه ﷺ، بخاری ج ۲ ص ۵۸۰ باب غزوة احد) '' (سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ احد کے دن میں نے حضور ﷺ کے ساتھ دو آدمیوں کو سخت قتال کرتے ہوئے دیکھا۔ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ اس سے پہلے کبھی دیکھا نہ اس کے بعد کبھی دیکھا۔ یعنی جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام ہیں۔)

۷۔ ''روی الحاکم وصححه البیهقی عن سهیل بن حنیف لقد رأیتنا یوم بدر ان احدنا یشیر بسیفه الی المشرک فیقع رأسه قبل ان یصل الیه سیفه (از کمالین شرح جلالین ص ۱۵۰ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی)'' (سہل بن حنیف کہتے ہیں کہ ہم نے بدر کے دن دیکھا کہ جب کوئی تلوار سے مشرک پر حملہ کرتا تھا تو قبل تلوار پہنچنے کے سر تن سے جدا ہو جاتا تھا۔)

۸۔ ''حدثنا عن ابن عباس فی قصة حنین (مسلم ج ۲ ص ۹۳ باب الامداد بالملائکة فی غزوة بدر واباحة الغنائم)''

۸..... "کان جبرائیل علیہ السلام یلقاہ فی کل لیلۃ من رمضان فیدارسہ القرآن (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۵۷، باب ذکر الملائکۃ)" ﴿رمضان شریف میں ہر رات جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ سے ملاقات کرتے تھے اور قرآن کریم کا دور کیا کرتے تھے۔﴾

۹..... "عن ابی مسعودؓ یقول سمعت رسول اللہ ﷺ یقول نزل جبرائیل علیہ السلام فامنی فصلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ ثم صلیت معہ (بخاری شریف ج ۱ ص ۴۵۷، باب ذکر الملائکۃ)" ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے نازل ہو کر مجھ کو پانچوں نمازیں پڑھائیں۔﴾

۱۰..... "عن ابن عباسؓ قال بینما جبرائیل علیہ السلام قاعد عند النبی ﷺ سمع نقیضا من فوقہ فرفع راسہ فقال ھذا باب من السماء فتح الیوم لم یفتح قط الا الیوم فنزل منہ ملک فقال ھذا ملک نزل الی الارض لم ینزل قط الا الیوم فسلم (مسلم ج ۱ ص ۲۷۱، باب فضل الفاتحہ وخواتم سورۃ البقرۃ)" ﴿ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے۔ دروازے کھلنے کی آواز اوپر سے سنی سر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا ہے۔ جو آج تک کبھی نہیں کھلا۔ اس سے ایک فرشتہ اترا، کہا یہ فرشتہ آج ہی زمین پر اترا ہے۔ اس سے پہلے کبھی نہیں اترا۔ پھر اس فرشتے نے سلام کیا۔﴾

۱۱..... (بخاری شریف کے ج ۱ ص ۲، باب کیف کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ) میں حدیث ہے کہ حضور ﷺ کے پاس پہلے غار حرا میں جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور تین دفعہ آپ کو بھینچا اور پھر اقرأ باسم ربک نازل فرمائی۔

۱۲..... (بخاری ج ۱ ص ۱۲، باب سوال جبرائیل علیہ السلام النبی ﷺ عن الایمان والاسلام والاحسان) میں حدیث ہے کہ تمام صحابہؓ کے روبرو جبرائیل علیہ السلام بہت سفید لباس پہنے حضور ﷺ کی خدمت میں دو زانو بیٹھے اور چند سوال کئے۔ آپ ﷺ نے جواب دیئے پھر اٹھ کر چلے گئے اور غائب ہو گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام تھے تم کو دین سکھلانے آئے تھے۔

۱۳..... حضور ﷺ نے (بخاری ج ۱ ص ۲۹۳، باب حدیث ابرص واقرع واعمی)

میں فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین آدمیوں کے پاس (اقرع، ابرص، اعمی) کے پاس ایک فرشتہ شکل بدل کر امتحان کے طور پر بھیجا تھا۔

نوٹ: غرض بہت سی آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ فرشتے باذن اللہ آسمان سے زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ مرزا قادیانی محض خود غرضی سے انکار کر رہے ہیں اور تحریف کر رہے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ نزول و حیات عیسیٰ علیہ السلام کے امکانات ختم ہو جائیں۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی نے (میزان الکبریٰ ص ۱۰ ج ۱) میں لکھا ہے کہ آئمہ اربعہ کے نزدیک ظاہر نص سے عدول کرنا کسی دلیل شرعی کے بغیر حرام ہے اور جمہور اہل سنت کا اجماعی مسئلہ ہے کہ "النصوص یحمل علی ظواهرها والعدول عنها الحاد" چنانچہ مرزا قادیانی نے خود اس کو تسلیم کیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۴۰، خزائن ج ۳ ص ۳۹۰)

اور (ازالہ اوہام ص ۶۲۹، ۶۳۰، خزائن ج ۳ ص ۴۳۹) کی عبارتیں میں نقل کر چکا۔

حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے قرآن کریم کی تفسیر اپنی رائے سے کی اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ (ترمذی ج ۲ ص ۱۲۳، باب ما جاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ)

اور خود مرزا قادیانی نے بھی فرمایا ہے کہ "اگر قرآن اور حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو تو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔"
(ازالہ ص ۵۴۸، خزائن ج ۳ ص ۵۵۹)

مرزائی عقیدہ نمبر ۱۶ ... انکار نزول ملائکہ

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدہ میں یہ بالکل باطل ہے۔ ملائکہ ارواح کواکب کا نام ہے وہ کبھی زمین پر اپنا مستقر چھوڑ کر نہیں آسکتے۔ نہ جبرئیل علیہ السلام ہی سے کہ زمین پر آسکتا ہے۔ حضرت روح کو [illegible] کا نزول وحی سب [illegible]

"مجھے ان اسلامی [illegible] کہ اس بات سے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بداہت باطل بھی ہے۔ کیونکہ اگر یہی ضروری ہوتا کہ ملائک اپنی خدمات کی بجا آوری کے لئے اپنے اصلی وجود کے ساتھ زمین پر اترا کرتے تو پھر ان سے کوئی کام انجام پذیر ہونا بالکل ممکن نہ تھا۔"
(توضیح مرام ص ۴۳، خزائن ج ۳ ص ۷۳)

"ملائکہ اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف

مرزا قادیانی کے بعد برسوں زندہ رہے اور اپنی موت سے مرے۔ خود ڈاکٹر صاحب صادق کے شہزادے بنے رہے۔ چونکہ ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو مرزا قادیانی نے ڈاکٹر صاحب کے مقابلہ میں اردو اخبارات میں اشتہار شائع کیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ: ”میں صادق کا شہزادہ ہوں۔ کوئی مجھ پر غالب نہیں آ سکتا۔ بلکہ خود عبدالحکیم خاں میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائے گا۔“

(منقول از ... اعلان الحق ص۴۲، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۵۹)

اس اشتہار کی پیشانی تھی کہ: ”خدا سچے کا حامی ہو۔“ (مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۵۷)

پھر ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو اشتہار شائع کیا۔ جس میں یہ الفاظ تھے کہ: ”دشمن (عبدالحکیم خاں) جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔“

(مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۹۱، الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء بابت نومبر ۱۹۰۷ء منقول از اعلان الحق ص۲۶)

افتراء علی الرسول

۱… ”لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیشین گوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو علماء اسلام کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔“

(اربعین نمبر۳ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۱۱، خزائن ج۱۷ ص۵۳)

نوٹ! قرآن کریم کی کسی آیت میں یہ مضمون نہیں اور نہ کسی حدیث میں ہے۔ محض افتراء علی اللہ والرسول ہے۔

۲… ”احادیث نبویہ میں پیشین گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔“

(حقیقت الوحی ص۳۹۰، خزائن ج۲۲ ص۴۰۶)

نوٹ! کسی حدیث میں یہ مضمون نہیں آیا۔ محض افتراء علی الرسول ہے اور پھر وہ شخص جو پیدا ہوگا اور اپنے تئیں عیسیٰ و ابن مریم کہلائے گا۔ کیا وہ جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ درحقیقت نہ ہوگا بلکہ کہلائے گا۔ حدیث موضوع گھڑ کر افتراء علی الرسول بھی کیا۔ لیکن پھر بھی خود غرضی پردہ خفا میں رہی۔

۳… ”ایک روایت میں لکھا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوگئے۔“

(البدر ۱۹ دسمبر ۱۹۰۷ء، ملفوظات ج۹ ص۱۳۴)

نوٹ! اگر مرزا قادیانی کے جھوٹ دیکھنا چاہو تو خاتمہ وغیرہ سے شائع شدہ رسائل کا مطالعہ کرو ان میں کئی سو جھوٹ گنائے گئے ہیں۔ (الحمد للہ وہ تمام رسائل احتساب قادیانیت کی ج ۵ اور ۶ میں شائع ہو چکے۔ فالحمد للہ۔ فقیر مرتب!)

مرزا قادیانی کے بعض اعلانیہ جھوٹ اور حیرت انگیز تعلیاں

بطور نمونہ چند جھوٹ بیان کرتا ہوں۔

۱۔ "مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ وہ کاذب ہے۔ مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔"

(اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴)

نوٹ! یہ صریح کذب ہے بتاؤ کہاں اور کس کتاب میں ایسا لکھا ہے۔ مولوی غلام دستگیر کی کتاب مدت سے شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ ([illegible] اربعین نمبر ۳ ص ۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۶)

نوٹ! الحمد للہ مولانا قصوری مرحوم کی کتاب بھی احتساب قادیانیت کی ج ۱۰ میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ (فقیر مرتب)

۲۔ (اخبار بدر ج ۲ نمبر ۳۹ ص ۵، ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء، ملفوظات ج ۹ ص ۴۴۰) میں لکھتے ہیں کہ: "جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہو گئے۔"

نوٹ! یہ دعویٰ بھی محض غلط اور بڑا بھاری جھوٹ ہے۔ صوفی عبدالحق صاحب کے سوا کس سے مرزا قادیانی نے مباہلہ کیا۔ وہ تو زندہ رہے۔ مرزا قادیانی ان کے سامنے ہی پہلے مر گئے۔ صوفی صاحب نے مرزا قادیانی سے مباہلہ کے چھ ماہ بعد ۱۳۱۲ھ میں اس کے اثر کا اشتہار دیا۔ اس کی شروع کی عبارت یوں ہے: "کیوں مرزا جی! مباہلہ کی لعنت اچھی طرح پڑ گئی یا کچھ کسر ہے۔" مگر مریدوں کی کذب پرستی کا یہ حال ہے کہ اپنے مرشد کے اس دعویٰ کو سچ مان کر بے دھڑک اب تک یہی دعویٰ کر رہے ہیں۔

۳۔ ۱۹۰۲ء میں مرزا قادیانی (رسالہ تحفۃ الندوہ ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۹۶) میں لکھتے ہیں کہ: "قرآن نے میری گواہی دی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ

مثیل موعود ہے کہ جو کچھ زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے بھی گواہی دی ہے اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔''

نوٹ: یہ کل دعوے محض غلط اور صریح جھوٹ ہیں۔ اگر اس کا مطلب یہ لیا جائے کہ قرآن وحدیث نے مجھ جیسے بندے کی گواہی دی ہے تو ہم اس قول کو نہایت بیچ سمجھیں گے۔ مگر مرزا قادیانی کا مقصد تو یہی ہے کہ مختلف طور سے اپنا افضل الانبیاء ہونا ثابت کریں۔

۴۔ ''میرے ہی زمانہ میں حسب منشاء احادیث صحیحہ اور قرآن شریف اور پہلی کتابوں کے طاعون آئی۔'' (حقیقت الوحی ص ۴۴، خزائن ج ۲۲ ص ۴۸)

۵۔ ''اور میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت توریت اور انجیل اور قرآن شریف میں خبر موجود ہے کہ اس وقت آسمان پر خسوف کسوف ہوگا اور زمین پر سخت طاعون پڑے گی۔'' (دافع البلاء ص ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸)

نوٹ: قرآن شریف اور احادیث صحیحہ میں ہرگز ہرگز کوئی ایسی خبر نہیں ہے کہ جو مرزا قادیانی کی نسبت اور ان کے زمانہ کی نسبت دی گئی ہو۔ یہ محض غلط اور صریح جھوٹ ہے۔ آسمان پر خسوف کسوف کا واقع ہونا کوئی نئی بات نہیں۔ ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا ہے۔ خاص رمضان کی تاریخ ۱۳، ۲۸ کو کئی مدعیوں کے زمانہ میں خسوف کسوف واقع ہوا۔

دارقطنی کے اثر ضعیف کا مطلب مرزا قادیانی کے صریح خلاف ہے

''حدثنا يونس بن بكير عن عمرو بن شمر عن جابر عن محمد بن علي قال ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف

۱؎ (التعلیق المغنی حاشیہ دارقطنی ج ۲ ص ۶۵) میں ہے کہ ''عمرو بن شمر عن جابر كلاهما ضعيفان لا يحتج بهما'' اور شرح مسند امام اعظم ملا علی قاری میں ہے کہ ''قد روى الترمذي في كتاب العلل من الجامع الكبير حدثنا محمد بن غيلان عن جرير عن يحيى الحماني قال سمعت ابا حنيفة يقول ما رأيت اكذب من جابر الجعفي ولا افضل من عطاء بن رباح - وفي الميزان الذهبي سمعت ابا حنيفة يقول ما رأيت افضل من عطاء ولا اكذب من جابر الجعفي ما اتيته بشيء الا جاءني فيه بحديث وزعم ان عنده كذا وكذا الف حديث لم يظهرها''

اور (تقریب التہذیب ج ۲ ص ۳۸۶) میں ہے کہ یونس بن بکیر بن واصل الشیبانی صدوق یخطی۔

القمر فی اول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم یکونا منذ خلق اللّٰه السموات والارض (دار قطنی ج۲ ص۶۵ باب صفة صلوٰة الخسوف والکسوف وھیئتھما) ”ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان اور زمین پیدا کئے گئے ہیں ظاہر نہیں ہوئیں۔ رمضان کی پہلی تاریخ چاند گہن لگے گا اور رمضان کی ۱۴ کو سورج گہن لگے گا۔ جب سے اللہ نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا یہ واقعہ ظاہر نہیں ہوا۔“ یعنی اس روایت میں بطور خرق عادت برخلاف اہل نجوم اول شب اور ۱۴ تاریخ خسف اور کسف کے لئے مراد ہے۔ جب سے زمین وآسمان پیدا کئے گئے۔ یہ کسف وخسف نہیں ہوئے اور خود قرآن کریم کے محاورہ میں قمر کا لفظ ہلال اور بدر کو عام ہے۔

”والقمر قدرناه منازل حتی عاد کالعرجون القدیم (یٰسین:۳۹)“

”وقدرناه منازل لتعلموا عدد السنین والحساب (یونس:۵)“ علامہ زمخشری جو مرزا قادیانی کے نزدیک ”لغت کے بے مثل امام ہیں۔ جس کے مقابل پر کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔“ (براہین حصہ پنجم ص۶۰، خزائن ج۲۱ ص۲۳۱)

(تفسیر کشاف ج۴ ص۲۰ زیر آیت والقمر قدرناه منازل) میں لکھتے ہیں کہ: ”وھی ثمانیة وعشرون منزلا ینزل القمر کل لیلة فی واحد منھا لا یتخطاه ولا یتقاصر من لیلة المستھل الی الثمانیة والعشرین ثم یستتر لیلتین او لیلة!“ یہ ۲۸ منزلیں ہیں ہر رات قمر ایک منزل میں نازل ہوتا ہے۔ نہ اس سے تجاوز کرتا ہے اور نہ کمی۔ پہلی رات سے ۲۸ تک پھر دو رات یا ایک رات مستتر ہوتا ہے۔)

اور (مکتوبات مجدد ج۲ مکتوب ۶۷ ص۱۹۰،۱۹۱) میں ہے کہ: ”در زمان ظہور سلطنت او (مہدی) در چہاردہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد ودر اول آں ماہ خسوف قمر برخلاف عادت زمان وبرخلاف حساب منجمان“ (مہدی کی سلطنت ظاہر ہونے کے زمانہ میں رمضان کی ۱۴ کو سورج گرہن اور اول تاریخ کو چاند گرہن بطور خرق عادت حساب منجمین کے برخلاف واقع ہوں گے۔)

اور قرآن کریم میں تو اس علامت کا کچھ ذکر ہی نہیں۔ یہ محض افتراء علی اللہ ہے اور بس!
باقی رہا طاعون یہ بالکل افتراء علی اللہ ہے کہ قرآن کریم میں مرزا قادیانی کے زمانہ میں طاعون آنے کا ذکر ہے۔ معاذ اللہ! کس قدر افتراء ہے۔ یا مہدی یا نزول مسیح کی علامت تو بتلائی ہو۔ اپنے جی سے جو چاہتے ہیں قرآن کریم پر افتراء کرتے ہیں اور واضح نہ سمجھیں کہ طاعون کو کس

وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا

آوازیں دے کر اڑ جاتی تھی۔

(تاریخ الخلفاء ص۲۹۰، ۲۹۱، ذکر المتوکل علی اللہ جعفر مکتبہ نزار مصطفی مکہ مکرمہ)

اور ایک سال شوال میں رات کو چاند گرہن ہوا اور دن میں جب سخت اندھیرا ہو
پھر ایک کالی ہوا چلی جو تہائی رات تک رہی اس کے بعد ایک سخت زلزلہ آیا اکثر شہر تباہ ہو گئے۔
عمارتوں میں سے ایک لاکھ پچاس ہزار آدمی نکالے گئے اور ایک سال ایسا قحط پڑا کہ لوگوں نے
مردار کھائے۔ (تاریخ الخلفاء ص۳۰۸، ذکر المعتضد باللہ احمد)

اور ۳۴۴ھ میں سخت سخت زلزلے بہت جگہ آئے اور کئی جگہ خسف ہوئے۔ شہر طالقان
سب خسف ہو گیا۔ تیس آدمی بچے اور رے میں ۱۵۰ گاؤں خسف ہو گئے اور حلوان میں اس سے
زیادہ اور بڑے بڑے مردے زمین نے پھینک دیئے اور چشمے بہ پڑے اور ایک قصبہ کا قصبہ مع
انسانوں اور حیوانوں اور شجر و حجر کے نصف النہار تک آسمان اور زمین میں معلق رہا۔ پھر خسف کر دیا
گیا اور اس قدر زمین پھٹی کہ اس سے سخت بدبودار پانی اور دخان عظیم نکلا۔

(تاریخ الخلفاء ص۳۳۹، ذکر المطیع للہ ابو القاسم)

اور ۴۲۳ھ میں ایک بادل اٹھا اور موصل میں پانی کی جگہ آگ برسی جس سے بہت سے
مواضع اور گھر جل کر خاکستر ہو گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص۳۵۴)

اور ۵۲۴ھ میں یمن میں بالکل خون کی بارش ہوئی۔ جس سے تمام زمین خون سے تر
ہو گئی۔ (تاریخ الخلفاء ص۳۵۷)

اور ۵۲۹ھ میں سواد میں نارنگی کے برابر اولے گرے کہ گھر اور مواشی اور بہت خلقت
مر گئی اور تباہ ہو گئی۔ (تاریخ الخلفاء ص۳۶۳)

اور ۵۹۳ھ میں ایک ستارہ عظیم تو تارے کے ٹوٹنے سے بڑی دہشت ناک کڑک ہوئی
کہ تمام مکان ہل گئے۔ (تاریخ الخلفاء ص۳۶۹)

اور ۵۹۶ھ میں ایسا سخت قحط پڑا کہ آدمیوں نے مردار اور آدمیوں کو کھایا اور قبروں کو
کھود کر مردوں کو کھایا اور بھوک کے مارے بہت خلقت مر گئی اور گاؤں کے گاؤں ہلاک ہو گئے۔
چلنے والوں کے قدم ہر جگہ مردوں پر پڑتے تھے اور ۵۹۹ھ میں گرمی کی آخری راتوں میں اس قدر
تموج ہوا۔ صبح تک جیسے ٹڈیوں کا دل اترتا ہو۔ (تاریخ الخلفاء ص۳۶۹)

اور (ازالہ اوہام ص۱۳۳، ۱۳۴، خزائن ج۳ ص۲۶۰، ۲۶۱) میں تحریر فرماتے ہیں کہ: ”جب

اسرائیل کو تجھ سے روک لیا تھا اور ان کو تجھ تک پہنچنے نہیں دیا۔ کیا یہی نعمت ہے کہ سب دشمن ہوا دیئے پکڑ لیں کلف ہے؟۔

۱۱ اور پھر کیسی تسلی دی تھی اور اطمینان کرایا تھا: "انی متوفیک ورافعک الیّ (آل عمران:۵۵)" معاذ اللہ! یہ تو دھوکہ بازی ہوئی کیونکہ اس کا ثمرہ یہی نکلا کہ یہود کے ہاتھ پکڑوا کر صلیب پر لٹکا دینے کے بعد تیرا دم نکلنے نہ دوں گا اور تجھے قریب الموت بنا دوں گا۔ یہاں تک کہ یہود مردہ گمان کر اور اپنی دانست میں مار کر چھوڑ دیں گے۔ کیا اطمینان دہی اسی کا نام ہے؟۔

۱۲ اور کہا "ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین (آل عمران:۵۴)" کیا یہی اللہ کی تدبیر کا غلبہ ہے۔

۱۳ واضح ہو کہ صلبوہ میں یہ صلیب اس صلب سے مشتق نہیں ہے۔ جس کے معنی عربی میں پیٹھ کے ہیں۔ بلکہ یہ صلب صلیب سے ماخوذ ہے۔ جو چلیپا کا معرب ہے۔

(کما فی مجمع البحار ج۳ ص۳۴۲ والمنجد ص۴۵۸۔ لسان العرب)

جس کے معنی خون اور چربی کے ہیں اور سولی پر چڑھانے اور پھانسی دینے سے بھی چونکہ خون اور چربی بہتی ہے۔ لہٰذا اس شخص کو جو سولی پر چڑھایا جائے مصلوب کہا جاتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ مصلوب کا اطلاق اس کے مر جانے کے بعد ہوگا اور قبل از مقتولیت نہیں ہو سکتا۔ المنجد (ص۴۵۸) میں ہے: "صلبه وصلّبه علقه علی الصلیب استخرج ودکها ای سلیل منها" یعنی صلبہ اور صلّبہ کے معنی سولی پر لٹکانے کے ہیں کیونکہ اس سے چربی اور خون بہتے ہیں۔ ہاں سولی پر چڑھانا بھی چونکہ منجملہ اسباب قتل کے ہے اس وجہ سے صلب کا اطلاق مجازاً قتل پر بھی آتا ہے۔ چنانچہ (لسان العرب ج۱ ص۳۹۱) میں ہے۔ "الصلب القتل المعروف" اور آیت میں چونکہ مطلق قتل کی نفی پہلے وما قتلوہ سے ہو چکی ہے۔ جس میں قتل صلیبی بھی داخل ہے۔ بلکہ قتل سے مراد ہی اس جگہ قتل صلیبی ہے۔ لہٰذا وما صلبوہ سے معنی قتل کے مجازی طور پر بھی نہیں لے سکتے۔ ورنہ کلام الٰہی لغو ہوا جاتا ہے۔ بلکہ آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ یہود نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ قتل کیا اور نہ صلیب پر لٹکایا۔

۱۴ رفع کے حقیقی اور لغوی معنی جب کہ رفع کا مورد کوئی جسم ہوتا ہے تو رفع جسمانی ہی کے ہوتے ہیں۔ "قال الراغب فی المفردات الرفع یقال تارة فی الاجسام الموضوعة اذا اعلیتها من مقرها نحو ورفعنا فوقکم الطور وقوله

تعالی اللہ الذی رفع السموات بغیر عمد ترونھا - وتارۃ فی البناء اذا طولتہ نحو قولہ تعالی واذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل وتارۃ فی الذکر اذا مدحتہ نحو قولہ تعالی ورفعنا لک ذکرک - وتارۃ فی المنزلۃ اذا شرفتھا نحو قولہ تعالی رفعنا بعضھم فوق بعض درجات - نرفع درجٰت من نشاء - رفیع الدرجات انتھی کلامہ (تاج العروس ج ۰۰ ص ۰۰۰ - ۰۰۰ مفردات ص ۲۰۹) ''نیز امام راغب نے مفردات میں فرمایا ہے کہ رفع کا کبھی جسم میں استعمال ہوتا ہے۔ جس کو اس کی جگہ سے اوپر اٹھائے جیسے ''رفعنا فوقکم الطور (بقرہ: ۶۳) ''یعنی ہم نے تمہارے اوپر طور کو اٹھالیا اور'' قولہ تعالی الذی رفع السموات بغیر عمد (رعد: ۲) ''یعنی وہ ذات جس نے بغیر ستون کے آسمانوں کو اٹھایا اور کبھی بناء میں استعمال ہوتا ہے جس کو تو طویل کرے جیسے ''اذ یرفع ابراھیم القواعد من البیت واسماعیل (بقرہ: ۱۲۷) ''یعنی جب ابراہیم و اسماعیل علیہم السلام بیت اللہ شریف کی بنیاد کو اٹھاتے تھے اور کبھی ذکر میں استعمال ہوتا ہے۔ جب تو اس کی مدح کرے اور اس کو شہرت اور عزت دے اور جیسے ''رفعنا لک ذکرک (انشراح: ۴) ''یعنی ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا اور کبھی مرتبہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جب تو کسی کو بلند درجہ عطاء کرے یا بلند درجہ بیان کرنا چاہے۔ جیسے ''رفعنا بعضھم فوق بعض درجٰت (زخرف: ۳۲) ''یعنی ہم نے بعض کے مرتبہ کو بعض پر بلند کیا۔ ''نرفع درجٰت من نشاء (یوسف: ۷۶) ''یعنی ہم جس کو چاہتے ہیں درجہ بلند کرتے ہیں۔ ''رفیع الدرجٰت (غافر: ۱۵) ''بلند مرتبہ والا۔'' لہٰذا آیت ''رفعہ اللہ الیہ ''میں جب درجات کا لفظ تک نہیں اور نہ کوئی قرینہ صارفہ ہے۔ محض اپنی خود غرضی سے روح یا درجہ کا رفع مراد لینا نصوص قطعیہ سے اعراض ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ

۱. ''لا یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض'' ''یعنی حضور ﷺ رفع حاجت کے لئے اپنا کپڑا نہیں اٹھاتے تھے۔ یہاں تک کہ زمین کے قریب ہوتے تھے۔''

(مجمع البحار ج ۲ ص ۳۵۷)

۲. ''کان یکثر ان یرفع طرفہ الی السماء'' ''یعنی حضور ﷺ انتظار وحی میں اکثر اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے تھے۔'' (مجمع البحار ج ۲ ص ۳۵۸)

۳. ''فرفع الی رسول اللہ ﷺ الصبی ونفسہ تتقعقع (مشکوۃ

باب الجنائز ص ۱۷۰) "﴿یعنی لڑکے کو حضور ﷺ کی طرف اٹھا کر لایا گیا اور اس کا سانس اکھڑ رہا تھا اور سینے میں حرکت کر رہا تھا۔﴾

۴۔ "فرفعه الى يده ليراه الناس" ﴿یعنی حضور ﷺ نے پانی کو اپنے ہاتھوں سے اونچا کیا تاکہ لوگ اس کو دیکھیں۔﴾ (بخاری ج ۱ ص ۲۵۶)

۵۔ "لا ترفعن رؤسكن حتى يستوى الرجال جلوساً" ﴿یعنی حضور ﷺ نے عورتوں سے فرمایا تھا کہ اپنے سروں کو سجدے سے مت اٹھاؤ یہاں تک آدمی برابر سیدھے بیٹھ جائیں۔﴾ (بخاری ج ۱ ص ۱۱۵)

۶۔ "ارفع يدك فرفع يده فاذا آية الرجم (بخاری ج ۲ ص ۱۰۱۱، باب احكام اهل الذمه) "﴿یعنی عبداللہ بن سلام نے یہودی سے فرمایا کہ اپنا ہاتھ تو اٹھا اس نے اپنا ہاتھ اٹھایا اس کے نیچے آیت رجم تھی۔﴾

۷۔ "رفع يديه، رفع رأسه" کثرت سے احادیث میں آیا ہے۔

۸۔ عامر بن فہیرہ کا بیر معونہ کے دن شہید ہونے کے بعد جسد عنصری آسمان کی طرف اٹھایا جانا درج ہے۔ "قال لقد رأيته بعد ما قتل فرفع الى السماء حتى انى لانظر الى السماء بينه وبين الارض ثم وضع (بخاری شریف ج ۲ ص ۵۸۷، باب غزوة الرجيع ورعل وذكوان) "﴿یعنی میں نے قتل ہو جانے کے بعد ان کو دیکھا کہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یہاں تک کہ میں نے ان کو زمین و آسمان میں معلق دیکھا پھر رکھے گئے۔﴾

۹۔ حضور ﷺ نے ایک دفعہ صاحبزادی امامہ بنت زینب کو کندھے پر اٹھا کر نماز پڑھی۔ "فاذا ركع وضعها واذا رفع رفعها" ﴿یعنی جب رکوع کو جاتے اتار دیتے تھے اور جب سجدہ سے فارغ ہو کر اٹھتے تھے تو امامہ کو کندھے پر اٹھا لیتے تھے۔﴾

۱۰۔ "قد رفع اكلته الى فيه فلا يطعمها (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۰) "﴿یعنی اچانک قیامت قائم ہو جائے گی کہ ایک شخص لقمہ منہ کی طرف اٹھائے گا وہ اس کو کھا نہیں سکے گا۔﴾

۱۱۔ اس آیت کے متعلق حضرت ابن عباسؓ و ضحاکؒ ابن جریر رئیس المفسرین کی تفسیر سنئے۔ "عن ابن عباس قال لما اراد الله ان يرفع عيسى عليه السلام الى السماء خرج الى اصحابه وفي البيت اثنا عشر رجلا من

ابن جریر سے روایت ہے کہ اللہ نے عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھایا ہے۔ ﴾

ایک شبہ کا ازالہ

مرزائی مجبور ہو کر کہا کرتے ہیں کہ "رفعہ اللہ الیہ" اور "رافعک الیٰ" میں آسمان کا لفظ کہاں ہے۔ بلکہ ان میں تو یہ ہے کہ اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ کیا خدا تعالیٰ آسمانوں میں محدود ہے۔

جواب!

۱ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "رافعک الیٰ کے یہی معنی ہیں کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے تو ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی۔ جہاں جہاں رافعک یا بل رفعہ اللہ الیہ ہے اس سے مراد ان کی روح کا اٹھایا جانا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۴۴، خزائن ج ۳ ص ۲۲۳)

اور لکھتے ہیں کہ: "ہم بھی کہتے ہیں کہ مسیح بھی مع جسم آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ مگر اس جسم کے ساتھ جو اس عنصری جسم سے الگ ہے۔ اس قسم کے جسم کے ساتھ حضرت مسیح علیہ السلام کا آسمان پر جانا ہمیں دل و جان منظور ہے۔"

(ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص ۲۱۴، ۲۱۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۹۰)

جس جگہ سے مرزا قادیانی نے آسمان کو سمجھا ہے وہیں سے اہل اسلام بھی سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی کی وحی ہے کہ: "انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلیٰ کأن اللہ نزل من السماء" ﴿یعنی ایک لڑکے کی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ پس اگر خدا آسمان پر نہیں تو یہ الفاظ تو اور مہمل ہیں۔ ﴾

(حقیقت الوحی ص ۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۹۸، ۹۹)

۲ قرآن کریم میں ہے کہ "أأمنتم من فی السماء ان یخسف بکم الارض (الملک:۱۶)" ﴿یعنی کیا تم اس ذات سے بےخوف ہو گئے جو آسمان میں ہے کہ تم کو زمین میں دھنسا دے۔ ﴾

"ثم استوی علی العرش (اعراف:۵۴)" ﴿یعنی پھر اللہ تعالیٰ عرش پر مستوی ہوا۔ ﴾

حدیث شریف میں ہے کہ "فقال لها این اللہ قالت فی السماء قال من انا

علیہ السلام کے قتل پر اپنی موت سے پہلے اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔ حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث میں قبل موتہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع فرمائی گئی ہے جو مرفوع ہے۔ ''عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم عدلا یقتل الدجال ویقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویضع الجزیۃ ویفیض المال حتی یکون السجدۃ واحدۃ للہ رب العالمین واقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ الخ ثم یعیدہا ابو ہریرۃ ثلث مرات (مسلم ج ۱ ص ۸۷ باب نزول عیسی علیہ السلام حاکما بشریعۃ نبینا ﷺ، تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۴ زیر آیت ان من اہل الکتاب، در منثور ج ۲ ص ۲۴۲) ''حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں ابن مریم خلیفہ اور امیر عادل ہو کر نازل ہوں گے۔ دجال کو قتل کریں گے اور خنزیر کے قتل کا اور صلیب کے توڑنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کر دیں گے اور مال کو بہا دیں گے۔ یہاں تک کہ سجدہ ایک اللہ رب العالمین ہی کے لئے ہو جائے گا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھو وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ'' یعنی ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ پھر ابو ہریرہؓ اس کو تین دفعہ دہراتے تھے۔ یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے کہ خود حضور ﷺ نے حدیث نزول عیسیٰ علیہ السلام فرمانے کے بعد استشہاداً آیت تلاوت فرمائی ہے۔ پھر اس کو ابو ہریرہؓ بھی دہراتے تھے اور بخاری و مسلم وغیرہ کی روایتوں میں جن الفاظ میں ابو ہریرہؓ پر موقوف ہے۔ وہ بھی مرفوع ہی کے حکم میں ہے۔ بلکہ مرفوع ہی ہے۔

چنانچہ امام طحاوی نے ابن سیرین سے لکھا ہے۔ ''عن محمد بن سیرین انہ کان اذا حدث عن ابی ہریرۃ فقیل لہ عن النبی ﷺ فقال کل حدیث ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ (شرح معانی الآثار ج ۱ ص ۱۹ باب سور الہرۃ)'' محمد بن سیرین سے ہے کہ جب وہ ابو ہریرہؓ سے حدیث بیان کرتے تو ان سے کسی نے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ سے ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں۔ ابن سیرین نے کہا کہ ابو ہریرہؓ کی ہر حدیث نبی ﷺ سے ہے۔

۲ ''عن ابی ہریرۃ مرفوعاً لیس بینی وبین عیسیٰ علیہ السلام نبی وانہ نازل فاذا رأیتموہ فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض ینزل بین ممصرتین کأن رأسہ یقطر وان لم یصبہ بلل

فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویھلک اللہ فی زمانہ الملل کلھا الا الاسلام ویھلک اللہ فی زمانہ المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیہ المسلمون (اخرجہ ابوداؤد ج۲ ص[illegible] باب خروج الدجال) ''ابوہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور تحقیق وہ نازل ہوں گے۔ جب ان کو دیکھو پہچان لو وہ ایک آدمی متوسط سرخ سفید ہوں گے۔ وہ دو زرد چادروں میں نازل ہوں گے گویا کہ سر سے پانی ٹپک رہا ہے اگرچہ تری نے مس نہیں کیا۔ اسلام پر جہاد کریں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے۔ ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ اسلام کے سوا تمام دینوں کو تباہ کر دے گا اور ان کے زمانہ میں مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ چالیس برس زمین میں رہیں گے پھر وفات ہوگی۔ مسلمان نماز جنازہ پڑھیں گے۔''

اور حضرت ابن عباسؓ کی صحیح روایت میں ہے کہ: ''قبل موته ای قبل موت عیسی علیه السلام (تفسیر ابن جریر ج۶ ص[illegible]، ابن کثیر ج[illegible] ص[illegible])'' یعنی قبل موتہ کی ضمیر کا مرجع عیسیٰ علیہ السلام ہے۔

اور علامہ ابن جریر لکھتے ہیں کہ: ''وانما قوله لیؤمنن به فی سیاق ذکر عیسی وامه والیهود فغیر جائز صرف الکلام عما هو فی سیاقه الی غیره الا بحجة یجب التسلیم لها من دلالة ظاهر التنزیل او خبر عن الرسول تقوم به الحجة فاما الدعاوی فلا تتعذر علی احد فتاویل الآیة اذا کان الامر علی ما وصفت وما من اهل الکتاب الا لیؤمنن بعیسی قبل موت عیسی (تفسیر ابن جریر ج[illegible] ص[illegible])'' ترجمہ: بے شک قول باری تعالیٰ لیؤمنن به قبل موته سیاق ذکر عیسیٰ، ان کی ماں اور یہود میں ہے۔ پس سیاق کلام سے غیر کی طرف کلام کو پھیرنا غیر جائز ہے۔ لیکن حجت کے ساتھ جس کا تسلیم کرنا واجب ہو ظاہر تنزیل کی دلالت سے یا حدیث رسول اللہ ﷺ سے جو اس پر حجت قائم ہو لیکن محض دعاوی کرنا تو کسی پر مشکل نہیں ہیں۔ پس جب امر ایسا ہے جیسا میں نے وصف کیا تو آیت کے معنی یہ ہوں گے کہ نہیں کوئی اہل کتاب مگر وہ ضرور ایمان لائیں گے عیسیٰ علیہ السلام پر عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے سے پہلے۔

اور علامہ ابن کثیرؒ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: "هو الصحيح لان المقصود من سياق الاية هذا القول هو الحق (تفسير ابن كثير ج ۲ ص ۴۰۲)" (یعنی یہی بات صحیح ہے آیت کے سیاق سے یہی مقصود ہے اور یہی قول حق ہے۔)

اور حافظ حدیث علامہ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ: "هذا مصير من ابى هريرةؓ الى ان الضمير في قوله قبل موته يعود على عيسى عليه السلام اى الا ليؤمنن بعيسى قبل موت عيسى وبهذا جزم ابن عباسؓ فيما رواه ابن جرير من طريق سعيد بن جبير عنه باسناد صحيح ومن طريق ابى رجاء عن الحسن قال قبل موت عيسى عليه السلام والله انه الان لحى ولكن اذا نزل آمنوا به اجمعون ونقله عن اكثر اهل العلم (شرح صحيح بخارى ج ۶ ص ۳۸۵ باب واذكر فى الكتاب مريم)" (یہ حدیث ابو ہریرہؓ سے ظاہر کرتی ہے کہ یہ اور موتہ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ یعنی کوئی بھی اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا اور اسی پر ابن عباسؓ نے جزم کیا ہے۔ اس روایت میں جو سعید بن جبیر کے طریق سے اسناد صحیح کے ساتھ ان سے مروی ہے اور ابی رجاء کے طریق سے حسن بصری سے روایت ہے کہ قبل موتہ عیسیٰ علیہ السلام کے۔ اللہ کی قسم عیسیٰ علیہ السلام اس وقت تک زندہ ہیں۔ لیکن جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لائیں گے اور اس کو اکثر اہل علم سے نقل کیا ہے۔)

(عینی شرح بخاری ج ۱۶ ص ۲۵۲، مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ج ۱۰ ص ۱۳۱، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، تفسیر کبیر ج ۱۱ ص ۱۰۳، تفسیر روح المعانی ج ۶ ص ۱۵، تفسیر در منثور ج ۲ ص ۲۴۱) وغیرہ میں بھی اسی طرح ہے اور شہید کے صلہ میں علیٰ اس وجہ سے ہے کہ شہید معنی رقیب کو متضمن ہے۔ یہی اس کے صلہ میں بھی علیٰ آ جاتا ہے۔ جیسے کہ اس آیت میں ہے۔ "وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا (بقره:۱۴۳)" حالانکہ اس سے قبل جو مذکور ہوئے وہ پوری امت ہیں۔ جن پر حضور ﷺ شہید ہوں گے اور "كنت عليهم شهيدا ما دمت فيهم (مائده:۱۱۷)"

قبل موتہم کی قرأت شاذ ہے

قرأت شاذہ بالاتفاق قرآن کریم نہیں بلکہ قرأت متواترہ قرآن ہے اور اس کی تینوں روایتیں غیر صحیح اور منکر اور ضعیف ہیں۔

۱۔ ایک روایت میں علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں۔ (میزان الاعتدال ج ۵ ص ۱۴۳ طبع بیروت) میں ہے کہ: "قال احمد بن حنبل له (ای لعلیؒ بن طلحه) اشیاء منکرات وقال وحیم لم یسمع علی بن طلحه عن ابن عباسؓ" یعنی امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ علی بن طلحہ کی بہت سی روایتیں منکر ہیں اور وحیم فرماتے ہیں کہ علی بن طلحہ نے ابن عباس سے کچھ سنا تک نہیں اور (تہذیب التہذیب ج ۵ ص ۱۰۷) میں ہے کہ: "روی علی بن طلحه عن ابن عباس ولم یسمع عنه بینهما مجاهد" اور (ج ۵ ص ۲۰۷) میں ہے کہ: "قال یعقوب بن سفیان ضعیف الحدیث منکر لیس بمحمود المذهب" یعنی علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ حالانکہ ان سے سماع حاصل نہیں ان دونوں کے درمیان مجاہد کا واسطہ ہے اور یعقوب بن سفیان نے کہا کہ علی بن طلحہ ضعیف الحدیث منکر ہے۔ اس کا مذہب اچھا نہیں۔

اور (تقریب التہذیب ج ۱ ص ۳۴۵) میں ہے کہ: "علی بن طلحه ارسل عن ابن عباسؓ ولم یره" یعنی علی بن طلحہ ابن عباسؓ سے روایت کرتا ہے۔ حالانکہ علی بن طلحہ نے ان کو دیکھا تک نہیں۔

۲۔ اور دوسری روایت ابوحذیفہ سے ہے یہ کنیت ہے۔ موسیٰ بن مسعود یا شیخ یحییٰ ابن ہانی کی پہلا بالکل ضعیف اور دوسرا مجہول (میزان الاعتدال ج ۶ ص ۵۴۳) میں ہے کہ: "تکلم فیه احمد وضعفه الترمذی وقال ابن خزیمه لا احتج به" یعنی امام احمد نے اس میں کلام کیا اور ترمذی نے اس کو ضعیف کہا اور ابن خزیمہ نے کہا کہ اس کی روایت سے حجت نہ پکڑی جائے اور (تقریب التہذیب ج ۲ ص ۴۱۰) میں ہے کہ: "ابوحذیفه غیر منسوب شیخ یحیی بن هانی مجهول"

۳۔ اور تیسری روایت محمد بن حمید الرازی سے ہے۔ (میزان الاعتدال ج ۶ ص ۱۲۶، ۱۲۷) میں ہے کہ: "قال ابن شیبة کثیر المناکیر وقال البخاری فیه نظر وکذبه ابوزرعه ... وعن الکوسج قال اشهدانه کذا وقال صالح کنانتهم ابن حمید فی کل شئی یحدثنا ما رایت اجری علی الله منه کان یاخذ احادیث الناس فیقلب بعضه" یعنی ابن شیبہ نے فرمایا کہ محمد بن حمید کثیر منکر بیان کرنے والا ہے۔ بخاری نے کہا اس میں نظر ہے۔ ابوزرعہ نے اس کو جھوٹا کہا کوسج نے کہا میں شہادت

دیا ہوں کہ وہ جھوٹا ہے۔ صالح نے کہا کہ ہم ابن حمید کو ہر حدیث میں جو بیان کرتا متہم سمجھا کرتے تھے۔ میں نے کسی کو اس سے بڑھ کر دلیر نہیں دیکھا۔ حدیث کو لیتا تھا اور اس کے بعض کو الٹ پلٹ کر دیتا تھا۔

علاوہ ازیں قراۃ شاذہ بمقابلہ قرأت متواترہ اور احادیث متواترہ کے معنی پر عمل کرنا واجب ہے۔ نہ کہ قرأۃ متواترہ بمقابلہ شاذہ پر۔ لہٰذا اس قرأۃ شاذہ کی رو سے یہ معنی ہوں گے کہ سب اہل کتاب اپنی موت سے پہلے یعنی قوم یہود اپنے فنا ہونے سے قبل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائیں گے۔ گو اس وقت بہت قلیل ایمان لاتے ہیں یا سب اہل کتاب اپنی موت سے پہلے ایمان لائیں گے۔ اوّل زھوق روح کے وقت جو معتبر اور مفید نہیں۔ بنزول عیسیٰ علیہ السلام کے بعد اپنی طبعی موت سے پہلے سب کے سب ایمان لائیں گے۔ علامہ نووی باوجود احادیث متواترہ سے حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام مانتے ہوئے صرف اس قراۃ شاذہ ضعیفہ کی وجہ سے اس آیت کے معنی میں مغالطہ کھایا ہے۔

ایک شبہ کا ازالہ

قرآن کریم کی اس آیت سے اور احادیث نبویہ سے ثابت ہے کہ قریب قیامت میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے زمانہ میں سوائے اسلام کے سب دین ہلاک کر دئیے جائیں گے۔ نہ یہودیت رہے گی نہ نصرانیت۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں۔

اور عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کفر و شرک پھیلے گا یہاں تک کہ ایک قسم کی ٹھنڈی ہوا چلے گی اس سے تمام مسلمان ہلاک ہو جائیں گے اور دنیا میں سب مشرکین اور کافر رہ جائیں گے کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ رہے گا۔ ان پر صور پھونکا جائے گا اور دنیا کا خاتمہ ہوگا۔

”لاتقوم الساعة الا علی شرار الناس (ابن ماجه ص ۲۹۲، باب شدة الزمان) ““عن انس قال قال رسول الله ﷺ لاتقوم الساعة حتی لا یقال فی الارض الله الله ، لاتقوم الساعة علی احد یقول الله الله (مسلم ج ۱ ص ۸۴، باب ذهاب الایمان اخر الزمان)“

لیکن آیت ”اغرینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیمة (مائدہ:۱۴)“ یعنی ہم نے یہود میں باہمی بغض و عداوت قیامت تک ڈال دی۔

اور آیت ”والقینا بینهم العداوة والبغضاء الی یوم القیامة (مائدہ:۶۴)“ یعنی ہم نے نصاریٰ میں باہمی بغض و عداوت قیامت تک ڈال دی۔

اور آیت ’’جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ (آل عمران:۵۵)‘‘ یعنی اے عیسیٰ علیہ السلام میں تیرے متبعین کو کافروں پر قیامت تک غالب رکھنے والا ہوں۔ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہود اور نصاریٰ قیامت تک رہیں گے۔

’’قال رسول اللہ ﷺ لن یبرح ہذا الدین قائماً یقاتل علیہ عصابۃ من المسلمین حتی تقوم الساعۃ (صحیح مسلم ج۲ ص۱۴۳، باب قولہ ﷺ لا تزال طائفۃ من امتی ظاہرین علی الحق مشکوۃ ص۳۳۰، کتاب الجہاد)‘‘

’’اخرج مسلم عن جابر قال سمعت النبی ﷺ یقول لا تزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسیٰ علیہ السلام بن مریم (مسلم ج۱ ص۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوۃ ص۴۸۰، باب مرب سلعۃ)‘‘

’’وقال معاذ وھم بالشام (بخاری ج۲ ص۱۰۹۶)‘‘

’’وفی حدیثہ ان ھی المسلم حتی یاتیھم الساعۃ‘‘ یعنی یہ دین اسلام قیامت رہے گا۔ مسلمانوں کی ایک جماعت قیامت تک اسلام پر جہاد کرتی رہے گی۔ پھر عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ ان احادیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان بھی قیامت تک رہیں گے۔ یہاں تک کہ ان پر قیامت آجائے گی۔ الی یوم القیمۃ سے مراد زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یوم القیامہ کی ایک بڑی علامت ہیں اور ان کا نزول بالکل قیامت کے قریب ہی ہے۔ چنانچہ درمنثور میں بہت آثار لکھے ہیں۔ ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے نعمان بن بشیر سے یہ حدیث روایت کی اور اس کے بعد نعمان بن بشیرؓ نے استشہاداً یہ آیت پڑھی ’’جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ‘‘ اور (کنز العمال ج۱۴ ص۳۰۵، ۳۰۴، حدیث نمبر ۳۸۸۹۱، ۳۸۸۹۲) میں بھی ہے۔ اور ابن عساکر نے معاویہؓ سے اس حدیث کا اخراج کیا اور معاویہؓ نے اس کے بعد اس آیت کو پڑھا۔ فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے کہ: ’’ان المراد بقیام الساعۃ ساعتھم وان المراد بالذین یکونون ببیت المقدس الذین یحصرھم الدجال اذا خرج فینزل عیسیٰ علیھم فیقتل الدجال ویظھر الدین فی زمن عیسیٰ ثم بعد موت عیسیٰ تھب الریح المذکورہ‘‘ قیامت سے مراد خاص ان کی قیامت مراد ہے اور وہ لوگ جو بیت المقدس میں ہوں گے ان سے مراد وہ لوگ ہیں جن کو

دجال کا محاصرہ کرے گا جب وہ نکلے گا۔ پس عیسیٰ علیہ السلام ان پر نازل ہوں گے اور دجال کو قتل فرمائیں گے اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ دین کو غالب کرے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد ٹھنڈی ہوا چلے گی۔ جس سے تمام مسلمان ہلاک ہوجائیں گے۔ غرض عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سب یہود ونصاریٰ فنا ہوجائیں گے اور ان پر قیامت آجائے گی اور عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے بعد مسلمان بھی ہلاک ہوجائیں گے اور ان پر قیامت آجائے گی۔ پھر قیامت کبریٰ شرار الناس پر قائم ہوگی۔ حاصل کلام یہ ہے کہ یوم القیامۃ کے حقیقی معنی تو یہاں متصور ہی نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ یوم القیامۃ کے حقیقی معنی یہ ہیں۔ قبروں سے اٹھنے کا دن اور فنا کے دن کو تو مجازاً قیامت کہتے ہیں اور ظاہر ہے کہ اس وقت تک جب کہ کوئی بھی دنیا میں موجود نہ ہوگا۔ یہود ونصاریٰ میں بعض اور عدد اور کافرین پر غلبہ کیسے متصور ہوسکتا ہے؟ بہرحال یوم القیامۃ کے مجازی معنی لئے جائیں گے۔

بموجب حدیث "من مات فقد قامت قیامتہ" یعنی خاص ان کی قیامت مراد ہے جو صغریٰ قیامت ہے۔ لہٰذا آیت کے یہ معنی ہوں گے کہ ہم نے یہود ونصاریٰ میں ان پر قیامت قائم ہونے تک بغض اور عداوت ڈال دیا اور ان پر قیامت قائم ہونے کا زمانہ، زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ ایسے ہی مسلمانوں کو ان پر قیامت قائم ہونے تک کافروں پر غالب رکھے گا اور ان پر قیامت قائم ہونے کا زمانہ ٹھنڈی ہوا چلنے کا زمانہ ہے۔

یا الیٰ یوم القیامۃ سے مراد زمانہ نزول عیسیٰ علیہ السلام ہے۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یوم القیامۃ کی ایک بڑی علامت ہیں۔ اور ان کا نزول بالکل قیامت کبریٰ کے قریب ہی ہے اور قیامت کی علامات کبریٰ کا یوم القیامۃ میں ہی شمار ہے۔ کیونکہ اس وقت صغریٰ قیامتیں شروع ہوجائیں گی۔ یعنی ایک ایک نوع کا فنا ہونا اور ان پر قیامت قائم ہونا۔

تیسری آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۳۔ "انہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ہذا صراط مستقیم (زخرف:۶۱)" انہ کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے۔ جن کا ذکر اوپر کی آیتوں میں مذکور ہے۔ چنانچہ ابن عباسؓ اور ابوہریرہؓ اس آیت کی تفسیر یہی فرماتے ہیں بلکہ یہ تفسیر حکماً مرفوع ہے۔ خود حضور ﷺ نے بیان فرمائی ہے۔

"وانہ لعلم للساعۃ قال ابن عباس ای خروج عیسیٰ بن مریم علیہما السلام قبل یوم القیامۃ (واخرجہ فتح البیان ج۸ ص۳۲۱، الحاکم ج۲

ص۵۹۹) "" وابن مردویہ عنہ مرفوعا وعن ابی هریرةؓ نحوه اخرجه عبدبن حمید "

"اخرج الفریابی وسعید بن منصور ومسدود عبدبن حمید وابن ابی حاتم وطبرانی من طرق عن ابن عباس فی قوله وانه لعلم للساعة قال خروج عیسیٰ قبل یوم القیامة (تفسیر درمنثور ج٦ ص٢٠) "

﴿ابن عباسؓ نے کہا کہ انه لعلم للساعة یعنی عیسیٰ بن مریم کا قیامت سے پہلے ظہور فرمانا۔ حاکم اور ابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے اس کو مرفوعاً روایت کیا ہے اور اسی طرح ابوہریرہؓ سے عبدبن حمید نے روایت کی ہے۔﴾

"الصحیح انه عائد علی عیسیٰ علیه السلام فان السیاق فی ذکره ثم المراد بذلك نزوله قبل یوم القیامة کماقال تبارك وتعالیٰ وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ای قبل موت عیسیٰ علیه السلام ویوم القیامة یکون علیهم شهیدا ویؤید هذا المعنی القرأة الاخری وانه لعلم للساعة ای امارة ودلیل علی وقوع الساعة قال مجاهد وانه لعلم للساعة ای اٰیة للساعة خروج عیسیٰ علیه السلام قبل یوم القیامة وهکذاروی عن ابی هریرةؓ وابن عباسؓ وابی العالیه وابی مالك وعکرمه والحسن وقتادة وضحاك وغیرهم وقد تواترت الاحادیث عن رسول اللهﷺ انه خبر بنزول عیسیٰ علیه السلام قبل یوم القیامة اماماً عادلاً وحکماً مقسطاً (تفسیر ابن کثیر ج۷ ص۲۱۷) " ﴿صحیح یہ ہے کہ ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔ کیونکہ آیت کا سیاق انہی کے ذکر میں ہے۔ پھر اس سے ان کا قیامت سے پہلے نزول مراد ہے۔ جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے" وان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته " یعنی سب اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے اور اس معنی کی دوسری قرأۃ بھی تائید کرتی ہے وانه لعلم للساعة یعنی عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے وقوع پر دلیل اور علامت ہیں اور مجاہد نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کا خروج قیامت کی علامت ہے اور یہی طرح ابوہریرہؓ و ابن عباسؓ اور ابو العالیہ اور ابو مالک اور عکرمہ اور حسن اور قتادہ اور ضحاک وغیرہم سے مروی ہے اور رسول اللہﷺ سے احادیث تواتر کو پہنچ گئیں کہ حضورﷺ نے خبر دی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے نازل ہوں گے۔ امام عادل اور حاکم عادل ہو کر۔﴾

"(تفسیر معالم التنزیل ج۴ ص۱۰۵، تفسیر کشاف ج۴ ص۲۶۱، تفسیر مدارک ج۴ ص۹۴۳، تفسیر خازن ج۶ ص۱۱۶، تفسیر روح المعانی ج۲۵ ص۸۷،۸۸، تفسیر کبیر ج۲۷ ص۲۲۲، تفسیر ابی السعود ج۸ ص۳۰۵،۳۰۴، بیضاوی ج۲ ص۲۹۴، جلالین ص۴۰۷، درمنثور ج۶ ص۲۰)" سب میں اسی طرح ہے۔

اور بعض نے جو ضمیر کو قرآن کریم یا محمد ﷺ کی طرف عائد کیا ہے بالکل غیر صحیح اور خلاف ظاہر ہے۔ کیونکہ ان کا پہلے کہیں بھی ذکر نہیں ہے۔ بلا مرجع ضمیر کیسے عائد کی جا سکتی ہے۔ مرجع کا صریحاً ضمناً حکماً متقدم ذکر ضروری ہے۔ جیسا کہ: "انا انزلناه فی لیلة القدر (قدر:۱)" اس میں ضمیر منزل یعنی قرآن کی طرف راجع ہے۔ جو انزلنا میں منزل ضمناً مذکور ہے اور "قل هو الله احد (اخلاص:۱)" میں حکماً۔ واضح ہو کہ جب صحابہ کرامؓ نے بلکہ خود حضور ﷺ نے جیسا کہ ان تفسیروں کا حکماً مرفوع ہونا ثابت ہو گیا۔ یہ تفسیر فرمادی ہے تو اب کسی کو حق نہیں ہے کہ صحابہ کرامؓ بلکہ حضور ﷺ کے خلاف کوئی دوسری تفسیر کرے۔ اس آیت کا مطلب یہ ہوا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت کی نشانی اور علامت ہے۔ وہ قیامت سے پہلے ضرور تشریف لائیں گے۔ قیامت کے وقوع میں ہرگز شک مت کرو ضرور واقع ہو کر رہے گی اور فرما دیجئے کہ اتباع میری کرو یہی صراط مستقیم ہے۔ اسی پر قائم رہو کیونکہ میرا دین منسوخ نہ ہوگا۔ قیامت تک رہے گا۔ کیونکہ میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس امت میں نبی ہونے کی حیثیت سے نہ ہوگا۔

چوتھی آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۴ ..... "اذ کففت بنی اسرائیل عنك (مائده:۱۱۰)" ﴿اے عیسیٰ علیہ السلام یاد کر اس وقت کو کہ جب میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے روک دیا تھا۔﴾

نوٹ: اس آیت سے خوب ظاہر ہے کہ یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قریب بھی نہیں پہنچ سکے۔ ایذا رسانی تو کجا۔ جبکہ مسیح علیہ السلام کے ساتھ یہ معاملہ کیا گیا ہو کہ طمانچے مارے گئے کانٹوں کا تاج سر پر رکھا گیا۔ ہاتھوں پاؤں میں میخیں ٹھوک دی گئیں۔ یہود اپنی دانست میں مار کر چھوڑ گئے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کو قیامت میں اپنی نعمت واحسان کا ذکر فرمائے گا کہ بنی اسرائیل کو تجھ تک پہنچنے نہیں دیا۔ کیا یہی نعمت ہے کہ سب گت بنوا دئے۔ یہ کیسا کفف ہے؟۔ کہ یہود کے ہاتھ پکڑوا کر صلیب پر لٹکا دینے کے بعد تیرے سب کرم زدہ دوں گا۔ یہ

تیز دم نکلنے تک دوں گا اور تجھے جاں بلب بنا دوں گا۔ مرزا قادیانی کے مدعا کا سارا کور کھ دھندا اسی میں ہے اور اس آیت نے اس گورکھ دھندے کو پاش پاش کر دیا۔ لفظ کف اور پھر بنی اسرائیل کو مفعول بنانا اور اس کے صلہ میں لفظ عنک لانا اسی لئے ہے اور معنی یہ ہیں کہ میں نے بنی اسرائیل کو تجھ تک پہنچنے سے روک لیا اور دوسرے کے یہ معنی ہیں کہ میں نے تجھ کو بنی اسرائیل سے بچا لیا۔ اول صورت میں ایذا رسانی ممکن ہی نہیں ورنہ اس کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو تجھ سے بچا لیا اور ان کو تجھ سے روک لیا اور لفظ اعتصام میں بھی یہ بات نہیں ہے۔

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۱۶ باب قول الله تعالیٰ وهو الذی کف ایدیهم عنکم)

میں انس بن مالکؓ اور سلمہ بن اکوعؓ سے مروی ہے کہ اہل مکہ سے ۸۰ آدمی مسلح جبل التنعیم سے اترے اور نبی ﷺ اور آپ کے اصحابؓ پر غفلت میں حملہ کرنا چاہا۔ فاخذهم سلما ان کو صلح سے بلا قتال پکڑ لیا۔ حضور ﷺ نے معاف فرما کر سب کو چھوڑ دیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی

"وهو الذی کف ایدیهم عنکم وایدیکم عنهم ببطن مکة من بعد ان اظفرکم علیهم (فتح:۲۴)" یعنی اللہ وہ ذات ہے کہ جس نے ان کے ہاتھوں کو تم سے روک لیا اور تمہارے ہاتھوں کو ان سے روک لیا بطن مکہ میں بعد اس کے کہ جس نے تم کو ان پر فتح مند کیا۔ اس آیت میں کو کف ہے اور ہر ایک دوسرے سے بلا ایذا رسانی بچائے گئے۔ لیکن جو بات کففت بنی اسرائیل عنک میں ہے وہ اس میں بھی نہیں ہے۔ کیونکہ یہاں بنی اسرائیل کا کف ہے۔ ذات عیسیٰ علیہ السلام سے جس کے یہ معنی ممکن نہیں کہ میں نے بنی اسرائیل کو عیسیٰ سے بچا لیا اور روک لیا۔ فافهم!

پانچویں آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۵ ..... "ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین (آل عمران:۵۴)" جو انہوں نے تجویز کی خفی کی اور اللہ نے بھی تجویز خفی کی اور اللہ کی تجویز سب پر غالب ہے۔

توضیح!

..... انہوں نے تجویز کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کر کے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کریں اور خدا نے تجویز کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بچا لے۔ اللہ غالب تجویز والا ہے۔ یہ اسی صورت میں ہو سکتا ہے جب کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جسماً بچا لے۔ کیونکہ روح کو تو نہ کوئی پکڑ سکتا ہے اور نہ صلیب دے سکتا ہے۔ یہ سب تجویزیں جسم والے ہو

رہی تھیں۔ کیونکہ جھگڑا جسم کا ہے۔ یہودی جسم کو صلیب کے عذاب دے کر ذلیل کرنا چاہتے تھے اور خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے جسم کو صلیب کے عذابوں سے بچانا چاہتا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی تجویز غالب رہی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اٹھا لیا اور جس جسم نے قتل ہونا اور صلیب دیا جانا تھا وہی اٹھا لیا گیا۔ یہی اللہ کی تجویز تھی۔

۲…… جملہ مکروا اور جملہ مکر اللہ دونوں جملے فعلیہ ہیں۔ جو قصہ میں ذکر کئے ہوتے ہیں اور اعادہ مکرہ سے غالب مکرہ وغیرہ وہی ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ یہودی تجویز اور اللہ کی تجویز متغائر تھی جو جمع نہیں ہو سکتی۔ اگر رفع روحانی مراد لیا جائے تو قتل کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور نہ اس کا مغائر ہے تو معلوم ہوا کہ رفع جسمانی ہے۔ جو بالکل قتل کے منافی ہے۔

۳…… مکر کے معنی تجویز خفی کے ہیں۔ اگر صلیب پر لٹکائے گئے اور قریب بہلاکت کئے گئے تو یہ تجویز خفی کیسے ہوگی اور خداوند عالم خیر الماکرین کیسے ہوگا؟ مطلب یہ ہوا کہ ''مکروا ای بالقتل'' یعنی انہوں نے طرح طرح کے عذاب دے کر قتل کرنے کی تجویز کی۔ ومکر اللہ ای بالرفع الی السماء۔ یعنی اللہ نے بھی تجویز کی کہ ان کو یہود سے بچا کر آسمان پر رفع کر لیا۔

''(تفسیر ابن جریر ج ۳ ص ۱۸۹، ابن کثیر ج ۲ ص ۳۶، کبیر ج ۸ ص ۷۰، ابی السعود ج ۲ ص ۲۲، وروح المعانی ج ۳ ص ۱۷۷، کشاف ج ۱ ص ۳۶۶، ومدارک التنزیل ج ۱ ص ۱۶۴، وبیضاوی ج ۱ ص ۱۶۴، جلالین ص ۵۲)''

وغیرہ سب میں یہی مطلب مذکور ہے۔

چھٹی آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۶…… ''اذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الیٰ یوم القیمۃ (آل عمران:۵۵)'' ﴿جب کہا اللہ نے اے عیسیٰ تحقیق میں تم کو پورا پورا لینے والا ہوں۔ یعنی یہود سے بچا کر اپنی حفاظت میں رکھنے والا ہوں اور تم کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تم کو ان کافروں سے پاک کر دینے والا ہوں اور تیرے متبعین کو کافروں پر فوق کرنے والا ہوں۔ قیامت کے روز تک۔﴾

توضیح!

توفی کا مادہ وفا ہے اور وفا کے معنی پورا دینا اور پورا کرنا ہے اور توفی باب تفعل سے جس کے معنی پورا پورا تمام لینے کے ہیں۔ پھر توفی المیت کا لفظ عربی میں ایسا ہے جیسا کہ اردو میں وصال اور انتقال کے معنی کنایۃً موت کے لئے جاتے ہیں۔ مگر توفی اصلی حقیقی معنی موت کے نہیں۔ چنانچہ (اساس البلاغۃ ج ۲ ص ۳۴۰) میں علامہ زمخشری نے جن کی بابت مرزا قادیانی (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۸۸، خزائن ج ۲۱ ص ۳۸۰) میں لکھتے ہیں کہ: ''اور ہم بیان کر چکے ہیں کہ زبان عرب کا ایک بے مثل امام جس کے مقابل پر کسی کو چون وچرا کی گنجائش نہیں۔'' یعنی علامہ زمخشری نے لکھا ہے کہ: ''وافاہ واستوفاہ وتوفاہ استکملہ ومن المجاز توفی وتوفاہ اللہ ادرکتہ الوفاۃ'' یعنی پورا پورا لینے کے ہیں اور مجاز سے ہے۔ توفی یعنی مر گیا۔ اس کو موت نے پا لیا اور توفاہ اللہ یعنی اللہ نے اس کو موت دی۔

''وافاہ فاستوفاہ وتوفاہ ای لم یدع منہ شیئاً فہما مطاوعان لا وفاہ ووفاہ وتفاہ ومن المجاز ادرکتہ الوفاۃ ای الموت والمنیۃ (تاج العروس شرح قاموس ج ۱۰ ص ۳۹۳)'' یعنی استوفاہ اور توفاہ کے معنی کسی چیز کو پورا پورا لینا کہ کوئی چیز اس سے چھوٹنے اور بچنے نہ پائے اور موت کے معنی مجازی ہیں۔

''(التوفی) الاماتۃ وقبض الروح وعلیہ استعمال العامۃ او الاستیفاء واخذ الحق وعلیہ استعمال البلغاء (کلیات ابی البقاء ص ۱۲۹)'' یعنی توفی کے معنی موت دینا اور قبض روح کے ہیں اور اس پر عام لوگوں کا استعمال ہے۔ یہ پورا پورا لینے اور اخذ حق کے ہیں اور اس پر بلغاء کا استعمال ہے۔

''التوفی وھو جنس تحتہ انواع بعضہا بالموت وبعضہا بالاصعاد الی السماء (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۷۲)'' یعنی توفی جنس ہے۔ اس کے نیچے کئی انواع ہیں۔ بعض کی توفی موت کے ساتھ ہوتی ہے اور بعض کی توفی آسمان پر اٹھا لینے کے ساتھ ہوتی ہے۔

''قل یتوفکم ملک الموت یستوفی نفوسکم لا یترک منہا شیئاً من اجزائہا ولا یترک شیئاً من جزئیاتہ ولا یبقی احد منکم واصل التوفی اخذ الشئی بہ تمامہ (روح المعانی ج ۲۱ ص ۱۲۶)'' یعنی چونکہ ملک الموت کے یہ معنی ہیں کہ

ملک الموت تمہارے نفوس کو پورا پورا لے لے گا۔ اس کے اجزا میں سے کوئی جز اور جزئیات میں سے کوئی جزئی نہیں چھوڑے گا۔ اور تم میں سے کوئی باقی نہیں رہے گا۔ در اصل توفی کے معنی کسی شے کو پورا پورا بتمام لینا ہے۔

نوٹ! معلوم ہوا کہ لغت عرب میں توفی کے معنی حقیقی پورا پورا بتمام کسی شے کو لینے کے ہیں۔ خواہ جسم ہو خواہ روح ہو خواہ کوئی اور شے ہو۔ چنانچہ عرب کا محاورہ مشہور ہے۔ توفیت المال ۔(لسان العرب ج۱۵ ص۳۵۹ اور منجد ص۹۷۰ شرح قاموس) میں ہے۔

امتت بوفاة ای فی طول العمر اور توفی کا لفظ موت کے معنی میں حقیقی نہیں۔ بلکہ کنایہ اس کی ایک نوع میں استعمال ہوتا ہے اور بلغاء کا استعمال اسی معنی میں ہے کہ کسی چیز کو پورا پورا بتمام لینا لم یدع منہ شئی کہ کوئی چیز اس سے رہ نہ جائے اور چھوٹنے نہ پائے اور امام فخر الدین رازیؒ نے فرمایا ہے کہ جسم کی توفی آسمان پر اٹھا لینے کے ساتھ ہوتی ہے۔

”عن مطر الوراق فی قول اللہ انی متوفیک قال متوفیک من الدنیا ولیس بوفات موت (تفسیر ابن جریر ج۳ ص۲۹۰ اور ابن کثیر ج۲ ص۳۶)“ یعنی مطر الوراق نے کہا ہے کہ متوفیک کے معنی وفات موت کے نہیں بلکہ زمین سے اٹھا لینے کے ہیں۔

”عن کعب الاحبار انی متوفیک ورافعک الی ولیس من رفعتہ عندی میتاً وانی سابعثک علی الاعور الدجال فتقتلہ (تفسیر ابن جریر ج۳ ص۲۹۰)“ یعنی کعب الاحبار سے ہے کہ مار کر اٹھانا مراد نہیں بلکہ میں اعور دجال پر تم کو بھیجوں گا اور تم اس کو قتل کرو گے۔

”قال ابن زید لم یمت بعد حتی یقتل الدجال وسیموت (ابن جریر ج۳ ص۲۹۰)“ یعنی ابن زید نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام ابھی مرے نہیں یہاں تک کہ دجال کو قتل فرمائیں گے اور پھر مریں گے۔

”عن الحسن واللہ انہ لحیی الان عند اللہ ولکن اذا نزل امنوا بہ اجمعون (ابن کثیر ج۲ ص۱۰۰)“ یعنی حسن سے مروی ہے کہ خدا کی قسم تحقیق عیسیٰ علیہ السلام اس وقت زندہ ہیں۔ لیکن جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے۔ پس مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ توفی کے معنی حقیقی موت کے ہیں۔ جو شخص مرزا قادیانی نے دیکھا کہ کسی انسان کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا آسمان پر اٹھائے جانے کا

قبض ثبوت اور توفی کا اس صورت میں استعمال تو ہو ہی نہیں سکتا۔ لہٰذا یہ قاعدہ اختراع کیا کہ توفی کا فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور ذی روح مفعول ہو تو وہاں موت کے ہی معنی ہوں گے۔ ایسی صورت میں اس کے سوا اور کوئی معنی نہیں۔ (ازالہ اوہام ص۳۳۲،۳۳۳،۴۲۲،۵۸۶،۵۸۸، خزائن ج۳ ص۲۶۹،۲۷۰، ۴۲۱،۵۸۴، ضمیمہ براہین پنجم ص۲۰۶، خزائن ج۲۱ ص۳۷۸) میں مرزا نے لکھا۔

’’اور قرآن کریم میں اوّل سے آخر تک توفی کے معنی روح کو قبض کرنے اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے ہیں۔‘‘ مرزا قادیانی سے کوئی پوچھے کہ صاحب آپ نے یہ قاعدہ لغات کی کس کتاب میں لکھا دیکھا ہے۔ اگر صرف یہ قاعدہ آپ ہی کا اختراع ہے تو ہماری طرف سے بھی یہ ایک قاعدہ ہی سمجھئے کہ اگر فعل توفی رفع کے ساتھ مستعمل ہو اور فاعل دونوں کا اللہ اور مفعول جسم ذی روح ذات واحد ہو تو وہاں صرف اخذ جسم مع رفع جسم ہی کے معنی ہوں گے۔ حالانکہ تمہارا یہ قاعدہ مخترعہ بھی غلط ہے۔ خود قرآن کریم میں موجود ہے کہ: ’’وهو الذی یتوفکم باللیل (انعام:۶۰)‘‘ اللہ فاعل ذی روح مفعول فعل توفی اور معنی نیند کے ہیں۔ اور باب تفعیل سے تو بہت جگہ قرآن میں پورا لینے کے معنی میں آیا ہے۔

۱… ’’ثم توفی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون (آل عمران:۱۶۱)‘‘

۲… ’’وتوفی کل نفس ما عملت وهم لا یظلمون (النحل:۱۱۱)‘‘

۳… ’’ووفیت کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمون (آل عمران:۲۵)‘‘

۴… ’’واما الذین آمنوا وعملوا الصلحت فیوفیهم اجورهم والله لا یحب الظلمین (آل عمران:۵۷)‘‘ غرض قرآن میں کسی جگہ بھی توفی کے معنی موت کے حقیقتاً نہیں۔ لفظ اپنے مادہ سے الگ تعبیر ہو سکتا۔ بلکہ سب جگہ مادہ کا مفہوم ماخوذ ہے۔ چونکہ توفی وفا سے ہے۔ لہٰذا ہر جگہ پورا لینے کا مفہوم ہوگا۔ کہیں روح کا پورا لینا جو کنایہ ہے موت سے اور کہیں مع الارسال ہو تو نیند مراد ہے اور کہیں جسم و روح وغیرہ کا پورا لینا مراد ہے اور خود مرزا قادیانی بھی قبل دعویٰ کے موت کے معنی نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ (براہین احمدیہ ص۵۲۰، خزائن ج۱ ص۶۲۰) میں اسی آیت کا ترجمہ لکھتے ہیں کہ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا۔

قرآن کریم سے ثبوت کہ توفی کے حقیقی معنی موت کے نہیں

۱۔۔ خدا تعالیٰ نے ہر جگہ حیوٰۃ اور موت میں مقابلہ کیا ہے۔ توفی اور حیوٰۃ میں کہیں مقابلہ نہیں کیا۔ بلکہ توفی کو مادمت فیہم وغیرہ کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ معلوم ہوا توفی کے معنی موت کے نہیں۔

۱۔۔ ''الذی یحیی ویمیت (بقرہ:۲۵۸)''

۲۔ ''یحییکم ثم یمیتکم (الجاثیہ:۲۶)''

۳۔ ''ھو امات واحیی (نجم:۴۴)''

۴۔ ''لا یموت فیھا ولا یحیی (طٰہٰ:۷۴)''

۵۔ ''یحیی الموتی باذن اللّٰہ (آل عمران:۴۹)''

۶۔ ''اموات غیر احیاء (نحل:۲۱)''

۷۔ ''علی ان یحیی الموتی (احقاف:۳۳)''

۸۔ ''وانہ یحیی الموتی''

۹۔ ''کذلک یحیی اللّٰہ الموتی (بقرہ:۷۳)''

۱۰۔۔ ''یحیی الارض بعد موتھا (روم:۱۹)''

۱۱۔۔ ''کفاتاً احیاء وامواتا (مرسلات:۲۶)''

۱۲۔۔ ''تخرج الحیی من المیت وتخرج المیت من الحیی (آل عمران:۲۷)''

۱۳۔۔ ''ربنا امتنا اثنتین واحییتنا اثنتین (غافر:۱۱)''

۱۴۔۔ ''توکل علی الحیی الذی لا یموت (فرقان:۵۸)''

۱۵۔۔ ''لا تقولوا لمن یقتل فی سبیل اللّٰہ اموات بل احیاء (بقرہ:۱۵۴)''

اور توفی کو مادمت فیہم کے مقابلہ میں رکھا ہے۔ ''وکنت علیہم شہیدا مادمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم (مائدہ:۱۱۷)'' ان میں موجود ہونے کے مقابلہ میں ان میں موجود نہ ہونا ہے اور یہی توفی کے معنی ہیں۔

۲۔۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں لفظ اماتت کی اسناد اپنی ہی طرف کی ہے۔

نیز نفس کی طرف بھی نسبت اور توفی کی اسناد ملائکہ کی طرف بھی اکثر ہوتی ہے۔ ''حتی اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا (انعام:۶۱)'' معلوم ہوا کہ توفی اور اماتت غیر غیر ہیں۔

۳۔ ''اللہ یتوفی الانفس (زمر:۴۲)'' کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نفسوں کا استیفاء کرتا ہے۔ یعنی استیفاء نفس کے معنی ہیں اور نفس کی یہ ہے کہ اس کے معنی یمیتها ہو۔ اس لئے کہ نفس کو موت نہیں۔

۴۔ قرآن کریم میں ہے کہ ''حتی یتوفهن الموت (نساء:۱۵)'' اس کے معنی یمیتهن الموت کے کس قدر رکیک ہیں۔ کلام اللہ ورسول کا ہے؟

۵۔ ''اللہ یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها فیمسک التی قضی علیها الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمی (زمر:۴۲)'' خدا تعالیٰ نفسوں کو لے لیتا ہے ان کی موت کے وقت اور ان نفسوں کو جو نہیں مرے ان کو نیند میں لے لیتا ہے۔ پس وہ نفس کہ جس پر موت کا حکم فرمایا روک لیتا ہے اور دوسرے کو ایک وقت تک چھوڑ دیتا ہے۔ پہلے جملہ میں توفی نفس کو حین موتها کے ساتھ مقید کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ توفی عین موت نہیں اور توفی کو منقسم کیا ہے۔ موت اور منام کی طرف جس سے معلوم ہوا کہ توفی موت کے مغایر ہے۔ بمجامعه وبمفارقه! اور توفی کی صورت منام کو موت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ توفی کا اطلاق منام پر موت سے قائم مقام کرنے کے اعتبار سے نہیں۔ بلکہ حقیقۃً توفی کے افراد میں سے ایک فرد ہے۔ وہ توفی بالموت بھی مجموعہ بدن اور روح پر واقع ہوتی ہے۔ چونکہ بدن تحت التراب مدفون اور غائب ہو جاتا ہے۔ لیکن لغویین نے بوجہ عدم تفحص صرف روح پر اکتفاء کیا۔ ورنہ حق نے روح کے ساتھ بدن کی بھی توفی کی۔

۶۔ ''والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً (بقرہ:۲۳۴)'' حضرت علیؓ کی قرأت بصیغہ معروف کے ساتھ یعنی تم میں سے وہ لوگ جو اپنی عمر پوری پوری کر لیتے ہیں اور اپنے بعد بیویوں کو چھوڑتے ہیں۔

دیکھو اس میں اماتت کے معنی ممکن ہی نہیں۔ کیونکہ صیغہ معروف ہے۔ بلکہ استیفاء عمر کے معنی میں متعین ہے۔ حاصل کلام یہ ہے کہ توفی کبھی اپنے معنی موضوع لہ میں مقصوداً مستعمل ہوتا ہے اور کبھی اپنے موضوع لہ میں ہی استعمال ہوتا ہے۔ لیکن موت کے معنی کنایۃً مراد ہوتے ہیں۔ جب مرزا قادیانی نے دیکھا کہ موت دینے کے معنی اس آیت میں کچھ ٹھیک نہیں معلوم ہوتے۔

ص۷۰۰) "یعنی مرنے والے کی توفی سے یہ مراد ہے کہ اس کی مدت مقررہ اور دن اور مہینے اور سال سب کا پورا پورا ہونا۔" دیکھئے اس میں صاف معنی حقیقی مراد لئے گئے کہ استیفاء مدت عمر یا ایام مقررہ خواہ قرب قیامت تک پورے ہوں خواہ صلیب پر پورے ہو جائیں۔ کیونکہ شریعت میں طبعی موت کی کوئی خاص مدت مقرر نہیں ہے اور چونکہ یہ توفی المیت یعنی مرنے والے کی توفی کے معنی بتلائے جاتے ہیں۔ یعنی نوع ثانی توفی بالموت کے لہذا اس موقعہ کی عیسیٰ علیہ السلام کے جب کہ وہ بقید حیات تصور یہود تھے۔ بغیر کنایہ کے مقصود احقیقی طور پر موت کے معنی لینا کچھ بھی مناسب نہیں۔ ہاں استیفاء ایام عمر کی طرف کنایہ ہو سکتا ہے۔ ورنہ کیا عیسیٰ علیہ السلام یہ خیال کر رہے تھے کہ مدت مقررہ سے پہلے یہود مجھ کو مار ڈالیں گے اور "اذا جاء اجلهم لا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون (اعراف:۳۴)" پر ایمان نہ رکھتے تھے؟ اور پھر اس طبعی موت کو کر دو تدبیر یہود سے نجات دینے میں کیا دخل ہو؟ وہ تو اپنی مقررہ ہے۔ ان کے مکر کے رد کرنے میں موت تو کچھ بھی فائدہ نہیں بخشا۔ تیسرا اگر تطہیر سے مراد لعنت سے تطہیر کی ہو تو کلام میں پہلے یہ توفی اور رفع روحانی یا رفع درجہ سے مقدم ہے اور اگر تہمت یہود سے تطہیر مراد ہے جو بقول مرزا قادیانی قرآن کی آیات سے ہوئی تو یہ "جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا" سے مؤخر ہے۔ جو بقول مرزا قادیانی "حضرت مسیح کے بعد اسلام کے ظہور تک بخوبی پوری ہوگئی۔"

(ازالہ اوہام ص۳۳۵، خزائن ج۳ ص۲۷۰)

بہر حال ترتیب گئی جو بقول مرزا قادیانی یہودیانہ تحریف ہے اور پھر جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کشمیر میں ۸۷ برس کے قریب کفرستان میں زندہ رہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲۸، خزائن ج۲۱ ص۴۰۱)

تو یہ "مطهرك من الذين كفروا" کیسے صحیح ہو سکتا ہے؟۔ کافروں کی تہمتوں سے پاک کرنے والا ہوں۔ یہ معنی اور مطلب بالکل غلط ہیں۔ اول تو تہمتوں کا لفظ اپنی طرف سے لگا دیا۔ قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔ دوسرے کافر تو صلیب دینا چاہتے تھے اور طرح طرح کے عذاب سے قتل کرنا چاہتے تھے۔ تہمتوں کا کہاں ذکر ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ "يعيسى انى متوفيك ورافعك الى ثم مطهرك" ثم سے فرماتے تو وعدوں میں تراخی مطلوب ہوتی۔ مگر باوجود اس کے واؤ سے فرمایا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ وعدے ایک ہی دفعہ ایک ہی وقت میں پورے کرنے کا ارادہ تھا۔ جو پورے کئے گئے۔ پس مرزا قادیانی نے جو اپنے دعوے کے ضمن میں خود

ہیں اور مراد و اذ اوّل کے مقابلہ میں رافعک الیّ یعنی رفع الی السماء میں آسمان پر اٹھاؤں گا اور رسوائی تشہیر و بے حرمت کرنے کے مقابلہ میں "مطہرک من الذین کفروا" یعنی میں تم کو ان یہود نامسعود سے ہی پاک کر دوں گا۔ رسوائی بے حرمتی کیا اور اعدام امت اور اعدام دین کے مقابلہ میں "جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا" یعنی تیرے رفع کے بعد تیرے متبعین کو ان کفار پر فوق کر دوں گا۔

بالفرض اگر توفی بالموت ہی کے معنی تسلیم کر لئے جائیں تو علماء امت تقدیم وتاخیر کے قائل ہوئے ہیں۔ کیونکہ کسی وجہ سے ازروئے بلاغت قرآن میں لفظاً تقدیم وتاخیر بہت ہے اور حضرت ابن عباسؓ اور ائمہ تفسیر اس کو جائز مانتے ہیں۔

"اخرج ابن عساکر واسحاق بن بشر عن ابن عباسؓ قال قوله تعالیٰ یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی قال انی رافعک ثم متوفیک فی آخر الزمان (تفسیر درمنثور ج۲ ص۳۶)" یعنی ابن عساکر اور اسحاق بن بشر نے بروایت صحیح ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ میں آپ کو اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف۔ پھر آخر زمانہ میں بعد نزول آپ کو موت دینے والا ہوں۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا حضرت ابن عباسؓ کی تفسیر پر بڑا زور ہے کہ متوفیک کی تفسیر ممیتک فرمائی ہے۔ حالانکہ یہ تفسیر کسی طرح ہمارے مدعا کے خلاف نہیں اور ان کے لئے کچھ بھی مفید نہیں۔ اوّل تو معلوم ہوگیا کہ ابن عباسؓ تقدیم وتاخیر اس آیت میں مانتے ہیں اور ائمہ تفسیر بھی اس کو جائز سمجھتے ہیں۔

(معالم التنزیل ج۱ ص۱۶۲، ابن کثیر ج۲ ص۳۹، تفسیر کبیر ج۸ ص۷۶، وخازن ج۱ ص۲۵۶، ابوالسعود ج۲ ص۱۸۶، کشاف ج۱ ص۳۶۶، فتح البیان ج۲ ص۴۹، مجمع البحار ج۳ ص۴۵۴) وغیرہ دیکھو۔

قرآن میں تقدیم وتاخیر

"واسجدی وارکعی مع الراکعین (آل عمران:۴۳)" حالانکہ رکوع سجدے پر بالاجماع مقدم ہے۔ ایک جگہ قرآن میں ہے کہ: "ادخلوا الباب سجداً وقولوا حطۃ (بقرہ:۵۸)" دوسری جگہ ہے کہ: "وقولوا حطۃ وادخلوا الباب سجداً (اعراف:۱۶۱)"

اگر واؤ میں ترتیب ہو تو ان دونوں میں تعارض لازم آتا ہے۔ "واوحینا الی ابراہیم

واسماعیل واسحاق ویعقوب والاسباط وعیسیٰ وایوب ویونس وھارون
وسلیمان (نساء:۱۶۳) ”حالانکہ حضرت ایوب، حضرت یونس، حضرت ہارون، حضرت
سلیمان علیہم السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر مقدم ہیں۔ ”قال تعالیٰ ما ھی الا حیاتنا
الدنیا نموت ونحیی (الجاثیہ:۲۴) ”حالانکہ حیات موت پر مقدم ہے۔“ قولہ تعالیٰ
حتی تستانسوا وتسلموا“ حالانکہ شرعاً سلام مقدم ہوتا ہے استیذان پر۔ اور ”ان
الصفا والمروۃ من شعائر اللہ“ جب نازل ہوئی تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ پہلے صفا کا طواف
کریں یا مروہ کا تو حضور ﷺ نے فرمایا صفا سے۔ اگر واؤ ترتیب کے لئے موضوع ہوتا تو اس سوال
کی کوئی وجہ نہ تھی اور جمیع نحاۃ کا اتفاق ہے کہ واؤ ترتیب کے لئے نہیں ہے۔ مطلق جمع کے
لئے ہے۔ ہاں از روئے بلاغت حسب موقع مناسب ترتیب ہونا چاہئے سو وہ یہاں ہے۔ یعنی
یہاں پر رداً للنصاریٰ رداً للیھود متوفیک کو مقدم کیا کہ تقدم بالشان ہے اور الیٰ یوم
القیامۃ کو چاروں وعدوں کے ساتھ تعلق ہے۔ یعنی یہ چاروں وعدے قیامت تک پورے ہوں
گے اور مرزا قادیانی کے معنی میں اعلان تقدیم وتاخیر ہے۔ لہٰذا خود یہودیانہ تحریف کرتے ہیں۔
دوسرے یہ اثر ابن عباسؓ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ ابن عباسؓ کے نزدیک بھی متوفی
کے حقیقی معنی نہیں مراد ہیں۔ صرف مقصود اعتقاد عدت عمر کی طرف کنایہ ہوتا ظاہر فرما رہے
ہیں۔ نہ حقیقتاً معنی موت کے مراد لیتے ہیں اور لفظ ممیتک کے ساتھ جو تفسیر ابن عباسؓ علی بن طلحہ
سے مروی ہے دیکھو (سند تفسیر ابن جریر ج۳ ص۲۹۰) میں بالکل غیر صحیح ہے۔ کیونکہ اس
کا ضعیف منکر غیر محمود الحدیث ہونا اور حضرت ابن عباسؓ کو اس نے دیکھا بھی نہیں میں پہلے لکھ چکا
اور ان کا صحیح مذہب تحت آیت کی تحت میں معلوم ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور
آسمان پر اٹھائے گئے اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔
علاوہ اس کے مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۳۳۴، خزائن ج۳ ص۲۶۵) میں لکھتے ہیں کہ
”ممات کے حقیقی لغت میں نام کے بھی ہیں۔“ پس آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ میں آپ کو سلانے
والا ہوں۔ پھر اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں۔ (تفسیر خازن ج۱ وغیرہ میں اور (تفسیر ابن جریر
ج۳ ص۲۹۰) میں آدم ربیع کثیر وغیرہ سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نیند کی
حالت میں اٹھایا۔ ”متوفیک ای منیمک“ تاکہ آپ کو خوف لاحق نہ ہو۔ پس مرزا قادیانی
کے بیان کے رو سے بھی اس آیت سے بہ تفسیر معتبر حضرت ابن عباسؓ سے عیسیٰ علیہ السلام کی موت ثابت

نہیں ہو سکتی اور قرآن کریم کی ایک دوسری آیت میں توفی کے معنی سلا دینا کئے ہیں۔ ”ھو الذی توفاکم باللیل (انعام: ۶۰)“ اب مرزا قادیانی کے پاس کیا حجت رہی۔

ساتویں آیت سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت

۷ ... ”واذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم ء انت قلت للناس ... وکنت علیہم شہیدا ما دمت فیہم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم وانت علی کل شئی شہید (المائدہ: ۱۱۶، ۱۱۷)“ (یعنی جب قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان کی امت کے شرک کے بارے میں سوال ہوگا تو یہ ارشاد فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں موجود رہا اس وقت تک تو میں نگہبان رہا اور جب تو نے مجھے بتمام عمر پورا لے لیا۔ یعنی ان سے علیحدہ کر کے اپنی حفاظت میں آسمان پر اٹھا لیا تھا اس وقت آپ نگہبان تھے۔)

”فلما توفیتنی المراد به وفاة الرفع الی السماء من قوله انی متوفیك ورافعك الیّ (تفسیر کبیر ج۱۲ ص۱۲۳)“

”فلما توفیتنی بالرفع الی السماء کما فی قوله تعالیٰ انی متوفیك ورافعك فان التوفی اخذ الشئ وافیا والموت نوع منه (تفسیر ابی السعود ج۳ ص۱۰۶)“

”فلما توفیتنی یعنی فلما رفعتنی فالمراد به وفاة الرفع لا وفاة الموت (تفسیر خازن ج۱ ص۲۵۴)“

”فلما توفیتنی بالرفع الی السماء والتوفی اخذ الشئ وافیاً (جامع البیان برحاشیہ جلالین ص۱۱۱)“

”فلما توفیتنی ای قبضتنی بالرفع الی السماء کما یقال توفیت المال اذا قبضته (تفسیر روح المعانی ج۷ ص۶۰)“

”انما المعنی فلما رفعتنی الی السماء واخذتنی وافیا بالرفع (تفسیر فتح البیان ج۳ ص۱۲۳)“

اور (تفسیر معالم التنزیل ج۱ ص۸۰، ۳تفسیر مدارک ج۱ ص۲۴۲، تفسیر بیضاوی ج۱ ص۲۵۳، تفسیر درمنثور ج۲ ص۳۴۹) میں بھی اسی طرح ہے۔ سب کا مطلب یہ ہے کہ توفی کے معنی بتمام عمر پورا لینے کے ہیں اور توفیت المال عرب کا محاورہ

مشہور ہے اور فلما توفیتنی کے معنی یہ ہیں کہ جب تو نے مجھے آسمان پر اٹھا کر یہ انعام مجھ پر پورا
کر لیا تھا جیسا کہ انی متوفیک ورافعک الی سے ثابت ہوگا اور مادمت فیہم کے
مقابلہ میں ہے۔ یعنی موجودگی کے مقابلہ میں عدم موجودگی کے معنی میں ہے۔ اسی لئے مادمت
حیا نہیں فرمایا۔ لہٰذا عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی امت میں موجود نہ ہونے کی دونوں صورتوں کو شامل
ہے۔ یعنی بعد رفع کے بھی اور بعد موت کے بھی یعنی میری عدم موجودگی میں تو ہی نگہبان تھا اور اسی
طرح مادمت فیہم یعنی ان کا موجود ہونا قبل رفع اور بعد نزول دونوں کو شامل ہے۔

مرزا قادیانی (ازالہ اوہام ص۶۰۲، خزائن ج۳ ص۴۲۵) میں لکھتے ہیں کہ: ''اور ظاہر
ہے کہ قال کا صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے۔ جو خاص واسطے ماضی کے آتا
ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ زمانہ
استقبال کا اور پھر ایسا ہی جو جواب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف سے ہے۔ یعنی فلما
توفیتنی وہ بھی صیغہ ماضی ہے۔''

اس سے پہلے لکھتے ہیں کہ: ''تعجب ہے کہ اس قدر تاویلات رکیکہ کرنے سے ذرا بھی
شرم نہیں کرتے۔''

ناظرین! اس آیت میں مرزا قادیانی کس قدر شدومد کے ساتھ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ
قصہ ماضی ہے اور علماء کو شرم دلاتے ہیں۔ لیکن خود ہی اسی آیت کی نسبت بڑے شدومد کے ساتھ یہ
دعویٰ کر دیا کہ مضارع کے معنی میں ہے اور قیامت کا واقعہ ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کی اس وحی پر
معترض ہوا: ''عفت الدیار محلہا ومقامہا'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص[illegible]، خزائن ج۲۱ ص۱۵۶)
یہ مصرع لبید کا ہے اس نے گذشتہ زمانہ کی خبر دی ہے کہ فلاں فلاں مقام ویران ہوگئے۔

اس کا جواب (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۹، خزائن ج۲۱ ص۱۵۹،۱۶۰) میں تحریر فرماتے ہیں کہ:
''جس شخص نے کافیہ یا ہدایۃ النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنی پر
بھی آجاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والا واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقینی الوقوع ہو
مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ تاکہ اس امر کا یقینی الوقوع ہونا ظاہر ہو۔ جیسا کہ
اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: ''ونفخ فی الصور، واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم ءانت
قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ، ولو تری اذ وقفوا علیٰ
ربہم'' [illegible] اب معترض صاحب فرمائیں کیا قرآن کی آیت ماضی کے صیغہ میں ہیں۔ یہ مضارع

ہے اور اگر ماضی کے صیغہ ہیں تو ان کے معنی اس جگہ مضارع کے ہیں یا ماضی کے جھوٹ بولنے کی سزا تو اس قدر کافی ہے کہ آپ کا حملہ صرف میرے پر نہیں بلکہ یہ تو قرآن کریم پر بھی ہو گیا۔ گویا صرف ونحو آپ کو معلوم ہے۔ خدا کو معلوم نہیں اسی وجہ سے خدا نے جابجا غلطیاں کھائیں اور مضارع کی جگہ ماضی کو لکھ دیا۔''

اور (حقیقت الوحی ص ۳۱، خزائن ج ۲۲ ص ۳۳) میں لکھتے ہیں کہ:''قرآن کریم کی انہی آیات سے ظاہر ہے کہ یہ سوال (أنت قلت للناس) حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے قیامت کے دن ہوگا۔''

اس کا قرینہ کہ یہ قیامت کا واقعہ ہے۔ اول ''یوم یجمع اللہ الرسل فیقول ماذا اجبتم (مائدہ:۱۰۹)'' شروع رکوع ہے۔

دوسرا ''ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم (مائدہ:۱۱۹)'' اسی آیت میں ہے اور خود حضورﷺ نے اس کی تفسیر یوں فرمائی ہے۔''روی ابن عساکر عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہﷺ اذا کان یوم القیامۃ دعی الانبیاء وامھم ثم یدعی بعیسیٰ فیذکرہ اللہ نعمۃ علیک فیقر أبھا فیقول یعیسیٰ ابن مریم اذکر نعمتی علیک وعلی والدتک الایۃ ثم یقول وأنت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ فینکر ذلک (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۱۲۰، کنز العمال ج ۲ ص ۲۰ حدیث نمبر ۲۹۷۹)''(ابن عساکر نے ابی موسیٰ اشعری سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے کہ جب قیامت کا دن ہوگا۔ تمام انبیاء علیہم السلام اور ان کی امت کو پکارا جائے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کو پکارا جائے گا اور اللہ تعالیٰ اپنی نعمتوں کو یاد دلائیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام اقرار فرمائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ پوچھے گا ءانت قلت للناس یعنی کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا کہ اللہ کے سوا مجھ کو اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام انکار فرمائیں گے کہ میں نے ہرگز ایسا نہیں کہا تھا۔

لیکن مرزاقادیانی نے جب دیکھا کہ میں نے اپنے دو خوانوں کے لئے اسی آیت کو جال بنا کر پھیلایا تھا۔ اور اب اس کو قیامت کا واقعہ کہہ دیا تو دوسرے طریقہ سے استدلال کیا۔ اب ظاہر ہے کہ اگر یہ بات سچ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے دنیا میں آئیں گے تو وہ قیامت کو خدا تعالیٰ کے حضور میں کیونکر کہہ سکتے ہیں کہ جب تو نے مجھے وفات دی تو

اس کے بعد مجھے کیا علم ہے۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۱۰۰ خزائن ج ۲۰ ص ۱۰۲، ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۱ ص ۳۸۲)

یعنی جب قیامت سے پہلے زمین پر آ کر اپنی امت کی ضلالت اور تثلیث پرستی پر واقف ہو جائیں گے تو پھر قیامت کے دن اپنی لاعلمی کہ مجھے کچھ علم نہیں کیسے کہہ سکتے ہیں؟۔ کیا جھوٹ بولیں گے؟۔ افسوس مرزا قادیانی اپنے دعوے کے دھن میں بے تاب ہیں اور چاہتے ہیں کہ پھندے میں پھنسے ہوؤں کو کچھ اطمینان دلایا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر چکے۔ قرآن کریم سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی امت کے بگڑنے کی قیامت تک کوئی خبر نہیں ہوگی۔ لہٰذا قیامت کے دن لاعلمی ظاہر فرمائیں گے۔ مگر اس کے برخلاف ملاحظہ ہو۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۵۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

''وہ میرے پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا میں پھیل گئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اس کی خبر دی گئی۔ تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی۔'' (ص ۲۲۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً مضمون بالمعنیٰ)

''پھر دوسری مرتبہ مسیح کی روحانیت اس وقت جوش میں آئی کہ جب نصاریٰ میں دجالیت کی صفت اتم اور اکمل طور پر آگئی۔'' (ص ۳۴۱، ۳۴۲ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

''اور یہ بھی کھلا کہ یوں مقدر ہے کہ ایک زمانہ کے گذرنے کے بعد کہ خیر اور صلاح اور غلبہ توحید کا زمانہ ہوگا۔ پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا ... اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی ... تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آ کر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی۔ تب ایک قہری شبیہ میں اس کا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا۔ تب آخر ہوگا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔'' تیسری مرتبہ نزول (آئینہ ص ۳۴۶ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

ان حوالہ جات سے معلوم ہوا کہ قیامت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کی امت کی گمراہی کی اطلاع دی جاتی تھی۔ اب جب کہ بقول مرزا قادیانی عیسیٰ علیہ السلام قبل از قیامت اپنی امت کے حوال پر مطلع ہو چکے تھے تو پھر قیامت کے دن یہ کہنا کہ مجھے ان کے بعد کا کیا علم تھا کیا صریح کذب نہیں؟۔ والعیاذ باللہ! مولانا کے یہاں لاعلمی کا کوئی جواب ہی نہیں ہے۔ محض قرآن کی تحریف ہے۔ سوال خداوندی تو صرف یہ ہے۔ ''ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین من دون اللہ'' کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود بنا لو

يقتل الله تعالى الدجال بالشام على عقبة يقال لها عقبة افيق لثلاث ساعات يمضين من النهار على يدي عيسى بن مريم (كنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۰ حديث نمبر ۳۹۷۰۹) ''یعنی حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ سے دجال کو شام میں تین ساعت دن چڑھے ایک گھاٹی پر جس کو افیق کی گھاٹی کہا جاتا ہے قتل کرے گا۔

۳ ''عن حذيفة ابن اسيد الغفاريؓ قال اطلع النبي ﷺ علينا ونحن نتذاكر الساعة فقال ما تذاكرون قالوا نذكر الساعة قال انها لن تقوم حتى ترون قبلها عشر آيات فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسى عليه السلام (مسلم ج ۲ ص ۳۹۳ كتاب الفتن واشراط الساعة، ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۸ باب امارات الساعة) ''یعنی حذیفہ بن اسید غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم آپس میں قیامت کا ذکر کر رہے تھے کہ حضور ﷺ ہم پر تشریف لے آئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم کیا ذکر کرتے ہو۔ ہم نے عرض کیا کہ ہم قیامت کا ذکر کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ہرگز قیامت نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ اس سے قبل دس نشانیاں نہ دیکھ لو۔ پھر دخان، دجال، دابہ، مغرب سے سورج کا نکلنا، نزول عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا۔ اس حدیث سے اجماع صحابہؓ ثابت ہے۔ کیونکہ ان سب کا یہی عقیدہ تھا کہ نزول حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اصالۃً ہوگا۔ ورنہ عرض کرتے کہ یا رسول اللہ ﷺ عیسیٰ علیہ السلام تو کشمیر میں مدفون ہیں۔ وہ کس طرح آسکتے ہیں۔

۴ ''عن مجمع جارية الانصاري يقول سمعت رسول الله ﷺ يقول يقتل ابن مريم الدجال بباب لد (وفي الباب وعن عمرانؓ بن حصين ونافع ابن عتبه وابي برزه وحذيفة بن اسيد وابي هريرةؓ وكيسان وعثمانؓ ابي العاص وجابرؓ وابي امامةؓ وابن مسعودؓ وعبدالله بن عمروؓ وسمرةؓ بن جندب والنواسؓ بن سمعان وعمرو بن عوف وحذيفةؓ بن اليمان هذا حديث صحيح ترمذي ج ۲ ص ۴۸ باب ماجاء في قتل عيسى بن مريم الدجال) ''یعنی مجمع بن جاریہؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ عیسیٰ بن مریم دجال کو باب لد کے قریب عقبہ (افیق پر) قتل فرمائیں گے۔

۵ ''عن ابن عباسؓ كنا في المسجد نتذاكر فضل الانبياء فذكرنا نوحاً بطول عبادته وابراهيم بخلته وموسى بتكليم الله اياه وعيسى برفعه الى السماء وقلنا رسول الله افضل منهم بعث الى الناس كافة

الشوکانی فی مؤلف مستقل یتضمن ذکر اورد فی المهدی المنتظر والدجال والمسیح وغزه فی غیره وصححه الطبری هذا القول وورد بذلک الاحادیث المتواترة (فتح البیان ج۲ ص۲۴۴) ’’﴿عیسیٰ علیہ السلام کے جسماً نازل ہونے میں احادیث متواترہ وارد ہیں۔ علامہ شوکانی نے ایک مستقل رسالہ جو مہدی موعود اور دجال و مسیح کے بارے میں ہے۔ واضح کیا ہے اور اس کے غیر میں بھی اس کو بیان کیا ہے اور اس قول کی طبری نے صحیح کی اور اس کے بارے میں احادیث متواترہ وارد ہیں۔﴾

۷ ...... ’’ان الاحادیث الواردة فی المهدی المنتظر متواترة والاحادیث الواردة فی نزول عیسیٰ بن مریم متواترة انتهی کلام الشوکانی واما الاجماع فقال السفارینی فی اللوامع قد اجتمعت الامة علی نزوله ولم یخالف فیه احد من اهل الشریعة وانما انکر ذلک الفلاسفة والملاحدة ممن لا یعتد بخلافه وقد انعقد اجماع الامة علی انه ینزل ویحکم هذه الشریعة المحمدیة ولیس ینزل بشریعة مستقلة عند نزوله من السماء وان کانت النبوة قائمة به وهو متصف بها (کتاب الاذاعه ص۷۷) ’’﴿یعنی ثابت ہو چکا کہ وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں اور وہ احادیث جو نزول عیسیٰ بن مریم کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں۔ انتہی کلام الشوکانی۔ لیکن اجماع پس سفارینی نے لوامع میں فرمایا کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام پر امت کا اجماع ہے۔ کسی نے اہل شریعت میں سے اس میں خلاف نہیں کیا۔ بس صرف فلاسفہ اور ملاحدہ نے انکار کیا ہے جن کے خلاف کا کچھ اعتبار نہیں اور تحقیق امت کا اجماع منعقد ہوا کہ وہ نازل ہوں گے اور شریعت محمدیہ پر حکم کریں گے اور آسمان سے نزول کے زمانہ میں شریعت مستقل لے کر نازل نہ ہوں گے۔ اگرچہ نبوت ان کے ساتھ قائم ہے اور وہ نبوت کے ساتھ متصف ہوں گے۔﴾

۸ ...... علامہ زمخشری امام المحدثین لکھتے ہیں کہ: ’’فان قلت کیف کان آخر الانبیاء وعیسیٰ علیه السلام ینزل فی آخر الزمان قلت معنی کونه آخر الانبیاء انه لا ینبأ احد بعده وعیسیٰ ممن نبیٔ قبله (تفسیر کشاف ج۳ ص۲۱۵،۲۱۴ زیر آیت ماکان محمد ابا احد) ’’﴿اگر تو کہے کہ حضور ﷺ آخر الانبیاء کیسے ہوئے حالانکہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانہ میں نازل ہوں گے میں کہوں گا کہ آخر الانبیاء ہونے کے

معنی یہ ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں بنایا جائے گا اور عیسیٰ علیہ السلام ان نبیوں میں سے ہیں جن کو نبوت پہلے مل چکی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ معتزلہ بھی اس عقیدہ میں خلاف نہیں ہیں۔ جیسا کہ عقیدہ سفارینی میں مذکور ہے۔ صرف فلاسفہ اور قلاسفہ خلاف ہیں اور بعض علماء سے جو نقل ہے کہ معتزلہ اس کے خلاف ہیں۔ وہ وہی معتزلہ ہیں جو فی العقیدہ بھی فلاسفہ میں جا ملے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہیں۔ اجماع میں ان کے خلاف سے کچھ خلل لازم نہیں آتا۔

جمیع صوفیاء کرام اور عارفین اور اہل کشف سب متفق ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام بجسدہ آسمانوں پر زندہ ہیں اور آخر زمانہ میں بذاتہ نزول فرمائیں گے

۱۔ حضرت پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ: "والتاسع رفع الله عزوجل عيسى بن مريم الى السماء فيه (غنية الطالبين عربی ج ۲ ص ۵۰ طبع مصر) "یعنی نویں کو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کو آسمان پر اٹھایا یوم عاشورہ میں۔

۲۔ رئیس المکاشفین شیخ اکبر محی الدین ابن عربی حدیث معراج کی تحریر فرماتے ہیں کہ: "فلما دخل اذا بعيسى عليه السلام بجسده عينه فانه لم يمت الى الآن بل رفعه الله الى هذه السماء واسكنه بها (فتوحات مكيه ج ۲ ص ۳۴۱ باب ۳۶۷) "اور شیخ عبدالوہاب شعرانیؒ نے بھی (یواقیت والجواہر ج ۲ ص ۳۴) میں شیخ اکبر کی یہی عبارت تحریر فرمائی ہے۔ "پس جب اس آسمان میں حضور ﷺ داخل ہوئے تو عیسیٰ علیہ السلام کو بعینہ اسی جسم کے ساتھ دیکھا کیونکہ وہ اس وقت تک مرے نہیں بلکہ حق تعالیٰ نے ان کو اس آسمان پر اٹھایا اور اسی آسمان میں ان کو ٹھہرایا ہے۔"

اور لکھتے ہیں کہ: "ان عيسى عليه السلام نبي ورسول وانه لا خلاف انه ينزل في آخر الزمان حكما مقسطا عدلا بشرعنا (فتوحات مكيه ج ۲ ص ۳ باب ۷۳) "یعنی بے شک عیسیٰ بن مریم نبی اور رسول ہیں اور بے شک اس میں خلاف نہیں کہ آخر زمانہ میں نازل ہوں گے اور ہماری شریعت کے ساتھ نہایت عدل کے ساتھ حکومت کریں گے۔

"ابقى الله تعالى بعد رسول الله ﷺ من الرسل الاحياء باجسادهم في هذه الدار الدنيا ثلاثة وهم ادريس عليه السلام بقي حياً بجسده واسكنه الله في السماء الرابعة والسموات سبع هن من عالم الدنيا. وابقى

ان کے نزول پر ایک تو یہ قول باری تعالیٰ دلیل ہے۔ وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل
موتہ۔ یعنی جب نازل ہوں گے تو سب کے سب ایمان لے آئیں گے اور حکما اور فلاسفہ اور
یہود و نصاریٰ ان کے آسمان پر اٹھائے جانے سے انکار کرتے ہیں اور دوسرا یہ قول باری تعالیٰ
دلیل ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ہے۔ وانہ لعلم للساعۃ۔ یعنی ان کا نزول قیامت
کی علامت ہے۔ تیسرے حدیث دجال کے بیان میں ہے کہ اس حالت میں کہ لوگ نماز کی تیاری
میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو دمشق کے شرقی منارے سفید کے پاس نازل فرمائیں
گے۔ پس عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نصاریٰ
کہتے ہیں کہ ان کے ناسوت کو سولی دی گئی اور ان کے لاہوت کو اٹھایا گیا اور حق یہ ہے کہ ان کو
جسد سمیت آسمان پر اٹھا لیا گیا اور اس پر ایمان واجب ہے۔ بقولہ تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ۔

۵۔ حضرت شیخ محمد اکرم صابری تحریر فرماتے ہیں کہ "یک فرقہ برآں رفتہ اند کہ مہدی آخر الزمان عیسیٰ بن مریم است وایں روایت بغایت ضعیف است زیرا کہ اکثر احادیث صحیح ومتواتر از حضرت رسالت پناہ ﷺ ورود یافتہ کہ مہدی از بنی فاطمہ خواہد بود عیسیٰ بن مریم بدو اقتداء کردہ نماز خواہد گذارد وجمیع عرفان صاحب تمکین برایں متفق اند چنانچہ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ در فتوحات مکی مفصل نوشتہ است کہ مہدی آخر الزمان از آل رسول ﷺ من اولاد فاطمہ زہرا ظاہر شود واسم او اسم رسول اللہ ﷺ باشد (اقتباس الانوار ص ۷۲)"

مرزائی صرف دجل کی رو سے نقل کرتے ہیں کہ "بعضے برآنند کہ روح عیسیٰ علیہ السلام در مہدی بروز کند ونزول عبارت از ایں بروز است مطابق ایں حدیث لا مہدی الا عیسیٰ بن مریم (اقتباس الانوار ص ۵۲)"

حالانکہ اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ "وایں مقدمہ بغایت ضعیف است"

۶۔ حضرت مجدد الف ثانی لکھتے ہیں کہ "وخاتم ایں منصب سید البشر است حضرت عیسیٰ علیہ السلام بعد از نزول متابع شریعت خاتم الرسل ﷺ خواہد بود (مکتوب ج ۱ ص ۴۳۶ مکتوب نمبر ۲۶۱)"

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود

متابعت شریعت خاتم الرسل ﷺ خواهد نمود (مکتوب ۶۷ دفتر سوم ص ۱۰۰)''

نوٹ: مرزا قادیانی کا کشف اور الہام جب تمام اہل کشف کے اجماع کے خلاف ہے تو اس کشف کے جھوٹ یا غلط ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہو سکتا۔ اہل کشف تو فرما چکے ہیں کہ: ''انه رفع بجسده الی السماء والایمان بذلک واجب'' اور شیخ عارفان صاحب تمکین بریں متفق اند اور مرزا قادیانی اس کو شرک بتلاتے ہیں۔

فائدہ

حضرت عمرؓ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو جو قادسیہ میں حاکم تھے۔ لکھا کہ نضلہ بن معاویہ انصاری کو حلوان عراق کی طرف جہاد کے لئے روانہ کرو۔ چنانچہ سعد نے نضلہ کو تین سو سوار کے ساتھ بھیجا فتح کے بعد ایک پہاڑ کے قریب نماز کے لئے اذان کہنا شروع کی پہاڑ سے اجابت کی آواز آتی تھی۔ جب نضلہ اذان سے فارغ ہوئے تو سب لوگ ۳۰۰ کہنے لگے یا اس پہاڑ میں کوئی فرشتہ ہے یا جن یا کوئی اللہ کا نیک بندہ۔ پکار کر آواز دی اے اللہ کے بندے ذرا اپنی صورت بھی دکھا دے۔ ہم سب لشکر رسول اللہ کے اور عمرؓ خلیفہ وقت کے بھیجے ہوئے ہیں۔ پس اسی وقت ایک سفید ریش اور سر پہاڑ کی شگاف میں سے نکلا اور السلام علیکم کہا۔ سب نے جواب دیا۔ پوچھا تو کون ہے؟۔ جواب دیا میں حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا وصی ذرریت بن برثملا ہوں اس نے مجھے اس پہاڑ میں ساکن کیا ہے اور میرے لئے دعا کی ہے کہ جب تک حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل نہ ہوں اور آپ سے دوبارہ ملاقات نہ ہو زندہ رہوں۔ (اس حدیث میں الی حین نزوله من السماء کا لفظ ہے) اور میری طرف سے عمرؓ کو سلام کہو اور اس کے بعد کچھ نصیحتیں کیں۔ چنانچہ سلام پہنچایا گیا۔ حضرت عمرؓ نے پھر سعدؓ کو لکھا کہ اپنے ساتھ مہاجرین اور انصار کو لے کر اس پہاڑ پر جاؤ اور میرا سلام کہو۔ چنانچہ سعدؓ چار ہزار مہاجرین اور انصار کے ساتھ وہاں گئے اور چالیس دن وہیں اذان کہہ کر نماز پڑھتے رہے۔ مگر پھر وہ نظر نہ آئے۔''

(ازالۃ الخفاء ج ۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸)

مکاشفات عمرؓ میں یہ موجود ہے اور شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ نے (فتوحات مکیہ ج ا ص ۲۲۳، ۲۲۴، باب نمبر ۳۰۰) میں اس کی اسناد کو کشفی طور پر صحیح کہا ہے۔ اس واقعہ سے معلوم ہو گیا کہ حضرت عمرؓ اور چار ہزار مہاجرین اور انصار صحابہؓ سب کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ

حیات ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے۔ ورنہ تمام صحابہؓ واقعہ سن کر اور جنہوں نے دیکھا وہ یکر یہ فرماتے کہ یہ غلط نظریہ ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو بنصوص قطعیہ قرآن و احادیث سے ثابت ہے کہ وہ کشمیر میں مر چکے ہیں یہ تو شرکیہ عقیدہ ہے۔ بلکہ تمام صحابہؓ حضرت ابن مریمؑ کی ملاقات کے شوق میں تشریف لے گئے اور سب نے اس کے بیان کو صحیح سمجھا۔

خاندان رسالت کا عقیدہ یعنی امام حسنؓ اور امام زین العابدینؒ اور امام باقرؒ اور امام جعفرؒ اور امام محمد بن الحنفیہؒ سب کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور قرب قیامت میں نازل ہوں گے۔

۱ ”عن جعفر عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح اخرھا (رواہ رزین مشکوۃ ص۵۸۳، باب ثواب ھذہ الامۃ، ویسمی مثل ھذا السند سلسلۃ الذھب، ازمرقاۃ ج۱۱ ص۳۷۶، باب ثواب ھذہ الامۃ الفصل الثالث فی حاشیتھا)“ ﴿حضرت امام جعفرؒ صادق نے اپنے والد حضرت امام محمد باقرؒ سے اور حضرت امام محمد باقرؒ نے اپنے دادا حضرت امام حسینؓ سے روایت کی کہ حضور ﷺ نے فرمایا کیونکر ہلاک ہو سکتی ہے وہ امت کہ اس کے اول میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام۔﴾ اس حدیث کی سند کو سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے۔ یعنی سونے کی لڑی۔

۲ ”اخرج عبداللہ بن حمید وابن المنذر عن شھر بن حوشب۔ وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ عن محمد بن علی بن ابی طالب یعنی ابن الحنفیہ ان عیسیٰ لم یمت وانہ رفع الی السماء وھو نازل قبل ان تقوم الساعۃ (درمنثور ج۲ ص۲۴۱)“ ﴿یعنی محمد بن الحنفیہ حضرت علیؓ کے صاحبزادے اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور وہی اتریں گے قیامت سے پہلے۔﴾

مرزا قادیانی نے جن علماء یا مجددین امت کو امام تسلیم کیا ہے وہ سب حیات مسیح کے قائل ہیں۔

مقتول شده است وفي الواقعه درقصه عيسى عليه السلام اشتباهے واقع شده بود رفع بر آسمان را قتل گمان کردند وکثیراً عن کابرهمان غلط را روایت نمودند خدا تعالی در قرآن شریف ازاله شبه فرموده که وما قتلوه وما صلبوه ولكن شبه لهم (فوز الکبیر ص ۱۰۰) ''اور شاہ صاحب ترجمہ قرآن میں فلما توفیتنی کے معنی لکھتے ہیں کہ ''پس ہرگہ کہ برداشتی مرا''

۷۔ علامہ ابن تیمیہ لکھتے ہیں کہ ''وصعود الآدمي ببدنه الى السماء قد ثبت في امر المسيح عيسى بن مريم عليه السلام فانه صعد الى السماء وسوف ينزل الى الارض وهذا مما يوافق النصارى عليه المسلمين فانهم يقولون ان المسيح صعد الى السماء ببدنه وروحه كما يقوله المسلمون ويقولون انه سوف ينزل الى الارض ايضاً كما يقوله المسلمون وكما اخبر به النبي ﷺ في الاحاديث الصحيحة لكن كثيراً من النصارى يقولون انه صعد بعد ان صلب وانه قام من القبر وكثير من اليهود يقولون انه صلب ولم يقم من قبره واما المسلمون وكثير من النصارى فيقولون انه لم يصلب ولكن صعد الى السماء بلا صلب والمسلمون ومن وافقهم من النصارى يقولون انه ينزل الى الارض قبل القيامة وان نزوله من اشراط الساعة كما دل على ذلك الكتاب والسنة وكثير من النصارى يقولون ان نزوله هو يوم القيامة وانه هو الله الذي يحاسب الخلق (الجواب الصحيح لمن بدل دين المسيح ج ۲ ص ۲۶۹، ۲۷۰)''

اور لکھتے ہیں کہ ''هذا تفسير قوله تعالى وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته اى يؤمن بالمسيح قبل ان يموت حين نزوله الى الارض وحينئذ لا يبقى يهودي ولا نصراني ولا يبقى دين الا دين الاسلام وهذا موجود في نعته عند اهل الكتاب (ج ۲ ص ۲۲۵، فصل البشارات السابقة بشرت بمحمد والمسيح)'' (آدمی کا بدن سمیت آسمان کی طرف صعود عیسیٰ علیہ السلام کے امر میں ثابت ہو چکا۔ کیونکہ وہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر زمین پر نازل ہوں گے اور اس عقیدے میں نصاریٰ بھی مسلمان کے موافق ہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کی طرح نصاریٰ بھی کہتے ہیں

کہ مسیح علیہ السلام بجسدہ و روحہ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ زمین پر اتریں گے۔ جیسے کہ حضور ﷺ نے احادیث صحیحہ میں خبر دی ہے۔ لیکن بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ بعد صلیب کے دفن کئے گئے اور قبر میں سے اٹھے اور بہت سے یہود کہتے ہیں کہ وہ صلیب دئے گئے اور قبر سے نہیں اٹھے۔ لیکن مسلمان اور بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ وہ ہرگز صلیب پر نہیں لٹکائے گئے۔ بلکہ بلا صلیب آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر مسلمان اور بعض نصاریٰ جو مسلمانوں کے موافق ہیں کہتے ہیں کہ وہ قیامت سے پہلے زمین پر اتریں گے اور ان کا نزول قیامت کی علامت ہے۔ جیسے کہ قرآن کریم اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور بہت سے نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کا نزول عین قیامت کا دن ہے اور وہی اللہ ہیں جو خلقت سے حساب کتاب لیں گے اور (ج ۳ ص ۲۹۸) میں ہے کہ یہی تفسیر ہے اس قول باری تعالیٰ کی وان من اھل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته! یعنی مسیح پر ایمان لائیں گے۔ جب وہ زمین پر اتریں گے۔ ان کے مرنے سے پہلے اور اس وقت نہ کوئی یہودی باقی رہے گا اور نہ نصرانی اور نہ کوئی دین باقی رہے گا۔ مگر دین اسلام۔"

۸…… علامہ ابن قیمؒ لکھتے ہیں کہ: "ان المسیح رفع وصعد الی السماء (ھدایۃ الحیاریٰ من الیہود والنصاریٰ ج ۲ ص ۴۳)" یعنی مسیح علیہ السلام آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔

اور لکھتے ہیں کہ: "ان المسیح نازل من السماء فیحکم بکتاب اللہ وسنة رسوله (ص ۱۰۸)" یعنی بے شک مسیح آسمان سے تمہارے عادل اتریں گے اور کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ پر عمل کریں گے۔

اور اسی میں ہے کہ: "ومسیح المسلمین الذی ینتظرونه ھو عبد اللّٰه ورسوله وروحه وکلمته القاھا الی مریم العذراء البتول عیسی بن مریم اخو عبد اللّٰه ورسوله محمد بن عبد اللّٰه فیظھر دین اللّٰه وتوحیده ویقتل اعداءه عباد الصلیب الذین اتخذوه وامه الھین من دون اللّٰه واعداءه الیھود الذین رموه وامه بالعظائم فھذا ھو الذی ینتظره المسلمون وھو نازل علی المنارة الشرقیة بدمشق واضعاً یدیه علی منکبی ملکین یراه الناس عیاناً بابصارھم نازلاً من السماء فیحکم بکتاب اللّٰه وسنة رسوله وتنفذ الملل کلھا فی زمانه ملة واحدة"

اور دوسری جگہ ہے کہ: "وان ربه تعالى اكرم عبده ورسوله ونزهه وصانه ان يصل اخوان القردة منه مازعمته النصارى انهم نالوه منه بل رفعه الله اليه مؤيداً منصوراً لم يشكه اعداءه فيه بشوكة ولا نالته ايديهم باذى فرفعه اليه واسكنه سماءه وسيعيده الى الارض ينتقم به من مسيح الضلال واتباعه ثم يكسر به الصليب ويقتل به الخنزير ويعلى به الاسلام وينصر به ملة اخيه واولى الناس به محمد عليه الصلوة والسلام" (عنوان از عقيدة الاسلام ص ۱۰۰) "اور جس مسیح علیہ السلام کے مسلمان منتظر ہیں وہ تو وہی ہیں جو اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں۔ جو مریم بتول کنواری کی طرف القا کئے گئے۔ یعنی عیسیٰ بن مریم حضور رسول اللہ ﷺ کے بھائی وہ ہیں اور وہ حیات ہیں اور غلبہ دیے گئے اور اللہ کے دشمن صلیب پرستوں کو جنہوں نے ان کو اور ان کی ماں کو اللہ کے سوا معبود بنا لیا تھا قتل کریں گے اور اللہ کے دشمن یہود کو جنہوں نے ان کو اور ان کی ماں کو بڑے بڑے عیب لگائے ہیں وہ ہیں جن کے مسلمان منتظر ہیں اور وہ دمشق کے شرقی منارہ پر دو فرشتوں کے کندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔ لوگ ان کو آسمان سے اترتے ہوئے کھلم کھلا آنکھوں سے دیکھیں گے۔ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ پر حکم کریں گے اور ان کے زمانہ میں تمام مذہب مٹ کر ایک مذہب اسلام ہو جائے گا۔"

ترجمہ عبارت مذکور: بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور رسول کا اکرام کیا اور ان کو یہودی بندروں کے بھائی کی ایذا سے محفوظ رکھا۔ جس کو نصاریٰ نے گمان کیا ہے کہ آپ کو یہود نے ایذا دی بلکہ اللہ نے ان کو مؤید اور منصور اپنی طرف اٹھایا کہ دشمن ایک کانٹا بھی نہ چبھو سکے اور نہ ہاتھوں سے کوئی ایذا پہنچا سکے۔ پس اللہ نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا اور اپنے آسمان میں ان کو ساکن کیا اور پھر زمین کی طرف لوٹائے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے دجال مسیح ضلال اور اس کے گروہ کو ہلاک کرے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ سے صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور اسلام کو غلبہ دے گا اور حضور ﷺ کے مذہب اسلام کو مدد کرے گا۔

مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی اول درجہ کی پیشین گوئی ہے اور احادیث صحیحہ میں مذکور ہے۔ اس کو تواتر کا اول درجہ حاصل ہے۔

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیشین گوئی ایک اول درجہ کی

پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیشین گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

مرزا قادیانی ہی کے اصول مسلمہ سے حیات عیسیٰ علیہ السلام ثابت ہے

مرزا قادیانی ایک عادت اللہ یہ لکھتے ہیں کہ ”خدا ان کو موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے۔ جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں اور جب تک پاک دلوں میں ان کی قبولیت نہ پھیل جائے جب تک ایسے سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا۔“ (ازالہ اوہام ص ۳۳۹ خزائن ج ۳ ص ۳۲۸)

اور اس سے قبل لکھا ہے کہ ”حضرت مسیح علیہ السلام جسمانی بیماروں کو اس عمل (مسمریزم) کے ذریعے سے اچھا کرتے رہے۔ مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔“ (ازالہ اوہام ص ۳۱۰، ۳۱۱ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸ حاشیہ)

ان دونوں فقروں کے ملانے سے ظاہر ہے کہ چونکہ عیسیٰ علیہ السلام ہدایت کرنے میں ناکام رہے اور عادت اللہ یہ ہے کہ جب تک وہ کام کہ جس کے لئے وہ بھیجے گئے پورا نہ ہو موت نہیں دی جاتی۔ لہٰذا وہ زندہ ہیں۔ قرب قیامت میں نازل ہو کر ہدایت کرنے میں کامیاب ہوں گے۔ اس کے بعد سفر آخرت پیش آئے گا۔ ہاں حضور ﷺ چونکہ خاتم النبیین اور کافۃ للناس رسول اللہ ہیں اور حضور ﷺ ہی کے احکام قیامت تک رہیں گے اور آپ کی بعثت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی ڈیوٹی ختم ہوگئی۔ لہٰذا اب ان کا ہدایت میں کامیاب کرنے کی یہی صورت ہو سکتی ہے کہ نزول کے بعد بحیثیت خلیفہ نبی صاحب قرآن محمد ﷺ کے اپنی قوم کو ان کی تمام شرکیات کو مٹا کر اور کسر صلیب کر کے مسلمانوں میں داخل فرما دیں اور یہودیت کو بھی فنا کر دیں۔

انجیل سے بھی ثابت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے اور پھر آئیں گے

”اور وہ یہ کہہ کر ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھا لیا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور وہ اس کو آسمان پر جاتے ہوئے تاک رہے تھے کہ دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس آ کھڑے ہوئے اور بولے اے گلیلی مردو تم کیوں کھڑے آسمان کی

طرف دیکھتے ہو۔ یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے۔ جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا ہے اسی طرح پھر آئے گا۔"

(انجیل اعمال باب ۱ آیات ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲ کلام مقدس حصہ دوم ص ۱۵۱ طبع سوسائٹی آف سینٹ پال روما ۱۹۵۸ء)

۲ "تم سن چکے ہو کہ میں نے تم کو کہا کہ میں جاتا ہوں اور تم پاس پھر آتا ہوں۔" (انجیل یوحنا باب ۱۴ آیت ۲۸ از کلام مقدس حصہ دوم ص ۱۰۵ طبع ایضاً)

۳ "اور عنقریب جب میرا ایک شاگرد مجھے تیس سکوں کے ٹکڑوں کے بالعوض بیچ ڈالے گا اور اس بنا پر مجھ کو اس بات کا یقین ہے کہ جو شخص مجھے بیچے گا۔ وہ میرے ہی نام سے قتل کیا جائے گا اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین سے اوپر اٹھائے گا اور بے وفا کی صورت بدل دے گا۔ یہاں تک کہ ہر ایک خیال کرے گا کہ میں ہوں۔ مگر جب مقدس محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کر دے گا۔"

(انجیل برنباس ص ۲۹۸ باب ۲۱۲ آیت ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ناشر اسلامک پبلیکیشنز لاہور ۱۹۷۳ء)

عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کا نزول احادیث متواترہ سے ثابت ہے

خبر متواترہ وہ خبر ہے جس کے نقل کرنے والوں کی تعداد اس کثرت سے پائی جائے کہ ان کی کثرت و حیثیت کو دیکھ کر عقل کو یہ گنجائش نہ ہو کہ ان سب کا جھوٹ پر متفق ہو جانا تسلیم کرے۔ مثلاً بمبئی ہم نے دیکھا نہیں۔ لندن و دہلی کو ہم نے دیکھا نہیں۔ لیکن ان کے وجود کا علم بذریعہ خبر متواتر یقینی اور قطعی ہے۔ اسی طرح حدیث متواتر کو سمجھ لیجئے کہ جس حدیث کو آنحضرت ﷺ سے روایت کرنے والے آپ کے عہد مبارک سے لے کر آج تک اس کثرت سے ہوں کہ ان کا کسی خلاف واقعہ بات پر اتفاق کر کے جھوٹ بولنا محال ہو وہ حدیث متواتر ہے۔ جس کے کلام نبوی ہونے کا یقین بالکل بدیہی ہوتا ہے اور اسی لئے تمام امت کا اجماعی فیصلہ ہے کہ حدیث متواتر پر ایمان لانا قرآن کی طرح فرض اور اس کا انکار کفر صریح ہے۔ کیونکہ وہ درحقیقت ایک حدیث کا انکار نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا انکار اور آپ کے صدق و دیانت پر حملہ ہے۔ کیونکہ نبی کریم ﷺ پر ایمان لانے کا یہ مطلب کسی کے نزدیک نہیں ہو سکتا کہ آپ کے حسن و شریف اور آپ کی جسمانی کیفیات پر ایمان لائے۔ بلکہ ایک نبی پر ایمان لانے کا اس کے سوا کوئی مطلب نہیں ہو سکتا کہ ان کے ہر قول پر جو یقینا معلوم ہو جائے کہ نبی نے فرمایا ہے۔ یقین کرے۔ اس میں کوئی شک بھی نہ کرے۔ اس کے بعد یہ معلوم کر

لہذا کوئی دشوار نہیں کہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر المعنیٰ ہیں چنانچہ حضرت مولانا مولوی انور شاہ صاحب کشمیری صدر المدرسین مدرسہ عالیہ دیوبند نے رسالہ التصریح بما تواتر فی نزول المسیح میں ۷۰ سے حدیثیں اور ۲۵ آثار صحابہ حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات و نزول کے متعلق لکھی ہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے چند حدیثیں یہاں بیان کرتا ہوں۔

آسمان سے اتریں گے

۱...... "عن ابن عباسؓ قال قال رسول اللہ ﷺ ینزل اخی عیسیٰ بن مریم من السماء (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹، حدیث نمبر ۳۹۷۲۶)" ابن عباسؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ میرے بھائی عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کا بیٹا آسمان سے اترے گا۔"

۲...... "عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء و امامکم منکم (کتاب الاسماء و الصفات للبیہقی ص ۴۲۴)" ابوہریرۃؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تمہارا کیا ہی حال ہوگا۔ جب کہ تمہارے اندر مریم علیہا السلام کے بیٹے آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام تم میں سے تمہارا ہوگا۔ (یعنی امام مہدی)"

اس حدیث ابوہریرۃؓ میں یہ بھی ہے کہ: "اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوۃ ص ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، ابوداؤد، ترمذی ج ۲ ص ۴۷، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم)"

نزول کا معنی

اور دیگر بعض احادیث میں ینزل فیکم ابن مریم وغیرہ الفاظ ہیں۔ لیکن نزول کے معنی بالکل رفع کے خلاف ہیں۔ جو آیت رفعہ اللہ الیہ میں ہے۔ کیونکہ اسی کے مقابلہ میں ہے۔ پس اگر رفع کے معنی بقول مرزا قادیانی رفع عزت ہے تو یہاں نزول کے معنی نزول ذلت ہوں گے معاذ اللہ!... اور اگر رفع کے معنی رفع جسمانی ہے تو نزول سے بھی مراد نزول جسمانی ہے۔ لہذا سب جگہ نزول من السماء ہی مراد ہے اور امامکم منکم کے معنی یہ بھی

گا۔ نیز نکاح کرے گا اس کے اولاد ہوگی۔ ۴۵ برس رہیں گے پھر مریں گے۔ میرے قبرستان میں میرے ساتھ دفن کئے جائیں گے۔ پھر میں اور عیسیٰ بن مریم ایک ہی قبرستان سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے بیچ میں اٹھیں گے۔“

تاریخ الخمیس جلد اوّل صفحہ ۲۶۴ پر ہے کہ ”وفی ربیع الابرار عن ابی هریرة عن النبی ﷺ یهبط الله عیسى فانه یعیش فی هذه الامة ماشاء الله ثم یموت بمدینتی هذه ویدفن الی جانب قبر عمرؓ فطوبی لابی بکرؓ وعمرؓ فانهما یحشران بین نبیین، انتهی“

”واخرج البخاری فی تاریخه والطبرانی عن عبدالله بن سلام قال یدفن عیسى بن مریم مع رسول الله وصاحبیه فیکون قبره رابعا (در منثور ج ۲ ص ۲۴۵، مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۰۹) ”امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ اور آپ کے صاحبین (ابوبکرؓ اور عمرؓ) کے ساتھ دفن کئے جائیں گے اور ان کی قبر چوتھی ہوگی۔“

اور ترمذی میں ہے کہ ”عن عبدالله بن سلام مکتوب فی التوراة صفة محمد وعیسى بن مریم یدفن معه وقال ابو مودود وقد بقی فی البیت موضع قبر (ترمذی ج ۲ ص ۲۰۲، ابواب المناقب) ”عبداللہ بن سلام سے ہے کہ حضور ﷺ کی صفت تورات میں لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضور ﷺ کے پاس مدفون ہوں گے اور ابومودود نے کہا کہ گھر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔“

۴ (منتخب کنزالعمال برحاشیہ مسند امام احمد ج ۶ ص ۵۷ اور کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۰۲، حدیث نمبر ۳۹۷۲۸) میں حدیث ہے کہ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں آپؐ کے بعد زندہ رہوں گی۔ پس آپؐ اجازت فرمادیں کہ آپؐ کے پہلو میں دفن کی جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس سوائے میری قبر اور ابوبکرؓ و عمرؓ اور عیسیٰ بن مریم کی قبر کے کسی کی گنجائش نہیں۔

نوٹ! حضرت عائشہؓ کی زندگی میں ان کے حجرے میں تین ہی چاند گرے۔ لہٰذا حضرت عائشہؓ کا خواب بھی صحیح ہے۔ لیکن عیسیٰ علیہ السلام عائشہؓ کے انتقال کے عرصہ دراز بعد مدفون ہوں گے۔ جب یہ حجرہ عائشہؓ نہ ہوگا۔ کیونکہ نسبت ملکیت ان کی زندگی تک ہے۔ فافہم!

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی تک مرے نہیں
دوبارہ خود تشریف لائیں گے پھر مریں گے

۵ ..... ''عن ابی ھریرۃؓ عن النبی ﷺ الانبیاء اخوۃ لعلات امھاتھم شتی ودینھم واحد اوانا اولی الناس بعیسی بن مریم لانہ لم یکن نبی بینی وبینہ وانہ نازل (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۰، مسند احمد ج ۲ ص ۴۳۷) '' ﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمام انبیاء علیہم السلام آپس میں علاتی بھائی ہیں ان کی مائیں مختلف ہیں اور دین ایک ہے۔ یعنی فروعات میں اختلاف ہے اور اصول سب کے متحد ہیں اور میں عیسیٰ بن مریم سے زیادہ قریب ہوں۔ کیونکہ ان کے درمیان اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا اور وہ نازل ہوں گے۔﴾

۶ ..... ''روی ابن جریر وابن حاتم عن الربیعؒ قال ان النصاری اتوا النبی ﷺ فخاصموا النبی ﷺ الی ان قال الستم تعلمون ان ربنا حیّ لا یموت وان عیسیٰ یاتی علیہ الفنا (تفسیر درمنثور ج ۲ ص ۳، تفسیر کبیر ج ۲ ص ۳۱۶، تفسیر ابی السعود ج ۱ ص ۳) '' ﴿ربیعؒ سے روایت ہے کہ نصاریٰ وفد نجران حضور ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اور حضور ﷺ سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جھگڑا کیا۔ یہاں تک کہ آپ نے ان سے فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب حیّ لا یموت ہے اور عیسیٰ علیہ السلام پر موت آئے گی۔﴾

۷ ..... ''عن الحسنؒ قال رسول اللہ ﷺ للیھود ان عیسیٰ علیہ السلام لم یمت وانہ راجع الیکم قبل یوم القیامۃ (تفسیر ابن کثیر بسند صحیح ج ۲ ص ۱۰۰) '' ﴿حسنؒ نے کہا کہ حضور ﷺ نے یہود سے فرمایا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں اور وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف لوٹ کر آئیں گے۔﴾

ف: حضرت حسن بصریؒ کی مراسیل معتبر ہیں۔ کیونکہ سوال کرنے پر انہوں نے فرمایا تھا کہ: '' انی فی زمان کما تری وکان فی عمل الحجاج سمعتنی کل شیٔ اقول قال رسول اللہ ﷺ فھو عن علیؓ بن ابی طالب غیرانی فی زمان لا استطیع

ابن المنکر علیاً (خلاصۃ التہذیب حقتبہ ص ۲۷ا) ''یعنی ہر حدیث جس میں یوں ہو: عطا عن ابی ہانی کے قال رسول اللہ ﷺ کہوں وہ حدیث حضرت علیؓ سے ہے۔ لیکن سلطنت موجودہ حضرت علیؓ کے سخت مخالف ہے اور سخت فتنہ کا زمانہ ہے۔ اس وجہ سے علیؓ کا نام نہیں ذکر کرتا اور وہ زمانہ حجاج اور مروان کا تھا۔

دمشق کے مشرقی منارہ کے پاس اتریں گے

۸ ''عن نواس بن سمعان قال قال رسول اللہ ﷺ فیبعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارۃ البیضآء الشرقی دمشق بین مہروذتین واضعاً یدیہ علی اجنحۃ ملکین (مسلم ج ۲ ص ۴۰۱، باب ذکر الدجال، ترمذی ج ۲ ص ۴۸، باب ماجاء فی فتنۃ الدجال۔ ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵، باب خروج الدجال، ابن ماجہ ص ۲۹۷، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) '' نواس بن سمعان سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ تعالیٰ مسیح بیٹے مریم کو بھیجے گا۔ پس وہ دمشق کے شرقی منارے سفید کے پاس دو چادریں اوڑھے ہوئے دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے اور اسی حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد نزول کے یہ معجزہ عطا کیا جائے گا کہ ان کے دم کی ہوا سے کافر مر جائیں گے اور دم کی ہوا حد بصر تک پہنچے گی۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت امام مہدی محمد بن عبداللہ نماز پڑھاتے ہوں گے

۹ ''اخرج مسلم عن جابرؓ قال رسول اللہ ﷺ لا یزال طائفۃ من امتی یقاتلون علی الحق ظاہرین الی یوم القیامۃ قال فینزل عیسیٰ بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ تعالیٰ ھذہ الامۃ (مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، مشکوۃ ص ۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام) '' جابرؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں سے ایک طائفہ ہمیشہ حق پر لڑتا رہے گا۔ قیامت تک غالب رہے گا۔ فرمایا پھر عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کا بیٹا اترے گا۔ مسلمانوں کا امیر کہے گا۔ آیئے نماز پڑھایئے جواب دیں گے کہ نہیں اللہ تعالیٰ نے اس امت کو یہ بزرگی دی ہے کہ تمہارے بعض پر بعض امیر ہو۔''

ف: یہ جملہ ایک فائدہ زائدہ کے لئے فرمایا ہے کہ یہ امت اپنی ولایت پر ہے اور عیسیٰ خود بھی امتی ہو کر آیا ہوں۔ اسی کو عملاً ظاہر کرنے کے لئے اس وقت امام مہدی علیہ السلام کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور زبان سے بھی ظاہر فرما دیں گے۔ اس کے بعد پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام نماز ہوں گے۔

۱۰۔ ''امامهم رجل صالح قد تقدم يصلي بهم الصبح اذ نزل عيسى بن مريم عليهما السلام فرجع ذلك الامام يمشي القهقرى ليتقدم عيسى فيضع يده عيسى بين كتفيه ثم يقول تقدم فصل فانها لك اقيمت فيصلي بهم امامهم (ابن ماجه ص ۲۹۸ باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم)'' ﴿مسلمانوں کا امام ایک مرد صالح ہوگا۔ صبح کی نماز پڑھانے کے لئے آگے بڑھ چکا ہوگا کہ عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ وہ امام پیچھے قدم لوٹے گا تاکہ عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھیں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام اپنا ہاتھ امام علیہ السلام کی پیٹھ پر رکھیں گے پھر کہیں گے آگے بڑھئے نماز پڑھائیے۔ تمہارے لئے اقامت کہی گئی ہے۔ پس وہ امام نماز پڑھائیں گے۔﴾

۱۱۔ ''عن كعب الحديث ثم يكون عيسى الامام بعد (وفي عمدة القاري ج ۱۶ ص ۴۰ وفي كتاب الفتن لابي نعيم ج ۲ ص ۵۷۷ حديث نمبر ۱۶۰۱ باب نزول عيسى بن مريم عليه السلام)'' ﴿ابو نعیم نے کتاب الفتن میں کعب سے ایک حدیث بیان کی ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ اس کے بعد پھر عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔﴾

۱۲۔ ''قال مسلم في صحيحه في حديث طويل اذا اقيمت الصلوة فينزل عيسى بن مريم فيؤمهم (مسلم ج ۲ ص ۳۹۲ كتاب الفتن واشراط الساعة، ابن كثير ج ۲ ص ۴۰۰)'' ﴿جب نماز کے لئے اقامت کہی جائے گی اس وقت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے۔ پھر مسلمانوں کی امامت فرمائیں گے۔﴾

ف: یہاں امامت کبریٰ مراد ہے۔ کیونکہ اس امت میں امام اعظم ہوں گے اور اگر امام نماز مراد لی جائے تو بھی کچھ مضائقہ نہیں۔ کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہو چکا ہے کہ مہدی کا نماز پڑھانا صرف ایک ہی وقت ہوگا۔ وہ بھی صرف اس وجہ سے کہ عیسیٰ نماز پڑھانے کی حالت میں تشریف لائیں گے اور قولاً وفعلاً اس امت کو اپنی ولایت پر ہونا ثابت کرنا منظور ہوگا۔ تو اس کو کالعدم شمار کیا گیا۔ لہٰذا اس کا ذکر نہیں کیا اور پھر عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ نماز پڑھائیں گے تو فرمایا فیؤمهم!

۱۹۔ ''(اخرج البخاری ج۱ ص۴۹۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، مسلم ج۱ ص۸۷، باب نزول عیسیٰ بن مریم، والترمذی ج۲ ص۴۷، باب ماجاء فی نزول عیسیٰ بن مریم) عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکما مقسطاً فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیۃ اویضع الحرب ویفیض المال حتیٰ لا یقبلہ احد صدقۃ (مشکوٰۃ ص۴۶۵، باب الملاحم و زکوٰۃ سالہ، مشکوٰۃ ص۴۶۹، باب اشراط الساعۃ) حتیٰ تکون السجدۃ الواحدۃ خیراً من الدنیا ومافیہا ثم یقول ابوہریرۃؓ اقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (مشکوٰۃ ص۴۷۹، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)''

لفظ اقرؤا ان شئتم مرفوع بھی ہے۔ ''عن ابی ہریرۃؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یوشک ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلا یقتل الدجال ویقتل الخنزیر ویکسر الصلیب ویضع الجزیۃ ویفیض المال وتکون السجدۃ واحدۃ للہ رب العالمین قال ابوہریرۃ اقرؤا ان شئتم وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ موت عیسیٰ بن مریم ثم یعیدہا ابوہریرۃؓ ثلاث مرات (تفسیر ابن کثیر ج۲ ص۱۰۴، در منثور ج۲ ص۲۴۲)'' ﴿ابوہریرۃؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عنقریب تمہارے اندر ابن مریم حاکم عادل ہو کر اتریں گے۔ صلیب کے توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دیں گے اور جزیہ کو موقوف کریں گے یا لڑائی کو موقوف کردیں گے۔ کیونکہ کوئی کافر ہی نہ رہے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ تضع الحرب اوزارہا ! اور مال بہا بہا پھرے گا۔ کوئی صدقہ اور زکوٰۃ قبول کرنے والا نہ ملے گا۔ جو مال کی زکوٰۃ قبول کرے اور دجال کو بھی قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ ایک اللہ ہی کے لئے سجدہ ہوگا اور ایک سجدہ دنیا اور مافیہا سے بہتر ہوگا۔ اگر چاہو تو یہ آیت پڑھ لو کہ ہر اہل کتاب عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لے آئے گا۔ پھر ابوہریرہؓ اس کو تین دفعہ پڑھتے۔﴾

ف: حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود اپنے ہاتھ سے بھی صلیب کو اسی طرح توڑ سکتے ہیں۔ جیسے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بتوں کو توڑا تھا۔ مگر یہاں اسناد ولی الامر کی بناء پر فرمایا گیا ہے۔ بنی الامیر المدینۃ کی طرح جو ہر زبان کا عام محاورہ ہے۔ یعنی نصرانیت کے

مٹانے کی غرض سے صلیب کو توڑنے کا اور خنزیر کے قتل کا حکم دیں گے۔ جیسے حضور ﷺ نے کتوں کو قتل کرایا تھا۔ چونکہ مرزا قادیانی کو عوام مسلمانوں کا اغوا ہی مقصود ہے۔ خود ہی مطلب بنا کر حضور ﷺ کی حدیث صحیح پر تمسخر اڑاتے ہیں کہ خنزیروں کا شکار کھیلتے پھریں گے۔ معاذ اللہ! کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ اب تک کسی مسلمان نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے۔ جس پر یہ تمسخر اڑایا جاتا ہے۔

۱۷ ...... ''عن ابی ھریرۃؓ مرفوعاً لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسیٰ وانه نازل فاذا رأیتموه فاعرفوه رجل مربوع الی الحمرۃ والبیاض بین ممصرتین کأن راسه یقطر وان لم یصبه بلل فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویهلك الله فی زمانه الملل کلها الا الاسلام ویهلك المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی فیصلی علیه المسلمون (اخرج ابوداؤد ج۲ ص۲۳۵، باب خروج الدجال) '' (ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام اور میرے درمیان کوئی نبی نہیں اور تحقیق وہی اتریں گے۔ پس جب تم ان کو دیکھو تو پہچان لو کہ وہ ایک آدمی متوسط قد سرخ سفید دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے اتریں گے۔ گویا کہ ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے۔ اگرچہ ان کو پانی نے نہیں مس کیا ہوگا۔ پس لوگوں سے اسلام پر مقاتلہ اور جہاد کرے گا۔ صلیب کو توڑنے اور خنزیر کو قتل کرنے کا حکم دے گا اور جزیہ کو موقوف کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں تمام ملل کو ہلاک کر دے گا۔ سوائے اسلام کے یعنی جب تمام مذاہب اسلام کے سوا ہلاک ہو جائیں گے تو جزیہ کس سے لیا جائے گا۔ یہی وضع جزیہ کے معنی ہیں یا پہلے بوجہ کثرت مال مسلمانوں کو جزیہ لینے کی حاجت نہ ہوگی۔ اس وجہ سے جزیہ موقوف کر دیا جائے گا۔ پھر سب مسلمان ہی رہ جائیں گے اور ان کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ مسیح دجال کو ہلاک کرے گا۔ پس وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے۔ پھر وفات دیئے جائیں گے۔ مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔)

ف: اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوگیا کہ نازل ہونے والے مسیح علیہ السلام کا حلیہ سرخ سفید ہوگا اور سیدھے بال والے ہوں گے۔ ''کما جاء فی حدیث المسلم رأیت عیسیٰ بن مریم مربوع الخلق الی الحمرۃ والبیاض سبط الرأس (مسلم ج۱ ص۹۴، باب الاسراء برسول، بخاری ج۱ ص۴۹۶، باب اذا قال احدکم آمین والملائکة فی السماء) ''

۱۹

اور دوسری حدیث (بخاری ج ۱ ص ۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم) میں فاما موسیٰ جعد عریض الصدر ہے۔ یہاں جعد جعودۃ الجسم سے مشتق ہے۔ یعنی سرخ رنگ پر گوشت چوڑے سینے والے اور ایک روایت (مسلم ج ۱ ص ۹۶، باب الاسراء برسول اللہ الی السموات وفرض الصلوات) میں آدم حسن ماتری من آدم الرجال رجل الشعر ہے۔ یعنی گندمی رنگ تمام گندمیوں سے اچھے اور سیدھے بال۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں حلیوں میں ہرگز اختلاف نہیں۔ جب تمام گندمیوں سے اچھے ہوں گے تو وہ حمری ہوں گے۔ یعنی سرخ سفید مگر اس میں سفیدی پر حق نہ ہوگی۔ بلکہ ملاحت کے ساتھ مائل الی الادمۃ ہوگی۔ اسی لئے تمام گندمیوں سے اچھے ہوں گے نہ بالکل مرزا قادیانی کی طرح پنجابی گندمی (وہ بھی معمولی)۔ اور جعد کے معنی یہاں پر گھنگھروالے بال غلط ہیں۔ اگر بالفرض جعد کے معنی گھنگھروالے بال ہی لئے جائیں تو بھی کچھ اختلاف نہیں۔ کیونکہ ایسے سیدھے بھی بال ہیں اور نہ بالکل گھنگھروالے۔ لہٰذا دونوں صادق آ سکتے ہیں اور یہی اختلاف ہے۔ یا احتمال غلط ہے کہ جن کے حلیہ میں راویوں کے اختلاف بیان کی وجہ سے اختلاف ہو وہ دو شخص سمجھے جائیں اسی طرح تو حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ ابن عباسؓ والی حدیث میں ان کے حلیہ میں جعد مذکور ہے۔

(بخاری ج ۱ ص ۴۷۳، ۵۹۰ ومسلم ج ۱ ص ۹۴، ۹۵، ۹۶، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوات اور ذکر الانبیاء) میں جو حدیث ہے۔ اس میں رجل الشعر ہے۔ (بخاری ج ۱ ص ۴۸۰، باب قول اللہ عزوجل وہل اتاک حدیث موسیٰ، عن ابن عمر [illegible] ج ۱ ص ۴۸۹، باب قول اللہ عزوجل واذکر فی الکتاب مریم عن ابی ہریرۃ، مسلم ج ۱ ص ۹۵، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوات) تو کیا اس اختلاف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام دو ہو گئے۔ ہرگز نہیں تو پھر عیسیٰ علیہ السلام کیسے دو ہو گئے۔

۱۸ ''اخرج احمد ج ۱ ص ۳۷۵ وابن ماجہ ص ۲۹۹، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم وصححہ الحاکم ج ۴ ص ۴۸۸، حدیث نمبر ۸۴۰۰، مذاکرۃ الساعۃ بین الانبیاء فی لیلۃ الاسراء وفی الفتح ج ۳ ص ۳۸۱) عن ابن مسعودؓ عن رسول اللہ ﷺ قال لقیت لیلۃ اسری بی ابراہیم وموسیٰ وعیسیٰ علیہم السلام فتذاکروا امر الساعۃ فردوا امرہم الی ابراہیم فقال لا علم لی

بها فردوا امرهم الى موسىٰ فقال لا علم لى بها، فردوا امرهم الى عيسى فقال اما وجبتها فلا يعلم بها احد الا الله وفيما عهد الىّ ربي عزوجل ان الدجال خارج ومعي قضيبان فاذا رانى ذاب كما يذوب الرصاص (وفي ابن ماجه ص ٢٩٩، باب ايضاً ذكر خروج الدجال) قال فنزل فاقتله فيرجع الناس الى بلادهم قال يهلكه الله اذا رانى حتى ان الشجر والحجر يقول يا مسلم ان تحتى كافر فتعال فاقتله فيهلكهم الله ثم يرجع الناس الى بلادهم واوطانهم فعند ذالك يخرج ياجوج وماجوج (تفسير ابن كثير ج ٢ ص ٤٠٦)''

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں معراج کی رات ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام سے ملا اور قیامت کے متعلق ذکر کیا۔ پہلے ابراہیم علیہ السلام سے دریافت کیا۔ انہوں نے کہا مجھ کو اس کا علم نہیں۔ پھر یہ امر موسیٰ علیہ السلام کے حوالہ کیا گیا۔ انہوں نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔ پھر آخر میں یہ امر عیسیٰ علیہ السلام پر ڈالا گیا۔ انہوں نے کہا قیامت کے واقع ہونے کا اصل علم تو خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ مگر میرے ساتھ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ جب دجال نکلے گا تو میں اترکر اسے قتل کروں گا اور میرے ساتھ دو قضیب کرنے والی تلواریں ہوں گی اور وہ مجھ کو دیکھ کر رانگے کی طرح پگھلے گا۔ یہاں تک کہ شجر و حجر بول اٹھیں گے کہ اے مسلم میرے پیچھے کافر چھپا ہوا ہے۔ تو قتل کر۔ پس اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کردے گا۔ پھر لوگ اپنے شہروں اور وطنوں کی طرف لوٹ آئیں گے۔ پھر اسی زمانہ میں قوم یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا'' فيرغب نبي الله عيسى واصحابه الى الله فيرسل الله عليهم اى ياجوج وماجوج النغف فى رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة (مسلم ج ٢ ص ٤٠٢، باب ذكر الدجال) ''یعنی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی دعا مانگیں گے۔ پس اللہ یاجوج ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کردے گا۔ جس سے وہ نفس واحدہ کی طرح مر جائیں گے۔'' فاذا راه عدو الله ذاب كما يذاب الملح فى الماء فلو تركه لانذاب حتى يهلك ولٰكن يقتله الله بيده فيريهم دمه فى حربته (مشكوٰة ص ٤٦٦، باب الملاحم، مسلم ص ٣٩٢، كتاب الفتن واشراط الساعة) ''یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام کو دجال، اللہ کا دشمن دیکھے گا تو ایسا پگھلے گا جیسے نمک پانی میں اگر وہ ویسے ہی چھوڑ دیں تو پگھل کر ہلاک ہوجائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ سے قتل کرے گا۔ پس مسلمانوں کو برچھے میں اس کا خون لگا ہوا دکھائیں گے۔''

ہو گئیں۔ یعنی حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن مجید سے قطعی الثبوت ظنی الدلالۃ ہے قطعی الدلالۃ نہیں۔ لیکن احادیث متواترۃ المعنی جو سبب ہیں اصل آیت وان من اہل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ (نساء:۱۵۹) اور آیت انہ لعلم للساعۃ (زخرف:۶۱) اور آیت بل رفعہ اللہ الیہ (نساء:۱۵۸) اور آیت انی متوفیک ورافعک الی (آل عمران:۵۵) وغیرہ کی تفسیریں ہیں اور اجماع امت سے قطعی الدلالۃ بھی ہو گیا۔

۱۔ "وکذلک وقع الاجماع علی تکفیر کل من دافع نص الکتاب او خص حدیثاً مجمعاً علی نقلہ مقطوعاً بہ مجمعاً علی حملہ علی ظاہرہ (شفاء ج۲ ص۲۴۷، فصل فی بیان ما ھو من المقالات کفر)" ﴿اور ایسے ہی اس شخص کی تکفیر پر بھی اجماع واقع ہے جو نص قرآن کی مدافعت کرے یا ایسی حدیث کی تخصیص کرے جس کے نقل پر اجماع قطعی ہو۔ اس کے ظاہر معنی پر حمل کرنے پر اتفاق ہو۔﴾

۲۔ علامہ ابن حزم لکھتے ہیں کہ: "صح الاجماع علی ان کل من جحد شیئاً صح عندہ بالاجماع ان رسول اللہ ﷺ اتی بہ فقد کفر (کتاب الفصل ج۳ ص۲۷۵، فصل الکلام فیمن یکفر ولا یکفر)" ﴿اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ ہر وہ شخص جس نے ایسی شے کا انکار کیا جو ہمارے نزدیک اجماعاً ثابت ہو چکا ہو کہ اس شے کو حضور ﷺ لائے ہیں وہ کافر ہو گیا۔﴾

۳۔ شیخ عبدالوہاب شعرانی لکھتے ہیں کہ: "فقد ثبت نزولہ علیہ السلام بالکتاب والسنۃ وزعمت النصاریٰ ان ناسوتہ صلب ولا ہوتہ رفع والحق انہ رفع بجسدہ الی السماء والایمان بذلک واجب قال تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ (یواقیت ج۲ ص۱۴۶)" ﴿یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے اور نصاریٰ کہتے ہیں کہ ان کے ناسوت کو سولی دی گئی اور ان کی لاہوت کو اٹھا لیا گیا اور حق یہ ہے کہ ان کو بجسدہ آسمان پر اٹھا لیا گیا اور اس پر ایمان واجب ہے بقولہ تعالیٰ بل رفعہ اللہ الیہ۔﴾

۴۔ "ولا یقدح فی ذلک ما اجمعت الامۃ علیہ واشتہرت فیہ الاخبار ولعلہا بلغت مبلغ التواتر المعنوی ونطق بہ الکتاب علی قول ووجب الایمان بہ واکفر منکرہ کالفلاسفۃ من نزول عیسیٰ علیہ السلام آخر الزمان لانہ کان نبیاً قبل تحلی نبینا ﷺ فی ھذہ النشاۃ

(تفسیر روح المعانی ج ۲۲ ص ۳۲ زیر آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین)"

"اور آپ کا آخر الانبیاء ہونا ایسا عقیدہ ہے کہ ہرگز معذور نہیں جس پر قرآن کریم نے ایک قول پر تصریح کی اور جس پر ایمان لانا واجب ہے اور اس کے منکر کو قطعاً کافر کہا گیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آخر زمانہ میں نازل ہونا کیونکہ حضور ﷺ کی نبوت سے پہلے اس عالم میں ان کو نبوت مل چکی ہے۔"

فائدہ جلیلہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کی از روئے احادیث

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر کے چار حصے ہیں۔ بعثت نبوت سے پہلے، زمانہ بعثت نبوت تا رفع، زمانہ بعد نزول یعنی از بعثت کا زمانہ اور اس کی تعیین کا ذکر حدیثوں میں نہیں اور زمانہ رفع کا بھی بوجہ غیر متعلق ہونے کے احادیث میں ذکر نہیں اور زمانہ بعثت نبوت کا ذکر احادیث میں آیا ہے کہ "أخرج ابن سعد عن ابراهيم النخعي قال قال رسول الله ﷺ يعيش كل نبي نصف عمر الذي قبله وان عيسى مكث في قومه اربعين عاماً (خصائص الكبرى وكنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۸ حديث نمبر ۳۲۲۶۲) عن فاطمة انه لم يبعث نبي الا عمر الذي بعده نصف عمره وان عيسى بن مريم بعث رسولاً لاربعين واني بعثت لعشرين (كنز العمال ج ۱۱ ص ۴۷۸ حديث نمبر ۳۲۲۶۵)" "عیسیٰ بن مریم کی عمر بعثت سے پہلے آپ کی عمر بعثت سے نصف ہوتی ہے۔ چنانچہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مبعوث ہو کر چالیس برس اپنی قوم میں ٹھہرے اور میں بیس برس کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ اور نزول کے بعد کا زمانہ بھی احادیث میں مذکور ہے۔" "عن ابی هريرة مرفوعاً وانه نازل … فيمكث في الارض اربعين سنة ثم يتوفى (ابوداؤد ج ۲ ص ۵۹۴ باب خروج الدجال) عن عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ينزل عيسى بن مريم الى الارض … ويمكث خمساً واربعين سنة ثم يموت (رواه ابن الجوزي في كتاب الوفاء ص ۸۲۲ باب في حشر عيسى بن مريم، مشكوة ص ۴۸۰ باب نزول عيسى عليه السلام)"

اور حضرت ابن عمرؓ سے ایک دوسری روایت بھی ہے۔ "عن ابن عمرؓ فيبعث الله عيسى ابن مريم … ثم يمكث في الناس بعد نزوله سبع سنين ليس بين اثنين عداوة (مشكوة ص ۴۸۱ باب لاتقوم الساعة الا على شرار الناس، مسلم ج ۲

میں ہوا۔ چنانچہ تہذیب میں سعید بن مسیب سے اسی طرح مذکور ہے اور چالیس برس بعد نزول رہ کر ۱۲۰ برس کے ہوئے یہ سب طرق مختلف مدتیں ہیں اور بعض علماء نے ۱۲۰ برس میں رفع فرمایا ہے اور ۴۰ برس جو بعد نزول ہوگا اس کو نظر انداز کیا۔ کیونکہ یہ حصہ عمر بحیثیت خلافت وامامت محمدی کا رسالت ونبوت کی دلیل نہیں ہوسکتے۔ افسوس مرزائی امت جس حدیث کو پیش کیا کرتے ہیں وہ تو الٹی ان کی جڑ کاٹ رہی ہے۔ کیونکہ جب کہ بعد کے نبی کی عمر پہلے نبی کی عمر سے نصف ہوتی ہے تو مرزا قادیانی کس صورت سے نبی ہوگئے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کی عمر تو بجائے نصف کے حضور ﷺ کی عمر سے زیادہ ہے۔ پس اس حدیث سے ہی یہ معلوم ہوگیا کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر کوئی نبی مبعوث ہوگا تو اس کی عمر حضور ﷺ کی عمر کے نصف یعنی ۳۰ برس کی ہوگی۔ حالانکہ یہ عمر بعثت کی نہیں بلکہ ایسی زمانہ مدت بعثت نکال کر ۴۰ برس کی عمر میں بعثت ہوگی۔ وھو باطل!

مرزائیوں کے بعض شبہات کے جوابات

شبہ اوّل … ’’وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم (آل عمران:۱۴۴)‘‘ ’’نہیں محمد مگر ایک رسول ان سے پہلے بہت سے رسول ہوچکے۔ پس اگر مر جائیں یا قتل کئے جائیں تو کیا تم اپنے پیچھے قدموں لوٹ جاؤ گے۔‘‘

جواب! معلوم ہو کہ یہ آیت جنگ احد میں نازل ہوئی تھی۔ رسول کریم ﷺ اس جنگ میں زخمی ہوکر غش کے اندر ایک غار میں گر پڑے تھے۔ شیطان نے پکار دیا کہ محمد ﷺ مارے گئے یہ سنتے ہی مسلمانوں کا تمام لشکر بجز خواص اصحابؓ کے بھاگ نکلا اور جہاد کرنے سے رک گئے کہ جب محمد ﷺ مارے گئے تو جہاد کس لئے کیا جائے؟۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سمجھاتا ہے کہ تم یہ سمجھتے ہو کہ دین اور شریعت کی تکمیل صرف اسی وقت تک کی جاتی ہے جب تک نبی اپنی امت میں بنفس نفیس موجود ہے۔ یہ تمہارا خیال غلط ہے۔ ذرا خیال کرو کہ کس قدر نبی اور رسول ہوچکے ہیں۔ کیا وہ سب اپنی امت میں موجود ہیں؟۔ کیا ان کی امت نے دین چھوڑ دیا جیسا تم نے اس جہاد کو ترک کر دیا ہے؟۔ اور جب نبی نے بھی دنیا چھوڑی تو کیا تم ایسا کرو گے؟۔ اس میں موت مسیح علیہ السلام کی کون سی دلیل ہے؟۔ ’’وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل۰ فسیخلو کما خلوا وکما ان اتباعهم بقوا متمسکین بدینهم بعد خلوهم فعلیکم ان تتمسکوا بدینه بعد

۴۔ ''قیامت کے دن اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار (اعراف:۳۸)''

۵۔ ''قد خلت من قبلکم سنن (آل عمران:۱۳۷)''

۶۔ ''قرون خالیہ۔ خلت بالخلوۃ من شہر رمضان'' عرب کا محاورہ ہے۔ نیز لغت عرب میں زمانہ کی صفت کے لئے آتا ہے اور کبھی زمانہ کے لئے ہوتا ہے۔ جیسے ''قد خلت من قبلہ الرسل'' میں لغت کا یہ مفہوم اخیر معانی پر ہے۔ یعنی ذات رسولوں پر یعنی آپؐ سے پہلے بہت سے رسول تبلیغ رسالت کر چکے ہیں ورنہ قد ماتت من قبلہ الرسل ہوتا۔''

۷۔ ''قد خلت القرون من قبلی (احقاف:۱۷)''

۸۔ ''تلک امۃ قد خلت (البقرہ:۱۳۴)''

۹۔ ''فی امم قد خلت (اعراف:۳۸)''

۱۰۔ ''قد خلت من قبلہا امم (رعد:۳۰)'' وغیرہ میں بھی یہ معنی ہیں کہ اس امت سے پہلے جو امتیں ہو چکی ہیں نہ یہ کہ وہ سب مر چکے ہیں حالانکہ پہلے بعض نبیوں کی امتیں اب بھی موجود ہیں۔

شبہ دوم: حضرت رسول کریم ﷺ کے انتقال پر شدت قلق کی وجہ سے صحابہؓ کو یہ وہم ہو گیا تھا کہ شاید ابھی تک یہ موت نہیں بلکہ غشی کی وہ حالت ہے جو ہمیشہ سے پیش آتی رہتی تھی۔ کوئی کہتا تھا کہ حضور ﷺ ہرگز نہیں مرے۔ موت نبوت کے منافی ہے اور حضرت عمرؓ کی یہ حالت تھی کہ تلوار اٹھائے پھرتے تھے کہ جس شخص نے کہا کہ حضور ﷺ مر گئے ہیں اس کو قتل کر دوں گا اور چونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا رفع سب کا تسلیم شدہ تھا اس لئے حضور ﷺ کی عدم موت پر بعض حضرات وثوق اور تشبیہاً ان پر تھے۔ گویا کہ قول رفع کما رفع عیسیٰ بن مریم دراصل خیال عدم موت تھا۔ یہ صرف اس وجہ سے کہ شدت قلق سے ان میں یہ حالت پیدا ہو گئی تھی کہ حضور ﷺ ہرگز نہیں مرے بھلا انبیاء بھی کہا مرتے ہیں اور جو شخص موت کا قائل ہوا اس نے حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کیا۔ اس وجہ سے واجب القتل ہے۔ چنانچہ (ازالۃ الخفاء کے مقصد دوم) میں ہے۔ چوں آنحضرت ﷺ از عالم دنیا برفیق اعلیٰ انتقال فرمود تشویشہا بیشمار بخاطر مردم راہ یافت ظن بعضے آنکہ این موت نیست

حالیست کہ عقد الوحی پیش می آید وگمان بعضے انکہ موت منافی موتبہ نبوت است حضرت عمرؓ کے اس خیال طاری کی تردید کے لئے اور تشویش اور قلق کو زائل کرکے اطمینان قلب وتسکین خاطر کی غرض سے صدیقؓ نے یایھا الرجل اربع علی نفسک "یعنی اے شخص اپنے نفس پر مہربانی کر" کہہ کر فرمایا "قال رسول اللہ ﷺ قد مات الم تسمع اللہ یقول انک میت وانھم میتون - وما جعلنا لبشر من قبلک الخلد "حضور ﷺ وفات پاچکے، کیا تم نے نہیں سنا کہ اللہ فرماتا ہے کہ تو بھی مرنے والا ہے اور وہ بھی مرنے والے ہیں۔ ہم نے تم سے پہلے کسی کو ہمیشگی نہیں دی۔ پھر منبر پر چڑھ کر بعد حمد وثنا فرمایا "ایھا الناس ان کان محمد الھکم الذی تعبدون فانه قد مات وان کان الھکم الذی فی السماء فان الھکم لم یمت "اے لوگو! اگر محمد تمہارا خدا ہے جس کی تم عبادت کرتے ہو تو تم سمجھ لو اور اگر تمہارا خدا وہ ہے جو آسمان میں ہے وہ تمہارا خدا نہیں مرا۔ پھر یہ آیت پڑھی "وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم (کنز العمال ج ۷ ص ۲۳۴ حدیث نمبر ۱۸۷۵۰) "یعنی عمرؓ کا خیال کہ حضور ﷺ مرے نہیں منافی تھا اس سے زائل فرمایا اور یہ خیال کہ موت منافی نبوت ہے انک میت وانھم میتون سے زائل کیا اور اس آیت میں افان مات او قتل سے موت اور قتل دونوں کا نبوت سے منافی نہ ہونے پر استدلال لائے ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ کی موت یا قتل نبوت کے منافی نہیں اور قد خلت سے آپ کو بھی استدلال نہیں فرمایا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ فرماتے ہیں۔ "حتی اھویت الی الارض وعرفت حین سمعته تلاھا ان النبی ﷺ قد مات (کنز العمال ج ۷ ص ۲۳۶) "یعنی میں یہاں تک کہ حضور ﷺ مر گئے۔ بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ غرض حضور ﷺ کے ... کی نفی فرماتے ہیں۔ درحقیقت نفی حیات کی ہوئی اور عمر رجیع ثم قوما الی قوله ... ہی کی اور سب صحابہ نے صدیق اکبرؓ کی طرح موت کو منافی رسالت نہ سمجھا اور حضور ﷺ کی وفات شریف کو تسلیم کرلیا اور اس آیت کے معنی وہی ہیں جو پہلے بیان کرچکا کہ آپ ﷺ سے پہلے بہت سے رسول رحلت کرچکے ہیں۔ آپ ﷺ کوئی نئے رسول نہیں ہوئے۔ یہ آیت پہلے کے سب نبیوں کے مرجانے پر ہرگز دلالت نہیں کرتی۔ یہ ممکن ہے کہ پہلے کے بعض رسول زندہ ہوں۔ مگر حضور ﷺ کی بعثت عامہ سے ان کی نبوت ختم ہوچکی ہو۔ (اس کے بعد روایت ابن عباسؓ کا قصہ جو پہلے گذر چکا ہے مذکور ہے۔)

شبہ سوم ... "انه یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات

الشمال فاقول یارب اصحابی فیقال انک لاتدری مااحدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیهم شهیداً مادمت فیهم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم (بخاری ج۲ ص۶۶۵ باب قوله وکنت علیهم شهیدا مادمت فیهم)"

"جو میری امت کے بعض لوگ پکڑے جائیں گے اور بائیں طرف یعنی جہنم کی طرف ان کو چلایا جائے گا۔ میں کہوں گا اے میرے رب یہ تو میرے صحابی ہیں۔ کہا جائے گا کہ آپ کو اس کا علم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کچھ کیا۔ جواب میں ویسے ہی کہوں گا۔ جیسا کہ عبد صالح یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ جب تک میں ان میں موجود تھا ان پر گواہ تھا اور جب تو نے مجھے پورا پورا لے لیا تو اس وقت آپ نگہبان تھے۔"

یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کی توفی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی کی ایک ہی صورت ہے اور یہ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ تو مدینہ منورہ میں مدفون ہیں۔ تو آپ ﷺ کا آسمان پر جانا نہیں ہوا تو پھر عیسیٰ علیہ السلام بھی اسی طرح وفات پا چکے اور دوسرے آپ ﷺ نے اقول کما قال العبد یعنی ماضی کے صیغہ سے فرمایا ہے۔ معلوم ہوا کہ اس حدیث کے بیان کے وقت یہ قول عیسیٰ علیہ السلام کا ہو چکا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

جواب: یہ تو پہلے قرآن کے اس رکوع سے اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے حتیٰ کہ مرزا قادیانی کے قول سے معلوم ہو چکا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ قیامت کے دن ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن فرمائیں گے اور حضور ﷺ کا یہ فرمان بھی اسی حدیث میں ظاہر ہے کہ قیامت کے دن جو میں فرماؤں گا۔ اب رہا یہ کہ صیغہ ماضی کا ہے۔ تو عیسیٰ علیہ السلام کے لئے قال اور اپنے لئے اقول۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قول قیامت میں پہلے ہو چکے گا اور حضور ﷺ کا یہ واقعہ بعد کو پیش آئے گا۔ تو حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں ویسے ہی کہوں گا جیسا کہ اس سے پہلے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ یعنی قیامت کے دن عیسیٰ علیہ السلام کے قول کی ماضی حضور ﷺ کے قول کے اعتبار سے ہے۔ دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ حضور ﷺ نے جب یہ حدیث بیان فرمائی تھی تو سورۂ مائدہ جس میں یہ حکایت مذکور ہے پہلے نازل ہو چکی تھی اور تمام صحابہ نے اس حکایت کو سن لیا تھا۔ اب حضور ﷺ اس حکایت کو نقل حکایت کر کے بیان فرماتے ہیں۔ یعنی ماقول کما قال العبد الصالح فی سورۃ المائدۃ۔ یہ غلط ہے کہ حضور ﷺ کی توفی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی ایک ہی صورت کی ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو حضور ﷺ یہ فرماتے

فاقول ماقال العبد الصالح الخ۔ فنقول کما قال حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ یعنی اسی قسم کا قول میں بھی کہوں گا۔ نہ یہ کہ وہی قول کہوں گا۔ مشبہ اور مشبہ بہ میں تغایر ضروری ہے۔ اس حدیث کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی غیر حاضری کا عذر کریں گے میں بھی اپنی غیر حاضری کا عذر کروں گا۔ نہ کہ وہی الفاظ کہوں گا۔ جو کہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہے ہوں گے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بقول مرزا قادیانی جس سوال کا یہ جواب ہے یہ سوال ہوگا۔ ءانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰہین اور حضور ﷺ سے ہرگز یہ سوال نہ ہوگا۔ تو پھر یہ جواب بھی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ حضور ﷺ عیسیٰ علیہ السلام کے قول کے مانند کہیں گے اور غیر حاضری کا عذر دونوں فرمائیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توفی یعنی غیر حاضری وعدم موجودگی بطور رفع الی السماء ہوئی اور حضور ﷺ کی توفی یعنی غیر حاضری وعدم موجودگی بطور توفی بالموت کے تشبیہ کے لئے اس قدر بھی تغایر کافی ہے۔ اگر کوئی عیسائی اعتراض کرے کہ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کو کوڑے لگائے گئے اور طمانچے مارے گئے۔ صلیب پر کھینچ کر کے عذاب دیئے گئے اور صلیب پر اس کی جان نکل گئی جیسا کہ انجیل میں ہے کہ یسوع نے بڑے زور سے چلا کر جان دی اور اس کی توفی وقوع میں آئی اسی طرح نعوذ باللہ محمد ﷺ کی توفی ہوئی ہوگی اور یہی آپ کی دلیل پیش کرے کہ جیسے کہ مسیح علیہ السلام کی توفی ہوئی۔ اسی طرح محمد ﷺ کی توفی وقوع میں آئی۔ کیونکہ محمد ﷺ کی توفی اور عیسیٰ علیہ السلام کی توفی ایک ہی صورت کی تھی۔ تو مرزا قادیانی و مرزائی بتاویں کہ اس عیسائی کو وہ کیا جواب دیں گے؟۔ کیا اپنی دلیل اور مذہب جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ہوئے ویسے ہی حضرت خاتم موجودات افضل الرسل کے واسطے ہوئے قبول کریں گے۔ یا اپنی اس دلیل کی اصلاح کریں گے کہ دونوں کی توفی ایک ہی قسم کی نہ تھی۔

شبہ چہارم ..... ''اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اصالتاً تشریف لائیں گے تو وحی نبوت نہ لائیں گے یا لائیں گے۔ اگر لائیں گے تو ختم نبوت ٹوٹ گئی اور اگر وحی نبوت نہ لائیں گے تو نبوت اور وحی سے معزول ہوں گے۔

جواب! حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وحی نبوت نہ لائیں گے۔ کیونکہ بحکم قرآنی اکملت لکم دینکم دین کامل ہے اور وحی نبوت کی حاجت نہیں۔ بلا ضرورت وحی نبوت بھیجنا شان خداوندی کے خلاف ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معزولی آپ لوگوں نے خوب سمجھی کہ اگر کسی نبی پر وحی رسالت نہ آوے تو وہ نبوت سے معزول سمجھا جاتا ہے۔ نعوذ باللہ آپ کی اس

ایجاد بندہ سے تو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی کبھی عہدہ نبوت پر بحال اور کبھی اس سے معزول ہوں گے۔ کیونکہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ کتنی کتنی مدت تک وحی کا آنا موقوف رہتا تھا۔ اس وقت مرزا قادیانی حضور ﷺ کو نبوت کے عہدہ سے معزول سمجھتے ہوں گے؟۔ افسوس

رئیس المکاشفین حضرت شیخ اکبر لکھتے ہیں کہ:" اعلم انه لم یجئ لنا خبر الٰہی ان بعد رسول اللہ ﷺ وحی تشریع ابدا انما لنا وحی الالہام قال تعالیٰ ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك ولم یذکر ان بعده وحیاً ابداً وقد جاء الخبر الصحیح فی عیسیٰ علیه السلام وکان ممن اوحی الیه قبل رسول اللہ ﷺ انه اذا نزل اخر الزمان لا یوحیٰ الا بنا ای بشریعتنا وسنتنا مع ان له الکشف التام اذا نزل زیادة علی الالهام الذی یکون له کما لخواص هذه الامة (از یواقیت مبحث۳۶ ج۲ ص۸۴ ، فتوحات ج۳ ص۲۳۸، باب ۳۵۳)"

اور لکھتے ہیں کہ:" وکذلك عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام اذا نزل الی الارض لا یحکم فینا الا بشریعة نبینا محمد ﷺ یعرفه الحق تعالیٰ بها علی طریق التعریف وان کان نبیاً (یواقیت مبحث۴۷ ج۲ ص۳۷)" حاصل یہ ہے کہ قرآن کی نص سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کبھی وحی نبوت نہ ہوگی۔ ہاں وحی الہام باقی ہے اور حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام جب آخر زمانہ میں زمین پر نازل ہوں گے تو ہمارے نبی ﷺ کی شریعت پر چلیں گے۔ حالانکہ حضور ﷺ سے پہلے ان پر وحی کی جاتی تھی۔ بعد نزول کے بعد صرف ان کو کشف تام ہوگا اور حق تعالیٰ بطریق تعریف احکام شریعت محمدیہ ﷺ کی معرفت کرا دے گا۔ اگرچہ وہ اپنے زمانہ کے نبی ہیں۔ اس کی مفصل بحث گذر چکی۔

شبہ نمبر ۳.... کیا اس بات میں امت محمدیہ کی جو خیر الامت ہے اور اس کی شان میں ہے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل ہتک نہیں ہے کہ اصلاح امت محمدیہ ﷺ کے لئے ایک نبی کو محفوظ رکھا جائے اور امت میں کوئی لائق نہیں کہ اصلاح کرے اور خدا کو نبی بھیجنا پڑے۔ کیا یہ کام امت محمدیہ ﷺ کا مجدد نہیں کر سکتا۔

جواب! چونکہ نبی امتی بن کر آتا ہے۔ جیسا کہ حدیثوں میں مذکور ہے۔ یہ امت محمدی کا فخر اور عزت ہے کہ اس میں ایک اولوالعزم پیغمبر شامل ہوتا ہے اور دعا سے شامل ہوا ہے۔ دیکھو انجیل برنباس" اے رب بخشش کرنے والے اور رحمت میں غنی تو اپنے خادم (عیسیٰ علیہ السلام) کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب فرما۔" (فصل ۲۱۲ ص۱۹۴)

اب بتاؤ کہ یہ امت محمدیہ کی ہتک ہے یا خود وجہ کا ثبوت ہے؟ کہ ایک نبی دعا کرتا ہے کہ اے خدا مجھ کو امت محمدی میں ہونا نصیب فرما۔ دوم کس قدر عالی مرتبہ اس امت کا ہے کہ عیسائیوں کا خدا اس کا ایک فرد ہو کر آتا ہے۔ مگر تعصب بھری آنکھ کو یہ عزت ہتک نظر آتی ہے۔ یہ نظر کا قصور ہے۔ آہ! کس قدر کج فہمی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے سے تو ہتک ہے اور مرزا قادیانی کو حضور ﷺ کے بعد نبی بنانے سے ہتک نہیں؟۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی علت غائی احکام دین اسلام کی تبلیغ یا شریعت محمدی کی پوری کرنا نہیں۔ حدیثوں میں بصراحت موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کے قتل کے واسطے اور صلیب کے توڑنے کے لئے آئیں گے۔ جس سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہود اور نصاریٰ کی اصلاح کے واسطے آئیں گے۔ نہ کہ دین اسلام اور امت محمدی کی اصلاح کے واسطے۔ دیکھو قرآن مجید فرما رہا ہے کہ: ''وان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته (نساء:۱۵۹)'' یعنی مسیح کی موت سے پہلے اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ چونکہ یہود اسلامی امت کا صرف ایک فرد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا کہنا صرف مسلمانوں پر اثر کر سکتا ہے اور ارادہ خداوندی میں کسر صلیب اور اصلاح یہود ہے۔ اس لئے اسی پیغمبر کو جسے ایک گروہ ان کو خدا بنا کر گمراہ ہوا اور دوسرے گروہ نے نبوت سے انکار کر کے ان کو جھوٹا نبی کہا اور اپنی دانست میں ان کو طرح طرح کے عذاب دے کر صلیب پر قتل کر چکے۔ خداتعالیٰ نے ان دونوں گروہوں کے زعم توڑنے اور کذب ظاہر کرنے اور امت محمدی کا رتبہ بڑھانے اور ان کی دعا قبول کرنے اور لیؤمننه ولینصرنه کا مصداق بنانے کے لئے ان کو مقرر کیا کہ جب وہ خود ہی زندہ اتر کر ان کے سب زعم باطل کر دے گا تو آسانی سے سمجھ جائیں گے اور ایسا کھلا معجزہ اور کرشمہ قدرت دیکھ کر اور دجال کو اور اس کے ہمراہیوں کو قتل کرنے کے بعد آخرکار سب اہل کتاب یہود اور نصاریٰ ایمان لے آئیں گے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ امت محمدی کی اصلاح کے واسطے آئیں گے۔ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کا صرف یہ مطلب ہے کہ جس طرح بنی اسرائیل کے نبی تبلیغ دین کرتے تھے۔ اسی طرح میرے علماء امت تبلیغ دین کیا کریں گے۔ کیونکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ نہیں کہ علماء امت بنی اسرائیل کے نبیوں کے ہم رتبہ ہوں گے یا کسی قسم کی نبوت کے مدعی ہوں گے۔

شبہ ششم: ..... یہ اعتراض بالکل بے بنیاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

آسمان پر زندہ ہونے کی وجہ سے ہمارے رسول خاتم النبیین ﷺ سے افضل ہوگئے۔ کیونکہ یہ فضیلت جزئی فضیلت کلی کو مانع نہیں ورنہ اس کے علاوہ عیسیٰ علیہ السلام میں اور کئی فضیلتیں ہیں۔ جو آنحضرت ﷺ کو ثابت نہیں۔ آپ جو تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں تو منصب اور مرتبہ اور قرب الٰہی میں افضل ہیں۔ نہ ہر ہر خصوصیات ذاتیہ میں مثلاً حضرت مریم والدہ مسیح افضل نساء العالمین ہیں نہ حضور ﷺ کی والدہ۔ حضرت مسیح علیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے نہ حضور ﷺ۔ حضرت مسیح علیہ السلام پر مائدہ آسمان سے اتارا گیا۔ حضور ﷺ پر نہیں۔ حضرت مسیح علیہ السلام نے پیدا ہوتے ہی کلام فرمائی اور اپنی نبوت کی خبر دی۔ لیکن حضور ﷺ سے یہ ثابت نہیں۔ ایسے ہی طول عمر بھی کوئی افضلیت کی دلیل نہیں۔ ہاں تعجب یہ تھا کہ حضور ﷺ کے لئے تو موت ہو اور دیگر انبیاء موت سے مستثنیٰ ہوں اور وہ ہمیشہ ہمیش زندہ رہیں۔ "وما جعلنا لبشر من قبلك الخلد أفإن مت فهم الخالدون (انبیاء:۳۴)" مگر کیا کسی مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے خلد ہے اور موت سے مستثنیٰ ہیں۔ بھلا یہ تو بتلائیے کہ آپ کے بزرگ آپ کو یا کسی ادنیٰ آدمی کو چھت وغیرہ پر چڑھا دیں تو اس میں آپ کے بزرگ کی توہین ہوگی یا نہیں۔ کعبہ شریف میں جب حضور ﷺ نے حضرت علیؓ کو اپنے کاندھے پر چڑھایا تھا اور نیز جب صحابہؓ نے حضور ﷺ کو قبر میں رکھا اور آپ سب اوپر رہے تو اس میں حضور ﷺ کی توہین ہوئی یا نہیں؟۔ بھلا یہ تو بتائیے کہ آپ خود بھی کبھی اونچی جگہ پر چڑھتے ہیں یا نہیں۔ اگر چڑھتے ہیں تو تمام پیغمبروں کی جو زیر زمین مدفون ہیں توہین ہوئی یا نہیں؟۔ خدارا ایسا اعتراض نہ کیا کرو جو مضحکہ خیز ہو۔

شبہ ہفتم ...   حضور ﷺ نے شب معراج میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے انبیاء جو مردے تھے ان میں شامل دیکھا ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ بھی مردے ہیں۔

جواب! سبحان اللہ کیا استدلال ہے کس نے دیکھا حضور ﷺ نے تو پھر حضور ﷺ بھی اس جماعت مردوں میں شامل تھے تو کیا آپ بھی مردے تھے؟۔ جب آپ مردے نہیں تھے تو عیسیٰ علیہ السلام کی موت بھی اس سے ثابت نہیں ہوسکتی۔

شبہ ہشتم ......   کانا یأکلان الطعام یعنی وہ دونوں ماں بیٹے عیسیٰ علیہ السلام ومریم علیہا السلام کھانا کھایا کرتے تھے اور "وما جعلناهم جسداً لا يأكلون الطعام (انبیاء:۸)" یعنی ہم نے انبیاء علیہم السلام کو ایسے جسم نہیں بنایا جو کھانا نہ کھائیں۔ پس اگر وہ زندہ ہیں تو آسمان پر کیا کھاتے ہیں۔

جواب: کانا تو ماضی کے لئے ہے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ کھانا کھایا کرتے تھے جو منافی الوہیت ہے اور اسی لئے یہ دوسری آیت بھی ہے جو الوہیت کو باطل کرنے کے لئے ہے۔ یعنی جو کھانے پینے کے محتاج رہ چکے ہوں وہ کیسے خدا ہو سکتے ہیں۔ غرض یہ آیتیں الوہیت مسیح علیہ السلام کو باطل کرنے کے لئے ہیں۔ ان کو موت وحیات عیسیٰ علیہ السلام سے کوئی تعلق نہیں۔ دوسرے اصحاب کہف کا قصہ یاد کرو کہ بغیر کھائے پیے کس طرح زندہ ہیں۔ اصحاب کہف کے بارے میں ہے۔ "ولبثوا فی کھفھم ثلاث مائۃ سنین وزدادوا تسعا (کہف:۲۵)" یعنی ۳۰۹ برس غار میں سوتے رہے اور ان کی زیست اور خواب کا حال اور بھی زیادہ تر قانون قدرت کلیہ کو پاش پاش کرتا ہے۔ "وتری الشمس اذا طلعت تزاور عن کھفھم ذات الیمین واذا غربت تقرضھم ذات الشمال وھم فی فجوۃ منہ۰ ذلک من آیات اللہ۰ من یھدی اللہ فھو المھتد۰ ومن یضلل فلن تجدلہ ولیاً مرشدا۰ وتحسبھم ایقاظا وھم رقود ونقلبھم ذات الیمین وذات الشمال (کہف:۱۷،۱۸)" اور دیکھتا سورج کو کہ جب طلوع کرتا ہے تو ان کے غار سے دائیں جانب ہٹ کر طلوع کرتا ہے اور جب غروب ہوتا ہے تو بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ غار کے کشادہ میدان میں ہیں یہ اللہ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ جس کو اللہ ہدایت دیتا ہے۔ وہی ہدایت پاتا ہے اور جس کو گمراہ کرتا ہے۔ اس کے لئے کوئی ولی اور رہبر نہ پائے گا اور تو ان کو جاگتا ہوا گمان کرے۔ حالانکہ وہ سورہے ہیں اور ہم ان کو دائیں بائیں کروٹ بھی دلوا دیتے ہیں۔ تیسرے یہ کیسے معلوم ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر کھاتے پیتے نہیں۔ اول تو ان کی غذا تسبیح اور تہلیل ہے۔

رئیس المکاشفین حضرت عبدالوہاب شعرانی اس کا جواب لکھتے ہیں کہ: "فان قیل فما الجواب عن استغنائہ عن الطعام والشراب مدۃ رفعہ فان اللہ تعالیٰ قال وما جعلناھم جسدا لا یاکلون الطعام فالجواب ان الطعام انما جعل قوتاً لمن یعیش فی الارض لانہ مسلط علیہ الھواء الحار والبارد فیتحلل بدنہ فاذا انحل عوضہ اللہ تعالیٰ بالغذاء اجراء لعادتہ فی ھذہ الخطۃ الغبراء واما من رفعہ اللہ الی السماء فانہ یلطفہ بقدرتہ ویغنیہ عن الطعام والشراب کما اغنی الملائکۃ عنھما فیکون حینئذ طعامہ التسبیح وشرابہ التھلیل کما قال ﷺ انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی وفی الحدیث مرفوعاً ان جین

يدي الدجال ثلاث سنين، فكيف بالمؤمنين حينئذ فقال يجزئهم ما يجزئ اهل السماء من التسبيح والتقديس (اليواقيت والجواهر ج ۲ ص ۱۴۶) "اگر کہا جائے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا زمانہ رفع میں کھانے پینے سے مستغنی ہونے کا کیا جواب ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "وما جعلناهم جسدا لا يأكلون الطعام (انبیاء: ۸)" جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طعام کو زمین پر حیوانات پوری کرنے کے لئے قوت بنایا ہے۔ کیونکہ یہاں اس پر ہوا گرم اور سرد مسلط ہے۔ اس کے بدن کو تحلیل کرتی ہے۔ جب تحلیل ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ غذا سے اس کا عوض پیدا کرتا ہے۔ اس زمین میں اس کی یہ عادت جاری ہے۔ لیکن وہ شخص جس کو اللہ نے آسمان پر اٹھایا اس کو اپنی قدرت سے لوٹاتا ہے اور کھانے پینے سے بے پرواہ کرتا ہے۔ جیسے فرشتوں کو بے پرواہ کیا۔ پس اس وقت اس کا طعام تسبیح اور پانی اس کا تہلیل ہوگا۔ جیسے حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ میں اپنے رب کے پاس رات گزارتا ہوں کہ مجھ کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔ اور حدیث میں مرفوعاً روایت ہے کہ دجال سے تین برس پہلے قحط پڑے گا۔ اسی حدیث میں ہے کہ حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ اس وقت جب مسلمانوں کے پاس کھانے پینے کو کچھ نہ ہوگا کیا حال ہوگا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان کو کفایت کرے گا وہ جو آسمان والوں کو کفایت کرتا ہے۔ یعنی تسبیح اور تقدیس۔ پھر حضرت شیخ نے پہلا قطعہ لکھا ہے۔ سمجھ لو اور دیکھ حدیث مرفوع بھی بیان کرتی کہ دجال کے زمانہ میں مومنین ملائکہ کی طرح صرف تسبیح و تقدیس ہی غذا کا کام دے گی۔

حضرت شیخ نے اسی پر بس نہیں کی۔ ایک بزرگ خلیفہ خراط کا جو بلاد مشرق کے شہروں میں ایک شہر ابہر میں رہتے تھے ذکر فرمایا کہ اس نے ۲۳ سال سے برابر کچھ نہیں کھایا تھا اور دن اور رات عبادت الٰہی میں مشغول رہتا تھا اور کسی طرح کا ضعف بھی لاحق نہیں ہوا تھا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے لئے تسبیح و تہلیل کی غذا ہونے میں کیا تعجب ہے۔ "قال الشيخ ابو الطاهر وقد شاهدنا رجلا اسمه خليفة الخراط كان مقيما بابهر من بلاد المشرق مكث لايطعم طعاما مدة ثلاث وعشرين سنة وكان يعبد الله ليلا ونهارا من غير ضعف، فاذا علمت ذلك فيبعد ان يكون قوت عيسى عليه السلام التسبيح والتهليل والله اعلم بجميع ذلك (يواقيت ج ۲ ص ۱۴۶)"

مرزا قادیانی نے یہ بھی سمجھا کہ ایک عرصہ تک بھوک سے موت ہونا لازم آتا ہے۔

روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ تمام حیوان ماں کے پیٹ میں خون سے پرورش پاتے ہیں اور خون ہی طعام

ان کا ہوتا ہے۔ جب ماں کے پیٹ سے باہر آتے ہیں تو صرف دودھ ان کی غذا وطعام اور وجہ پرورش ہوتی ہے اور جب اس سے بھی بڑے ہوتے ہیں تو اناج و گھاس وغیرہ جات ان کا طعام و غذا ہوتے ہیں۔ کیا کوئی باہوش آدمی کہہ سکتا ہے کہ ماں کے پیٹ سے باہر آ کر انسان یا دیگر حیوانات فوت ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کانا یاکلان الطعام نہیں رہتے۔ اس لئے کہ خون کی غذا بند ہو جاتی ہے اور صرف دودھ ہی ملتا ہے۔ جب دودھ چھٹ جاتا ہے تو کیا مر جاتے ہیں۔ یا دودھ کا موقوف ہونا وفات کی دلیل ہے۔ ہرگز نہیں کیونکہ مشاہدہ ہے کہ غذا کے بدلنے سے کوئی فوت نہیں ہوتا۔ جب یہ امر ثابت ہے کہ غذا کے بدلنے سے کوئی فوت نہیں ہوتا۔ جب یہ امر ثابت ہے کہ غذا کے بدلنے سے موت لازم نہیں ہوتی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غذائے زمینی سے غذائے آسمانی کیونکر باعث موت ہو سکتی ہے؟۔ یہ کیونکر مرزا قادیانی کو معلوم ہوا کہ آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو طعام وغذا نہیں ملتی۔ جب قرآن کریم سے ثابت ہے کہ کھانا کا خوان آسمان سے بنی اسرائیل کی درخواست اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے اترا۔ دیکھو قرآن میں کس طرح مفصل ذکر ہے۔ تو پھر مومن قرآن کریم تو انکار نہیں کر سکتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی آسمانوں پر کھانا ملنا محال ہو۔ کیا ان کو میوہ جات جنت بھی خداتعالیٰ نہیں پہنچا سکتا۔

شبہ نہم ... ”ومنکم من یتوفیٰ ومنکم من یرد الیٰ ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئاً (حج:۵)“ اور نیز دیگر آیات ہم معنی۔

جواب! یہ آیت بھی وفات مسیح پر ہرگز دلالت نہیں کرتی اور نہ مسیح سے یہ متعلق ہے۔ قرآن کریم کا ۱۷ پارہ رکوع ۸ دیکھنا چاہئے۔ یہ آیت قیامت کے منکرین کو سمجھاتی ہے کہ وہ خدا جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفہ سے پھر علقہ بنایا۔ پھر مضغہ بنایا۔ پھر ماں کے پیٹ میں ٹھہرا دی اور پھر اپنے ارادہ سے وہاں سے طفل بنا کر نکالا۔ پھر جوان کیا پھر تم میں سے کوئی تو موت دیا جاتا ہے اور کوئی بڑھاپے کی طرف لوٹا کر لایا جاتا ہے کہ پھر اس کو کوئی علم نہیں رہتا۔ خداتعالیٰ ان لوگوں کو جو عقلی دلائل کے نقصان سے قیامت کا انکار کرتے اور عقلاً محال سمجھتے ہیں ان کو سمجھاتا ہے کہ تم پہلے اپنی ہی پیدائش کے حالات پر غور کرو۔ اپنی طرف دیکھو کس طرح ہم نے تم کو نیست سے ہست کیا اور جب ہم نے تم کو مختلف منازل طے کرائے اور ہم نے عدم سے وجود کیا۔ تو اب تمہارا دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے۔ جیسے ہم پہلے عدم سے وجود میں لائے۔ ایسے ہی ہم دوبارہ بھی کر سکتے ہیں۔ اگر کوئی مرزائی صاحبان کہیں کہ یہ آیات حضرت مسیح سے عام ہیں

حاوی ہیں اور حضرت مسیح بھی اسی سنت اللہ اور قانون فطرۃ کے تابع ہیں تو ہم زور سے کہتے ہیں کہ کوئی مرزائی اپنے مرشد کی حمایت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو قانون فطرۃ کلیہ کے ماتحت نہیں لا سکتا۔ خدا تعالیٰ نے ان آیات میں قانون فطرۃ عامہ بتایا ہے۔ مگر مسیح علیہ السلام باتفاق فریقین بغیر نطفہ باپ کے پیدا ہوئے جب پہلے ہی مسیح علیہ السلام کو اس قانون فطرۃ سے مستثنیٰ کر کے بغیر مس مرد کے صدیقہ مریم علیہا السلام کے پیٹ میں خلاف قانون فطرۃ مذکورہ بالا آیات پیدا کیا تو پھر یہ آیت مسیح کے حق میں ہرگز صادق نہیں آ سکتی۔ دوسرے نطفہ انسان کی یہ صفت ہے کہ وہ عمر کی درازی سے ضعیف ہو جاتا ہے۔ یعنی مادی ہونے کے باعث زمین کی تاثیرات سے متاثر ہو کر ضعیف ہو جاتا ہے۔ مگر آسمان کی تاثیرات ایسی ہیں کہ اجرام فلکی کا بدل ما یتحلل ساتھ ہی ساتھ ہوتا جاتا ہے اور وہ ضعیف نہیں ہوتے۔ پس مسیح علیہ السلام بھی تاثیرات فلکی سے ارذل عمر کے ضعف سے بچے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ مشاہدہ ہے کہ فرشتے، ستارے، آفتاب، مہتاب وغیرہ ایک ہی حالت پر رہتے ہیں۔ لہٰذا حضرت مسیح بھی آسمان پر درازی عمر سے نکمے نہیں ہو سکتے اور نہ زمین کی آب و ہوا کی طرح آسمان کی آب و ہوا ہے کہ مسیح علیہ السلام کو ارذل عمر ملے اور چونکہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش نفخ روح سے تھی اور روح درازی عمر سے ضعیف اور ارذل نہیں ہوتی۔ اس لئے مسیح علیہ السلام کے واسطے ارذل عمر کا ضعف لازم بھی نہیں۔ کیونکہ وہ روح مجسم تھے۔ صرف وہ جسم ضعیف و ارذل ہوتا ہے۔ جو نطفہ امشاج وغیرہ کی ترکیب سے بنایا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ ''رأیت عیسیٰ بن مریم شاباً (مسند احمد ج ۱ ص ۳۷۶ کنز العمال ج ۴ ص ۳۲۳ ج ۳ ص ۲۰۷، الخصائص ج ۱ ص ۲۶۸)'' یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو جوان دیکھا۔ تیسرے جب خدا تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں فرماتے ہیں کہ وہ نہ صلیب دیئے گئے اور نہ قتل کئے گئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی طرف اٹھایا تو کیا وہ قادر مطلق ان کو انسانی ارذل عمر اور ضعف پیری سے ایسا ہی مستثنیٰ نہیں کر سکتا۔ جیسا کہ ان کو ان کی ولادت میں قانون فطرۃ عامہ سے مستثنیٰ کر دیا تھا۔ کہ بغیر نطفہ مرد کے پیدا کیا۔ دیکھو اصحاب کہف کا قصہ کہ ۳۰۹ برس سوتے رہے نہ بھوک لگی نہ پیاس۔ جب خود بیدار ہوئے تب بھوک محسوس ہوئی اور ان کے جسم میں کسی طرح کا تغیر بھی پیدا نہ ہوا تھا اور حضرت عزیز علیہ السلام کا قصہ پڑھو کہ سو برس کے بعد زندہ کئے گئے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ جب اپنے گھر لوٹ کر آئے تو آپ جوان تھے اور ان کی اولاد بوڑھے تھے۔ ''لما رجع الی منزلہ کان

شاباً و اولادہ شیوخاً (انوار التنزیل واسرار التاویل ج ۱ ص ۱۹۱، مستدرک ج ۲ ص ۳۷۸ حدیث نمبر (...) "یعنی حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے ان کی آنکھیں پیدا کی گئیں۔ وہ اپنی ہڈیوں کو گوشت پہناتے ہوئے پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے تھے اور اسی قصہ میں خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ "فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنہ" یعنی دیکھ اپنے کھانے اور پانی کو کہ وہ سو برس کی مدت تک سڑے نہیں۔ غرض جب اسی جگہ یہ قدرت کے کرشمے دکھائے گئے اور ہم کو قرآن کریم میں بتائے گئے تو مومن قرآن کے دل میں تو یہ شبہ نہیں آسکتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتنی عمر پاکر بالکل نکمے ہو جائیں گے۔ وہ آکر کیا خدمت کریں گے۔ الٹا ہم سے خدمت لیں گے۔ معاذ اللہ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی درازی عمر سے کیوں گھبراتے ہو۔ حضرت آدمؑ کی عمر ہزار کے قریب تھی۔ (مطلع العلوم ص ...)

اور قرآن کریم میں ثابت ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کی قریب ایک ہزار برس کے عمر تھی۔

شبہ دہم: "وما ارسلنا من قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون الطعام ویمشون فی الاسواق (فرقان: ۲۰)" یعنی اور نہیں بھیجے ہم نے آپ سے پہلے رسول مگر وہ کھانا بھی کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں بھی چلتے پھرتے تھے۔"

جواب: یہ منکرین رسالت کو جواب ہے کہ جو کہا کرتے تھے کہ "وما لھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق" یعنی کھانا کھانا اور اپنی حوائج کے لئے بازاروں میں بغرض خرید و فروخت چلنا پھرنا رسالت کے منافی نہیں۔ پہلے سب رسولوں میں یہ بات تھی کیا وہ رسول نہ تھے۔ یا ایسے بعض کی نبوت کا یقین بھی رکھتے ہیں۔ جیسے یہود و نصاریٰ اور بعض قبیلے عرب کے۔ مرزا قادیانی کو یہ بھی معلوم نہیں کہ طعام کھانا اور بازاروں میں اپنی حوائج کے لئے جانا مرسلین کو لازم حال نہیں ورنہ ہر وقت ہر لحظہ بازاروں میں چلنے اور کھانا کھانے سے معطل ہو جاویں گے۔ بلکہ یہ من جملہ صفات بشری کے ایک صفت ہے۔ جو بعض اوقات نہیں بھی پایا جاتا۔ علاوہ اس کے تسبیح اور تہلیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی غذا ہے۔ غرض ان آیات میں موت مسیح علیہ السلام پر کچھ بھی دلیل نہیں ہے۔

شبہ یازدہم: "فازلھما الشیطن عنھا فاخرجھما مما کانا فیہ وقلنا اھبطوا بعضکم لبعض عدو ولکم فی الارض مستقر ومتاع الی حین (بقرہ: ۳۶)" یعنی شیطان نے آدم علیہ السلام کو جنت سے پھسلایا اور ان دونوں کو اس آرام

اور حالت سے جس میں وہ تھے نکالا اور ہم نے ان تینوں کو کہا کہ اتر جاؤ دور ہٹ جاؤ تمہارا بعض بعض کا دشمن ہوگا۔ اور تمہیں زمین میں تمہارے لئے قرار گاہ اور نفع ہے ایک زمانہ تک۔"

جواب: اس آیت میں ولکم کے مخاطب آدم علیہ السلام اور حوا علیہا السلام اور شیطان ہیں۔ اگر لام تخصیص کے لئے ہے تو انہیں تینوں کی تخصیص ہو سکتی ہے۔ مستقر کے معنے ہیں ٹھکانا اور صدر مقام کے ہیں۔ اسی لئے تخت گاہ کو مستقر الخلافۃ کہتے ہیں۔ پس زمین کا مستقر اور ٹھکانا ہونا اس کا مقتضی نہیں کہ دوسری جگہ عارضی طور پر بھی نہ جا سکے۔ ورنہ بنابر تخصیص یہ لازم آئے گا کہ بجز انسان کے اور کوئی مخلوق زمین پر نہیں رہتی اور بطلان اس کا ظاہر ہے۔ کیونکہ یہ تخصیص زمین انسان ہی کے لئے مستقر نہیں ہے۔ بلکہ جمیع حیوانات و نباتات و جمادات کے لئے ہے۔

شبہ دوازدہم: "فیہا تحیون وفیہا تموتون ومنہا تخرجون (اعراف:۲۵)" "زمین میں ہی تم زندہ رہو گے اور اسی میں تم مرو گے اور پھر اسی سے نکالے جاؤ گے۔"

جواب: اس میں بھی مخاطب آدم علیہ السلام وحوا علیہا السلام و شیطان تینوں ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کا یہاں بھی ذکر نہیں اور نیز اگر مطلقاً حصر مانا جائے تو لازم آتا ہے کہ انسان کی حیات جنت اور دوزخ میں بھی نہ ہو سکے۔ کیونکہ جنت دوزخ زمین سے خارج ہیں۔ حالانکہ اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ اگر کہا جائے کہ اس حصر سے تو مکان آخرت مستثنیٰ ہے ہم کہیں گے۔ تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی بوجہ نصوص و اجماع حیات آسمان مستثنیٰ ہے۔ جیسا کہ ہو چکا ہے۔ فیہا کی تقدیم الارض پر بوجہ اہتمام اور اقتضاء ہے۔ جو یہاں بوجہ عتاب وبعد عن الملکوت کے ضروری ہے۔ لا غیر۔ مرزا قادیانی نے ان چاروں آیتوں میں جو تحکم کیا بہت زیادہ ہے۔ اگر دوسری آیت تخصیص بھی کر دے تو بھی ہرگز قیاس نہیں کریں گے۔ "انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج (الدہر:۲)" یعنی ہم نے انسان کو مرد اور عورت کے نطفہ مخلوط سے پیدا کیا ہے۔ "خلق من ماء دافق یخرج من بین الصلب والترائب (طارق:۶)" یعنی انسان کو اچھلے ہوئے پانی سے جو پیٹھ اور پسلیوں کے درمیان سے نکلتا ہے پیدا کیا گیا ہے۔ "اولم یر الانسان انا خلقناہ من نطفۃ فاذا ہو خصیم مبین (یس:۷۷)" کیا انسان نے نہیں دیکھا کہ ہم نے اس کو نطفہ سے پیدا کیا۔ پس اچانک وہ کھلا جھگڑالو ہے۔ کیا ان آیتوں میں بھی تعمیم بیان کر کے آدم علیہ السلام وحوا علیہا السلام و عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش خارق سے انکار کریں گے اور کیا نبیوں کو بھی خصیم مبین قرار دیں گے۔ اگر تخصیص کی یہاں کوئی وجہ ہے تو ان میں بھی وہی وجہ ہے۔

شبہ نمبر ۲۸ ..... "والذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً وھم یخلقون ۔ اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون ۔ الٰھکم الٰہ واحد ۔ فالذین لا یؤمنون بالآخرۃ قلوبھم منکرۃ (نحل: ۲۰-۲۲)" ﴿اور وہ لوگ جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی شے کو پیدا نہیں کر سکتے ۔ وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں ۔ وہ بالکل مرے ہیں نہ ذی روح اور وہ نہیں جان سکتے کہ کب اٹھائے جائیں گے ۔ تمہارا معبود ایک معبود ہے ۔ پس وہ لوگ جو آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل انکاری ہیں ۔﴾

جواب! یہ آیت کفار عرب کے حق میں ہے اور کفار عرب کا طب ہیں جو آخرت کے قائل نہیں تھے کہتے تھے کہ "ان ھی الا حیاتنا الدنیا نموت ونحیی وما نحن بمبعوثین (المؤمنون: ۳۷)" یعنی ہماری یہی دنیا کی زندگی ہے اور بس جب مر گئے مٹی ہو گئے ۔ قصہ ختم ہو گیا ۔ لہٰذا سباق سیاق سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت بتوں کے بارے میں نازل ہے ۔ اموات غیر احیاء ان کی صفت ہے ۔ یعنی مردے ہیں ۔ کبھی زندہ اور ذی روح نہ تھے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام صاحب حیات تھے اصنام میں شامل ہی نہیں تھے ۔ کیونکہ یہ کفار مکہ کے حق میں ہے اور کفار مکہ بت پوجتے تھے ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بلکہ کسی انسان کی بھی پرستش نہیں کرتے تھے ۔

دوسرے اس آیت کے بعد فرمایا ہے ۔ لا یؤمنون بالآخرۃ کہ وہ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اب سوچو کہ مسیحی مسیح علیہ السلام کے پوجنے والے تو آخرت کے قائل تھے ۔

تیسرے لا یخلقون شیئاً مضارع کے ساتھ ہے کہ وہ فی الحال یا آئندہ پیدا نہیں کر سکتے ۔ اگر مر چکے تھے تو ان کی نسبت یہ فرمانا سیاق کلام کے خلاف ہے اور نیز جب وہ مر چکے تھے پھر ان کی نسبت یہ فرمانا کیسے صحیح ہوگا کہ وہ پیدا نہیں کر سکتے وہ ایسے ہیں جو پیدا کریں ۔

چوتھے وھم یخلقون جملہ اسمیہ سے بیان کیا ۔ جو باعتبار استمرار کے تینوں زمانوں پر دلالت کرتا ہے ۔ بتاؤ کیا کسی مرزائی کا یہ مذہب ہے کہ مسیح پیدا کئے جائیں گے اور پیدا ہوتے رہیں گے ۔

پانچویں اموات فرمایا یہ بھی جملہ اسمیہ ہے ۔ یعنی وہ اموات یعنی وہ ہمیشہ سے بے شعور و بے حس ہیں اور رہیں گے ۔ موت ان کے واسطے لازم و دائم ہے ۔ بتاؤ کیا مسیح علیہ السلام بھی زندہ نہ تھے ۔ ہمیشہ سے مردہ ہیں اور ہمیشہ مردہ رہیں گے ۔ معاذ اللہ!

چاہئے یہ کہ اموات کی تفسیر غیر احیاء کے ساتھ فرمائی کہ موت کی نوعیت متعین ہو جائے کہ موت سے وہ موت مراد ہے۔ جس سے پہلے اور پیچھے زندگی نہیں ورنہ اگر ایسی موت مراد نہ ہوتی تو غیر احیاء کے بیان فرمانے کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔ کیونکہ یہ مقصود تو اموات سے بھی حاصل تھا کہ وہ مردہ ہیں۔ پس اگر ان معبودوں سے مراد انسان ہوتے اور ان کا مردہ ہونا بیان فرمانا مقصود ہوتا۔ جیسا کہ مرزا قادیانی اور مرزائی کہتے ہیں تو یوں فرمایا جاتا۔ ”ان الذین یدعون من دون اللہ لم یخلقوا شیئاً وھم خلقوا وماتوا ولیسوا احیاء“ یعنی جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں انہوں نے کسی چیز کو پیدا نہیں کیا، نہ کر سکے۔ وہ خود پیدا کئے گئے تھے اور مر گئے زندہ نہیں ہیں۔

اور آیت کا مطلب کے یہ معنی ہیں کہ وہ بت جن کو کفار مکہ خدا کے سوا پکارتے ہیں وہ ہرگز کسی شے کو پیدا نہ کر سکتے اور نہ پیدا کر سکیں گے اور وہ خود پیدا کئے جاتے ہیں۔ (پجاری ان کو تراش کر بناتے ہیں) اور ہوتے بھی رہیں گے۔ وہ بالکل ہمیشہ سے مردے ہیں۔ نہ ذی روح (یعنی بالکل بے جان ہیں کہ کبھی زندہ ہی نہ تھے ان میں حیات رکھی ہی نہیں گئی تھی) وہ وقت بعث ان کے سے بالکل بے خبر ہیں۔ (پھر اپنے عابدین کو کیا خاک جزاء و سزا دے سکتے ہیں۔ یہ خود کفار اپنے بعث کے وقت سے بالکل بے خبر ہیں۔ کیونکہ قیامت کے منکر ہیں) بھلا اس آیت میں وفات مسیح علیہ السلام کی کون سی دلیل ہے؟۔ مرزا قادیانی نے کفار مکہ کا طرز اختیار کیا ہے۔ کیونکہ جب قرآن کریم میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ”انکم وما تعبدون من دون اللہ حصب جھنم (انبیاء:۹۸)“ یعنی تم اور اللہ کے سوا تمہارے معبود سب دوزخ کا ایندھن ہیں۔ تو کفار نے کہا لیجئے اس میں تو ان کے عیسیٰ علیہ السلام بھی داخل ہیں۔ وہ بھی جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے یہ نازل فرمایا۔ ”ماضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون ان ھو الا عبد انعمنا علیہ (زخرف:۵۸،۵۹)“ یعنی وہ لوگ جن کو ہم پہلے سے ہی مستثنیٰ کر چکے وہ کیوں جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ یہ تو محض جھگڑالو ہے۔ بطور جدل کے کہتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو ہمارے نیک بندے ہیں۔ جن پر ہم نے انعام کئے تمہاری ندامت اور حسرت بڑھانے کو ڈالے جائیں گے۔ دوسرے اموات جمع میت بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی سب مرنے والے فنا ہونے والے ہیں۔ لائق عبادت نہیں۔ یعنی سوائے اللہ کے سب معبود خواہ فرشتے ہوں خواہ روح القدس خواہ کوئی جن یا انسان سب مرنے والے ہیں اور زندہ رہنے والے

نہیں ہیں۔ ورنہ اگر یہ معنی کئے جائیں کہ سوا اللہ کے سب معبود مر چکے تو چاہئے کہ فرشتے اور روح القدس بلکہ چاند اور سورج بھی سب فنا ہو گئے ہوتے؟۔

تنبیہ! قرآن کریم میں بتوں کے لئے صیغے اور ضمیر ذوی العقول کے بھی آتے ہیں۔ چونکہ کلام بت پرستوں کے معتقدات کے مطابق جاری کی جائے۔

شبہ چہاردہم: ... ''واوصانی بالصلوٰة والزکوٰة مادمت حیاً (مریم:۳۱)'' یعنی مجھ کو خدا تعالیٰ نے صلوٰة اور زکوٰة کا امر کیا ہے۔ جب تک میں زندہ رہوں۔

جواب! ہر شخص جانتا ہے کہ نماز کے لئے اور زکوٰة کے لئے چند شرطیں بھی ہیں۔ ان کو انہی شرطوں اور اوقات اور نیز تفصیل کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ دیکھو ہم بھی صلوٰة اور زکوٰة کے مامور ہیں۔ کیا ہم ہر وقت ہر آن ادا کرتے رہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پس اول یہ کہ جو وہاں شرطیں پائی جاتی ہیں۔ ان شرطوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نماز پڑھتے ہیں۔ بلکہ دوسرے انبیاء علیہم السلام کا بھی وہاں میں نماز پڑھنا ثابت ہے۔ دیکھو (صحیح مسلم ج۱ ص۹۱، باب الاسراء برسول اللہ ﷺ الی السموات وفرض الصلوٰت) اور معراج میں بیت المقدس میں آپؐ نے سب انبیاء علیہم السلام کو نماز پڑھائی ہے۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام کے نماز پڑھنے سے کیوں تعجب ہوتا ہے۔ اب چونکہ حضور ﷺ خاتم النبیین کی بعثت عامہ ہے۔ لہٰذا حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر شرائع محمدی کے پابند ہیں اور آپ کی امت میں داخل ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ کے بعد زیارت بحسب تبینۃ المعراج کے صحابیؓ بھی ہیں اور ایمان لا کر حضور ﷺ کو ''واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ (آل عمران:۸۱)'' کے مصداق بننے والے ہیں۔

اور زکوٰة کے لئے شرط ہے کہ نصاب کے قدر صاحب مال ہو اور اس پر ایک سال گذر جائے اور یہ شرط آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں نہیں ہے۔ بلکہ وہ تو زمین پر بھی بوجہ فرض نہ ہونے کے زکوٰة نہ دیتے تھے۔ ''فقال لہم عمرؓ انشدکم باللہ الم تعلموا ان رسول اللہ ﷺ قال ان کل مال النبی صدقة الا ما اطعمہ اہلہ وکساہم (کنز العمال ج۱۲ ص۱۵ حدیث نمبر ۳۵۵۰۳)'' یعنی عمرؓ نے کہا تمہیں اللہ کی قسم کیا تم نہیں جانتے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ نبی کا مال سب صدقہ ہوتا ہے۔ مگر جس قدر اپنے اہل کو کھلائے پہنائے دوسرے صلوٰة اور زکوٰة کی صورت میں عرف قرآن میں ہر مقام اور ہر مخلوق اور

بحسب موقع اور محل کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ دیکھو پرندوں کے لئے صلوٰۃ ثابت ہے۔ "والطیر صافات کل قد علم صلوتہ وتسبیحہ (النور:۴۱)" کیا یہاں نماز عرفی کے معنی ہیں؟ ہرگز نہیں اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حق میں ہے۔ "واتیناہ الحکم صبیاً وحنانا من لدنا وزکوٰۃ (مریم:۱۲،۱۳)" یعنی ہم نے ان کو بچپن ہی میں حکم اور نرم دلی اور پاکیزگی عنایت کی۔ کیا یہاں بھی کوئی زکوٰۃ عرفی کے معنی لے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ پس عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں صلوٰۃ اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اس محل کے اعتبار سے اور مناسب مقام سے جیسے فرشتے ادا کرتے ہیں۔ یعنی تسبیح وتہلیل وحمد وثناء وغیرہ اس مقام اور محل کی صلوٰۃ ہے اور تطہیر نفس وہاں کی زکوٰۃ ہے۔

(بیضاوی ج۲ ص۲۶) میں ہے: "ای زکوٰۃ المال ان ملکتہ او تطہیر النفس عن الرذائل وھکذا فی مدارک ج۲ ص۳۲، ابن کثیر ج۵ ص۲۲۱، فتح البیان ج۶ ص۸، ابو سعود ج۲ ص۲۰۵" وغیرہ۔ تیسرے یہ کہ باعتبار تبلیغ امت کے بھی مخاطب ہوتے ہیں۔ جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم ہوا "والرجز فاھجر"۔

شبہ یازدہم ... مرزا قادیانی کے نزدیک کسی جسم عنصری کا آسمان پر جانا محال اور ناممکن ہے۔ ایک جسم عنصری خاکی کرۂ زمہریر سے کس طرح صحیح وسالم گذر سکتا ہے۔ جیسا کہ (ازالہ اوہام ص۴۷، خزائن ج۳ ص۱۲۶) میں ہے: "ازانجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔"

جواب! اہل علم پر پوشیدہ نہیں کہ محققین فلاسفر کی ایک جماعت طبقہ ناریہ کے متعلق انکار یا شبہ ہی کی قائل ہے۔ یعنی دونوں قطبین کے متصل کچھ مسافت تک آگ کی حرارت کا پتہ نہیں ہے۔ تسلی کے لئے تصریح اور شرح چغمینی دیکھو۔ دوسرے عقلاء خوب جانتے ہیں کہ اول تو ایک عنصر کا دوسرے عنصر کی طرف استحالہ بھی جائز ہے اور پھر مخلوق کی حرارت اور برودت کی کوئی خاص مقدار ذاتیات سے نہیں ہے۔ جس کا انفکاک محال ہو۔ بلکہ عوارض میں سے ہے اور عوارض کا سلب باتفاق عقلاء ممکن ہے۔ جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ سے حرارت سلب کر لی گئی تھی۔ "قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم (انبیاء:۶۹)" اور موسموں کے اعتبار سے ان میں تشکیک شدت وضعف ہونا ذاتیات کے نہ ہونے پر کھلی دلیل ہے۔ تیسرے علاوہ اس کے اگر حرکت اس قدر سریع ہو کہ یہ طبقے اپنی برودت اور حرارت کا اثر نہ ڈال سکیں۔ بلکہ جسم

چڑھ جائیں اور صرف ہم آپ کے چڑھ جانے پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ جب تک کہ آپ ہم پر نوشتہ لے کر نہ آئیں۔ جس کو ہم پڑھ لیں۔ فرما دیجئے کہ میں بذات خود تو بشر اور رسول ہوں ایسے امور کی مجھ میں قدرت نہیں۔ مگر خداوند عالم اور میرا رب عجز سے منزہ ہے۔ مرزا قادیانی سے کوئی پوچھے صاحب اس میں یہ کہاں لکھا ہے کہ آسمان پر لے جانا عادت اللہ نہیں؟۔ بلکہ اس آیت سے تو یہ معلوم ہوا کہ آسمان پر چلا جانا انسانی قدرت سے تو بالاتر ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ قادر ہے۔ اگر کسی نبی کو چاہے آسمان پر لے جا سکتا ہے بھلا یہ مسلمان کب کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے آپ آسمان پر جا بیٹھے۔ مسلمانوں کا تو یہ عقیدہ ہے۔ بل رفعہ اللہ الیہ اللہ نے ان کو اپنی قدرت کاملہ سے اٹھایا ہے۔ ہاں شاید یہ شبہ ہو کہ تو پھر کیوں کفار کے مطالب کے موافق یہ معجزہ حضور ﷺ سے ظاہر نہ کیا گیا تا کہ وہ ایمان لے آتے۔ کفار کے مطالب کو کیوں روکا گیا۔ کیا وہ یہ کہتے تھے کہ تم اپنی ہی قدرت سے یہ کرشمہ دکھلاؤ ان کا ہرگز یہ خیال نہ تھا کہ یہ جواب دے دیا جاتا کہ بذات خود مجھ میں یہ قدرت نہیں۔ ہاں اللہ تعالیٰ اس پر قادر ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کفار مکہ کے یہ سوالات کسی غرض صحیح اور تحقیق حق پر مبنی نہ تھے۔ بلکہ محض لعنت اور عناد پر مبنی تھے ان کے ظاہر ہونے پر ایمان لانا ہرگز مقصود نہ تھا۔ چنانچہ سوال ہوتا ہے کہ ''او تأتی باللہ والملئکۃ قبیلا (الاسراء:۹۲) ''یعنی اللہ اور فرشتوں کو ہمارے سامنے کو لاؤ۔ جو محال قطعی ہے۔ پھر سوال ہوتا ہے کہ ہمارے سامنے سیڑھی لگا کر آسمان پر چڑھیں۔ لیکن کفار ہمارے رسول کے آسمان پر چڑھ جانے کے معجزے کی درخواست پر چپ نہیں رہے۔ بلکہ اس کے ساتھ یہ چاہا کہ پھر ہمارے سامنے آسمان سے اترو اور ہر ایک کے نام خدا کی طرف سے نوشتہ اور کتاب لے کر آؤ کہ ہم اس کو پڑھیں۔ یعنی ہم پر بھی خدا کی کتاب نازل کرا کہ اے فلاں بن فلاں محمدؐ پر ایمان لاؤ۔ یعنی گویا رسول بنا دے۔ حالانکہ یہ خدا کا کام ہے۔ کہہ دے کہ میں تو بشر اور خود اس کا رسول ہوں۔ کسی کو نبی اور رسول بنانا اور خدا کی طرف سے اس کے نام کتاب نازل کرنا میرا کام نہیں ہے۔ یہ تو اللہ کے اختیار میں ہے۔ مگر میرا اللہ پاک ہے کہ ایسے گندے اور ناپاک روحوں کو اپنا نوشتہ اور اپنی کتاب بھیج کر رسول بنائے یا ان کے سامنے شہادت دینے آئے معاذ اللہ! جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ ''قالوا لن نؤمن لک حتیٰ نؤتی مثل ما اوتی رسل اللہ قل اللہ یعلم حیث یجعل رسالتہ ''یعنی کفار مکہ نے کہا ہم ہرگز ایمان نہ لائیں گے۔ یہاں تک کہ ہم کو بھی دیا جائے مثل اس کے جو اللہ کے رسولوں کو دیا گیا ہے۔ یعنی رسالت ووحی وکتاب ومعجزے وغیرہ۔ فرما دیجئے کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ کہاں اپنی رسالت کو رکھے۔ یعنی تمہارے جیسے گندے اور ناپاک

اور خبیث النفس رسالت کے کب قابل ہیں؟۔ اور بعض سوال ممکن بھی تھے اور وہی معجزے طلب کئے تھے جو پہلے رسولوں سے ظاہر ہو چکے۔ لیکن محض تعنت اور عناد پر مبنی تھے۔ ان کے ظاہر ہونے پر ایمان لانا ہرگز مقصود نہ تھا۔ جیسے شق القمر کا معجزہ ظاہر کیا گیا۔ مگر انہوں نے پھر بھی جھٹلایا۔ چنانچہ خود ارشاد خداوندی ہے۔ ''وما منعنا ان نرسل بالایات الا ان کذب بها الاولون (الاسراء:۵۹)''

''قوله تعالیٰ واقسموا بالله جهد ایمانهم لئن جاءتهم ایة لیؤمنن بها قل انما الایات عند الله وما یشعرکم انها اذا جاءت لا یؤمنون ونقلب افئدتهم وابصارهم کما لم یؤمنوا به اول مرة (انعام:۱۰۹،۱۱۰)'' یعنی روکا ہم کو کہ ہم معجزوں کو بھیجیں۔ مگر اس بات نے کہ پہلے لوگ جھٹلا چکے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں۔ اللہ کی تاکید سے۔ کہ اگر ان کو ایک معجزہ پہنچے تو البتہ اس پر ایمان لائیں۔ فرما دیجئے کہ معجزے تو اللہ کے پاس ہیں اور تم مسلمان کیا خبر رکھتے ہو کہ جب معجزے آئیں گے تو ہرگز ایمان نہ لائیں گے اور ہم الٹ دیں گے ان کے دل اور آنکھیں جیسے ایمان نہیں لائے۔ پہلی بار۔ غرض یہ سوال محض عناد پر مبنی تھے۔ لیکن اگر ان فرمائشی معجزات کو پورا بھی کر دیا جاتا تب بھی وہ ایمان نہ لاتے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ پھر وہ بالکل تباہ اور برباد کر دئے جاتے۔ کیونکہ اقتراحی معجزے کے بعد امہال اور استدراج نہیں ہوتا۔ جیسا کہ پہلی امتوں کے ساتھ پیش آ چکا ہے۔

اگر کہا جائے کہ آسمان پر چڑھ جانا ممکن تو ہے اور اللہ تعالیٰ جس کو چاہے آسمان پر پہنچا سکتا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک کوئی چیز انہونی نہیں۔ لیکن یہ عام سنت جاریہ اور عام عادت اللہ کے خلاف ہے۔ مگر یہ مرزا قادیانی ہرگز نہیں کہہ سکتے۔ کیونکہ (حقیقت الوحی ص۴۹، ۵۰، خزائن ج۲۲ ص۵۲) میں لکھتے ہیں کہ: ''اس قدر زور سے صدق اور وفا کی راہوں پر چلتے ہیں کہ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہو جاتی ہے۔ گویا ان کا خدا ایک الگ خدا ہے۔ جس سے دنیا بے خبر ہے اور ان سے خداتعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے وہ ہرگز نہیں کرتا۔ جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام سے۔'' پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ خداتعالیٰ کے وہ معاملات ہوتے ہیں جو دوسروں سے نہیں۔ ان کے ساتھ خدا کی ایک الگ عادت ہوتی ہے۔ تو پھر رفع عیسیٰ علیہ السلام اور نزول عمر یا نزول مریم کیوں تعجب ہے؟۔ ''ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل ادم (آل عمران:۵۹)'' جب آدم علیہ السلام زمین سے جنت میں پھر جنت سے زمین پر آ چکے ہیں۔ ایسے عیسیٰ علیہ السلام کا زمین سے آسمان پر پھر آسمان سے زمین پر آنا ہوگا۔

حیات مسیحؑ اور عقل؟

بعض نیم مرزائی کہتے ہیں کہ گو قرآن کی چند آیتوں سے اور ۳۰ صحیح حدیثوں سے اور ۲۷ آثار صحابہؓ و تابعینؒ سے اور اجماع امت سے یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اور اصالتاً نزول فرمائیں گے۔ لیکن عام عقلوں میں نہیں سماتا۔ اس کے جواب میں ان کے مرشد کا یہ حکم سنا دینا چاہئے کہ (ازالہ اوہام ص۵۵۷، خزائن ج۳ ص۵۵۳) میں ہے کہ: ''اگر قرآن و حدیث کے مقابل پر ایک جہان عقلی دلائل کا دیکھو ہرگز اس کو قبول نہ کرو اور یقیناً سمجھو کہ عقل نے لغزش کھائی ہے۔''

(ازالہ اوہام ص۲۰۲، خزائن ج۳ ص۲۹۳) میں ہے کہ: ''سنت خلق کے لئے بطور دلیل کے ہوتے ہیں اور ان کی شہادتیں آنے والی ذریت کو ماننی پڑتی ہیں۔'' اگر کہا جائے کہ خدا نے خود فرمایا ہے: ''لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا (فاطر:۴۳)'' ہم اپنی سنت جاریہ کے خلاف نہیں کرتے تو میں کہوں گا کہ اگر سنت اللہ کے یہ معنی ہیں تو بتائیے کہ پہلے سب مخلوق کتم عدم میں تھے۔ پھر پیدا کر کے کیوں سنت کو بدلا؟ اور پھر پیدا کر کے مار ڈالنے سے سنت کو بدلا اور پھر قیامت کو زندہ کر کے اپنی سنت کو بدل ڈالے گا اور نیز آدم علیہ السلام وحوا کو بے ماں و باپ کے پیدا کیا اور عیسیٰ علیہ السلام کو بے باپ کے جو پیدا کیا یہ بھی سنت جاریہ کے خلاف ہے اور انبیاء علیہم السلام کے معجزات سب خوارق عادت ہی ہوتے ہیں۔ اگر کہا جائے کہ یہ مجموعہ حالت کا من حیث المجموع سنت اللہ ہے تو میں کہوں گا کہ کسی کو مار کر زندہ نہ کرنا اور بعض کو بطور خرق عادت زندہ کرنا اور کسی کو آسمان پر نہ اٹھانا اور بعض کسی کو اٹھا لینا یہ مجموعہ بھی سنت اللہ ہے۔ چنانچہ (بخاری شریف ج۲ ص۵۸۶) میں عامر بن فہیرہؓ کا بیر معونہ کے دن شہید ہونے کے بعد بجسد عنصری آسمان کی طرف اٹھ جانا پھر زمین پر آ جانا درج ہے۔ ''قال لقد رأیتہ بعد ما قتل رفع الی السماء حتی انی لانظر الی السماء بینہ وبین الارض ثم وضع'' اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ تو سنت اللہ کے بدل دینے کو نہیں پا سکتا۔ یعنی ہماری سنت کو کوئی نہیں بدل سکتا۔ ''لا مبدل لکلمات اللہ (انعام:۳۴)'' ہاں وہ خود بدل سکتا ہے اور سنت سے مراد سنت قولی یعنی وعدہ نصرت بھی ہو سکتا ہے۔ یعنی ہم اپنے وعدہ نصرت کو نہیں بدلتے۔ ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کو نصرت ہی دی ہے۔ ''فلا تحسبن اللہ مخلف وعدہ رسلہ (ابراہیم:۴۷)'' اور نیز آیات اللہ اور سنت اللہ میں فرق ہے۔ آیات اللہ جس جگہ قرآن کریم میں آیا ہے خارق عادت ہے اور سنت اللہ عادت اکثریہ مراد ہے۔ فافہم!

شبہ ششم ...... جیسے کہ حضرت الیاس علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی

حضرت یحییٰ علیہ السلام کی بعثت سے پوری ہوئی تھی۔ اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کی پیشین گوئی کسی دوسرے مدعی کی بعثت سے ہو سکتی ہے۔ یہ کوئی ضروری نہیں کہ وہی عیسیٰ علیہ السلام اصالتاً ہی نازل ہوں۔ بلکہ مثیل مراد ہے۔ کیونکہ پیشین گوئی میں اکثر استعارہ ہوتا ہے۔

جواب! اوّل تو یہی غلط ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق پیشین گوئی کی ہے۔ کیونکہ پیش گوئی اس کو کہتے ہیں جو کسی وجود کی ظہور سے پہلے خبر دی جائے۔ چونکہ یہود اور نصاریٰ کا باہمی اختلاف تھا۔ عیسائی کہتے تھے کہ مسیح علیہ السلام اب آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ دوبارہ اخیر زمانہ میں نزول فرمائیں گے اور یہود کہتے تھے کہ ہم نے مسیح علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ: ”ما قتلوه وما صلبوه بل رفعه الله اليه (نساء:۱۵۷،۱۵۸)“ ”ان من اهل الكتاب الا ليؤمنن به قبل موته (نساء:۱۵۹)“ اور ایسی ہی احادیث میں بکثرت موجود ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ حیات و نزول مسیح علیہ السلام میں صرف پیش گوئی ہے اور پیش گوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ بلکہ حضور ﷺ نے حیات و نزول مسیح کا فیصلہ فرمایا ہے نہ کہ پیشین گوئی کی ہے۔ کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو حضور سرور عالم ﷺ سے چھ سو برس پہلے دنیا میں آ کر آسمان پر جا چکے تھے اور یہود ان کے منکر تھے اور کہتے تھے کہ ہم نے ان کو قتل کر ڈالا ہے۔ یہود اور نصاریٰ میں یہی جھگڑا تھا۔ اسی لئے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ سے وحی پا کر یہ فیصلہ دیا کہ بے شک عیسیٰ علیہ السلام مرے نہیں وہ اخیر زمانہ میں دوبارہ آئیں گے۔ پس اس فیصلہ نبوی ﷺ کے سامنے تمام امت کا سر خم چلا آیا ہے اور تیرہ سو برس سے اس پر اجماع امت ہے۔ اگر نصاریٰ کا عقیدہ واصالتاً نزول عیسیٰ علیہ السلام کا شرک تھا یا کم از کم غیر صحیح تھا تو قرآن کریم دوسرے عقائد ابن اللہ وغیرہ کی طرح اس کو بھی خوب صراحت سے رد فرما دیتا اور حضور ﷺ کی حدیث میں اس کا رد بکثرت پایا جاتا نہ کہ برعکس قرآن کریم اور احادیث اس عقیدے کے ہم نوا ہوں۔ اور یہ بھی خوب کہی کہ پیشین گوئیاں استعارہ کے رنگ میں ہوتی ہیں۔ تاکہ کوئی کاذب مدعی بھی جھوٹا نہ ہو سکے۔ جب چاہے جس پر چاہے گڑ بڑ کر کے مر سکے۔ وحی سے مراد تاویل لے سکے۔ حالانکہ خود حضور ﷺ نے تاکیداً منع فرمایا ہے کہ: ”ان النبی ﷺ نهی عن الاغلوطات (رواه ابوداؤد، مشکوٰۃ ص۳۴، کتاب العلم فصل ثانی)“ پہلی خوابوں کی تعبیر ہوا کرتی ہے نہ صریح وحی کی۔ دوسرا عجب یہ ہے کہ مرزا قادیانی شریعت محمدی میں تو کوئی نظیر پیش نہیں کر سکے محرف کتابوں سے اپنی تائید کرنا چاہتے ہیں کہ شاید کوئی اسی سے دھوکہ میں آ جائے۔ حالانکہ وہ خود اس کو رد بھی کر چکے ہیں۔

چنانچہ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۲۳۲،۲۳۳، خزائن ج۲۱ ص۴۰۲،۴۰۳) میں لکھتے ہیں کہ: ''پہلے نبیوں نے مسیح کی نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی کہ وہ نہیں آئے گا۔ جب تک کہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آجائے۔ مگر الیاس نہ آیا اور یسوع بن مریم نے یونہی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا۔ حالانکہ الیاس دوبارہ دنیا میں نہ آیا اور جب پوچھا گیا تو الیاس موعود کی جگہ یوحنا یعنی یحییٰ نبی کو الیاس ٹھہرا دیا تا کسی طرح موعود بن جائے۔ پہلے نبیوں اور تمام راستبازوں کے اجماع کے برخلاف الیاس آنے والے سے مراد یوحنا اپنے مرشد کو قرار دے دیا اور عجیب یہ کہ یوحنا اپنے الیاس ہونے سے خود منکر ہے۔ مگر تاہم یسوع بن مریم نے زبردستی اس کو الیاس ٹھہرا ہی دیا۔''

اب ہم مرزا قادیانی سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے نزدیک معاذ اللہ ان دو نبیوں میں کون جھوٹا ہے۔ یوحنا خود منکر ہیں کہ میں ہرگز الیاس نہیں ہوں اور عیسیٰ زبردستی ان کو الیاس ٹھہراتے ہیں کہ تو ہی وہ الیاس ہے۔ یہاں پر مرزا قادیانی کا روئے سخن اور التفات جس طرف بھی ہو مگر اتنی حق بات ہے کہ دونوں سچے نبی ہیں۔ قصہ جھوٹا ہے کتاب اللہ میں تحریف کر دی ہے۔ اسی وجہ سے حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ ''لا تصدقوا اھل الکتاب ولا تکذبوھم (بخاری ج۲ ص۱۰۹۴، باب قول النبی ﷺ لا تسئلوا اھل الکتاب ان اھل الکتاب بدلوا کتاب اللہ وغیروہ وکتبوا بایدیھم الکتاب وقالوا ھو من عند اللہ، بخاری ایضاً)''

اور حکیم نور الدین صاحب جو مرزا قادیانی کے اول جانشین تھے۔ (فصل الخطاب ج۲ ص۵۱، بروز ۲۹۳) میں لکھتے ہیں کہ: ''یوحنا اصطباغی کا الیاس ہونا بالکل ہندوؤں کے مسئلہ آواگون کے ہم معنی ذہنی کا نتیجہ ہے۔'' افسوس یہ ہے کہ مرزا قادیانی کو اپنے دعوے کے اثبات میں اس قدر شوق ہے کہ جس بات کو ایک جگہ ثابت کرتے ہیں۔ دوسری جگہ خود ہی اس کو رد کر دیتے ہیں۔ جیسا موقعہ مناسب سمجھتے ہیں۔ ویسی ہی پیروی دیتے ہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کوئی مومن قرآن کریم اس قصہ کی تصدیق کے لئے آمادہ بھی ہو۔ کیونکہ قرآن نے خود اس قصہ کی تکذیب کر دی ہے۔ قرآن شریف میں ہے کہ: ''یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ لم نجعل لہ من قبل سمیاً (مریم:۷)'' ترجمہ مرزا قادیانی ''یعنی یحییٰ علیہ السلام سے پہلے ہم نے کوئی اس کا مثیل یعنی جس کا نام یحییٰ پر بوجہ مماثلت اطلاق کر سکیں دنیا میں نہیں بھیجا۔ (ازالہ اوہام ص۳۹۹، خزائن ج۳ ص۳۰۶) تو پھر کیسے پہلے نبی کا نام یعنی الیاس کا نام یحییٰ پر اطلاق کیا جا سکتا ہے؟''

بروز کا بیان

اول بروز کے معنی بہ تفریق ہیں۔ بعد اس کے خود ہی انصاف فرما سکتے ہیں۔ اکل

کمون اور بروز کی اصطلاح میں بروز اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص کامل کی روح دوسرے شخص مبروز فیہ میں بہ صفات خود ظہور کرے۔ چنانچہ امام ربانی مجدد الف ثانی جلد دوم مکتوب ۵۸ ص ۱۹۵، ۱۹۶ میں فرماتے ہیں کہ ”در بروز تعلق نفس بہ بدن دیگر از برائے حصول حیات نیست کہ ایں مستلزم تناسخ است بلکہ مقصود ازیں تعلق حصول کمالات است مرآں بدن را...... چنانکہ جنی بفرد انسانی تعلق پیدا کند و در شخص او بروز نماید...... چیزیکہ ازیں تعلق دروے حادث میشود ظہور صفات وحرکات ایں جن است ومشائخ مستقیم الاحوال بعبارت کمون وبروز ہم سخن نمی کشایند ونقصان را در بلاؤ فتنہ نمی اندازند مختصراً...... بعضے دیگر بنقل ارواح قائل اند...... وآنکہ بنقل روح قائل است...... نزد فقیر قول بنقل روح از قول بتناسخ ہم ساقط تراست...... اہل کمال تماشائی نیستند...... وایضاً در نقل روح اماتت بدن اول است واحیا بدن ثانی است پس بدن اول را از حصول احکام برزخ چارہ نبود از عذاب وثواب قبر گذرند وبدن ثانی را چوں حیات ثانی اثبات نمایند حشر درحق او در دنیا ثابت گشت نہ انکارم کہ معتقدان نقل روح معلوم نیست کہ بعذاب وثواب قبر قائل باشند وبحشر ونشر معتقد بودند افسوس ہزار افسوس ایں قسم بطلان خود را بپسند شیخ گرفتہ اند مقتدائے اہل اسلام گشتہ۔ ضلوا فاضلوا“

پس قول صورت کے رو سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کے صفات وحرکات کا مرزا قادیانی میں بالکل مفقود تھے۔ کیونکہ مجدد صاحبؒ نے جن کی مثال دے کر یہ لکھا ہے کہ ”چیزے کہ ازیں تعلق دروے حادث میشود ظہور صفات وحرکات آں جن است“ اور پھر جب مشائخ مستقیم الاحوال اس کو مکروہ جانتے ہیں۔ تو کجا انبیاء علیہم السلام خصوصاً عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام وخاتم الانبیاء علیہم السلام۔ فتدبر!

پھر اس پر سوال یہ ہے کہ تمام انبیاء علیہم السلام میں سے صرف عیسیٰ علیہ السلام ہی اس بروز کے لئے مخصوص ہیں۔ تو کیوں؟۔ اور اگر مخصوص نہیں تو کیوں؟۔ احادیث متواترہ میں ذکر کر کے انہی کو خاص کیا گیا۔ کسی دوسرے نبی اور رسول کا کیوں ذکر نہیں آیا کہ وہ بھی فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے شرقی منارے کے قریب یا کسی اور جگہ نازل ہوں گے اور نزول کے

بعد اسلام پر اس طرح عمل فرمائیں گے، وہ زمین پر اتنی مدت ٹھہریں گے اور حج کریں گے۔ یا نہیں اور یہاں دفن ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

اور نیز یہ سب کچھ سہی لیکن پھر بھی بروز مظہر اتم ہو کر بھی مہر و نبوت کا دعویٰ نہیں کر سکتا اور نبوت کا دعویٰ کفر اور صریح غلط ہے۔ شیخ اکبر فتوحات مکیہ میں لکھتے ہیں کہ "ویمکن ان بعض الاولیاء یکشف الله عن قلبه الحجاب ویقیم الله تعالیٰ له مظهرا محمدیاً فیسمع فیه امر الحق ونهیه لمحمد ﷺ فیظن ان الحق تعالیٰ کلمه هو وانما کلم روح محمد ﷺ فیکون ذلك من باب التعریف بالاحکام الشرعیة لاشرعاً جدیداً فان ذالك باب قد اغلق بموت رسول الله ﷺ (الیواقیت مبحث ۴۶ ج ۲ ص ۸۰) "(ہاں یہ ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض اولیا کے قلب سے پردہ کھولدے اور اللہ تعالیٰ اس کے لئے مظہر محمدی کو قائم کرے اور امر و نہی الٰہی کو جو محمد ﷺ کو ہو رہے ہیں ان کو سنے اور یہ گمان کرے کہ حق تعالیٰ نے مجھ سے کلام کی حالانکہ روح محمد ﷺ سے کلام کی ہے۔ پس یہ باب تعریف سے ہے۔ جس میں احکام شرعیہ کی معرفت ہوتی ہے۔ نہ شریعت جدیدہ اس لئے کہ اس کا دروازہ حضور ﷺ کی موت کے بعد بند ہو چکا۔)

اور مرزا قادیانی ایجاد بندہ بروز بالکل تاریخ ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت (تریاق القلوب ص ۱۵۸ خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۲) "آدم صفی اللہ کے لئے جس قدر بروزات کا دور ممکن تھا وہ تمام مراتب بروزی وجود کے طے کر کے آخری آدم پیدا ہوا ہے اور اس میں اتم و اکمل بروزی حالت دکھائی گئی ہے۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے ص ۴۹۰ میں میری نسبت ایک یہ خدا تعالیٰ کا کلام اور الہام ہے کہ خلق آدم فاکرمہ یعنی خدا نے آخری آدم علیہ السلام کو پیدا کر کے پہلے آدمیوں پر ایک عجیب اس کو فضیلت بخشی۔ اس الہام اور کلام الٰہی کے بھی یہی معنی ہیں کہ گویا آدم صفی اللہ کے لئے کئی بروزات تھے جن میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ لیکن یہ آخری بروز اکمل و اتم ہے۔"

شبہ ملحد …… مرزائی ایک حدیث لو کان موسیٰ وعیسیٰ حیین لما وسعهما الا اتباعی زیادتی ذکر عیسیٰ کے ساتھ (تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۲۴۶، الیواقیت ج ۲ ص ۲۲) سے نقل کرتے ہیں۔

جواب اتمام طرق اور متابعات اور شواہد دلالت کرتے ہیں کہ اس حدیث میں ذکر عیسیٰ علیہ السلام کی کچھ اصل نہیں ہے اور کتب حدیث میں جہاں متعدد اچھی روایت کے ساتھ نقل کی جاتی ہیں۔ کہیں اس قصہ کا پتہ نہیں۔ صرف موسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے۔" (فتح الباری ج ۲

ص۲۸۱، باب قوله ﷺ لا تسألوا اهل الكتاب عن شیٔ ۔ وهو فی المسند احمد ج۳ ص۳۳۸۔ عن جابرؓ واخرجه ابونعیم عن عمرؓ ذکره فی الخصائص ج۳ ص۱۴۲۔ وکنز العمال ج۱ ص۲۰۱ حدیث نمبر ۱۰۱۰ عن کتب عدیدة وحاشیة ابی داؤد للمغربی من الملاحم وشرح المواهب ج۵ ص۲۶۹ وشرح الشفاء للقاری فی مواضع ج۱ ص۱۱۴ والدر المنثور ج۲ ص۴۸ تحت آیة المیثاق ۔ مسند الدارمی، مشکوة ص۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنة) ''یہ ان لوگوں کا سہو ہے ناسخین اور زلة قلم اور سبقت السنہ سے ہے۔ جیسے (کتاب الابریز کے ص۱۵۹ میں شیخ الابریزی) کے حوالے سے ہے۔ حالانکہ اس میں پتہ نہیں اور یواقیت للشعرانی میں فتوحات کے دسویں باب سے ہے اور فتوحات کے اس باب میں پتہ نہیں۔ ایسا ہی جس میں باب ۴۹ اور باب ۳۲ سے نقل کیا۔ حالانکہ ان میں اس کا پتہ نہیں اور شعرانی کی کتاب الجواہر والدرر ص۲۱۲ میں اس کے خلاف ذکر ہے۔ غرض یہ لفظ زیادہ عیسٰی بے سند وارد ہے۔ زلة قلم ناسخین سے نقل ہوا ہے۔ اس کا مسند احادیث میں کہیں پتہ نہیں۔ مرزائیوں کی حالت پر افسوس آتا ہے کہ اپنے دعوے کے خلاف بخاری ومسلم کی مسند روایتوں کو بھی رد کر دیتے ہیں اور اپنے دعوٰی کے موافق بے سند روایتوں سے بھی حجت پکڑتے ہیں۔ اور علامہ ابن القیم کی عبارت (مدارج السالکین ج۲ ص۳۴۳) میں اس طرح مذکور ہے۔ یہ حدیث نہیں ہے۔ بلکہ علامہ کی عبارت ہے۔ ''ومحمد ﷺ مبعوث الیٰ جمیع الثقلین فرسالته عامة للجن والانس فی کل زمان ولوکان موسیٰ وعیسیٰ علیهما السلام حیین لکانا من اتباعه واذا نزل عیسیٰ بن مریم علیهما السلام فانما یحکم بشریعة محمد ﷺ فمن ادعیٰ انه مع محمد ﷺ کالخضر مع موسیٰ اوجوز ذلك لاحد من الامة فلیجدد اسلامه ولیتشهد شهادة الحق فانه مفارق لدین الاسلام بالکلیة فضلا عن ان یکون من خاصة اولیاء الله وانما هو من اولیاء الشیطان وخلفائه ونوابه وهذا الموضع مقطع ومفرق بین زنادقة القوم وبین اهل الاستقامة منهم'' (اور محمد ﷺ جمیع ثقلین کی طرف مبعوث ہیں۔ پس آپؐ کی رسالت تمام جن وانس کے لئے ہر زمانہ میں عام ہے اور اگر موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو آپؐ کے متبعین میں ہوتے اور جب عیسیٰ مریم کے بیٹے اتریں گے تو شریعت محمدیہ ہی کے ساتھ حکم فرمائیں گے۔ پس جو شخص دعویٰ کرے کہ وہ محمد ﷺ کے ساتھ ایسے ہوں گے جیسے خضر موسیٰ کے ساتھ یا امت میں سے کسی کے لئے یہ جائز رکھے تو نئے

سرے سے اسلام لائے اور حق کی گواہی دے۔ کیونکہ یہ دین اسلام سے بالکل جدا ہو گیا۔ چونکہ وہ خاص اولیاء اللہ میں سے ہو۔ بلکہ وہ اولیاء شیطان میں سے ہے اور اس کا خلیفہ اور اس کا نائب ہے اور اسی جگہ سے تو تدریق اور مستقیم کا پتہ چلتا ہے۔ غرض اس سے مراد یہ ہے کہ لو کان موسیٰ حیا وعیسیٰ موجودا علی الارض یعنی اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور عیسیٰ زمین پر موجود ہوتے۔ ان دونوں کو ایک لفظ میں اختصاراً علی وجہ التغلیب جمع کر دیا ہے۔ جیسے عمرین اور قمرین میں جمع کر دیا جاتا ہے۔﴾

۱۸۔۔ (تاریخ طبری ج۲ ص۴۵۵، باب ذکر الاحداث التی کانت فی ایام ملوک الطوائف) میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قبر کے کتبہ کی یہ عبارت نقل کی گئی ہے کہ ”ھذا قبر رسول اللہ عیسیٰ ابن مریم الی اھل ھذہ البلاد“

(جواب کتاب الوفاء ص۳) میں قصہ حجر بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ فاخرجت الیھما الحجر فقراہ فاذا فیہ انا عبداللہ الاسود رسول رسول اللہ عیسیٰ بن مریم الی اھل قری عرینۃ۔ اور باب کے فصل ۴ میں ہے کہ روی الزبیر عن موسیٰ بن محمد عن ابیہ قال وجد قبرادمی علی راس جماء ام خالد مکتوب فیہ انا اسود بن سوادۃ رسول رسول اللہ عیسیٰ بن مریم الی اھل ھذہ القریۃ وعن ابن شھاب قال وجد قبر علی جماء ام خالد اربعون ذرا عافی اربعین ذرا عامکتوب فی حجر فیہ انا عبداللہ من اھل نینوی رسول رسول اللہ عیسیٰ بن مریم علیھما السلام الی اھل ھذہ القریۃ فادرکنی الموت فاوصیت ان ادفن فی جماء ام خالد! پس معلوم ہوا کہ یہ کسی حواری عیسیٰ علیہ السلام اسود بن سوادہ کی قبر ہے اور اس پتھر پر رسول رسول اللہ عیسیٰ بن مریم لکھا ہے۔ لیکن تاریخ طبری میں قلم ناسخ سے لفظ رسول مضاف ساقط ہو گیا ہے اور مرزائیوں کا اس سے ایمان ساقط ہو گیا اور اس کو موت عیسیٰ پر حجت بنا لیا۔ العجب کل العجب!

قادیانی عقیدہ نمبر۱۹...... حیات مسیح کا عقیدہ شرک

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ان کو زندہ سمجھنا شرک ہے۔ اور قیامت کے قریب وہ ہرگز تشریف نہ لائیں گے اور جو عیسیٰ بن مریم نازل ہونے

والے ہیں۔ وہ مسیح عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم ہے۔

۱۔ ''ابن مریم مر گیا حق کی قسم! داخل جنت ہوا وہ محترم!''

(ازالہ ص ۷۶ ء خزائن ج ۳ ص ۵۱۴)

۲۔ ''تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو گیا ہے اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔''

(کشتی نوح ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶)

۳۔ ''اور آخر ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلہ خانیار میں مدفون ہوئے۔''

(حاشیہ راز حقیقت ص ۱۹، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۱)

۴۔ ''دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔''

(حاشیہ ازالہ ص ۲۰۹، خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

یہ صریح اسلام کے خلاف ہے۔

مرزا قادیانی کے نزدیک حیات مسیح کا عقیدہ شرک عظیم ہے

۱۔ ''اس جگہ مولوی احمد حسن صاحب امروہی کو ہمارے مقابلہ کے لئے خوب سو فعل کیا ہے۔ ہم نے سنا ہے کہ وہ بھی دوسرے مولویوں کی طرح اپنے شرکانہ عقیدہ کی حمایت میں کہ کسی طرح حضرت مسیح ابن مریم کو موت سے بچا لیں اور دوبارہ اتار کر خاتم الانبیاء بنا دیں۔ بڑی جان کاہی سے کوشش کر رہے ہیں۔''

(دافع البلاء ص ۱۵، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

(اور خود نبوت کا دعویٰ کر کے خاتم الانبیاء بن بیٹھے۔)

۲۔ اور ان کے جانشین صاحبزادے مرزا محمود قادیانی (حقیقت النبوۃ ص ۵۳) میں لکھتے ہیں کہ: ''حضرت اقدس نے پہلے خود مسیح کے آسمان سے آنے کا عقیدہ ظاہر فرمایا اور بعد کی تحریروں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شرک ہے۔''

اور (حقیقت النبوۃ ص ۱۴۲) پر لکھتے ہیں کہ: ''جب حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم سے وفات مسیح ثابت کر دی اور حیات مسیح کے عقیدے کو شرکانہ ثابت کر دیا تو اب جو شخص حیات مسیح کا قائل ہو وہ مشرک اور قابل مواخذہ ہے۔''

اور مرزا قادیانی (الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۳۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۰) میں لکھتے ہیں کہ:

''فمن سوء الادب ان یقال ان عیسیٰ مامات ان ھو الا شرک عظیم'' یعنی حیات مسیح کا عقیدہ تو ایک شرک عظیم ہے۔

مرزا قادیانی نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت کیا اس سے پہلے حیات مسیح کے قائل تھے یعنی مشرک تھے

۱ ''اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق و اقطار میں پھیل جائے گا۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳ ص ۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

۲ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام تو انجیل کو ناقص کی ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔''

(براہین احمدیہ حاشیہ نمبر ۳ ص ۳۶۱، خزائن ج ۱ ص ۴۳۱)

۳ خود اقرار کرتے ہیں کہ: ''براہین احمدیہ میں میں نے یہ لکھا تھا کہ مسیح بن مریم آسمان سے نازل ہوگا۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳)

۴ اور مرزا محمود قادیانی نے لکھا ہے کہ: ''حضرت نے پہلے خود مسیح کے آسمان سے آنے کا عقیدہ ظاہر کیا اور بعد کی تحریروں میں لکھا ہے کہ یہ ایک شرک ہے۔''

(حقیقت النبوۃ ص ۵۳)

''اب یہ سخت شرک ہوگیا۔''

(حقیقت النبوۃ ص ۵۳)

۵ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ نے میری نظر کو پھیر دیا اور میں ۱۲ برس براہین احمدیہ کی اس وحی کو نہ سمجھ سکا کہ مجھے مسیح موعود بناتی تھی۔ ... اور خدا تعالیٰ کی وحی کے مخالف لکھ دیا۔''

(اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

''درحقیقت میرے دل کو اس وحی الٰہی کی طرف سے غفلت سی رہی۔ جو میرے مسیح موعود ہونے کے بارے میں براہین احمدیہ میں موجود تھی۔ اس لئے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین احمدیہ میں جمع کر دیا۔''

(اعجاز احمدی ص ۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۴)

۶ ''واللہ قد کنت اعلم من ایام مدیدۃ انی جعلت المسیح بن مریم انی نازل فی منزلہ ولکن اخفیتہ نظراً الی تاویلہ بل مابدلت عقیدتی وکنت علیہا من المتمسکین وتوقفت فی الاظہار عشر سنین'' (واللہ کی قسم میں بہت عرصے سے جانتا تھا کہ مجھ کو مسیح بن مریم بنایا گیا ہے اور میں ان کی جگہ پر نازل ہوا ہوں۔ لیکن میں تاویل کر کے چھپاتا رہا بلکہ میں نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا اور اسی پر تمسک کرتا رہا اور اس دعوے کے اظہار میں میں نے دس برس توقف کیا۔)

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۵۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نکلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی مستی تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

اور لکھتے ہیں کہ "انبیاء غلطی پر بھی رکھے جاتے ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص ۲۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳)

۲.. "نزول عیسیٰ کی پیشگوئی پر اجماع امت نہیں ہوا۔"

(ازالہ ص ۱۴۰ خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

۳. "امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے۔"

(ازالہ ص ۱۴۲ خزائن ج ۳ ص ۱۷۱)

۴. "یہ بیان کہ صحابہ کرام کا دجال معہود اور مسیح ابن مریم کے آخری زمانہ میں ظہور فرمانے کا ایک اجماعی اعتقاد تھا۔ کس قدر ان بزرگوں پر تہمت ہے۔"

(ازالہ ص ۲۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۰۱)

۵. "مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے۔ جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پہلو اور ہم وزن ثابت نہیں ہوتی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔"

(ازالہ ص ۵۵۷ خزائن ج ۳ ص ۴۰۰)

۶.... "اس کے (یعنی مسیح و مہدی کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائے گی۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔" (تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۴ ص ۱۵۹ خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۲)

۷.... "گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے کہ میرے بعد کوئی اور ابن مریم بھی آوے اور بعض احادیث کے رو سے وہ موعود بھی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے۔ مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا۔" (ازالہ ص ۴۸۸ خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

۸. "میں نے صرف مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میرا یہ بھی دعویٰ نہیں ہے کہ صرف مثیل ہونا میرے پر ہی ختم ہو گیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے اور دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں۔ ہاں اس زمانہ کے لئے میں مثیل مسیح ہوں اور

دوسرے کی کیا انکار بے سود ہے..... ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے۔ جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں۔" (ازالہ ص۱۹۹،۲۰۰، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

۹..... "اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔" (ازالہ ص۱۹۰، خزائن ج۳ ص۱۹۲)

۱۰..... اور لکھتے ہیں کہ: "عیسیٰ گلیل میں فوت ہوئے۔"

(ازالہ ص۴۷۳، خزائن ج۳ ص۳۵۳)

اور لکھتے ہیں کہ: "کشمیر محلہ خانیار سری نگر میں مدفون ہیں۔" (حاشیہ راز حقیقت ص۲۰، خزائن ج۱۴ ص۱۷۱، کشتی نوح ص۱۵، خزائن ج۱۹ ص۱۶، ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص۲۲۸، خزائن ج۲۱ ص۴۰۲)

اور حاشیہ (اتمام الحجہ ص۱۸، خزائن ج۸ ص۲۹۷) میں ہے کہ: "بیت المقدس کے کنیسہ عظیمہ میں دفن کئے گئے۔"

نتیجہ

مرزا قادیانی اپنے بیان سے مسیح موعود بھی نہیں ہو سکتے۔ بلکہ اپنے اقوال سے جھوٹے ثابت ہوئے۔

۱..... مرزا قادیانی قبل دعویٰ مسیحیت لکھتے ہیں کہ: "اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔"

(براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر۳ ص۴۹۸،۴۹۹، خزائن ج۱ ص۵۹۳)

۲..... اور لکھتے ہیں کہ: "اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راستبازی ترقی کرے گی۔"

(ایام الصلح ص۱۳۶، خزائن ج۱۴ ص۳۸۱)

۳..... (چشمہ معرفت ص۸۲،۸۳، خزائن ج۲۳ ص۹۰،۹۱) میں لکھتے ہیں کہ: "چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا۔ کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں۔ زمانہ محمدی کے آخر حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے

ایک نائب مقرر کیا۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو۔ جب تک وہ پیدا نہ ہولے۔ کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوۃ کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطاء کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔''

نوٹ! ان عبارتوں سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی نے جو پروگرام مسیح کا نقل کر کے بیان کیا تھا۔ جب مرزا قادیانی خود ہی اس عہدہ پر قائز ہو کر انچارج ہوئے تو اس پروگرام میں کوئی تبدیلی کی وضاحت نہیں فرمائی بلکہ اسی کی مزید تشریح کر کے صاف اعلان فرمایا۔

۴ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص [illegible]، خزائن ج [illegible] ص [illegible]) میں لکھتے ہیں کہ:

''اگر سات سال میں میری طرف سے خدا تعالیٰ کی تائید سے اسلام کی خدمت میں نمایاں اثر ظاہر نہ ہوں اور جیسا کہ مسیح کے ہاتھ سے ادیان باطلہ کا مرنا ضروری ہے۔ یہ موت جھوٹے دینوں پر میرے ذریعہ سے ظہور میں نہ آئے۔ یعنی خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائے اور عیسائیت کا باطل معبود فنا ہو جائے اور دنیا اور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کر لوں گا۔''

۵۔۔ (شہادۃ القرآن ص۱۶، خزائن ج۶ ص۳۱۲) پر لکھتے ہیں کہ: ''ایسے زمانہ میں یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں صور پھونک کر تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جائے گا۔''

اور پھر اسی کتاب (شہادۃ القرآن ص۸۵، خزائن ج۶ ص۳۸۱، اشتہار گورنمنٹ کی توجہ کے لائق) لکھتے ہیں کہ: ''ہاں مسیح آ گیا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ اب یہ بت پوجا جائے گا نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح۔''

۶۔۔۔ (اخبار البدر ج۲ نمبر۲۹ ص۴، ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء) میں لکھتے ہیں کہ: ''میرا کام

جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ انجام کو نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔"

۷۔ مرزا قادیانی کا اپنے (الہامی اعلان مں ۱۹، ۱۷، خزائن ج ۲۲ ص ۳۷۷، ۲۲۸) کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ: "جس کو انہوں نے اپنی کتاب حقیقت الوحی مطبوعہ ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کے آخر میں مشتہر کیا ہے تھوڑے سے پہلے۔" "میں کامل یقین سے کہتا ہوں کہ جب تک وہ خدمت جو اس عاجز کے حصہ میں مقرر ہے پوری نہ ہو اس دنیا سے اٹھایا نہ جاؤں گا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے وعدے ٹل نہیں جاتے اور اس کا ارادہ رک نہیں سکتا۔"

نوٹ! ان عبارتوں نے کامل طور سے فیصلہ کر دیا کہ مسیح موعود کا جو کام ہے یعنی ان کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا ملل باطلہ کا ہلاک ہو جانا تمام قوموں کو دین اسلام پر جمع کیا جانا اور عیسائیت رام چندر و کرشن پرستی سب کا فنا ہو جانا بس اسلام ہی کا بول بالا ہونا مرزا قادیانی کی زندگی میں پورا ہو جائے گا۔ مگر دنیا نے دیکھ لیا کہ پورا نہ ہوا اور ثابت ہو گیا کہ مسیح موعود کی جو علامت انہوں نے بیان کی اور خاص علت غائی جتلائی وہ ان میں نہیں پائی گئی اور اپنے قول سے جھوٹے ثابت ہوئے اور مرزا قادیانی نے اسلام کو اسکی ترقی دی کہ تقریباً ۴۰ کروڑ مسلمانوں کو بھی کافر بنایا جو مرزا قادیانی کو نبی اور مسیح موعود نہیں مانتے اور ہندو اور عیسائی قوم نے تو مرزا قادیانی کو مطلقاً مانا ہی نہیں۔ نہ ہندوؤں نے مرزا قادیانی کو کرشن تسلیم کیا۔ نہ عیسائیوں نے مسیح تسلیم کیا۔ ہاں کچھ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھانسا ہے۔ افسوس کس قدر افسوس ہے کہ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ اور دو چار عیسائیوں کا بھی تو مسلمان نہ بنا سکے۔ مگر چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر بنا دیا۔ مسیح موعود اسی لئے آئے تھے؟۔

اسلامی عقیدہ نمبر ۲۰...... مسیح و مہدی علیحدہ علیحدہ دو شخصیات

جمہور مسلمانان عالم کا از روئے احادیث صحیحہ متواترہ یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم اور امام مہدی محمد بن عبداللہ دو الگ الگ مقدس ہستیاں ہیں۔

۱ ... "عن جعفر عن ابیه عن جده قال قال رسول اللہ ﷺ... کیف تهلك امة انا اولها والمهدی وسطها والمسیح آخرها (رواه رزین مشکوٰۃ ص ۵۸۳، باب ثواب هذه الامة، ویسمی مثل هذا السند سلسلة الذهب، از مرقاۃ بوحاشیہ ج ۱۱ ص ۴۶۷)" "حضرت امام جعفر صادقؒ نے اپنے والد حضرت امام باقرؒ سے اور انہوں نے اپنے دادا حضرت امام حسنؓ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیونکر ہلاک ہو سکتی ہے امت۔ اس کے اول میں ہوں اور درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح علیہ السلام اس حدیث کی سند کو سلسلۃ الذہب کہا جاتا ہے۔ یعنی سونے کی لڑی۔"

۲ ... (مسلم ج ۱ ص ۸۷، باب نزول المسیح بن مریم، ابن ماجہ ص ۲۹۸، باب فتنة الدجال وخروج عیسی بن مریم، عمدة القاری ج ۷ ص ۱۹۳) سے یہ حدیثیں نقل کر چکا ہوں کہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ایک رجل صالح امیر المسلمین یعنی امام مہدی صبح کی نماز کی امامت کے لئے آگے بڑھے گا۔ اچانک عیسیٰ علیہ السلام اتر آئیں گے۔

۳ ... "عن ام سلمة قالت سمعت رسول اللہ ﷺ یقول المهدی من عترتی من ولد فاطمة (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۱، کتاب المهدی، ابن ماجہ ص ۳۰۰، باب خروج المهدی، مشکوٰۃ ص ۴۷۰، باب اشراط الساعة)" "ام سلمہؓ سے ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ مہدی میری عترت سے ہوگا۔ یعنی اولاد فاطمہؓ سے۔"

۴ ... "عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ سیخرج من صلبه رجل یسمی باسم نبیکم یشبهه فی الخُلق ولا یشبهه فی الخَلق ثم ذکر یملأ الارض عدلاً (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۱، کتاب المهدی، مشکوٰۃ ص ۴۷۱، باب اشراط الساعة)" "حضرت علیؓ نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اس کی صلب سے ایک شخص نکلے گا تمہارے نبی ﷺ کے نام سے موسوم ہوگا اور خُلق میں مشابہ ہوگا۔ مگر خلقت میں نہیں۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا۔"

۵ ... "فی روایة عن عبداللہ بن مسعودؓ یملك العرب رجل من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه ابی هذا الحدیث حسن صحیح (ترمذی ج ۲ ص ۴۷، باب ماجاء فی المهدی، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۱، باب کتاب المهدی، مشکوٰۃ ص ۴۷۰، باب اشراط الساعة)" "حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری اہل بیت میں سے ایک شخص عرب کا مالک اور بادشاہ ہوگا۔ اس کا نام میرے نام کے

اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔﴾

۶… ''عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم الساعة حتیٰ تملاء الارض ظلماً وجوراً وعدواناً ثم یخرج من اهل بیتی من یملأها قسطاً وعدلاً کما ملئت ظلماً وعدواناً (رواه الحاکم فی المستدرك ج۵ ص۷۷۱، باب حلیة المهدی علیه السلام وقال صحیح علی شرط الشیخین)'' ﴿ابوسعید خدریؓ سے ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ قیامت نہ آئے گی۔ یہاں تک کہ زمین ظلم سے بھر جائے گی۔ پھر میرے اہل بیت میں سے ایک شخص نکلے گا۔ جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ جیسے کہ وہ ظلم سے بھری ہوئی تھی۔﴾

۷… ''یملك وفی روایة فیلبث سبع سنین (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۱، کتاب المهدی، مشکوٰة ص۴۷۱، باب اشراط الساعة)'' ﴿یعنی سات برس سلطنت کرے گا اور دو برس عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ رہیں گے۔ اسی وجہ سے بعض روایات میں ۹ برس بھی ہے۔﴾

۸… ''عن ام سلمةؓ عن النبی ﷺ قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اهل المدینة هارباً الی مکة فیأتیه ناس من اهل مکة فیخرجونه وهو کاره فیبایعونه بین الرکن والمقام ویبعث الیه بعث من الشام فیخسف بهم بالبیداء بین مکة والمدینة فاذا رای الناس ذالك اتاه ابدال الشام وعصائب اهل العراق فیبایعونه (ابوداؤد ج۲ ص۱۳۱، کتاب المهدی، مشکوٰة ص۴۷۱، باب اشراط الساعة)'' ﴿ام سلمہؓ سے ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک خلیفہ کی موت کے وقت اختلاف واقع ہوگا۔ پس وہاں مدینہ سے ایک شخص مدینہ سے نکل کر مکہ کو بھاگے گا۔ پس مکہ کے لوگ اس کے پاس آئیں گے اور رکن اور مقام کے درمیان اس سے بیعت کریں گے اور وہ اپنے خلیفہ ہونے کو مکروہ سمجھے گا۔ پھر شام سے اس کی طرف ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ پس وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان خسف کر دیا جائے گا اور جب لوگ اس واقعہ کو دیکھیں گے تو شام کے ابدال اور عراق کے سردار کے پاس آئیں گے اور بیعت کریں گے۔﴾

۹… ''اذا رأیتم الرأیات السود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فان فیها خلیفة اللہ المهدی (رواه احمد ج۵ ص۲۷۷ والبیهقی فی دلائل

النبوة ج ٦ ص ٥١٦، باب ماجاء في الاخبار عن ملل، مشکوٰۃ ص ٤٧٦، باب اشراط الساعة) ”﴿حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سیاہ جھنڈے خراسان کی جانب سے اٹھتے دیکھو، پس آؤ کیونکہ ان میں خلیفۃ اللہ مہدی ہوں گے۔ یعنی ابتداء میں مدینہ میں ہوں گے پھر مکہ میں اور خراسان میں بھی تشریف لائیں گے۔ یا یہ لوگ متبعین مہدی ہوں گے کما سیاتی!﴾

۱۰... ”عن علیؓ قال قال رسول اللہ ﷺ یخرج رجل من وراء النهر یقال له الحارث حراث على مقدمته رجل يقال له منصور يوطن او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته (رواه ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۲، کتاب المهدی، مشکوٰۃ ص ٤٧٦، باب اشراط الساعة) ”﴿حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ماوراء النہر سے ظاہر ہوگا۔ جس کا نام حارث حراث ہوگا اور اس کے مقدمۃ الجیش پر ایک شخص جس کا نام منصور ہوگا وہ آل محمد ﷺ یعنی مہدی علیہ السلام کی مدد کرے گا۔ جیسے قریش نے رسول اللہ ﷺ کی مدد کی ہر مومن پر اس کی مدد واجب ہے۔﴾

وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں

۱... ”فتقرران الاحاديث الواردة في المهدي المنتظر متواترة والاحاديث الواردة في نزول عيسى بن مريم متواترة (الشوكاني كتاب الاذاعه ص ۷۷) ”﴿پس ثابت ہو چکا کہ وہ احادیث جو مہدی موعود کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں اور وہ احادیث جو نزول عیسیٰ بن مریم کے بارے میں وارد ہیں متواتر ہیں۔﴾

۲... ”قال ابوالحسن الخسعی الابدی فی مناقب الشافعی تواترت الاخبار بان المهدی من هذه الامة وان عيسى يصلى خلفه ذكر ذالك ردا للحديث الذی اخرجه ابن ماجه عن انسؓ وفيه ولا مهدی الا عيسى (فتح الباری شرح بخاری ج ٦ ص ۳۵۸، باب قول الله تعالى واذكر فی الكتاب مريم، مطبوعه بیروت) ”﴿ابوالحسن الخسعی الابدی نے مناقب شافعی میں فرمایا ہے کہ احادیث متواترہ سے ثابت ہے کہ مہدی اس امت میں سے ہوگا اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے (ایک دفعہ نزول کے وقت) نماز پڑھیں گے۔ یہ اس حدیث کے رد کرنے کو ذکر کیا ہے۔ جس کو ابن ماجہ نے انسؓ سے روایت کیا ہے۔ لامهدی الا عیسیٰ!﴾

حدیث لامهدی الا عیسیٰ موضوع اور منکر ہے احادیث متواترہ کے خلاف ہے

قابل حجت نہیں۔

یہ حدیث ابن ماجہ میں اس طرح مذکور ہے۔ ''حدثنا یونس بن عبدالاعلی حدثنا محمد بن ادریس الشافعی حدثنی محمد بن خالد الجندی عن ابان بن صالح عن الحسن عن انسؓ بن مالک ان رسول اللہ ﷺ قال لا تقوم الساعۃ الا علی شرار الناس ولا مھدی الا عیسیٰ بن مریم (ابن ماجہ ص۲۹۲، باب شدۃ الزمان)''

1. اول تو یہ حدیث موضوع منکر احادیث متواترہ کے خلاف ہے۔ قابل حجت نہیں۔ ''قال الصنعانی لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم موضوع (مجمع البحار ج۴ ص۲۴۷)''

علامہ ذہبی نے لکھا ہے کہ: ''ھذا خبر منکر تفردبہ یونس بن عبدالاعلی عن الشافعیؒ ومحمد بن خالد قال الازدی منکر الحدیث وقال الحاکم مجھول وکذا قال ابن الصلاح فی امالیہ وقد وثقہ یحییٰ بن معین وروی ثلاثۃ رجال سوی الشافعی قال محمد بن الحسین الابزی الحافظ فی مناقب الشافعیؒ قد تواترت الاخبار فی المھدی وانہ من اھل بیتہ وانہ یملک سبع سنین وانہ یخرج مع عیسیٰ بن مریم فیساعدہ علی قتل الدجال بباب لد ومحمد بن خالد الجندی وان کان یذکر عن یحیٰ بن معین انہ وثقہ فانہ غیر معروف عند اھل الصناعۃ من اھل العلم والنقل (میزان الاعتدال ج۲ ص۳۹۷ وھکذا قال الشاہ عبدالغنی المحدث الدھلوی فی حاشیۃ علی ابن ماجہ ص۲۹۲)'' (یہ حدیث منکر ہے۔ اس حدیث کو صرف یونس بن عبدالاعلیٰ ہی نے شافعیؒ سے روایت کیا ہے اور محمد بن خالد ازدی نے کہا کہ یہ منکر الحدیث ہے اور حاکم نے کہا مجہول ہے اور ایسا ہی ابن الصلاح نے کہا ہے اور یحییٰ بن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔ شافعیؒ کے سوا صرف تین اور آدمی اس سے روایت کرتے ہیں اور بس۔ محمد بن حسین آبزی حافظ نے مناقب شافعی میں کہا ہے کہ مہدی کے ذکر میں حدیثیں متواتر ہیں کہ وہ حضور ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوگا۔ سات برس سلطنت کرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ نکلے گا۔ پس قتل دجال میں باب لد پر ان کے ساتھ موافقت کرے گا۔ اور محمد بن خالد جندی اگرچہ ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کی یحییٰ بن معین نے توثیق کی ہے۔ لیکن اس فن کے اہل علم اور اہل نقل کے نزدیک یہ شخص غیر معروف

ہے۔ جو دوسرے اس حدیث میں مہدی کے لغوی معنی مراد ہیں۔ لاتقوم الساعة الا علی شرار الناس ! اس پر قرینہ ہے۔ یعنی شرار الناس پر قیامت قائم ہوگی اور سوائے عیسیٰ علیہ السلام کے کوئی اس زمانہ میں ہدایت یافتہ نہ ہوگا۔ چنانچہ ان کے بعد شرار الناس پر قیامت آ جائے گی۔ تیسرے اہل اسلام کے نزدیک جیسے محمد بن عبداللہ مہدی ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام بھی اس امت کے مہدی اکبر ہوں گے۔ چنانچہ اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ مہدی اکبر اور کامل عیسیٰ علیہ السلام ہی ہوں گے۔ چوتھے لا مہدی الا عیسیٰ کا مطلب کمال قرب و اتحاد زمانہ کے ثابت کرنے کے لئے ہے۔ جیسے کہ حدیث میں ہے کہ: "عمران بیت المقدس خراب یثرب وخراب یثرب خروج الملحمه وخروج الملحمه فتح القسطنطنیه وفتح القسطنطنیه خروج الدجال (رواہ ابوداؤد ج ۲ ص ۲۳۲، باب فی امارات الملاحم، مشکوۃ ص ۴۶۷، باب الملاحم)" یعنی زمانہ مہدی و زمانہ عیسیٰ علیہ السلام گویا بالکل ایک ہی ہے۔

حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی، شیخ عبدالوہاب شعرانی اور شیخ محمد اکرم صابری کا مذہب

۱۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی لکھتے ہیں کہ: "واعلموا انه لا بد من خروج المهدی علیه السلام ... من ولد فاطمة ... واعلم ان المهدی اذا خرج یفرح به جمیع المسلمین خاصتهم وعامتهم (فتوحات مکیه ج ۳ ص ۳۲۷، باب ۳۶۶، از یواقیت للشعرانی ج ۲ ص ۱۴۳)" "جان لو کہ مہدی علیہ السلام کا خروج ضروری ہے ... اور وہ اولاد فاطمہؓ سے ہوگا ... اور جان لو کہ جب مہدی علیہ السلام کا خروج ہوگا تو تمام مسلمان خاص وعام خوش وخرم ہوں گے۔"

اور یہ کہ: "ثم قال واعلم ان ظهور المهدی علیه السلام من اشراط (قرب الساعة یواقیت ج ۲ ص ۱۴۴)" "یعنی جان تو کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور علامات قرب قیامت سے ہے۔"

۲۔ شیخ محمد اکرم صابریؒ (اقتباس الانوار ص ۵۲) میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

"یک فرقه برآں رفته اندکه مهدی آخرالزمان عیسیٰ بن مریم است وایں روایة بغایة ضعیف است زیراکه اکثر احادیث صحیح ومتواتر از حضرت رسالت پناه ﷺ ورود یافته که مهدی علیه السلام از بنی

فاطمة خواهد بود و عیسی علیه السلام بوے اقتدا کرده نماز خواهد گذارد و جمیع عارفان صاحب تمکین بریں متفق اند چنانچه شیخ محی الدین بن عربی قدس سره در فتوحات مکی مفصل نوشته است که مهدی آخر الزمان از آل رسول ﷺ من اولاد فاطمه زهراؓ ظاهر شود و اسم او اسم رسول الله ﷺ باشد "

مرزائی صرف دجل کی رو سے ص ۳۲۵ سے صرف اتنا نقل کرتے ہیں کہ: "بعضے بر آنند که روح عیسی در مهدی بروز کند و نزول عبارت ازیں بروز است مطابق ایں حدیث لا مهدی الا عیسی بن مریم!"

حالانکہ اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے کہ: "و ایں مقدمه بغایت ضعیف است"

مرزائی عقیدہ نمبر ۲۰ ..... مسیح ..... مہدی .... دونوں ایک

۱۔ "بلکہ ایک یہ بھی وجہ ہے کہ میں نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اس بات کا عام طور پر اعلان کیا ہے کہ وہ حقیقی اور وہ قطعی مسیح موعود جو کہ درحقیقت مہدی بھی ہے۔ جس کے آنے کی بشارت انجیل اور قرآن کریم میں پائی جاتی ہے اور احادیث میں بھی ان کے آنے کے لئے وعدہ دیا گیا ہے۔ وہ میں ہی ہوں۔ مگر بغیر تلواروں اور بندوقوں کے۔"

(مسیح ہندوستان میں ص ۱۳ خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

۲۔ "اس آخری قول کے مصدق وہ اقوال محدثین ہیں جس میں یہ بیان کیا ہے کہ مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں بجز حدیث لا مہدی الا عیسیٰ کے کوئی بھی حدیث ان میں سے جرح سے خالی نہیں۔"
(حاشیہ چشمہ معرفت ص خزائن ج ۲۳ ص ۹)

نوٹ! یہ نقل غلط ہے کیونکہ مہدی کی اکثر احادیث بالکل درست اور صحیح علی شرط الشیخین ہیں۔ بلکہ اس حدیث پر بہت ہی جرح ہے وہ منکر ہے۔

اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: "اور ممکن ہے کہ امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۹۵ خزائن ج ۳ ص ۱۷۹)

۳۔ مرزا قادیانی (حقیقت المہدی ص ۲ خزائن ج ۱۴ ص ۴۳۲) پر سب کی سب احادیث مہدی کو مجروح ضعیف بلکہ اکثر کو موضوع اور افترائی ٹھہراتے ہیں اور کہتا ہے کہ: "بخاری

مسلم نے ان احادیث کا ذکر کر کے اس امر کی گواہی دی ہے۔" وان فی ھذا الثبوت لاولی النھی وتلک شھادۃ عظمی "یعنی عقلمندوں کے لئے اس میں بڑا ثبوت ہے اور یہ بڑی بھاری گواہی ہے۔"

نوٹ! مگر افسوس حدیث لا مھدی الا عیسی کا بھی بخاری و مسلم میں ذکر تک نہیں ہے۔

۳… "خاص کر وہ خلیفہ کہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی ھذا خلیفۃ اللہ المھدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے۔ جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

(شہادت القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷)

نوٹ! خیر حدیث مہدی صحیح بخاری میں تو نہیں۔

اسلامی عقیدہ نمبر۳۱ …… دربارہ دجال

جمہور اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ دجال معہود ایک کانا شخص یہودی النسل ہوگا اور یہودی اس کی اتباع کریں گے جو آخر زمانہ میں بڑا فتنہ برپا کرے گا۔ خدائی کا دعویٰ کرے گا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر کر اسے قتل کریں گے اور یاجوج ماجوج دو مخصوص قومیں ہیں۔ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بددعا سے سب یک لخت مر جائیں گے۔ تمام جہان میں تعفن اور ان کی لاشوں کی بدبو پھیل جائے گی۔ (الی آخر احادیث مسلم ج۲ ص۴۰۲)

۱… "عن عبادۃ بن صامت انہ حدثھم ان رسول اللہ ﷺ قال انی قد حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان مسیح الدجال رجل قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتئۃ ولا حجراء فان ألبس علیکم فاعلموا ان ربکم لیس باعور (ابوداؤد ج۲ ص۲۳۴، باب خروج الدجال)" جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق میں نے تم کو دجال کے متعلق بہت بیان کیا۔ یہاں تک کہ میں ڈرا کہ تم سمجھ نہ سکو گے۔ تحقیق مسیح دجال ایک آدمی پستہ قد ہے ٹیڑھی ٹانگوں والا۔ گھونگریالے بال۔ کانا۔ سپاٹ آنکھ والا نہ آنکھ ابھری ہوئی نہ دھنسی۔ اگر تم پر وہ مشتبہ ہو تو جان لو کہ تمہارا خدا کانا نہیں ہے۔

نوٹ! دجال کی دائیں آنکھ ابھری ہوئی انگور کی طرح ہوگی۔ "اعور عین الیمنی کان علیہ ظافیۃ (مشکوۃ ص۴۷۶، باب العلامات بین یدی الساعۃ)" اور بائیں ممسوح العین یعنی بالکل سپاٹ ہوگی اس پر ناخنہ ہوگا۔ "علیہ ظفرۃ غلیظۃ (مشکوۃ

ص۴۷۲، باب العلامات بین یدی الساعۃ)"

۲۔۔۔ "قال رسول اللہ ﷺ یتبع الدجال من یہود اصبہان سبعون الفا علیہم الطیالسۃ (مسلم ج۲ ص۴۰۵، باب فی بقیۃ من احادیث الدجال)" یعنی ستر ہزار یہودی صرف اصفہان سے دجال کے ساتھ ہوں گے اور احادیث علامات قیامت میں مذکور ہے کہ مسلمان اور یہودیوں میں جنگ ہوگی۔ مسلمان ان پر غلبہ حاصل کریں گے اور ان کو قتل کریں گے۔

"لا تقوم الساعۃ حتی یقاتل المسلمون الیہود فیقتلہم المسلمون (رواہ مسلم ج۲ ص۳۹۶، کتاب الفتن واشراط الساعۃ، مشکوٰۃ ص۴۶۶، باب الملاحم، بخاری ج۱ ص۴۱۰، باب قتال الیہود)" اور دجال بھی یہودی قوم سے ہوگا۔

"عن ابی سعید الخدریؓ قال قال لی ابن صیاد۔۔۔ مالی ولکم یا اصحاب محمد الم یقل نبی اللہ ﷺ انہ یہودی وقد اسلمت ولا یولد لہ وقد ولد لی (مسلم ج۲ ص۳۹۸، باب ذکر ابن صیاد)" یعنی ابوسعید خدریؓ نے کہا کہ مجھ سے ابن صیاد نے کہا کہ اے اصحاب محمد ﷺ تم کو کیا ہوا کہ مجھ کو دجال خیال کرتے ہو۔ کیا نبی اکرم ﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ یہودی ہوگا اور میں تو مسلمان ہوگیا ہوں اور کیا نہیں فرمایا کہ اس کے اولاد نہ ہوگی اور میرے تو اولاد ہے۔

"نزول عیسیٰ علیہ السلام کے بیان میں ہے۔ فیدرکہ عند باب لد الشرقی فیقتلہ فیہزم اللہ الیہود (ابن ماجہ ص۲۹۸، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم)" یعنی عیسیٰ علیہ السلام دجال کو لد کے دروازہ شرقی کے قریب قتل کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ یہود کو شکست دے گا۔ جیسا کہ وعدہ ہے: "جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیمۃ (آل عمران:۵۵)" یہودی مقدمے سے نکل کر خدائی دعویٰ کرے گا۔

"ان من فتنۃ ان یقول للاعرابی ارأیت ان بعثت لک اباک وامک اتشہد انی ربک (ابن ماجہ ص۲۹۸، باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم)" یعنی دجال کے فتنوں میں سے ایک فتنہ یہ ہے کہ گنوار لوگوں سے کہے گا کہ اگر تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو پھر گواہی دے گا کہ میں تیرا رب ہوں۔

"فیمثل لہ الشیاطین نحو ابیہ ونحو اخیہ (مشکوٰۃ ص۴۷۷، باب لا یدخل الدجال المدینۃ، باب الدجال)" یعنی پھر شیاطین کو اس کے ماں باپ بھائی وغیرہ

کی شکل میں سامنے لا کھڑا کرے گا اور ایسے ہی اور دیگر تصرفات شیاطین کے ذریعہ سے کر دکھلائے گا۔

اور یہ کہ "فیقتلہ ثم یحییہ (بخاری ج ۲ ص ۱۰۵۶ … مسلم ج ۲ ص ۴۰۲، باب ذکر الدجال) "یعنی ایک مسلمان کو قتل کر کے زندہ کرے گا۔ ثم لا یسلط علیہ لیکن دوبارہ پھر اس پر قادر نہ ہو سکے گا۔

۳… حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نزول فرمانا اور دجال کو قتل کرنا پہلے مفصل مذکور ہو چکا۔

رئیس المکاشفین شیخ اکبر کا دجال کے بارے میں کشف اور ان کی تحقیق

۱… "ثم قال واعلم ان ظهور المهدي عليه السلام من شروط قرب الساعة كذلك خروج الدجال فيخرج من خراسان من ارض الشرق موضع الفتن يتبعه الاتراك واليهود ويخرج اليه من اصبهان وحدها سبعون الفا طيلسيين وهو رجل كهل اعور العين اليمنى كان عينه عنبة طافية مكتوب بين عينيه ك ف ر (منقول از يواقيت ج ۲ ص ۱۴۴) " ﴿پھر شیخ نے کہا جان تو کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور علامات قرب قیامت سے ہے اور ایسا ہی دجال کا نکلنا ہے اور وہ جانب مشرق فتنوں کی جگہ سے خراسان سے نکلے گا۔ ترک اور یہود اس کی اتباع کریں گے اور صرف اصفہان سے ستر ہزار یہودی طیلسان پہنے ہوئے اس کے ساتھ ہوں گے اور وہ ایک ادھیڑ آدمی ہے۔ داہنی آنکھ کانی ہے۔ گویا آنکھ اس کی انگور کی طرح اٹھی ہوئی ہے۔ اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہے۔﴾

۲… "قال الشيخ وهي الآن في جزيرة من البحر الذي يلي جهة الشمال وهي الجزيرة التي فيها الدجال (از يواقيت ج ۲ ص ۱۲۷) " ﴿شیخ نے کہا وہ اس وقت سمندر جو جانب شمال کے متصل ہے اس کے ایک جزیرہ میں ہے یہ وہ جزیرہ ہے جس میں دجال ہے۔﴾

۳… "جميع مايقع على يد الدجال ليس هو بامور حقيقية وانما هي امور متخيلة يفتتن بها ضعفاء العقول بخلاف ما يقع على يد الانبياء فانها امور حقيقية (از يواقيت ج ۱ ص ۱۰۷) " ﴿دجال کے ہاتھ سے جس قدر شعبدات ظاہر ہوں گے امور حقیقت نہ ہوں گے۔ بلکہ وہ محض امور مخیلہ ہوں گے۔ ان سے ضعیف العقل

لوگ فتنہ میں پڑیں گے۔ کیونکہ معمولی عقل رکھنے والے کے نزدیک اس کا حلیہ اس کے دعویٰ خدائی کو رد کر دے گا۔ بخلاف معجزات کے جو انبیاء علیہم السلام سے ظاہر ہوتے ہیں۔ وہ امور حقیقیہ واقعیہ ہوتے ہیں۔﴾

مرزائی عقیدہ نمبر۲۱ ۔ دربارہ دجال

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ دجال عیسائی پادریوں کا گروہ ہے اور یاجوج ماجوج انگریز اور روس ہیں اور یہ سب صریح غلط ہے۔

۱۔ "مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی۔ یہی پادریوں کا گروہ ہے جو ٹڈی کی طرح تمام دنیا میں پھیل گیا ہے۔" (ازالہ اوہام ص۴۹۶، خزائن ج۳ ص۳۶۶)

۲۔ "فان یاجوج وماجوج هم النصاریٰ من الروس والاقوام البرطانية" (حاشیہ حمامۃ البشریٰ ص۱۵، خزائن ج۷ ص۱۹۱)

"یعنی یاجوج ماجوج نصاریٰ ہیں روس اور قوم برطانیہ سے۔"

۳۔ "سو وہ دجال جس کا ذکر حدیثوں میں ہے۔ وہ شیطان ہی ہے۔ جو آخری زمانہ میں قتل کیا جائے گا۔" (حقیقۃ الوحی ص۳۵، خزائن ج۲۲ ص۴۱)

مرزا قادیانی کی دجال کے متعلق عجیب تحقیقات

۱۔ "اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔" (ازالہ اوہام ص۶۹۱، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

"انبیاء علیہم السلام غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے ہیں۔"

(ازالہ اوہام ص۶۹۲، خزائن ج۳ ص۴۷۳)

۲۔ "صحابہ کا اس پر اجماع تھا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے۔"

(ازالہ حاشیہ ص۲۲۴، خزائن ج۳ ص۲۱۱)

۳۔ "رسول اللہ ﷺ سے بھی یقینی رائے قطعی ظاہر نہیں کی کہ دجال معہود ابن صیاد ہی تھا۔" (ازالہ ص۲۲۵، خزائن ج۳ ص۲۱۲)

۴۔ ... ”عیسائی واعظوں کا گروہ یا شیہ دجال معہود ہے۔“

(ازالہ ص ۴۹۳، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)

۵۔ ... ”آخری زمانہ میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔“

(ازالہ ص ۴۹۷، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)

۶۔ ... ”یہ ایک واقعہ مسلسل ہے کہ دجال معہود کے خروج کے بعد آنے والا وہی سچا مسیح ہے جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔“ (ازالہ صفحہ ۵۱۲، خزائن ج ۳ ص ۳۷۸)

۷۔ ... ”صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا کہ ہمیں اس بات میں اب شک نہیں کہ یہی دجال معہود ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی آخر کار یقین کر لیا۔“ (ازالہ ص ۲۲۵، خزائن ج ۳ ص ۲۱۳)

۸۔ ... ”آنحضرت ﷺ کا اول اول یہی خیال تھا کہ ابن صیاد دجال ہے مگر آخر میں یہ رائے بدل گئی تھی۔“ (ازالہ ص ۶۸۹، خزائن ج ۳ ص ۴۷۲)

۹۔ ... ”گو میں اس بات کو تو مانتا ہوں کہ ممکن ہے میرے بعد کوئی اور ابن مریم بھی ہو اور بعض احادیث کی رو سے وہ موعود بھی ہو اور کوئی ایسا دجال بھی آوے جو مسلمانوں میں فتنہ ڈالے مگر میرا مذہب یہ ہے کہ اس زمانہ کے پادریوں کی مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا اور نہ قیامت تک ہوگا۔“ (ازالہ ص ۵۰۷، خزائن ج ۳ ص ۳۷۳)

۱۰۔ ... ”لہذا ان لوگوں کو کہتے ہیں جو سب پر جھگڑنے والے ہوں یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔“ (ازالہ ص ۷۳۶، خزائن ج ۳ ص ۴۹۸)

۱۱۔ ... ”دجال خدا نہیں کہلائے گا۔ بلکہ خدا تعالیٰ کا قائل ہوگا۔ بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔“ (ازالہ ص ۴۹۷، خزائن ج ۳ ص ۳۶۹)

۱۲۔ ”بالاتفاق سلف وخلف یہ بھی کہتے آئے ہیں کہ دجال معہود آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں موجود تھا اور پھر آخری زمانہ میں بڑی قوت کے ساتھ خروج کرے گا اور اب تک وہ زندہ کسی جزیرہ میں موجود ہے۔ مگر یہ خیال کہ اب تک وہ زندہ ہے ہرگز صحیح نہیں ہے۔“ (ازالہ ص ۴۸۹، خزائن ج ۳ ص ۳۵۸)

بعض مرزائی شبہات کے مختصر جوابات

۱۔ ”دجال خلة بين الشام والعراق (ابن ماجہ ص ۲۹۷، باب فتنة الدجال وخروج عيسى بن مريم، مشکوٰۃ ص ۴۷۳، باب ذكر الدجال) “یعنی شام

گیا تھا۔ یعنی پہلے صرف اتنا بتلایا گیا تھا کہ وہ یہودی النسل ہوگا۔ فتنہ برپا کرے گا۔ تیس برس تک
اس کے ماں باپ کے اولاد نہ ہوگی۔ وغیرہ وغیرہ اور یہ چند اوصاف ابن صیاد یہودی میں بھی پائے
گئے۔ جیسا کہ (ترمذی ج۲ ص۵۰، باب ما جاء فی ذکر ابن صیاد) میں یہ قصہ مذکور ہے۔ صحابہ کرامؓ کو جب
ابن صیاد کا پتہ چلا تو وہ علامتیں دیکھ کر خیال کیا کہ شاید دجال یہی ہو کہ عمر طویل پاکر آخر زمانہ میں
خروج کرے۔ کیونکہ خارق عادت بعض امور بھی اس میں تھے۔ مثلاً (صحیح مسلم ج۲ ص۳۹۹، باب
ذکر ابن صیاد) میں ہے کہ ایک دفعہ خفا ہوا تو اتنا پھولا کہ گلی بھر گئی۔ مگر حضور ﷺ نے بھی اپنی زبان
سے یہ نہیں فرمایا کہ یہی دجال ہے۔ بلکہ بالکل ساکت رہے۔ جس سے محتمل رہا۔ پہلے حضرت
عمرؓ کو ظن غالب ہوگیا تھا اور چونکہ حضور ﷺ نے بھی بالکل صراحۃً انکار نہیں فرمایا تھا۔ اسی ظن غالب
پہ عمرؓ نے قسم کھائی جو جائز تھی۔ لیکن اس کے بعد ایک دفعہ حضور ﷺ اور شیخینؓ اور کچھ صحابہؓ ابن صیاد
کی طرف تشریف لے گئے۔ آپ نے ابن صیاد کی شناخت کر کے فرمایا کہ: ''اخسأ فلن تعدو
قدرك (مسلم ج۲ ص۳۹۷، باب ذکر ابن صیاد)'' تو ذلیل رہ، ہرگز بھی اپنے اندازے سے
نہیں بڑھے گا۔ کہانت کو نبوت سے مخلص نہیں کر سکے گا۔ یعنی اشارے سے فرمایا کہ وہ دجال نہیں
یہ تو ذلیل رہے گا۔ کوئی فتنہ برپا نہ کر سکے گا اور جب حضرت عمرؓ نے قتل کے لئے اجازت چاہی تو
آپ ﷺ نے فرمایا: ''ان یکن ھو فلست صاحبه انما صاحبه عیسیٰ بن مریم
(شرح السنة ج۷ ص۱۰۱، باب ذکر ابن صیاد)'' یعنی اگر یہ دجال معہود ہے تو اس کو قتل نہیں
کر سکتا۔ اس کے قاتل عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے اور اگر یہ دجال نہیں تو ایک نابالغ ذمی کے قتل میں
خیر نہیں۔ حضور ﷺ نے جب ان لفظوں سے حضرت عمرؓ اور سب صحابہ کرامؓ کو یہ فرمان سنا دیا تو
حضرت عمرؓ اور سب کا ظن غالب ٹوٹ گیا۔ ہاں بعضوں کا خیال شک کے درجہ میں رہا کہ حضور ﷺ
نے صراحۃً نفی نہیں فرمائی۔ بلکہ ایک احتمال دجال ہونے کا بھی قائم رکھا۔ لیکن اس کے بعد جب
حضور ﷺ نے باطلاع الٰہی اور بہت سی علامتیں بتلائیں جو پہلے یہ علامتیں نہیں بتلائی گئی تھیں۔ مثلاً
زمین مشرق شام وعراق کے درمیان سے خراسان ہوتا ہوا نکلنا۔ اولاد کا نہ ہونا، مکہ مدینہ داخل نہ
ہوسکنا، پیشانی پر کافر لکھا ہونا، دائیں آنکھ انگور کی طرح اوپر اٹھی ہوئی، بائیں آنکھ ممسوح یعنی
سپاٹ ہوگی وغیرہ وغیرہ اور پھر تمیم داریؓ کے قصے اور حضور ﷺ کی تصدیق نے اور آپ ﷺ کے
صریح فرمان نے کہ آپ ﷺ نے منبر پر خطبہ میں عام اعلان فرمایا۔ سب کو یقین دلایا کہ ابن صیاد
ہرگز دجال معہود نہیں ہے۔ بلکہ وہ دجال معہود ایک جزیرہ میں ہے۔ وقت معینہ پر خروج کرے گا۔

فرمایا نہیں اندازہ کرکے نماز پڑھو۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ ایام کی طوالت واقعی اور حقیقتاً متخیل ہوگی ورنہ ایک دن کی نماز ایک دن میں کافی ہوتی۔ اندازہ کرکے نماز پڑھنے کا حکم نہ فرماتے اور بے شک ایام طوال باعتبار تخیل تاخیر کثیرہ مدت طلوع وغروب شمس کے چالیس تخیل ہوں گے۔ لیکن ایک سال زمانی مہینے کی نمازیں پڑھی جائیں گی اور (مشکوٰۃ ص ۴۷۷ باب العلامات بین یدی الساعۃ میں شرح السنۃ ج ۲ ص ۳۳۲ حدیث نمبر ۵۴۹۱) سے اسماء بنت یزید بن السکنؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دجال زمین پر چالیس برس ٹھہرے گا۔ سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور ہفتہ مثل ایک دن کے اور دن مثل شعلہ آگ کے ہوگا اور یہی مضمون (مشکوٰۃ ص ۴۷۰ باب اشراط الساعۃ) میں بروایت ترمذی انسؓ سے مرفوعاً قرب قیامت کی علامت بتلائی گئی ہے اور (ابن ماجہ ص ۲۹۸ باب فتنۃ الدجال وخروج عیسیٰ بن مریم) میں ان الفاظ سے مروی ہے کہ "ان ایامه اربعون سنة السنة كنصف السنة والسنة كالشهر والشهر كالجمعة واخر ايامه كالشررة يصبح احدكم على باب المدينة فلا يبلغ بابها الاخر حتى يمسى . يارسول الله كيف نصلى فى تلك الايام القصار قال تقدرون فيها الصلوة كما تقدرون فى هذه الايام الطوال" یعنی دجال کا زمانہ چالیس برس کا ہوگا۔ سال مثل نصف سال کے اور سال مثل مہینے کے اور مہینہ مثل ہفتہ کے اور اس کا آخری دن مثل شعلہ آگ کے ہوگا کہ ایک تمہارا شہر کے اس دروازہ پر صبح کرے گا۔ پس دوسرے دروازہ پر نہ پہنچنے پائے گا کہ شام ہوجائے گی حضور ﷺ سے عرض کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ ہم ان ایام قصار میں کیسے نماز پڑھیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جیسے کہ ایام طوال میں تم نماز کے وقتوں کا اندازہ کرکے پڑھو گے۔ ایسے ہی ایام قصار میں اندازہ کرکے پڑھنا۔ یعنی یہ دن باعتبار تخیل سرعت طلوع وغروب آفتاب کے چالیس برس متخیل ہوں گے۔ یعنی تخیل میں دنوں کی یہ درازی اور ایسا ہی دوسرے وقت میں یہ کمی بطور خرق عادت متخیل ہوگی۔ نمازوں میں ان کی درازی اور کمی کا کچھ اعتبار نہیں۔ بلکہ معہود دنوں کا اور وقتوں کا اندازہ کرکے نماز پڑھنا ہوگی۔ غرض ان ایام قصار کا وقت اور ہوگا۔ یعنی شروع خروج سے دعویٰ خدائی تک۔ اور ایام طوال دوسرے وقت یعنی دعویٰ خدائی سے قتل تک تھے۔

احقر محمد عبدالغنی غفرلہٗ مدرس مدرسہ عربیہ عین العلم شاہجہانپور (یو۔پی) ۱۹۲۷ء

اختلافات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری

بسم اللہ الرحمن الرحیم:

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین!

خدائے علام الغیوب کے علم ازلی میں یہ بات مقرر ہو چکی تھی کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ کے بے نظیر عروج وتقرب کو دیکھ کر رذیل وخبیث طبائع رسالت ونبوت کا بہروپ بدلیں گی اور ان الہامات ومکاشفات کو جن میں سراسر شیطان لعین ہی کارفرمائیاں جلوہ گر ہوں گی اسکو خداوند تعالیٰ کی جانب منسوب کر کے اپنے اغراض فاسدہ کو پورا کریں گی اور ختم نبوت جیسے صاف وصریح مسئلہ کو اپنی طبع زاد تاویلوں و من گھڑت توجیہوں میں الجھا دیں گی۔ تا کہ سادہ لوح مسلمانوں کو ان کے دام فریب میں آنے کا موقع ملے۔

اس لئے ضرورت تھی کہ قدرتی طور پر انکی حفاظت کے اسباب و علل اور خصوصیات وعلامات مقرر ہوں تا کہ اسی معیار واصول کے مطابق کھروں کو کھوٹوں سے اور سچوں کو جھوٹوں سے علیحدہ کرنے میں آسانی وسہولت رہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں منجملہ دیگر معیار وعلامت نبوت کے ایک یہ بھی علامت ومعیار کا ذکر ہے۔

لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا (ترجمہ: …… ”اگر یہ قرآن کسی غیر اللہ کے پاس سے ہوتا تو لوگ اس میں بڑا اختلاف پاتے۔“

یہ آیت صاف بتار ہی ہے کہ خدا کے کلام اور انبیاء علیہ السلام کے الہامی کلام میں نہ اختلاف ہوتا ہے اور نہ اس میں بے ربط وبے جوڑ باتیں پائی جاتی ہیں اور جس کلام میں اختلاف وانتشار ہو تو نہ وہ کسی درجہ میں الہامی ہو سکتا ہے اور نہ ہی اس متکلم کا دعوی الہام صحیح ودرست اور جس مدعی الہام کا کلام متعارض ومتخالف سے ملوث ہو اور اس کو وہ الہامی بھی کہتا ہو تو اس کے مفتری علی اللہ وکافر ہونے کے لئے کسی اور ثبوت کی ضرورت نہیں رہتی۔

موجودہ صدی کے مدعی الہام مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کے بے اصل دعووں کی اس معیار کی روشنی میں بھی جانچ کی گئی تو بالکل یہ حقیقت آشکارا ہوگئی کہ آپ کے دعاوی اس معیار کی رو سے بھی غلط اور کذب وافتراء کی گندگی سے ملوث ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کا کلام ودعویٰ کیا ہے۔ اختلافات ومتعارضات کا ایک بے پناہ ذخیرہ اور تعارض وتخالف کا ایک بے نظیر مجموعہ۔

اس لئے ایک عقلمند انسان جو مرزا قادیانی کے اقوال پر سطحی نظر بھی رکھتا ہے۔ وہ بھی آپ کے دعووں کو کذب و دروغ اجتماع و افتراء سے الگ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ سب سے پہلے آپ ان کے ان مختلف دعووں کو جن کے وہ مدعی تھے دیکھئے جو ان کی دماغی کیفیت و صداقت کی خوفناک رنگین تصویر سامنے آجاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ

۱۔ میں محدث ہوں ۲۔ مجدد ہوں ۳۔ مسیح موعود ہوں ۴۔ مثیل مسیح ہوں ۵۔ مہدی ہوں ۶۔ ملہم ہوں ۷۔ حارث موعود ہوں ۸۔ رجل فارسی ہوں ۹۔ کرشن اوتار ہوں ۱۰۔ خاتم الانبیاء ہوں ۱۱۔ خاتم الاولیاء ہوں ۱۲۔ خاتم الخلفاء ہوں ۱۳۔ جری اللہ ہوں ۱۴۔ مجموعہ مراتب ہوں ۱۵۔ یسوع کا ایلچی ہوں ۱۶۔ مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں ۱۷۔ حسین سے بہتر ہوں ۱۸۔ رسول ہوں ۱۹۔ مظہر خدا ہوں ۲۰۔ خدا ہوں ۲۱۔ بمنزلہ خدا ہوں ۲۲۔ خالق ہوں ۲۳۔ خدا کا نطفہ ہوں ۲۴۔ خدا کا بیٹا ہوں ۲۵۔ خدا کی بیوی ہوں ۲۶۔ خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷۔ بروزی محمد و احمد ہوں ۲۸۔ تشریعی نبی ہوں ۲۹۔ حجر اسود ہوں ۳۰۔ ذوالقرنین ہوں ۳۱۔ آدم ہوں ۳۲۔ نوح ہوں ۳۳۔ ابراہیم ہوں ۳۴۔ یوسف ہوں ۳۵۔ موسیٰ ہوں ۳۶۔ داؤد ہوں ۳۷۔ سلیمان ہوں ۳۸۔ یعقوب ہوں ۳۹۔ تمام انبیاء کا مظہر ہوں ۴۰۔ تمام انبیاء سے افضل ہوں ۴۱۔ محمد مختار ہوں ۴۲۔ اسم احمد کا میں ہی مصداق ہوں ۴۳۔ مریم ہوں ۴۴۔ میکائیل ہوں۔ ۴۵۔ بیت اللہ ہوں ۴۶۔ آریوں کا بادشاہ ہوں ۴۷۔ امام الزمان ہوں ۴۸۔ شیر ہوں (قاتلین کے) ۴۹۔ محی ہوں (زندہ کرنے والا) ۵۰۔ ممیت ہوں (مارنے والا)۔

ان تمام دعووں کو ذیل کے حوالوں میں دیکھئے:

(۱) توضیح المرام ص ۱۷، ۱۸۔ (۲) حمامۃ البشریٰ ص ۱۱۱۔ (۳) ازالہ اوہام ص ۶۸۲۔ (۴) تبلیغ رسالت ص ۲۱ ج ۱۔ (۵) تذکرۃ الشہادتین ص ۳۰۲۔ (۶) تریاق القلوب ص ۶۸۔ (۷) ازالہ اوہام حاشیہ ج ۱ ص ۹۷۔ (۸) تحفہ گولڑویہ ص ۲۹۔ (۹) لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳۔ (۱۰) ایک غلطی کا ازالہ ص ۸ ضمیمہ الحکم قوت الاسلام ص ۱۰۸۔ (۱۱) خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔ (۱۲) تریاق القلوب ص ۱۵۹۔ (۱۳) تحفہ گولڑویہ ص ۳۹۔ (۱۴) تریاق القلوب ص ۶۳۔ (۱۵) تحفہ قیصریہ ص ۲۳۔ (۱۶) واقع البلاء ص ۲۰۔ (۱۷) واقع البلاء ص ۱۳۔ (۱۸) واقع البلاء ص ۲۰۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳ پر)

جس شخص کے اس قدر مختلف دعاوی ہوں وہ ہرگز اس قابل نہیں ہے کہ دنیائے اسلام عقل میں قدم رکھ سکے۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی بھی کہتا ہے کہ: ”کسی سچیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کی کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔“ (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ ص۱۴۲) اور ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵) اس لئے لامحالہ ایسے مختلف دعاوی کے مدعی کے قلب و زبان سے وہی باتیں پیدا ہوں گی۔ جو پاگلوں و مجنونوں سے پیدا ہوتی ہیں۔ سچ ہے ”ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہے۔“

(چشمہ معرفت ص۹، خزائن ج۲۳ ص۹)

چنانچہ مرزا قادیانی کے زبان وقلم نے ایسے گلہائے رنگارنگ پیدا کئے کہ اگر ایک کی خوشبو سے دماغ معطر ہو جاتا ہے۔ تو دوسرے کی بدبو سے دماغ پراگندہ وخراب اور نیز اس سے اس کی ایسی مختلف ومتناقض باتیں نکلی ہیں کہ جو لوگ عقل وخرد سے خالی ہو چکے ہیں۔ وہ بھی مرزا قادیانی کے سامنے شرمندہ ونادم ہیں۔

۱… باوجود اس کے مرزا قادیانی کہتا ہے کہ: ”اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم ہر لحظہ بلافصل جسم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے… اور انوار دائمی اور استقامت دائمی اور محبت دائمی اور عصمت دائمی اور برکات دائمی کا یہی سبب ہوتا ہے کہ روح القدس ہمیشہ اور ہر وقت ان کے ساتھ ہوتا ہے۔“

(دافع الوساوس ص۹۳ حاشیہ، خزائن ج۵ ص ایضاً)

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ) (۱۹)… حقیقت الوحی ص۱۵۴۔ (۲۰)… آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۴۔ (۲۱)… اربعین حاشیہ ص۲۵۔ (۲۲) نصرۃ الحق ص۹۵۔ (۲۳) اربعین ۳ ص۲۹۔ (۲۴) حقیقت الوحی الاستفتاء ص۳۱۔ (۳۰) نصرۃ الحق ص۹۰۔ (۳۱)… نصرۃ الحق ص۹۲۔ (۳۲) نصرۃ الحق ص۸۶۔ (۳۳) ایضاً ص۸۷۔ (۳۴) ایضاً ص۸۸۔ (۳۵) ایضاً ص۸۸۔ (۳۶)… ایضاً ص۸۹۔ (۳۷) ایضاً ص۸۹۔ (۳۸) درثمین ص۸۵۔ (۳۹) نصرۃ الحق ص۹۰۔ (۴۰)… درثمین فارسی ص۲۸۷۔ (۳۱)… ایضاً۔ (۴۲)… القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام ص۶۷۳۔ (۴۳)… حقیقت الوحی ص۳۳۸ حاشیہ۔ (۴۴)… حاشیہ اربعین ۳ ص۲۵۔ (۴۵)… حاشیہ اربعین ۳ ص۱۵۔ (۴۶)… حقیقت الوحی ص۱۵۵۔ (۴۷)… ضرورۃ الامام ص۲۴۔ (۴۸) کرامات الصادقین ص۵۔ (۴۹)… خطبہ الہامیہ ص۲۳۔ (۵۰)… ایضاً۔

محدث ہونے سے انکار

''اگر غیب کی خبر پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو بتلاؤ کس نام سے اسے پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہئے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب کے نہیں ہیں۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے۔'' (ایک غلطی کا ازالہ ص ۵ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۹ اور حقیقت الوحی ص ۱۴۹، ۱۵۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۳) میں محدثیت کی بجائے دعویٰ نبوت موجود ہے۔

مہدی ہونے کا اقرار

''یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۱ خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۳ اور خطبہ الہامیہ حاشیہ ص ۳۳ خزائن ج ۱۶ ص ۶۱ ایضاً تذکرۃ الشہادتین ص ۲ خزائن ج ۲۰ ص ۳) میں مہدویت کا اقرار ہے۔

مہدی ہونے سے انکار

''میرا یہ دعویٰ نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمۃ ومن عترتی وغیرہ ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۵ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

مسیح موعود ہونے کا اقرار

۱… ''سب ثبوت اس بات کا کہ وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ کیا گیا ہے۔ یہ عاجز (مرزا قادیانی) ہی ہے۔'' (ازالہ ص ۶۸۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۸)

۲… ''اب جو امر کہ خدا تعالیٰ نے میرے پر منکشف کیا ہے وہ یہ ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔'' (ازالہ ص ۳۹ خزائن ج ۳ ص ۱۲۲ اور ازالہ ص ۶۸۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۸ تا ۴۶۹ و ص ۳ شہادت القرآن ص ۹۹ خزائن ج ۶ ص ۳۳۷ و خطبہ الہامیہ ص ۴۳ خزائن ج ۱۶ ص ۶۷ ایضاً کشتی نوح ص ۴۷ تحفۃ الندوہ ص ۳ مواہب الرحمن ص ۴ میں دعویٰ مسیحیت مذکور ہے)

مسیح موعود ہونے سے انکار

''اس عاجز (مرزا قادیانی) نے جو مثیل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (الیٰ ان قال) میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔'' (ازالہ ص ۱۹۰ خزائن ج ۳ ص ۱۹۲، نشان آسمانی ص ۳۴ خزائن ج ۴ ص ۳۹۴) میں بھی مسیحیت کا انکار ہے۔

نبی ہونے کا اقرار

۱… ''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔''
(ملفوظات ج۱۰ ص۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲… ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱، تتمہ حقیقت الوحی ص۶۸، خزائن ج۲۲ ص۵۰۳، تجلیات الٰہیہ ص۲۵، اربعین ص۳۳ حاشیہ، حقیقت الوحی ص۱۰۷، خزائن ج۲۲ ص۱۱۰، تریاق القلوب ص۶۸، خزائن ج۱۵ ص۲۸۲) میں بھی نبوت کا اقرار کیا گیا ہے اور اسی وجہ سے مرزا محمود خلیفہ قادیان معہ اپنی جماعت کے مرزا قادیانی کو ''سچا حقیقی نبی ورسول مانتے ہیں۔'' دیکھو (حقیقت النبوۃ ص۲۰۴، انوار خلافت ص۶۵) وغیرہ۔

نبی ہونے سے انکار

۱… ''میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر۔'' (اشتہار مورخہ ۲ اکتوبر ۱۸۹۱ء، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۰) ''اور خدا کی پناہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ میں نبوت کا مدعی بنتا۔'' (حمامۃ البشریٰ ص۷۹، خزائن ج۷ ص۲۹۷)

۲… ''سوال رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ الجواب نبوت کا دعویٰ نہیں۔'' (ازالہ ص۴۲۱، خزائن ج۳ ص۳۲۰، تحفہ بغداد ص۲۵، خزائن ج۷ ص۲۶، حمامۃ البشریٰ ص۹۶، خزائن ج۷ ص۳۰۲، آئینہ کمالات اسلام ص۳۸۳، خزائن ج۵ ص۳۸۳، حاشیہ انجام آتھم ص۲۸، خزائن ج۱۱ ص۲۸، ایضاً حاشیہ کتاب البریہ ص۱۹۹) میں پرزور الفاظ میں نبوت کا انکار کیا گیا ہے۔

مرزا قادیانی کے ان اقوال ودعاوی کو دیکھ کر مسٹر محمد علی لاہوری مرزا قادیانی کی نبوت کے منکر ہیں اور ان کے مجدد ہونے کے قائل اور اس کے لئے آپ نے اپنی ذریت کی مستقل پارٹی الگ بنالی ہے اور لطف یہ کہ ان دونوں پارٹیوں میں شدید عداوت وتکفیر بازی کا ایک محبوب مشغلہ جاری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں کی تمام تر عداوت وفساد کے واحد ذمہ دار مرزا قادیانی کی ذات گرامی ہے۔ سچ ہے کہ:

سارے جہاں میں مجھے بدنام کر دیا
نکلا تمہارے منہ سے نہ کوئی سخن درست

نبی تشریعی وحقیقی ہونے کا اقرار

۱… ''ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے

۲۔ ''اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰ ابن مریم فوت ہو گیا اور کشمیر سری نگر محلہ خانیار میں اس کی قبر ہے۔'' (کشتی نوح ص ۱۵، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶)

اس کے علاوہ کشتی نوح حاشیہ ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۷۵، تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷، اعجاز احمدی ص ۱۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷، گولڑویہ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰، حاشیہ، ست بچن ص ۱۶۴، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۷، راز حقیقت ص ۲۰، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۱ میں لکھا ہے کہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے۔''

اس کے خلاف

۱۔ ''یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔ لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا پھر زندہ ہو گیا۔'' (ازالہ اوہام ص ۴۷۳، خزائن ج ۳ ص ۳۵۳)

۲۔ ''ہاں بلاد شام میں حضرت عیسیٰ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال اس قبر پر جمع ہوتے ہیں۔ سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔'' (حاشیہ ص ۱۶۴، ست بچن، خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۵)

۳۔ ''حضرت عیسیٰ کی قبر بلدۂ قدس (یروشلم) میں ہے اور اب تک موجود ہے۔ اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ تمام گرجوں سے بڑا ہے۔ اس کے اندر حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ اور دونوں قبریں علیحدہ علیحدہ ہیں۔'' (اتمام الحجہ حاشیہ ص ۲۰، خزائن ج ۸ ص ۲۹۹)

مرزا قادیانی مسیح علیہ السلام کے ایلچی تھے

۱۔ ''وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا۔ ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظمہ کے حضور میں یسوع مسیح کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں۔'' (تحفہ قیصریہ ص ۲۰، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۵)

۲۔ ''میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوا ہوں۔''

(تحفہ قیصریہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴، مجموعہ تبلیغ رسالت ص ۱۷۰ ج ۲، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۲۳۲)

اس کے برخلاف

۱ "خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیح محمدی (مرزا) مسیح موسوی سے افضل ہے۔" (کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷)

۲ "خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۱۴۸، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲)

اس کے علاوہ کشتی نوح ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، حقیقت الوحی ص ۱۵۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۹، تریاق القلوب ص ۱۵۷، خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۱، سراج منیر ص ۲، خزائن ج ۱۲ ص ۴ میں مرزا قادیانی نے فضیلت مسیح کا دعویٰ کر کے مثیل ہونے سے انکار کیا ہے۔

مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین بھی کی

۱ "یہ لوگ افتراء سے کہتے ہیں کہ میں نبوت کا مدعی ہوں اور ابن مریم کے حق میں حقارت و تخفیف کے کلمات بولتا ہوں۔" (حمامۃ البشریٰ ص ۸، خزائن ج ۷ ص ۱۸۴)

۲ "میں نے تو مسیح کو معظم ٹھہرایا اور ان کے معجزات پر اعتبار کیا۔"

(حمامۃ البشریٰ ص ۷، خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

۳ "یاد رہے کہ ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عزت کرتے ہیں اور ان کو خدا تعالیٰ کا نبی سمجھتے ہیں۔" (مقدمہ چشمہ مسیحی ص ن، خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۴، کشتی نوح ص ۱۶، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، اعجاز احمدی ص ۱۳، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۰)

اس کے برخلاف

۱ "مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، متکبر خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳)

۲ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔"

(چشمہ مسیحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۳ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔" (اعجاز احمدی ص ۱۴، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۴ "عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔" (کشتی نوح ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱ حاشیہ)

۵ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔"

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

اور اس کے علاوہ حقیقۃ الوحی ص ۱۲۸، ۱۴۹، ۲۰۰، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲ تا ۱۵۵، دافع البلاء ص ۴، ۵، ۲۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۳، ۲۲۰، ۲۴۱، وضمیمہ انجام آتھم ص ۵ تا ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۳ میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وجود مقدس پر اتنی ناپاک گالیاں و گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے اظہار سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ والی اللہ المشتکی۔ واللہ عزیز ذوانتقام!

آنحضرت ﷺ کے بعد لفظ نبی کا استعمال جائز نہیں

۱ "آنحضرت ﷺ کے بعد کسی پر لفظ نبی کا اطلاق جائز نہیں۔"

(حاشیہ تجلیات الٰہیہ ص ۹ خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۱)

اس کے برخلاف

۱ "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔" ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء "اور اسی بناء پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول رکھا۔"

(ضمیمہ حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۶۸)

اور مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ نبوت اس قدر شہرت پذیر ہو چکا ہے کہ اب حوالہ کتب کی ضرورت نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد نزول وحی و جبرئیل کا اقرار

۱ "یہ ظاہر ہے کہ وحی جس طرح نبیوں پر اترتی ہے اسی طرح ولیوں پر بھی اترتی ہیں اور وحی کے اترنے میں ولی کی طرف ہو یا نبی کی طرف کوئی فرق نہیں۔"

(تحفہ بغداد حاشیہ ص ۱۰، ۱۱ خزائن ج ۷ ص ۲۱، ۲۸)

۲ ''جاءنی آئل واختار ۔ میرے پاس آئل آیا اور اس نے مجھے چن لیا۔ اس جگہ آئل خدا تعالیٰ نے جبرائیل کا نام رکھا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۶، آئینہ کمالات اسلام ص ۱۰۱، خزائن ج ۵ ص ایضاً حاشیہ)

۳ ''اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس پر وحی بھیجے خواہ وہ رسول ہو یا غیر رسول اور جس سے چاہے کلام کرے۔ خواہ نبی ہو یا محدثوں میں سے ہو۔''

(تحفہ بغداد حاشیہ ص ۷، خزائن ج ۷ ص ۲۱)

اس کے برخلاف

۱ ''اور جو حدیثوں میں بصراحت بیان کیا گیا ہے کہ اب جبرائیل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ باتیں سچ اور صحیح ہیں۔''

(ازالہ ص ۵۷۷، خزائن ج ۳ ص ۴۱۲)

۲ ''یہی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابقیامت منقطع ہے۔''

(ازالہ ص ۶۱۴، خزائن ج ۳ ص ۴۳۲)

تحفہ گولڑویہ ص ۳۸ میں نزول وحی و جبرائیل کا انکار لکھا ہے۔

دعویٰ نبوت سے نبوت محمدی کی ہتک ہے

''مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا ہے۔ کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔'' (الوصیت ص ۱۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۱۱)

اس کے برخلاف

۱ ''نبی کا کمال یہ ہے کہ دوسرے شخص کو ظلی طور پر نبوت کے کمالات سے متمتع کردے۔'' (چشمہ مسیحی ص ۲۷، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۸)

۲ ''اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا نام نبی اس لئے رکھا ہے تا کہ ہمارے سردار خیر البشر ﷺ کی نبوت کا کمال ثابت ہو۔'' (حاشیہ الاستفتاء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۱۹، خزائن ج ۲۲ ص ۶۳۷)

مرزا قادیانی کے کمالات وہبی ہیں کسبی نہیں

۱ ''اب میں بموجب آیت کریمہ ''واما بنعمة ربك فحدث'' اپنی

نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کر کے وہ نعمت بخشی ہے جو میری کوشش سے نہیں۔ بلکہ شکم مادری میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۷۰ خزائن ج ۲۲ ص ۷۳)

اس کے برخلاف

۱۔ "مراد میری نبوت سے کثرت مکالمت و مخاطبت الٰہیہ ہے جو آنحضرت ﷺ کی اتباع سے حاصل ہے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸ خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

۲۔ "کوئی مرتبہ شرف و کمال کا اور کوئی مقام عزت اور قرب کا بجز سچی اور کامل متابعت اپنے نبی ﷺ کے ہم ہرگز حاصل کر ہی نہیں سکتے۔" (ازالہ ص ۱۳۸ خزائن ج ۳ ص ۱۷۰)

۳۔ "اور یہ تمام شرف مجھے صرف ایک نبی کی پیروی سے ملا ہے۔"

(چشمہ مسیحی ص ۱۸ خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۱، حقیقت الوحی ص ۱۵۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷)

حضور ﷺ کی معراج جسمانی نہیں تھی

۱۔ "اس جگہ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہئے۔" (حاشیہ ازالہ ص ۴۷ خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

اس کے برخلاف

۱۔ "آنحضرت ﷺ کے رفع جسمی کے بارہ میں جو جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے۔ تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔"

(ازالہ ص ۲۸۹ خزائن ج ۳ ص ۲۴۷)

۲۔ "بلکہ خود آنحضرت ﷺ اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اس میں اکثر عورتیں دیکھیں۔" (ازالہ ص ۳۵۴ خزائن ج ۳ ص ۲۸۱)

جسم عنصری آسمان پر جاسکتا ہے

۱۔ "پھر مضمون پڑھنے والے نے قرآن پر یہ اعتراض کیا کہ اس میں لکھا ہے

کہ عیسیٰ مسیح مع گوشت و پوست آسمان پر چڑھ گیا تھا۔ ہماری طرف سے یہ جواب کافی ہے کہ اول تو خدا تعالیٰ کی قدرت سے کچھ بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جاوے۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۱۹، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۷، ۲۲۸)

۲ "الیاس نبی (ادریس) جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھایا گیا اور چادر اس کی زمین پر گر پڑی۔" (ازالہ ص ۲۷۰، خزائن ج ۳ ص ۲۳۸)

۳ "بائبل اور ہماری احادیث اور اخباری کتابوں کے رو سے جن نبیوں کا اس وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جن کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے۔ دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔"

(توضیح مرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲)

اس کے برخلاف

۱ "از انجملہ ایک یہ اعتراض ہے کہ نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے۔ بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر صحت معلوم ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔" (ازالہ ص ۴۷، خزائن ج ۳ ص ۱۲۶)

۲ "غرض یہ بات کہ مسیح جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر چڑھ گیا اور اسی جسم کے ساتھ اترے گا۔ نہایت لغو اور بے اصل بات ہے۔" (ازالہ ص ۳۰۲، خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

موسیٰ علیہ السلام کی اتباع سے ہزاروں نبی ہوئے

۱ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

(الحکم ج ۵ نمبر ۲۲ ص ۳ کالم ۴، مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)

اس کے برخلاف

"اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسیٰ علیہ السلام کی پیروی کا نتیجہ نہ تھی۔ بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی

پیروی کا اس میں ایک ذرہ کا کچھ دخل نہ تھا۔" (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۱۰۲، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۰)

قادیان میں طاعون نہیں آئے گا

۱ "تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔" (دافع البلاء ص ۵، ۱۰، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۵، ۲۳۰)

اس کے برخلاف

۱ "اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا اور میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔" (حاشیہ حقیقت الوحی ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

۲ "جب دوسرے دن کی صبح ہوئی تو میر صاحب کے بیٹے اسحاق کو تیز تپ چڑھ گیا اور سخت گھبراہٹ شروع ہو گئی اور دونوں طرف بن ران میں گلٹیاں نکل آئیں اور یقین ہو گیا کہ طاعون ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۳۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۳۴۱، قادیان ۱۵ نومبر ۱۹۰۲ء، ریویو آف ریلیجنز اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۳۸۷)

مرزا قادیانی کا منکر کافر ہے

۱ "جو مجھے (مرزا قادیانی کو) نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

۲ "یہ ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ (مرزا قادیانی) خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔" (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۳… "بہرحال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔" فتح المصلیٰ ج ۱ ص ۲۸۰، از تشحیذ الاذہان ج ۶ ص ۱۳۵ نمبر ۱۰۔ اس کے علاوہ حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۶۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷، ۱۶۸، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۵ میں مرزا قادیانی نے

نبوت اور یہ معلوم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود نبوت تشریعی کے مدعی تھے اس لئے ان کا منکر کافر ہے۔

الہام ملہم کی زبان میں ہوتا ہے

۱ ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو۔ جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹، ۲۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸، ملفوظات احمدیہ ص ۴۲)

اس کے برخلاف

۱ ''بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں۔ جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔'' (نزول المسیح ص ۵۷، خزائن ج ۱۸ ص ۴۳۵)

۲ ''پھر بعد اس کے فرمایا ''ھو شعنا نعسا'' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی میں ہیں جن کے الفاظ کی صحت بباعث سرعت الہام ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں۔ آئی۔ لو۔ یو۔ آئی۔ شال۔ گو یو ارج پارٹی آف اسلام چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خواں نہیں اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں۔ اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔''

(براہین احمدیہ ص ۵۵۶، خزائن ج ۱ ص ۶۶۴)

مرزائیو! دیکھتے ہو کہ تمہارا نبی کیسی غیر معقول اور بیہودہ باتوں میں پھنستا ہے۔ بجز تدبیر رفیق سوئی مرتب ہوا کرے۔

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

حضرت مسیح کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی

''حدیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی لیکن

تمام یہود و نصاریٰ کے اتفاق سے صلیب کا واقعہ اس وقت پیش آیا تھا۔ جب کہ ممدوح کی عمر تینتیس برس کی تھی اس دلیل سے ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے صلیب سے بفضلہ تعالیٰ نجات پا کر باقی عمر سیاحت میں گزاری تھی۔" (راز حقیقت حاشیہ ص ۲ خزائن ج ۱۴ ص ۱۵۴، ۱۵۵)

اس کے برخلاف

۱ "احادیث میں آیا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس سال کی عمر پائی۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۲۷ خزائن ج ۲۰ ص ۲۹)

۲ "اور احادیث کی معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۵۵ خزائن ج ۱۵ ص ۵۵)

مرزا قادیانی چھٹے ہزار برس میں آئے

۱ "اور حضرت آدم کی پیدائش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آ گیا۔ جو بموجب آیت "ان یوما عند ربک کالف سنۃ مما تعدون" چھٹے دن کے آخر حکم ہے سو ضرور تھا کہ اس چھٹے دن میں آدم پیدا ہوتا جو اپنی روحانی پیدائش کی رو سے مثیل مسیح ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس عاجز (مرزا قادیانی) کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا۔" (ازالہ ص ۶۹۵ خزائن ج ۳ ص ۴۷۴، ۴۷۳)

۲ "کل انبیاء نے بتایا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں ماسور اور مبعوث ہو کر اہل دنیا کو ضلالت و بدی سے بچائے گا۔ چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔" ملخصاً از عربی رسالہ ما الفرق بین آدم والمسیح الموعود۔ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۰۰ خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۱ میں تصریح کی ہے کہ میں دنیا کے چھٹے ہزار برس میں مبعوث ہوا ہوں۔

اس کے برخلاف

۱ "طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک سبب سے ہے اور وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ماننے سے انکار کیا ہے۔ جو تمام

۶ ’’اور جھوٹے کی کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔ اس لئے مولوی صاحب کا بیان بھی تناقض سے بھرا ہوا ہے۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۱ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۷ ’’تو پھر حضرت مسیح موعود کی کلام میں تناقض ماننا پڑے گا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور تمام اہل علم کا یہ مسلمہ اصول ہے کہ جھوٹے شخص کی کلام میں تناقض ہوتا ہے۔‘‘ (مباحثہ احمدیہ ص ۲۳۴ ازعد ثنا گیلانی پشاوری)

۸ ’’یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے دعوے میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانونی میں کبھی بھی قابل سماعت و قبولیت نہیں ہو سکتا۔‘‘ (از اخبار پیغام صلح ص ۴ مورخہ ۳ اکتوبر ۱۹۳۰ء)

ان حوالوں کی روشنی میں مرزا قادیانی بقول خود پرلے درجہ کے جاہل، پاگل، مجنون، منافق، کذاب، تیرہ درون، غیر معتبر ثابت ہوتے ہیں۔ جس سے ان کی نبوت بلکہ انسانیت و دیگر دعاوی کی سربفلک عمارت مسمار ہو کر تودۂ ریت ہو جاتی ہے۔ فہو المراد!

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

اور مرزا قادیانی نے کیا ہی سچ کہا ہے کہ ’’قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا سخت دل مجرموں کو سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے۔ سو وہ لوگ اپنی ذلت و تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔‘‘ (استفتاء ص ۸ کا حاشیہ خزائن ج ۱۲ ص ۱۱۶)

ایک حیرت انگیز شبہ

مرزا قادیانی کے اس قسم کے اختلافات کو دیکھ کر انسان سخت متحیر ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی جیسی شخصیت کا، بلکہ جس کی پرواز نبوت سے گزر کر عرش الوہیت تک پہنچی ہوئی ہو۔ اور جو بخیال خود تمام کمالات و اوصاف کے واحد اجارہ دار ہوں ان سے ایسے اختلافات کا صدور جو پاگلوں اور مجنونوں سے بھی ممکن نہیں کیوں کر ہوا۔ تو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ در حقیقت مرزا قادیانی دماغی امراض دوران سر، مراق، جنون میں فطرتی طور پر مبتلا تھے کہ وہ اپنے دماغی توازن و صحت کو قائم نہ رکھ سکے۔ جس سے ان بے سروپا دعاوی اور مختلف باتوں کا ان کے دماغی کشت زار سے پیدا ہونا ضروری تھا۔ جو نہ لائق تعجب ہیں اور نہ باعث حیرت۔ جیسا کہ شیخ احمد حسین نظامی فریدآبادی ایسے لوگوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ’’پیراں پیر اپنے بچپن میں قاضی عبدالعزیز

تھی تیسری نے اس امر کا اعلان کیا کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب ہم نے اس شخص کا یہ مضمون پڑھا تو ہنس کر ٹال دیا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ہودہ اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے۔" (اخبار بدر ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء)

اس لیے ناظرین کرام بھی اسی اصول کے موافق مرزا قادیانی جیسے مراقی و کمزور طبع کے مختلف اقوال و بے اصل دعاوی کو دیکھ کر فرمائشی قہقہہ لگائیں اور یہ کہیں کہ:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

مرزا قادیانی مراقی تھے

۱۔ "میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں۔ تاہم آج کل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کی دروازے بند کر کے بڑی بڑی رات تک اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔" (منظور الٰہی ص۳۲۸)

۲۔ "میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔"

(ملفوظات ج۸ ص۴۴۵، اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ء ص۵، رسالہ تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ء ص۵)

۳۔ "مجھے مراق کی بیماری ہے۔" (ریویو بابت اپریل ۱۹۲۵ء ص۲۵) اس کے علاوہ رسالہ احمدی خاتون ج۲ ص۳ نمبر۳، حقیقت الوحی ص۳۰۰، خزائن ج۲۲ ص۳۲۰، ضمیمہ اربعین نمبر۳،۴ ص۴، خزائن ج۱۷ ص۴۷۱، سیرت المہدی ص۱۳، ریویو نمبر۸ ج۲۵ ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص۶ میں بھی مراق و دوران سر کا تذکرہ کیا ہے۔

ان تینوں حوالوں سے روز روشن کی طرح مرزا قادیانی کا بقول خود مراقی، دوران سر و خلل دماغ کا مریض ہونا ثابت ہو گیا۔ لیکن اب یہ تحقیق کرنی ہے کہ مراقی اور دماغی امراض کا مریض نبوت کے رفیع مرتبہ پر فائز ہو سکتا ہے اور دعویٰ الہام کر سکتا ہے۔

مراقی نبی و مدعی الہام نہیں ہو سکتا

۱۔ میں اس کے ثبوت میں بھی مرزائیت کے دام افتادوں اور عقیدت مندوں سے

کا سلیسوں کی گواہی شہادت پیش کرتا ہوں تاکہ اس گھر کو گھر کے چراغ سے آگ لگ جائے اور شہد شاہد من اھلھا کی گواہی زبان زد ہو جائے۔

چنانچہ چوہدری ڈاکٹر شاہنواز خان مرزائی لکھتے ہیں کہ:

’’ایک مدعی الہام کے متعلق اگر یہ ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کے لئے پھر اور کسی ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایک چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔‘‘

(رسالہ ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶، ۷)

۲ ’’یہی نہیں توجہ بالارادہ ہوتا ہے اور جذبات پر قابو ہوتا ہے‘‘

(ریویو نمبر ۵ ج ۲۶ ص ۳۰ بابت مئی ۱۹۲۷ء)

’’اور اس مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات و خیالات پر قابو نہیں رہتا۔‘‘ (ریویو نمبر ۸ ج ۲۵ بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۲)

ناظرین کرام اسی اصول کے موافق اس گھر کے بھیدی نے مرزائیت کی لنکا کو اس طرح سے ڈھایا ہے کہ مرزا قادیانی کی صداقت دعاوی کی سربفلک عمارت بیخ و بن سے مسمار ہو کر پیوند زمین ہو گئی۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی مراقی تھے اور جو مراقی ہو جائے تو اس کے دعوے الہام و نبوت کی تردید کے لئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت باقی نہیں رہ جاتی اور اس کمزور دماغ و مراقی انسان کے دماغ سے ایسی بے جوڑ و بے ربط باتیں پیدا ہوتی ہیں کہ سوائے اس کے کہ ہنس کر ٹال دی جائے۔ اس پر توجہ التفات کرنا انسانی عقل و فہم کی ہتک ہے۔ یہی وجہ تھی کہ مرزا قادیانی کے اپنے ناہموار دماغ سے ایسی بیہودہ باتیں پیدا ہوئیں کہ اس زمانہ کے پاگل و مجنون بھی شرمندہ ہیں اور مراق کی بیماری نے کچھ اس انداز سے بے تکی باتیں ازالہ بیج کر دیں ان کو ایک صحیح الدماغ انسانوں اور عقلمندوں کی صف میں کھڑے ہونے کی اجازت نہیں دیتی ہے۔ چہ جائیکہ نبوت و رسالت کے درجہ پر فائز ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی کے فرمائے ہوئے القاب، پاگل، مجنون، مراقی، سیاہ دل سے ان کو معتقدات حیثیت سے یاد کرتے ہیں۔ شعر:

[illegible]

[illegible]

[illegible]

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

کفریاتِ مرزا

مناظرِ اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوریؒ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ علی نبی لا نبی بعدہ وعلی الہ واصحابہ اجمعین!

یوں تو مہدی بھی ہو عیسیٰ بھی ہو سلطان بھی ہو
تم سبھی کچھ ہو بتاؤ تو مسلمان بھی ہو

مرزا غلام احمد قادیانی مقام قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب) میں پیدا ہوئے اور سن بلوغ کے بعد سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپے ماہوار کی ملازمت کی۔ لیکن اس پر بھی آپ کو خورونوش کی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں ملی۔ تو آپ نے مختاری کا امتحان دیا بدقسمتی سے اس میں بھی آپ کو ناکامی ہوئی۔ تو جب منفعت وطلب زر کی چلتی ہوئی تدبیر یہ نکالی کہ ایک اشتہار اس عنوان کا شائع کیا کہ حقانیت اسلام پر ایک کتاب لکھی جا رہی ہے جو ایک اشتہار، ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ اور تین سو محکم دلائل پر مشتمل ہوگی اور قیمت اس کی پچیس روپے اور دس روپے فی جلد پیشگی ہوگی۔ (اشتہار براہین احمدیہ در دیباچہ) مسلمانوں نے خدمت اسلام سمجھ کر مرزا قادیانی کی آواز پر لبیک کہا اور چہار طرف سے روپے کی بارش ہوگئی اور مرزا قادیانی مالا مال ہوگئے۔ جب مرزا قادیانی کی منہ مانگی مراد حاصل ہوگئی تو تین سو بے نظیر دلائل کے بجائے اپنی تعلیوں اور بلند پروازیوں کو حاشیہ در حاشیہ میں لکھ کر ایک پشتارہ براہین احمدیہ کے نام سے تیار کر دیا اور جلد چہارم (اگر اس کو کوئی عقلمند چہارم کہہ سکے) کے آخر میں یہ لکھ کر کہ "اب براہین کی تکمیل خدا نے اپنے ذمے لے لی ہے" اس کی اشاعت بند کر دی۔ جب لوگوں نے اپنے روپے کا تقاضا کیا تو ان کو "دنی الطبع کمینہ سفیہ" وغیرہ مہذب الفاظ سے ڈانٹ دیا اور سارا روپیہ ہضم کر گئے۔ (ایام الصلح ص ۱۳۰، خزائن ج ۱۴ ص ۳۶۳)

اس اثناء میں مرزا قادیانی نہ صرف خورونوش کی پریشانیوں سے نجات پاگئے بلکہ ایک دولت مند متمول رئیس ہوگئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

"مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپے ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالیٰ جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے۔ اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۱، نزول المسیح ص ۳۴، خزائن ج ۱۸ ص ۴۱۲، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۵۰)

مرزا قادیانی جیسے آزاد روش و تلون المزاج شخص بے فکری و تحمل میں ایسے سرشار و بدمست ہوئے کہ بڑے بڑے رفیع مراتب و وسیع مناصب کے پریشان خواب دیکھنے لگے۔ چنانچہ آپ اپنے مختلف دعاوی کے مدعی ہوئے ہیں کہ "بقول شخصے زادگی سے مونچھیں بڑی" فرماتے ہیں کہ ۱۔ محدث ہوں۔ ۲۔ مجدد ہوں۔ ۳۔ مسیح موعود ہوں۔ ۴۔ مثیل مسیح ہوں۔ ۵۔ مہدی ہوں۔ ۶۔ ملہم ہوں۔ ۷۔ حارث موعود ہوں۔ ۸۔ رجل فارسی ہوں۔ ۹۔ کرشن اوتار ہوں۔ ۱۰۔ خاتم الانبیاء ہوں۔ ۱۱۔ خاتم الاولیاء ہوں۔ ۱۲۔ خاتم الخلفاء ہوں۔ ۱۳۔ جزو اصل ہوں۔ ۱۴۔ مجنون مرکب ہوں۔ ۱۵۔ یسوع کا ایلچی ہوں۔ ۱۶۔ مسیح ابن مریم سے بہتر ہوں۔ ۱۷۔ حسین سے بہتر ہوں۔ ۱۸۔ رسول ہوں۔ ۱۹۔ مظہر خدا ہوں۔ ۲۰۔ خدا ہوں۔ ۲۱۔ مانند خدا ہوں۔ ۲۲۔ خالق ہوں۔ ۲۳۔ خدا کا نطفہ ہوں۔ ۲۴۔ خدا کا بیٹا ہوں۔ ۲۵۔ خدا کی بیوی ہوں۔ ۲۶۔ خدا کا باپ ہوں۔ ۲۷۔ بروز محمد ہوں۔ ۲۸۔ تشریعی نبی ہوں۔ ۲۹۔ حجر اسود ہوں۔ ۳۰۔ ذوالقرنین ہوں۔ ۳۱۔ آدم ہوں۔ ۳۲۔ نوح ہوں۔ ۳۳۔ ابراہیم ہوں۔ ۳۴۔ یوسف ہوں۔ ۳۵۔ موسیٰ ہوں۔ ۳۶۔ داؤد ہوں۔ ۳۷۔ سلیمان ہوں۔ ۳۸۔ یعقوب ہوں۔ ۳۹۔ تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ ۴۰۔ تمام انبیاء سے افضل ہوں۔ ۴۱۔ احمد مختار ہوں۔ ۴۲۔ بشارت اسمہ احمد کا بھی مصداق ہوں۔ ۴۳۔ مریم ہوں۔ ۴۴۔ میکائیل ہوں۔ ۴۵۔ بیت اللہ ہوں۔ ۴۶۔ آریوں کا بادشاہ ہوں۔ ۴۷۔ امان الزمان ہوں۔ ۴۸۔ شیر ہوں۔ ۴۹۔ (قاتلین کے) محی ہوں۔ (زندہ کرنے والا) ۵۰۔ ممیت ہوں۔ (مارنے والا) [۱]۔

---

[۱] ان دعاوی کو ذیل کے حوالوں میں ملاحظہ فرمائیے۔ ۱۔ توضیح المرام ص ۱۸، ۲۔ حمامۃ البشریٰ ص ۷۹۔ ۳۔ ازالہ اوہام ص ۶۸۶۔ ۴۔ تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۲۱۔ ۵۔ تذکرۃ الشہادتین ص ۳۰۲۔ ۶۔ تریاق القلوب ص ۶۸۔ ۷۔ ازالہ اوہام ج ۱ ص ۸۹ حاشیہ۔ ۸۔ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹۔ ۹۔ لیکچر سیالکوٹ ص ۳۳۔ ۱۰۔ ایک غلطی کا ازالہ ضمیمہ فتح الاسلام ص ۱۰۸۔ ۱۱۔ خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔ ۱۲۔ تریاق القلوب ص ۱۵۹۔ ۱۳۔ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹۔ ۱۴۔ تریاق القلوب ص ۳۷۔ ۱۵۔ تحفہ قیصریہ ص ۲۴۔ ۱۶۔ دافع البلاء ص ۲۰۔ ۱۷۔ دافع البلاء ص ۱۳۔ ۱۸۔ دافع البلاء ص ۲۰۔ ۱۹۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴۔ ۲۰۔ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴۔ ۲۱۔ اربعین حاشیہ ص ۲۵۔ ۲۲۔ نصرت الحق ص ۶۵۔ ۲۳۔ اربعین نمبر ۴ ص ۱۹۔ ۲۴۔ حقیقت الوحی ص ۸۶۔ ۲۵۔ تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴۳۔ (بقیہ صفحہ پر)

مرزا قادیانی کے ان کفرآمیز بلند بانگ دعاوی مختلفہ کی طویل فہرست پر سرسری نظر ڈال کر ہر عقلمند انسان اس امر کے اظہار پر مجبور ہوگا کہ آپ قلب ایمان سے اور دماغ عقل سے یکسر خالی تھا اور اس قابل بھی نہیں تھے کہ صحیح الدماغ انسانوں کی صف میں کھڑے ہو سکیں۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ ''راست باز اور عقلمند کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔'' (ست بچن ص۳۰، خزائن ج۱۰ ص۱۴۲) اور ''جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵) اس لئے مرزا ئیو بتاؤ کہ مرزا قادیانی بقول خود کون تھا؟۔

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اور ان دعاوی باطلہ کے ساتھ مرزا قادیانی کے اس فرمان کو پڑھئے کہ: ''کیونکہ جو لوگ خداتعالیٰ سے الہام پاتے ہیں وہ بغیر بلائے نہیں بولتے اور بغیر سمجھائے نہیں سمجھتے اور بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔''

(ازالہ کلاں ص۱۹۸، خزائن ج۳ ص۱۹۷)

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی کے ان مذکورۃ الصدر دعاوی مختلفہ کی بنیاد معاذ اللہ خدائی القاء والہام پر ہے کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے حکم والہام کے مطابق رسالت ونبوت حتیٰ کہ خدائی کا دعویٰ کیا۔ اس کو دیکھ کر ملت اسلامیہ کا ہر فرد اس امر کا یقین کرے گا کہ مرزا قادیانی (مع اپنی امت کے) مومن ومسلمان نہیں تھے اور جو کچھ آپ پر الہام ہوتا تھا وہ سب شیطان لعین کی کارفرمائیاں تھیں۔ کیونکہ خدائے برتر اس قسم کی لغو اور متضاد خیالات سے منزہ اور وراء الوراء ہے۔

(بقیہ گذشتہ صفحہ کا) ۲۶. حقیقت الوحی ص۱۳۳۔ ۲۷.. حقیقت الوحی حاشیہ ص۲۷۔ ۲۸. اربعین نمبر۳ ص۷۔ ۲۹. ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص۳۱۔ ۳۰. نصرت الحق ص۹۰۔ ۳۱. نصرت الحق ص۸۵۔ ۳۲.. نصرت الحق ص۸۴۔ ۳۳. نصرت الحق ص۸۷۔ ۳۴... نصرت الحق ص۸۸۔ ۳۵. نصرت الحق ص۸۸۔ ۳۶... نصرت الحق ص۸۹۔ ۳۷.. نصرت الحق ص۸۹۔ ۳۸. درثمین ص۸۵۔ ۳۹. نصرت الحق ص۹۰۔ ۴۰.. درثمین فارسی ص۲۸۷۔ ۴۱. درثمین فارسی ص۲۸۷۔ ۴۲. القول الفصل بحوالہ ازالہ اوہام ص۱۶۷۔ ۴۳. حقیقت الوحی حاشیہ ص۲۳۸۔ ۴۴. حاشیہ اربعین نمبر۲ ص۲۵۔ ۴۵. حاشیہ اربعین نمبر۳ ص۱۵۔ ۴۶... حقیقت الوحی ص۱۵۵۔ ۴۷. ضرورت الامام ص۲۴۔ ۴۸. کرامات الصادقین ص۵۴۔ ۴۹. خطبہ الہامیہ ص۲۳۔ ۵۰.. خطبات الہامیہ ص۲۳۔

کفریات مرزا

الوہیت وشرک کا ایک بھیانک مظاہرہ

شریعت اسلامیہ کا ایک امتیازی مسلمہ مسئلہ ہے کہ باری تعالیٰ اپنی ذات وصفات میں ایسا بے نظیر و بے مثل ہے کہ کوئی ہستی اس کی مماثلت ومشارکت کا وہم بھی نہیں کر سکتی اور وہ انسانی عقل وادراک سے ورالورا اور انسانی عیوب وہر قسم کے نقائص سے مبرہ ومنزہ ہے۔ چنانچہ اس مستحکم مسئلہ توحید الٰہی پر قرآن کریم اور احادیث نبویہ کا حرف حرف بلکہ مسلمان کا بچہ بچہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتا ہوا شاہد عدل ہے۔ اب جو الہام ہو کشوف اور اقوال وافعال توحید الٰہی اور قرآن وحدیث کے مسلمہ اصول کے خلاف ہوں گے۔ وہ شیطانی الہامات وکشوف کہلائیں گے اور جس پر وہ شیطانی الہامات نازل ہوتے ہیں شریعت اسلامیہ میں اس کے ساتھ شیطان جیسا برتاؤ رکھا جائے گا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱..... ''جو شخص ایسی بات کہے جس کی شرع میں کوئی اصل نہ ہو خواہ وہ شخص ملہم یا مجتہد ہی کیوں نہ ہو۔ سمجھ لینا چاہئے کہ شیطان اس سے کھیلتا ہے۔ (الی ان قال) جو الہام وکشف رسول اللہ ﷺ کے طریق کے برخلاف ہو وہ شیطانی الہام ہے۔''

(آئینہ کمالات ص۲۱، خزائن ج۵ ص ایضاً)

۲..... ''اور میں جانتا ہوں کہ قرآن کریم سے مخالف ہو کر کوئی الہام صحیح نہیں ٹھہر سکتا۔'' (تبلیغ رسالت ج۳ ص۱۵، مجموعہ اشتہارات ج۱ ص۲۳۵)

اسی معیار پر مرزا قادیانی کے چند الہامات کی جانچ کی جاتی ہے۔ اگر شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح اتر آئے تو فبہا ورنہ وہ الہامات شیطانی ہیں۔ وہ شیطان مرزا قادیانی سے کھیل کر رہا ہے اور یہ دونوں نامور ومشہور ہستیاں مخلوق خدا کو گمراہ کرنے میں مساویانہ طور پر جدوجہد کر رہی ہیں۔ پس مسلمان دونوں کو اسلام سے خارج کافر ملعون ماننے پر بجا وحق بجانب ہیں۔

مرزا قادیانی خدا کے بیٹے تھے

مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مجھ پر یہ الہام ہوا:

۱..... ''اسمع ولدی'' ''سن اے میرے بیٹے مرزا۔'' (البشریٰ ج۱ ص۴۹)

۴ ... "انت منی وانا منک" (دافع البلاء ص ۶ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

۵ ... "انت معی وانا معک ... اعمل ماشئت فانی غفرت لک" (البشریٰ ج ۱ ص ۳۶)

۶ ... "انت من ماءنا وھم من فشل" (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳)

مندرجہ بالا ہر ایک الہام اسلام کے مایہ ناز مسئلہ وحدانیت کے سراسر مخالف اور کفر وشرک سے لبریز ہے۔ اس لئے اس میں کچھ بھی شک نہیں کہ یہ الہامات شیطانی اور مرزا قادیانی (جو اس کے ملہم ہیں) شیطان لعین کے پیروکار ہیں۔ اسلام کے نہیں:

ہر کہ شک آرد کافر گردد

۷ ... "واعطیت صفۃ الافناء والاحیاء من الرب الفعال" اور مجھ کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۵۵ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ زندہ کرنا اور مارنا خدائے تعالیٰ کی صفت خاص ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ہوس رانی و کفر گوئی ملاحظہ فرمایئے کہ "احیا وافنا کا ملکہ" اختیار آپ کو حاصل ہے۔ یعنی دوسرے لفظوں میں مرزا قادیانی کا دعویٰ نمرود کے دعوے "انا احیی وامیت" (البقرہ ۲۵۸) کے دوش بدوش ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمانوں کا یہ قطعی عقیدہ ہے کہ مرزا قادیانی اور نمرود دونوں ایک ہی سلسلہ کی کڑیاں ہیں۔

مرزا قادیانی نے بے پی کر یہ کیسی چال کی
مکتب سے چاطے رندوں کے مجبر بن گئے

۸ ... "جس نے مجھ سے بیعت کی رب سے بیعت کی" (دافع البلاء حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۶)

۹ ... "اللہ تعالیٰ میری مخفل میں حاضر ہوا" (تحفۃ المعارف ج ۲ ص ۱۵۶)

---

۴ ... تو مجھ سے ہوا میں تجھ سے ہے۔ ۵ ... تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ تیرا جو جی چاہے کر میں نے سب گناہ تیرے بخش دیئے۔ ۶ ... مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔

مرزائیو! تم کو مبارک ہو کہ تمہارا گرو، یہ مرزا قادیانی کی بیعت خدا تعالیٰ کی بیعت ہے۔ جب ہی تو مرزا قادیانی کی بزم میں حاضر ہوا۔ ناظرین فرمائیے! اپنے متعلق کیا فیصلہ ہے:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

۹ الف۔ ''خدا قادیان میں نازل ہوگا۔'' (البشریٰ ج۱ص۵۶)

ب ''اب خود خدا نازل ہوگا اور ان لوگوں سے آپ لڑے گا جو سچائی سے آپ لڑتے ہیں۔'' (کشتی نوح ص۴۹، خزائن ج۱۹ص۵۶)

ایک پرلطف الہام ارملاحظہ فرمائیے کہ خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے رہا ہے کہ: ''انا نبشرک بغلام مظہر الحق والعلی کان اللہ نزل من السماء''

(حقیقت الوحی ص۹۵، خزائن ج۲۲ص۹۸)

یعنی ہم تجھے ایک ایسے بیٹے کی بشارت دیتے ہیں جو سچائی ظاہر کرنے والا ہوگا۔ گویا خود خدا آسمان سے اترے گا۔ گویا معاذ اللہ خدا مرزا قادیانی کے گھر میں جنم لے کر ان کا بیٹا بنا۔ حاشا وکلا! اگر ایسے لوگوں کے لئے بھی اسلام میں کوئی درجہ ہوسکتا ہے تو نہیں معلوم کفر کیا چیز ہے اور کافر کس کو کہتے ہیں اور وہ کون لوگ ہیں۔

۱۰ ''اغفر وارحم من السماء ربنا عاج''

(براہین احمدیہ ص۵۵۵، خزائن ج۱ص۶۶۲ حاشیہ)

مرزائیو! عاج کے معنی تمہارے گرو مرزا قادیانی کو معلوم نہیں ہوئے لیکن میں بتاتا ہوں کہ لغت میں اس کے معنی ہاتھی دانت استخوان فیل کے ہیں۔ (منتخب اللغات ص۳۰۴) کو گھبرا رہے ہیں۔ لہٰذا اس الہام کی روشنی میں اپنے خدا کو ہاتھی دانت استخوان کو پلید سمجھ سکتے ہو۔ جیسی کتنی دیوی دیسے اس کے اوت پجاری۔

مرزا قادیانی خود خدا تھے (معاذ اللہ)

مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ عنقریب خدائی کا دعویٰ کروں گا اور میری امت اس کی تصدیق کرے گی۔ چنانچہ آپ خدا بن بیٹھے۔ لیکن افسوس ان کی امت نے اس دعویٰ خدائی کی تصدیق نہیں کی۔ مگر اہل اسلام کو فرعون ونمرود جیسا خدا تسلیم کرتے ہیں:

۱۔ ''ورأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۶۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً) میں (مرزا قادیانی) نے خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

۲۔ ''دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں۔ خدا کے مانند اور مثل۔'' (اربعین نمبر ۳ حاشیہ ص ۲۵ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۳)

قرآن مجید بلند آواز سے کہہ رہا ہے۔ ''لیس کمثلہ شئی'' (الشوریٰ:۱۱) وہ بے مثل ہے۔ مگر چودھویں صدی کے مجدد کفر و بدعت مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ میں خدا کے مانند ہوں۔ اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ نہایت قطع و یقین سے کہتے ہیں کہ میں خدا ہوں۔ مرزائی دنیا میں مرزا قادیانی کا دعویٰ خدائی پھر اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا۔ تو ان کے کاسہ لیسوں و خود بیت کیشوں نے اس دعویٰ کی اس طرح سے مرمت کی کہ یہ دعویٰ خواب کا ہے جیسا کہ عبارت مرزا قادیانی میں خود موجود ہے کہ میں نے خواب میں ... الخ! اس لئے اس دعوے کی تہ تک حقیقت ہے اور نہ اعتبار کے قابل۔ اگرچہ امت مرزائیہ نے مرزا قادیانی کو زبردستی مرتبہ عبودیت و الوہیت سے گرا کر بندوں اور انسانوں کے زمرے میں شامل کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی مانند ہیں پچھلی کئی تحمیں جو وصفی ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ: ''نبی کی خواب ایک قسم کی وحی ہوتی ہے۔''

(ازالہ ص ۲۱۱ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲)

۳۔ ''اور جو لوگ خدا تعالیٰ سے الہام پاتے وہ بغیر فرمائے کوئی دعویٰ نہیں کرتے اور اپنی طرف سے کسی قسم کی دلیری نہیں کر سکتے۔'' (ازالہ ص ۱۹۸ خزائن ج ۳ ص ۱۹۷)

اور آپ کا مشہور الہام ''وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی'' اے مرزا قادیانی تو اپنی خواہش سے نہیں بولتا۔ بلکہ وحی والہام کے موافق بولتا ہے۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۳۶ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۶)

اور مرزا قادیانی (بقول خود) نبی و رسول اور ملہم ہیں اور امت مرزائیہ مرزا قادیانی کی نبوت و رسالت اور الہام پر ایمان رکھتی ہے اور اسی کو سرمایہ نجات سمجھتی ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا یہ دعویٰ الوہیت منامی و خیالی نہیں بلکہ حقیقی و قطعی ہے۔ حیرت اور افسوس ہے اس مرزائی خدا کے نافرمان و سرکش بندوں پر جو اس کی الوہیت کے کنگروں کے مسمار کرنے میں جدوجہد کر رہے ہیں۔ مگر ہم تمام مسلمان مرزا قادیانی کے اس دعویٰ خدائی کی قدر کرتے ہوئے یہ قطعی عقیدہ رکھتے

ہی کہ آپ کا یہ دعویٰ فرعون کے دعوے "انا ربکم الاعلیٰ" (النازعات ۲۴) کے دوش بدوش ہے اور یہ دونوں نام ہستیاں ایک ہی سلسلے کی دو کڑیاں ہیں۔ مرزا کہتے ہیں:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ مرزا لے کر

اور لطف یہ کہ اس قسم کے تمام تر شرکیہ و کفریہ اقوال کے متعلق مرزا قادیانی کا خیال یہ ہے کہ اس کی بنیاد وحی الٰہی و الہام ازلی پر ہے کہ جس طرح قرآن کریم کا لفظ لفظ وحی الٰہی ہے اور ہر قسم کی غلطیوں و عیبوں سے پاک ہے اسی طرح ہمارے یہ الہامات ہیں کیونکہ حضور ﷺ کی طرح میں بھی "وما ینطق عن الھویٰ" کے ماتحت بولتا ہوں اور اپنی طرف سے کسی قسم کی کوئی دلیری نہیں کرتا۔

۱۔۔۔ آنچہ من بشنوم زوحی خدا
بخدا پاک دانمش زخطا
ہمچو قرآں منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں ست ایمانم

(نزول المسیح ص ۹۹ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲۔۔۔ "مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان الہامات پر اسی طرح ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ خدا کی کتاب قرآن کریم اور دوسری کتابوں پر اور جس طرح میں قرآن کریم کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے اوپر نازل ہوتا ہے خدا تعالیٰ کا کلام یقین کرتا ہوں۔" (حقیقت الوحی ص ۲۱۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۰)

۳۔ "مگر میں خدا تعالیٰ کی ۲۳ برس کی متواتر وحی کو کیوں کر رد کر سکتا ہوں۔ میں اس کی پاک وحی پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں۔ جیسا کہ ان تمام خدا کی وحیوں پر ایمان لاتا ہوں جو مجھ سے پہلے ہو چکی ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۱۵۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۴)

ان خرافات و کفریات کو کلام الٰہی سمجھنا اور اس پر ایمان و اعتقاد رکھنا ہی مرزائیت کے فنافی الکفر اور بد دینی کی ایک نہ مٹنے والی علامت ہے۔ کیونکہ مرزائی دنیا میں خدا ایک ایسی ذات تسلیم کی گئی ہے کہ جس نے سابقہ وحیوں اور کلاموں میں اپنی وحدانیت اور الوہیت کو مدلل کر کے جزو ایمان و باعث نجات قرار دیا اور ان مذاہب و ادیان کو جنہوں نے توحید و الوہیت کے خلاف آواز بلند کی ان کو باطل پرست کفر نواز مشرک قرار دے کر اخروی نجات سے محروم کر دیا۔ لیکن اسی

خدا کی جدت نوازی وتجدد پسندی ملاحظہ فرمایئے کہ اپنی وحدانیت و بے نظیری پر پانی پھیر دیتا ہے اور مرزائیت کے آسمانی دولہا کو مسند الوہیت پر بٹھا کر اپنا شریک و سہیم بنا لیتا ہے۔ (معاذ اللہ)

"ایں چہ بوالعجبی است" جب مسلمان مرزا قادیانی کے اس قسم کے کفریات وخرافات پیش کر کے ان کو دائرہ اسلام سے باہر اور ان کی نبوت ورسالت وغیرہ کو خاکستر کر دیتے ہیں تو مرزائیت کے کاسہ لیسوں میں ایک عجیب قسم کی سراسیمگی و کھلبلی پڑ جاتی ہے اور ایک فریب وعذر لنگ داسلام ونبوت مرزا کے متعلق یہ بیان کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کے جس قدر الہامات واقوال بظاہر شریعت اسلامیہ کے خلاف معلوم ہوتے ہیں۔ وہ سب حالات وجد وجذب کے ہیں۔ جیسا کہ اسلام میں بہت سے مقتدر بزرگان سلف مثل بایزید بسطامی، منصور، امام شبلی وغیرہم کے دیسے مشہور اقوال ہیں جن کو شریعت اسلامیہ سے کچھ لگاؤ نہیں بلکہ ظاہراً سراسر کفر وشرک ہیں۔ لیکن علمائے اسلام ان کے متعلق حالت سکر وجذب کا عذر پیش کر کے ان بزرگوں کو معذور سمجھتے ہیں جس سے ان کے اسلام وایمان میں تو در کنار کرامت و بزرگی میں بھی فرق نہیں آتا ہے۔ اسی طرح سے مرزا قادیانی کے یہ اقوال والہامات بھی بیخودانہ حالت میں صادر ہوئے ہیں۔ اس لئے آپ کے اسلام وایمان پر بھی کوئی ضرب نہیں پڑ سکتی۔

ناظرین! امت مرزائیہ کا یہ ایک چلتا ہوا فریب ودستر ہے جو سادہ لوح وناواقف مسلمانوں کو قابو میں لانے کے لئے تراشا گیا ہے۔ ورنہ اس کی حقیقت نقش برآب سے بھی بڑا بر ہے۔ اوّل تو اس لئے کہ صوفیائے کرام نے اپنی وجدانی حالت میں جو کچھ فرمایا ہے۔ اس کی بنیاد وحی الٰہی ونبوت خداوندی پر نہیں رکھی یعنی انہوں نے نہ دعویٰ نبوت کیا اور نہ یہ کہا کہ یہ منجانب اللہ الہام ووحی الٰہی ہے۔ بخلاف مرزا قادیانی کے وہ مدعی نبوت تھے اور ان تمام تر اقوال والہامات کو وحی الٰہی کہتے تھے اور یہی وجہ ہے جو اپنے اقوال وجذبات پر قابو رکھتا ہے۔ اس پر جذب وسکر طاری نہیں ہوتا۔ اس لئے مرزا قادیانی کی حالت کو صوفیائے کرام کی حالت پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔

دوم یہ صوفیائے کرام کے ایسے اقوال کو شرعی حیثیت سے کچھ وقعت نہیں دی گئی۔ بلکہ خود انہوں نے اپنی غیر وجدانی حالت میں شریعت کو ملحوظ رکھ کر اس سے نفرت کا اظہار کیا ہے اور توبہ کر استغفار کیا ہے۔ اسی وجہ سے وہ اقوال صوفیہ کی اصطلاح میں شطحیات کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔ جن عقائد کے مدار کار نہیں۔ نہ اقوال کے نہ اور نہ اس کے انکار کرنے والے کا فرق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ اپنے ان اقوال کو الہام ووحی کی صورت میں پیش کر کے نہ صرف

اس کے منکر کو بلکہ متردد کو بھی کافر قرار دیتے ہیں۔ توبہ واستغفار تو درکنار بڑی بے باکی سے ان پر ڈٹے ہوئے ہیں اور ان کے یار وفادار، شریک و سہیم تو ایسے بلند پایہ حقائق کی طرف روز کا نادیلیں فرما کر سراہتے ہیں کہ اس سے توبہ بھلی۔

ثالثاً علمائے اسلام نے ایسے اقوال کی وجہ سے ان کو بھی کافر قرار دیا ہے اور جب تک وہ تائب نہیں ہو گئے ان کو سزائیں بھی دی گئیں۔

بہر حال چونکہ مرزا قادیانی مدعی نبوت وملہم من اللہ ہے۔ اس لئے ان کے حالات والہامات کو صوفیائے کرام کے احوال واقوال پر قیاس نہیں کیا جا سکتا ہے اس لئے مرزا قادیانی اپنے ان کفریہ الہامات کی وجہ سے اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے۔

حضور ﷺ کی ختم نبوت پر ایک شرمناک حملہ

دعوائے نبوت

مسئلہ توحید باری مرزا صاحب کے ساتھ ساتھ اس امر کا قطعی اقرار کرنا ضروری ہوتا گیا ہے کہ جناب رسول خدا ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم ہو گیا آپ دنیا کے لئے آخری نبی ہیں جس کے بعد کسی قسم کا تشریعی وغیر تشریعی ظلی وبروزی جزئی وکلی کوئی نبی بھی نہیں آ سکتا ہے اور اس مسئلہ ختم نبوت کی تمام تر بنیاد قرآن کریم کی بے شمار آیات واحادیث کے بے پایاں ذخیرے پر ہے۔ جس میں صاف صاف اس امر کا ذکر موجود ہے کہ ختم نبوت ایمان واسلام کا ایک ایسا جزو ہے جس کے انکار سے ایمان واسلام قائم ہی نہیں رہ سکتا۔ چنانچہ ان آیات واحادیث کی روشنی وتابانی کی وجہ سے جن جن لوگوں نے اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالی شاہان اسلام نے ان کی نہ صرف اس مصنوعی نبوت کو بلکہ ان کی ذات کو موت کے گھاٹ اتار کر اسلامی فضا کو خس وخاشاک سے پاک وصاف کر دیا۔ ہے اور خود مرزا قادیانی کا بھی مدعی نبوت کے متعلق یہی خیال ہے لکھتے ہیں کہ:

۱۔ "اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کافر اور کاذب جانتا ہوں۔" (مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۳۰)

۲۔ "میں جناب خاتم الانبیاء ﷺ کی ختم نبوت کا قائل ہوں اور جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔"

(مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۲۵۵)

اس کے بعد مرزا قادیانی کی نبوت ورسالت کے دعووں کی ملاحظہ فرمائیے:

۱..... "ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔"
(ملفوظات ج ۱۰ ص ۱۲۷، اخبار بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲..... "ہمارا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔"
(دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱)

۳..... "میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور میرا نام نبی رکھا۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳)

اس کے علاوہ تجلیات الٰہیہ ص ۲۰، خزائن ج ۲۰ ص ۴۱۲، اربعین نمبر ۳ ص ۱۹، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵۶ وغیرہ میں دعویٰ نبوت موجود ہے۔ مرزا قادیانی کے نبوت و رسالت کے ان دعاوی کو دیکھ کر ہر شخص یقین کرلے گا کہ ختم نبوت کے خلاف یہ دعویٰ کفر اور اس کا مدعی کافر و خارج از اسلام ہے۔ اس لئے از روئے اصول شریعت اور مرزا قادیانی بقول خود اس کفریہ دعوے کی وجہ سے اسلام سے خارج ہیں۔

مرزا قادیانی تشریعی نبوت اور شریعت جدیدہ کے مدعی تھے

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ:

۱..... "چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کی ضروری احکام کی تجدید بھی ہے۔"
(اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۲..... "ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔ جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کے رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔"
(اربعین نمبر ۴ ص ۶، خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

۳..... "اور مجھے بتلایا گیا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے۔ هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله"
(اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

۴..... "اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد"
(ازالہ ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

۵ . مرزا محمود قادیانی خلیفہ اس قول مرزا قادیانی کی شرح کرتے ہیں۔
"حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی "ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد" کا میں ہی ہوں۔"

(القول الفصل ص ۳۷)

۶ "اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔"

(انوار خلافت ص ۳۳)

اسلامی دنیا کا کوئی فرد اس سے بے خبر نہیں ہے کہ آیت "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی۔ التوبہ ص ۳۳" اور بشارت اسمہ احمد خاص حضرت خاتم الانبیا ﷺ کی شان اقدس میں نازل ہوئی جو دنیا میں اسلام جیسے دین اور قرآن کریم جیسی کتاب لے کر مخلوق خدا کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے اور تمام ادیان و مذاہب پر اسلام کو بلند کیا۔ لیکن مرزا قادیانی کی آنکھوں میں سرور دو عالم ﷺ کا وصف خاص کانٹوں کی طرح کھٹکا اور رشک وحسد وجاہ پرستی کی چنگاریوں نے مرزا قادیانی کے تمام جسم میں آگ لگا دی۔ تو آپ نے یہ کہہ کر کہ "ان اوصاف خاصہ کا مصداق صرف میں ہی ہوں۔" اپنی ان حاسدانہ چنگاریوں پر پانی کا کچھ چھینٹا ڈال دیا اور اپنی جاہ پرور اور ہوس راں زندگی کے لئے قدرے سامان مہیا کر لیا۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ مرزا قادیانی کے یہ دعاوی ان کے لئے دنیوی ذلتوں واخروی عذابوں کے باعث بن گئے۔ اس سے اس بے حقیقت دکفر پیدا ہوئے سے حضور ﷺ کی رسالت ومقصد بعثت کو تو کام اور اس نے پیغمبر اعظم ﷺ سے برتر وبہتر ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کی گئی ہے۔ پھر ایسے مدعی کو وہی شخص مومن ومسلم کہہ سکتا ہے جو خود بھی اسلام وایمان کے دامن سے وابستہ نہ ہو اور مرزا قادیانی کے ان ادعائے باطل کی وجہ سے آپ کے ایک مرید ظہیر الدین اروپی مرزا قادیانی کو نبی مستقل ورسول حقیقی اور صاحب شریعت وصاحب کتاب مانتے ہیں اور کلمہ طیبہ کی جگہ "لا الہ الا اللہ احمد (مرزا قادیانی) جری اللہ" پڑھتے ہیں اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں۔ (ضمیمہ اظہار رسالہ المبارک) اور مرزا محمود محمد قادیانی خلیفہ قادیان بھی (مع اپنی جماعت کے) مرزا قادیانی کو حقیقی نبی تسلیم کرتے ہیں کہتے ہیں کہ:

"پس شریعت اسلام نبی کے جو معنے کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب (مرزا قادیانی) ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں۔ بلکہ حقیقی نبی ہیں۔ حقیقت النبوت ص ۱۷۴ اخبار الفضل مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۱۵ء وکمجہ الفضل ص ۵،۱۵ مقالہ محمود یہ ص ۱۲، اخبار ... القرآن حاشیہ ص ۴۷

وغیرہ میں امت مرزائیہ نے اپنے گرو مرشد مرزا قادیانی کو صاحب کتاب وشریعی نبی تسلیم کیا ہے۔ جو قرآن وحدیث کے نصوص صریحہ اور اسلام کے صحیح اصول وعقائد کے سراسر خلاف ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی سوائی امت کے اسلام میں ہرگز داخل نہیں ہیں۔

قرآن کریم کی حرمت وحفاظت پر ناپاک حملہ

اگرچہ مرزا قادیانی نے اپنے دعاوی باطلہ کی وجہ سے قرآن شریف کا انکار کر کے اس کی عزت وحرمت پر بہت کچھ حملے کئے ہیں۔ مگر آپ کو اس پر بھی صبر نہ آیا تو صاف صاف یوں گویا ہوئے کہ:

الف "میں قرآن کی غلطیاں نکالنے کے لئے آیا ہوں جو تفسیروں کی وجہ سے واقع ہو گئی ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۷۰۸، خزائن ج ۳ ص ۴۸۲)

ب ... "قرآن زمین سے اٹھ گیا تھا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے لایا ہوں۔" (ازالہ اوہام حاشیہ ص [illegible]، خزائن ج ۳ ص ۴۹۳)

ج ... "اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ "انا انزلناہ قریبا من القادیان" تو میں نے سن کر نہایت تعجب سے کہا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن کریم میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھلایا گیا تھا۔" (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۶، ۷۷، خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

د "قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔"
(حقیقت الوحی ص [illegible]، خزائن ج [illegible] ص [illegible])

حسب وعدہ الٰہی "انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحافظون (الحجر:۹)" قرآن مجید جس طرح حضور ﷺ پر نازل ہوا تھا۔ بعینہٖ اسی طرح بغیر کسی تغیر وتبدل کے بالکل محفوظ ومصون ہے اور قیامت تک بلا کم وکاست باقی رہے گا۔ [illegible] تحریف لفظی [illegible] سے (اللہ تعالیٰ) اس طرح منزہ ومبرہ ہے [illegible]

میں غلطی کا امکان محال ہے۔ وہ ایک ایسا خورشید درخشاں ہے جو گرد وغبار سے دھندلا نہیں ہو سکتا۔ بایں ہمہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ میں اس کی غلطیاں درست کرنے کے لئے آیا ہوں۔ وہ زمین سے اٹھ گیا تھا۔ اس کو آسمان سے لایا ہوں۔ یا اس میں واقعی طور پر یہ تحریفی عبارت ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' تحریر ہے۔ سراسر کفر اور قرآن عظیم کی توہین وتحریف ہے۔ کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کے موجودہ قرآن مجید میں نہ تو قادیانی کا نام درج ہے اور نہ ''انا انزلناہ قریباً من القادیان'' ہے۔ اس لئے ہم تمام مسلمان اس راسخ عقیدہ کے کہنے میں حق بجانب ہیں کہ مرزا قادیانی کے الہامات کفر نواز اور شیطانی ہیں اور خود مرزا قادیانی پکے کافر اور نمبری جھوٹے تھے۔ کوئی قادیانی، محمودی، لاہوری، تماپوری، اروپی، نبی بخشی، معراجکی، گنا چوری، کابلی، چکڑالوی ہے؟۔ جو مرزا قادیانی کے مندرجہ بالا الہام کو واقعات ومشاہدات کی روشنی میں صحیح ثابت کر کے اپنی حلال کا ثبوت دے گا۔ اسی وجہ سے امت مرزائیہ کی نگاہوں میں قرآن کریم کا وقار واحترام نہیں باقی ہے۔ کیونکہ مرزائیوں کے حکیم الامت حکیم نور الدین قادیانی خلیفہ اوّل قادیان کہتے ہیں کہ ناپاکی (جنابت) کی حالت میں بھی قرآن کریم پڑھنا جائز ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

''جنبی بحالت جنب درود واستغفار '' بلکہ قرآن کریم بھی پڑھ سکتا ہے۔''

(مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج۱ ص۴۱)

لطف یہ ہے کہ حکیم قادیانی اسی کتاب کے صفحہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ جنابت کی حالت میں مسجد میں جانا جائز نہیں ہے گویا مرزائی شریعت میں قرآن عزیز کا مرتبہ واعزاز مسجد سے کم اور گرا ہوا ہے۔ مرزائیت کے گرو حکیم نور الدین قادیانی وچیلا گرو (مرزا قادیانی) نے قرآن مجید کے ساتھ جو شوخ چشمانہ طلب وتوہین آمیز طریقہ روا رکھا ہے اس کو منتقم حقیقی جل شانہ کی غیرت نے برداشت نہ کیا اور اس نے مرزا قادیانی (جو کلام اللہ کی غلطیاں نکالنے کے لئے آئے تھے) کے قوت حافظہ کو سلب کر کے نسیان وفراموشی کی بھول بھلیاں میں مبتلا کر دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی کو اقرار ہے کہ ''حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہتا۔'' (ریویو ج۲ نمبر۴، ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ ص۱۵۳) ''اور مجھے مراق ہے۔'' (ریویو ج۲۵ نمبر۸، اگست ۱۹۲۶ء ص۶)

مرزائیو! کیا مراقی ونسیانی بھی نبی ہوتے ہیں؟۔ اگر ہوتے ہیں تو ایسا بھولکڑ نبی تمہیں مبارک۔ چنانچہ اس مراق ونسیان کا یا خدائی انتقام کا یہ اثر ہوا کہ مرزا قادیانی نے اپنی مصنفات کے اکثر وبیشتر جگہوں میں آیات قرآنی غلط لکھ کر اپنی نبوت ودعاوی باطلہ کو اپنے ہی ہاتھوں ذبح کر دیا اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی کی وہ کمک خوار امت جو نبوت مرزا کے ثبوت میں زمین وآسمان کے

قلابے ملانے اور جھوٹ کو سچ کرنے میں طاق دیکھا ہے۔ اس کو بھی آج تک ان آیات کی تصحیح کرنے کی توفیق اور اب تک یکے بعد دیگرے طباعت و اشاعت کے بعد بھی وہ غلطیاں موجود ہیں۔ چونکہ گرو اور چیلا دونوں کی نگاہوں میں قرآن کریم کی عظمت و حرمت باقی نہیں ہے۔ اس لئے ان کی صحت و حفاظت کی خدمت قدرتی طور پر چھین لی گئی۔ عبرت! عبرت!! سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ اب کتب مرزا قادیانی سے وہ آیات قرآنی لکھتا ہوں جو قادیانی نے غلط لکھیں اور آج تک لکھی ہوئی ہیں۔ ناظرین ملاحظہ فرما کر مرزائی نبوت کی داد دیں گے۔

الفاظ مرزا قادیانی

۱ ''وان کنتم فی ریب مما نزلنا عبدنا فاتوابسورة من مثله وان لم تفعلو ولن تفعلوا'' (سرمہ چشم آریہ حاشیہ ص۲ طبع قادیان ستمبر ۱۹۲۲ء، براہین احمدیہ ص۲۹۵، ۲۹۶، ۳۰ ضمیمہ براہین، نور الحق ج۱ ص۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

''وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتو بسورة من مثله وادعوا شهداءکم من دون الله ان کنتم صادقین فان لم تفعلوا ولن تفعلوا۔ بقرہ ۲۳''

الفاظ مرزا قادیانی

۲ ''قل لئن اجتمعت الجن والانس علی ان یاتوا'' (سرمہ چشم آریہ ص۲۱ طبع قادیان دسمبر ۱۹۲۳ء، نور الحق ج۱ ص۱۰۹ طبع لاہور ۱۳۱۱ھ)

آیت قرآنی

''قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یأتوا۔ الاسراء ۸۸''

الفاظ مرزا قادیانی

۳ ''انزل ذکرا ورسولا'' (۱۱/۱ ج ص۲ طبع قادیان اگست ۱۸۹۸ء)

آیت قرآنی

''قد انزل الله الیکم ذکرا رسولا یتلوا علیکم آیات الله۔ طلاق ۱۱''

اس نے وجہ سے وکار بانے دنیا کے انتظامی امور کی سپردگی کو صاف لفظوں میں بیان کیا بلکہ اس سے بڑھ کر مزید شرف ملائکہ کو یہ عطا کیا گیا کہ ان کی دشمنی وعداوت کو اللہ تعالیٰ نے اپنی دشمنی وعداوت بتائی ہے۔ ذیل کے حوالوں سے ملائکہ کے وجود نزول و تقرب کا اندازہ کیجئے:

۱۔ "قل من كان عدوا لجبريل فانه نزله على قلبك باذن الله ۔ البقرہ ۹۷"

۲۔ "من كان عدوا لله وملئكته ورسله وجبريل وميكال فان الله عدو للكافرين ۔ البقرہ ۹۸"

۳۔ "ولما جاءت رسلنا لوطا ۔ هود ۷۷"

۴۔ "اذ تقول للمؤمنين الن يكفيكم ان يمدكم بثلثة الاف من الملئكة منزلين ۔ آل عمران ۱۲۴"

ان آیات قرآنیہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے مرزا قادیانی کے اقوال ملاحظہ فرمائیے جس میں ملائکہ کو ستاروں کی ارواح مانتے ہیں اور ان کے وجود نزول سے منکر ہو کر اپنے لئے کفر کی قبر کھودی ہے:

۱۔ "جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی وروشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو بقدر بہرہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیت سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق ارواح کواکب سے ان کو نامزد کریں یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائکۃ اللہ کا ان کو لقب دیں۔" (توضیح المرام ص ۳۲ خزائن ج ۳ ص ۶۷)

۲۔ "ملائکہ اپنے وجود کے ساتھ کبھی زمین پر نہیں اترتے۔"
(توضیح المرام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۶۶، ۷۲)

۳۔ "ملک الموت زمین پر نہیں اترتا۔"
(توضیح المرام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۶۶، ۷۲)

۴۔ "وہ نفوس نورانیہ ملائکہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا حکم رکھتے ہیں اور ان سے ایک لحظہ کے لئے بھی جدا نہیں ہو سکتے۔" (توضیح المرام ص ۴۸ خزائن ج ۳ ص ۷۵)

۵۔ "ان (ملائکہ) کو نفوس کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں۔"
(توضیح المرام ص ۴۰ خزائن ج ۳ ص ۷۱)

۶۔۔۔ "بالشبہ ان لغوی نورانیہ (ملائکۃ اللہ) کا اس میں بھی دخل ہے۔ اسی دخل کی رو سے شریعت غرا نے استعارہ کے طور پر اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں میں ملائک کا واسطہ ہونا ایک ضروری امر ہے۔" (توضیح المرام ص ۳۱ خزائن ج ۳ ص ۶۷)

۷۔ "جبرائیل کو بھی جو سانس کی ہوا یا آنکھ کے نور کی طرح خدا سے نسبت رکھتا ہے۔" (توضیح المرام ص ۷۰ خزائن ج ۳ ص ۹۱)

ہر مسلمان مرزا قادیانی کے ان ہفوات کو دیکھ کر اس امر کا اقرار کرے گا کہ مرزا قادیانی اور ان کی ذریت کو اسلام سے ایک رتی کے دانے کے برابر بھی تعلق نہیں اور عدم ایمان کی روشنی ان کے دماغوں اور دلوں میں موجود ہے۔

حضور ﷺ کی ہمسری بلکہ برتری کا دعویٰ

مرزا قادیانی کے مذکورۃ الصدر عجیب وغریب دعاوی نبوت رسالت وشریعت جدیدہ ہی میں اس امر کی کافی روشنی موجود ہے کہ آپ معاذ اللہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے نہ صرف ہم مرتبہ ہیں بلکہ برتر وبہتر بھی ہیں۔ لیکن مرزا قادیانی نے اپنے اس کفریہ وگستاخانہ دعوے کو مجمل نہ رکھا بلکہ مفصل صاف صاف بیان کیا کہ وہ خصائص وفضائل جس کو قرآن کریم نے صرف ذات اقدس ﷺ کے لئے مخصوص کر دیا ہے۔ ان سب میں مرزا قادیانی انفرادی یا مشترکہ حیثیت سے حصہ دار ہیں۔ یعنی بعض محاسن وفضائل تو ایسے ہیں کہ اگرچہ اصل میں وہ محاسن صرف آنحضرت ﷺ کے ہیں۔ مگر مرزا قادیانی بلا شرکت غیرے انفرادی حیثیت سے اس پر قابض ہیں اور بعض ایسے ہیں کہ اس میں مرزا قادیانی بھی شریک ہیں۔

مثلاً بشارت اسمہ احمد اور آیت "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" (التوبہ:۳۳) کا صحیح مصداق آنحضرت ﷺ ہیں۔ مگر مرزا قادیانی زبردستی اس وصف کو اپنے اوپر چسپاں کرتے ہوئے کہتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ اس کے مصداق وموصوف نہیں تھے۔ جیسا کہ نمبر ۳ میں گزشتہ بیان ہوا اور جناب رسول اللہ ﷺ کے معجزات کی تعداد تین ہزار بتاتی ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

اور اپنے معجزات ونشانات کی تعداد تین لاکھ۔ (حقیقت الوحی ص ۶۷ خزائن ج ۲۲ ص ۷۰ تتمہ حقیقت الوحی ص ۶۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۰۳) اور دس لاکھ (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۵۶، خزائن ج ۲۱ ص ۷۲) اور ساٹھ لاکھ۔۔۔ بلکہ اتنے زیادہ جو دنیا کے کسی بادشاہ کی فوج اس کے برابر نہیں ہو سکتی۔ (دافع

احمدی ص ۷۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳) معلوم ہوا کہ آپ کا مرتبہ (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ سے کئی گنا بلند ہے اور جناب رسول ﷺ کے لئے بطور نشان صرف چاند گہن ہوا اور میرے لئے چاند سورج گہن دونوں ہوئے۔

له خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

(اعجاز احمدی ص ۷۱ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ ''اب خدا تعالیٰ نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔'' (اربعین نمبر ۴ ص ۶ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۴۳۵)

اس کے صاف معنی یہ ہوئے کہ اب آنحضرت رسول خدا ﷺ کی تابعداری وفرمانبرداری باعث نجات نہیں اور نہ مرزا قادیانی کے مقابلہ میں حضور پرنور علیہ السلام کی اتباع کی ضرورت نہیں۔ اور مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

''اعطانی ما لم یؤت احداً من العالمین''

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

خدا نے مجھے (مرزا قادیانی کو) وہ چیز دی ہے جو جہان کے لوگوں میں کسی کو نہیں دی۔

''لولاک لما خلقت الافلاک'' اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان نہ پیدا کرتا۔

(حقیقت الوحی ص ۹۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۲)

ناظرین انصاف سے فرمائیں کہ مرزا قادیانی ان عقائد کے باوجود بھی اس قابل ہیں کہ واجب القتل کافر قرار دئیے جائیں؟ ... ہے کہ شریعت اسلامیہ میں وہ دو گنا کافر ہے اور کافروں سے بڑھ کر۔ اس کے بعد وہ دعاوی جو حضور ﷺ کے قرآن کریم میں بیان کئے گئے ہیں۔ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ میں بھی اس میں شریک ہوں یا وہ میرے ہی لئے مخصوص ہے۔

۱۔ ''ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیہم قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ انما الھکم الہ واحد''

(دافع البلاء حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷،۲۲۶)

۲۔ ''وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین''

(حقیقت الوحی ص ۸۲ خزائن ج ۲۲ ص ۸۵)

۳..... "سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا ... الخ!"

(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۴..... "وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی"

(اربعین ص ۳۶ نمبر ۳، خزائن ج ۱۷ ص ۳۸۵)

۵..... "ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم"

(دافع البلاء ص ۹، خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۹)

۶..... "انا فتحنا لک فتحا مبیناً لیغفرلک اللہ ماتقدم من ذنبک وماتاخر"

(ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۸۴، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۱)

۷..... "وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۵)

۸..... "دنی فتدلی فکان قاب قوسین او ادنی"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۱، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۷)

۹..... "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)

۱۰..... "آثرک اللہ علی کل شئی"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۳، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۹)

۱۱..... "انا اعطیناک الکوثر"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۹، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

۱۲..... "اراد اللہ ان یبعثک مقاماً محمودا"

(استفتاء ص ۸۹، خزائن ج ۲۲ ص ۷۱۳)

۱۳..... "لعلک باخع نفسک الا یکونوا مومنین"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۰، خزائن ج ۲۲ ص ۸۳)

۱۴..... "اتل ما اوحی الیک من ربک"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۲، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)

۱۵..... "انک باعیننا" (ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۵، خزائن ج ۲۲ ص ۷۰۸)

۱۶..... "ولنجعلہ ایۃ للناس ورحمۃ منا"

(ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۸۳، خزائن ج ۲۲ ص ۸۶)

۱۷ "زوجنکها" (اربعین نمبر ۳ ص ۳۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۲۳)

۱۸ "الحق من ربک فلا تکونن من الممترین"

(ازالہ ص ۳۹۸ خزائن ج ۳ ص ۳۰۶)

۱۹ "واللہ یعصمک من الناس" (براہین احمدیہ ص ۲۴۲ خزائن ج ۱ ص ۲۶۰)

۲۰ "انا ارسلنا الیکم رسولا شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا"

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۵)

۲۱ "یٰس انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم"

(حقیقت الوحی ص ۱۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۰)

۲۲ "انی جاعلک للناس اماما" (انجام آتھم ص ۷۹ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

درحقیقت یہ تمام مذکورہ آیات قرآنیہ جناب رسول خدا ﷺ کی شان اقدس میں نازل ہوئی تھیں۔ لیکن مرزا قادیانی اللہ تعالیٰ پر افتراء کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ان آیات کا مصداق میں ہوں جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ نعوذ باللہ مرزا قادیانی بقول خود حضرت افضل الانبیاء ﷺ سے افضل و بہتر ہیں اور غالباً اسی وجہ سے خلیفہ قادیان اپنے ابا مرزا قادیانی کو افضل المرسلین مانتے ہیں اور قادیانی گزٹ اخبار الفضل ج ۱۵ نمبر ۹۶، ۹۷ ص ۱۵ کالم ۳، ۱۳ رجون ۱۹۲۸ء جو کہ مرزائیت کا واحد ترجمان ہے۔ لکھتا ہے کہ "انبیائے عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادم ہوں گے۔" ایسا شخص جو سید الانبیاء افضل الرسل ﷺ کی ذات اقدس پر ایسے ناپاک حملے کر کے نبوت و شان رسالت کے چھینے و مٹانے میں سعی لاحاصل کر رہا ہو وہ شریعت اسلامیہ کے نزدیک کافر بلکہ ذلیل کافر اور واجب القتل ہے۔ اسی لئے مرزا قادیانی اور ان کی امت اس فعل شنیع کی بدولت کافر اور اسلام سے خارج ہیں۔

مسلمانو! اگر کوئی ہندو حضور ﷺ کی عزت و آبرو پر کوئی ناپاک حملہ کرتا ہے تو تم ضبط و تحمل کی چادر کو پرزے پرزے کر دیتے ہو اور اس کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہو۔ لیکن اسی آسمان کے نیچے مرزائیت و قادیانیت کے ہاتھوں افضل الرسل ﷺ کی توہین و تضحیک ہو رہی ہے مگر آپ کی غیرت و حمیت میں اس قدر بھی حرارت پیدا نہیں ہوئی کہ آپ ان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کر کے خدا کی اس وسیع زمین کو ان پر تنگ کر دو اور ثابت کر دو کہ دنیا میں رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والوں کی کم سے کم یہ سزا ہے۔

توہین انبیاء کا ایک شرمناک مظاہرہ

مرزا قادیانی (معاذ اللہ) تمام انبیاء علیہم السلام سے افضل تھے لکھتے ہیں۔

۱ ''بلکہ سچ تو یہ ہے کہ اس نے اس قدر معجزات کا دریا رواں کر دیا ہے کہ باستثناء ہمارے نبی ﷺ کے باقی تمام انبیاء علیہم السلام میں ان کا ثبوت اس کثرت کے ساتھ قطعی اور یقینی طور پر محال ہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۶، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۴)

۲

آدمم	نیز	احمد	مختار
در برم	جامہ	ہمہ	ابرار
آنچہ	داد است	ہر	نبی را جام
داد آں	جام	را	مرا بتمام

(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷، درثمین فارسی ص ۲۸۷)

۳ ''پس ظاہر ہے کہ جو شخص ان تمام متفرق باتوں کو اپنے اندر جمع کرے گا اس کا وجود ایک جامع وجود ہو جائے گا اور تمام نبیوں سے افضل ہوگا۔'' (چشمہ مسیحی ص ۴۲، خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۲)

۴ ''فکدر ماء السابقین و عیننا الی اخر الایام لا تتکدر''

(اعجاز احمدی ص ۷۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۳)

گذشتہ انبیاء کے سرچشمے گندے ہو گئے اور ہمارا (مرزا قادیانی کا) چشمہ قیامت تک گندا نہیں ہوگا۔

۵ ''ان قدمی ھذہ علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ''

(خطبہ الہامیہ ص ۳۵، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

یعنی میرا قدم ایک ایسے منارے پر ہے کہ اس پر ہر ایک بلندی ختم ہو گئی ہے۔

۶ ''اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

۱؎ یہ استثناء صرف دکھلانے کے لئے ہے ورنہ اس کی حقیقت گذشتہ صفحہ میں ظاہر ہو چکی ہے۔!!

مرزا قادیانی نے ان تمام حوالہ جات میں حضرات انبیاء علیہم السلام کے مقدس گروہ کی توہین و تنقیص کرتے ہوئے اپنے لئے ان سے افضلیت و برتری ثابت کی ہے۔ اس لئے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مرزا قادیانی اس قابل نہیں رہے کہ اسلام کی نسبت ان کی جانب کی جاسکے۔ کیونکہ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ ''توہین انبیاء کفر ہے۔''

(اعجاز احمدی ص ۲۴ خزائن ج ۱۹ ص ۳۵)

''سنو میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ و مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے۔''

(مواہب الرحمن ص ۱۹، تحریر مرزا مرحبا گل قادیانی و مجموعہ ملفوظات ج ۱۰ ص ۳۱۹)

اب اگر ہم مرزا قادیانی کے فرسودہ الفاظ سے آپ کو توہین انبیاء کے باعث یاد کرتے ہیں تو حق بجانب ہے اور مرزائیت کا آگ بگولا ہونا ناحق ہے جا ہے۔

ایک نیا انکشاف

اخبار الفضل ج ۱۴ نمبر ۲۴/۵۲ ص ۱۲، ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء، ۴ جنوری ۱۹۲۷ء میں مرزا قادیانی کی شان میں ایک قصیدہ مدحیہ شائع ہوا ہے۔ جس کے دو شعر اس طرح ہیں۔

اس (مرزا) کی نگاہ جانفزا، اس کا نفس حیات زا
اس کا کلام بے بہا اس کی ادا فلک رسا
ختم تمکین اولیاء ظل مبین انبیاء
ساری ادائیں دلربا نور خدا تھا تھا

اس شعر میں مرزا قادیانی کے اوصاف میں سے ایک وصف یہ بیان کیا گیا ہے کہ آپ ظل مبین انبیاء ہیں یعنی انبیاء علیہ السلام کی توہین کرنے والے جتنے لوگ فرعون، ہامان، نمرود، شداد، ابوجہل، ابولہب، وغیرہ گذرے ہیں مرزا قادیانی ان کے ظل و عکس ہیں۔ گویا امت مرزائیہ کا مرزا قادیانی کے متعلق یہ عقیدہ ہے۔

غضب کے فتنہ زا ہو اور عدو اولیاء تم ہو
مہین انبیاء ہو اور معین اشقیاء تم ہو

اس پر ہم مسلمانوں کا بھی صاد ہے جیسا کہ گذشتہ اوراق سے ظاہر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مرزا ئے قادیانی کی بدگوئی

حقائق و مشاہدات کی کی روشنی میں یہ حقیقت مسلم اور ناقابل انکار ہو چکی کہ حضرت

عیسیٰ علیہ السلام ایک اولوالعزم و ذی اقتدار پیغمبر نبی و رسول اللہ گزرے ہیں اور قرآن کریم کی آیات و احادیث نبوی سے آپ کی نبوت و رسالت تقدس و تقرب پر قطعی شہادت دی ہے۔ جس سے ہر مسلمان نہ صرف واقف بلکہ آپ کی محبت و عظمت میں سرشار ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی ناپاک زبان سے جہاں بزرگی و احترام کا وجود و افضل الانبیاء ﷺ و انبیاء علیہم السلام و قرآن کریم وغیرہ زخمی ہوئے وہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وجود مقدس بھی محفوظ نہ رہ سکا۔ آپ کے دامن تقدس پر ایسی ناپاک گالیاں اور بدترین گندگیاں اپنے منہ سے اچھالی ہیں کہ جس کے سننے سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور حلیم سے حلیم شخص بھی دامن صبر و تحمل کے چاک کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اگرچہ مرزائیت کے تمام خورد و کلاں پیغمبروں نے ہی آنجناب (مرزا قادیانی) کی ان گستاخیوں اور گندگیوں پر پردہ ڈالنے کی عجیب و غریب ناکام کوششیں کیں۔ مگر ان پر بھی عذر گناہ بدتر از گناہ کا ہی مصداق رہے۔ منجملہ ان کے ایک عذر لنگ یہ بیان کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی کے ان تمام الزامات و اتہامات کا اس شخص سے تعلق ہے جس کو عیسائی خدا کہتے ہیں اور یسوع کے نام سے پکارتے ہیں۔ لیکن قادیانیت کے ان فاضل عقلمندوں سے کوئی پوچھے کہ کیا اس اختلاف حیثیت و تبدیلی سے کسی شخص کی ذات بدل جاتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام وہی ایک شخص ہیں جن کو مسلمان اولوالعزم پیغمبر اور عیسائی (بخیال فاسد)   و یسوع کہتے ہیں۔ بہرحال اگر مرزا قادیانی نے عیسائیت کی آڑ میں ان گستاخیوں کا ارتکاب کیا ہے تو کیا اس سے مرزا قادیانی کی پیشانی سے یہ سیاہ داغ دور نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ بہرصورت یہ مرزائی گالیاں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی کے لئے ہوں گی۔ خواہ وہ کسی دروازہ سے آئیں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے (توضیح المرام ص۳، خزائن ج۳ ص۵۲، تحفہ قیصریہ ص۲۰، خزائن ج۱۲ ص۲۷۲، ضمیمہ انجام آتھم ص۴۱، حاشیہ خزائن ج۱۱ ص۲۸۵، کشتی نوح ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۷) میں یسوع مسیح سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی مراد لیا ہے۔ لیکن مرزائیت کی دیانت داری اور صداقت پارسائی پر روشنی کے لئے اسی جگہ مرزا قادیانی کی صرف دو عبارتیں نقل کرتا ہوں جس میں مرزا قادیانی نے صاف صاف حضرت عیسیٰ علیہ السلام و مسیح علیہ السلام و عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نام لے کر صریح گستاخی گالیاں دی ہیں اور اپنے تمام قول کو بیاد کیا ہے۔ تحریریں ملاحظہ فرمائیں اخلاق مرزا قادیانی کی داد دیں۔

۱۔ ''یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔'' (کشتی نوح حاشیہ ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲۔ ''افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔'' (اعجاز احمدی ص ۲۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

۳۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔'' (چشمہ مسیحی ص ۱۰ خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۴۔ ''ہائے کس کے سامنے یہ ماتم کریں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔'' (اعجاز احمدی ص ۱۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

۵۔ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا انہوں نے کہا کہ دیکھو تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔'' (اخبار بدر ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء)

۶۔ ''کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب محض ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔'' (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

۷۔ ''مسیح علیہ السلام کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔'' (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳)

اس کے علاوہ ازالہ ص ۲۹۹ تا ۳۰۳، خزائن ج ۳ ص ۲۵۲ تا ۲۵۴۔ حقیقت الوحی ص ۱۴۸ تا ۱۵۰، دافع البلاء ص ۱۳، ۲۰، ۲۱۔ حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ تا ۹، خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹ تا ۲۹۳ میں مرزا قادیانی نے اپنے بڑے ہونے سے ان سے بہت سی گندگیاں نکال کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مقدس ذات و مطہرہ ماں پر پھینکنے کی کوشش کی ہے۔ بلکہ اپنے اسلام و انسانیت کو عالم آشکارا کیا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم پیغمبر جن کو قرآن کریم میں روح اللہ کلمۃ اللہ رسول اللہ ''وجعلنی مبارکا'' مریم ۳۱ ''وجیھا فی الدنیا والآخرۃ'' آل عمران ۴۵ کے الفاظ سے سراہا گیا ہے۔ ان کی شان میں جس بدتہذیبی سے ناپاک وشرمناک حملہ کیا گیا ہے اس سے مرزائیت کا اسلام و ایمان خود بخود درگور اور باطل و فن ہو گیا۔ اب اسلام مرزائیت کی دوسری ضرب مرزا کا شرمندۂ احسان نہیں۔ بالبتہ اس مقولہ مرزا کا اور اضافہ کر لیجئے کہ ''توہین انبیاء کفر ہے'' (ازالہ اوہام ص ۳۳۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۰) تا کہ بوقت ضرورت مفید رہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کا انکار

دنیائے اسلام کا ہر فرد اس امر سے واقف ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسب دستور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ زندہ کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے اور اندھوں کو بینا کرنے کا ایک عظیم نشان معجزہ عنایت فرمایا تھا۔ چنانچہ اس کا تذکرہ قرآن مجید کی سورہ مائدہ و آل عمران میں صاف صاف موجود ہے۔ لیکن مرزا قادیانی نے جس تمسخر و استہزاء سے معجزات بلکہ قرآنی آیات کا انکار کیا ہے۔ اس سے بالیقین معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی صاحب کے دل میں اسلام و ایمان کی بالکل روشنی نہیں تھی۔ اور وہ بالکل بے ایمانی سے بھرا ہوا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں

''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا ... اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

''یہ اعتقاد (معجزے کا) بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ بلکہ صرف عمل الترب تھا۔ جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم سے تھا۔ اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی۔ جیسے سامری کا گوسالہ۔''

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

''اگر یہ عاجز اس عمل (مسمریزم) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔''

(ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

داغدار بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کو دیکھ کر ایک مسلمان لرزہ براندام ہو جاتا ہے اور مرزائیت کے ایمان کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھری ہوئی نظر آتی ہیں۔

۱۔ "افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے لڑکیوں کو اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی پکی شہادت ہے۔" (ایام الصلح ص ۶۵ حاشیہ خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

۲۔ "میں تو اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آئے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔"

(کشتی نوح ص ۱۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۳۔ "چونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔" (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۴۔ "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہن بھائی تھے۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔"

(کشتی نوح ص ۱۶ حاشیہ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے جس دریدہ دہنی واتہام طرازی سے حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کی عصمت و ناموس پر حملہ کیا ہے اس سے مرزا قادیانی کی ایمانی کیفیت تو خود بخود روشن ہو رہی ہے اور مرزائیت کے کفر و ارتداد کی یہ شہادت کافی سے زیادہ ہے۔

حضرت امام حسینؓ کی شان اقدس میں
مرزا قادیانی کی گستاخیاں

حضرت امام حسینؓ کی جلالت قدر و عظمت و مرتبت اس قدر اظہر من الشمس ہے کہ محتاج بیان نہیں۔ ہر سچے مسلمان کا دل آپ کی محبت و رفعت سے وابستہ ہے۔ مگر یہ معلوم ہے کہ

مرزا قادیانی کے تیر و سناں سے کسی مقدس گروہ و مقدس ہستی کی عزت و آبرو محفوظ نہیں رہ سکی۔ اس لئے یہ غیر ممکن تھا کہ مرزا قادیانی حضرت ممدوح الصدر کی توہین و تذلیل سے اپنے نامہ اعمال کی سیاہی میں اضافہ نہ کرتے چنانچہ آپ نے جن الفاظ میں حضرت امام ممدوح کو یاد کیا ہے آپ کے اسلام کے لئے قطعی فیصلہ ہے۔ لکھتے ہیں کہ:

۱۔ کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

۲۔ ''اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔''

(دافع البلاء ص۱۳، خزائن ج۱۸ ص۲۳۳)

۳۔ ''وقالوا علی الحسنین فضل نفسه، اقول نعم واللّٰه ربی سیظهر'' اور انہوں نے کہا کہ اس (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔

(اعجاز احمدی ص۵۲، خزائن ج۱۹ ص۱۶۴)

۴۔ ''وشتان ما بینی وبین حسینکم، فانی اؤید کل آن وانصر'' اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

۵۔ ''واما حسین فاذکروا دشت کربلاء الی هذه الایام تبکون فانظروا'' مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرو اب تک تم روتے ہو پس سوچ لو۔

(اعجاز احمدی ص۶۹، خزائن ج۱۹ ص۱۸۱)

۶۔ ''وواللّٰه لیست فیه منی زیادة، وعندی شهادات من اللّٰه فانظروا'' اور بخدا اس (امام حسین) کو مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں پس تم دیکھ لو۔

۷۔ ''وانی قتیل الحب لکن حسینکم، قتیل العدو فالفرق اجلی واظهر'' اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔

(اعجاز احمدی ص۸۱، خزائن ج۱۹ ص۱۹۳)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی اس عبارت کو بغور ملاحظہ فرمائیں تاکہ آپ کو ان کے متعلق فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ لکھتے ہیں کہ ”غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو ائمہ مطہرین میں سے ہو تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے۔ وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے۔“ (مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۵۴۵)

اس لئے مرزا قادیانی معہ اپنی امت کے خارج از ایمان ہو گئے۔

احادیث نبوی ﷺ کی توہین

حضرت رسول خدا ﷺ و دیگر انبیاء و مقدس ہستیوں اور قرآن مجید کی توہین کے بعد یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ مرزا قادیانی ان ارشادات گرامی و احادیث نبوی پر جو مسلمانوں کے لئے حرز جاں و دنفسے ایمان ہیں حملہ نہ کرتے۔ چنانچہ آپ کے اخلاق الفاظ بغیر کسی فرق و امتیاز کے احادیث کے متعلق یہ ہیں۔

۱۔ ”جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اس کو اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کر دے۔“ (ضمیمہ حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۵۱)

۲۔ ”اور دوسری حدیثوں کو ہم ردی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔“ (اعجاز احمدی ص ۳۰، خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۰)

۳۔ ”ہم تو اب تک یہی سمجھتے تھے کہ حکم اس کو کہتے ہیں کہ اختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔“ (اعجاز احمدی ص ۲۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۹)

۴۔ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی شہادت لکھتے ہیں کہ ”حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے تمہاری حدیثوں کی میرے قول کے مقابل میں کیا حقیقت ہے۔ مسیح موعود اگر ہزار حدیث کو بھی غلط قرار دے تو وہ ایسا کر سکتا ہے۔ وہ خدا کے نور سے حاصل کرتا ہے اور احادیث انسانی روایات ہیں۔“ (الفضل نمبر ۶ ج ۹ ص ۸، مورخہ ۱۵ جولائی ۱۹۲۱ء)

ناظرین! وہ احادیث و ارشادات جو مسلمانوں کے لئے روح ایمان ہیں اور جن کی عظمت و جلالت بیش از بیش ہے ان تمام کو بغیر فرق و امتیاز موضوع قرار دیتے ہیں۔ بلکہ ردی

کی نوکری میں پھینک رہے ہیں۔ فرمائیے کیا یہ احادیث کا توہین آمیز انکار نہیں ہے اور کیا یہ حضور ﷺ کی عظمت پر حملہ نہیں ہے؟۔ بے شک ہے اس لئے مرزا قادیانی مع اپنے حواریوں کے اسلام سے خارج ہے۔

تمام مسلمان مرزا قادیانی کے نزدیک کافر ہیں (معاذ اللہ)

ملت اسلامیہ کے تمام وہ افراد جو توحید باری و رسالت محمدی کلام الٰہی و دیگر ضروریات دین پر ایمان راسخ رکھتے ہیں اور حضرت رسول اللہ ﷺ و صحابہ کرام و بزرگان عظام کے محمود و مسنون طریقوں اور راستوں پر چل کر اپنے دین کے سنوارنے میں مصروف عمل ہیں اور ہر اس باطل و شیطانی قوت کو جو قرآن کریم و احادیث و طریقہ صحابہ و ائمہ کرام سے ٹکراتی ہو اس کے نابود کرنے میں ہمہ تن آمادہ ہیں۔ چنانچہ اسی نظریے کے مطابق مرزا قادیانی کے ان باطل دعاوی کو جو اسلام کے خلاف مرزائیت کی دکان چمکانے کے لئے کئے گئے ہیں اسلام کا ہر ہر فرد اس کے پامال و روندنے میں سرگرم عمل نظر آرہا ہے۔ ایسے شیدائیان محمد ﷺ وابستگان اسلام کی مجموعی تعداد و تمام دنیا میں مرزا قادیانی کے نزدیک "نوے (۹۰) کروڑ" (حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۵ خزائن ج ۱۷ ص ۲۰۰) اور امت مرزائیہ کے نزدیک "۹۹ کروڑ ۹۰ لاکھ ۹۷ ہزار ۶ سو ۳۳ ہے۔"

(ریویو بابت ماہ اگست ۱۹۴۳ء ص ۲)

مرزائیو! "احدکما کاذب" ان دونوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔ لیکن مرزا قادیانی ان ۹۰ کروڑ یا ۹۹ کروڑ مسلمانوں و مومنوں کو جو حقیقی معنوں میں دامن رسالت سے وابستہ اور شیدائے اسلام ہیں محض اس وجہ سے کہ ان کی مصنوعی نبوت کے منکر ہیں۔ یک جنبش قلم کافر جہنمی قرار دیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے۔ لکھتے ہیں کہ:

۱۔ "کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت رسول اللہ ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے ... پس چونکہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔" (حقیقت الوحی ص ۱۷۹، خزائن ج ۲۲ ص ۱۸۵)

۲۔ "ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔" (انجام آتھم ص ۶۲، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۳۔ ''بہر حال جب خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔'' (مسیح الصلحی ج۱ ص ۱۰۹، منقول از تشحیذ الاذہان ج۶ نمبر ۳ ص ۱۳۵)

۴۔ ''اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہو سکتا ہے۔'' (حقیقت الوحی ص ۱۶۳، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان کے عقائد

۱۔ ''جو حضرت (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔'' (عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۳، تشحیذ الاذہان ج۶ ص ۱۴۰، اپریل ۱۹۱۱ء)

۲۔ ''آپ نے (مسیح موعود نے) اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔''

(عقائد محمودیہ نمبر ۱ ص ۳، تشحیذ الاذہان ج۶ ص ۱۴۰ نمبر ۴ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

۳۔ ''کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں یہ میرے یہ عقائد ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص ۳۵)

ناظرین کرام! جب مرزائیت کے نزدیک تمام وہ مسلمان جو مرزا قادیانی کی مصنوعی وخود ساختہ نبوت پر ایمان نہیں رکھتے اور اس کا انکار کرتے ہیں کافر اور اسلام سے خارج ہوئے تو اس کے صاف معنے یہ ہوئے کہ توحید باری ورسالت نبی ودیگر ضروری عقائد جو اسلام کے سنگ بنیاد ہیں۔ وہ ایک بےکار اور لاشے ہے کیوں کہ نجات اس وقت تک نہیں مل سکتی جب تک مرزائیت کے بت کی پرستش نہ کی جائے اور کیا مسلمان اپنے کلیجہ پر پتھر کی سل رکھ کر بھی اس امر کے تسلیم پر آمادہ ہو سکتے ہیں اور کیا ملت اسلامیہ کے ہزارہا اولیاء اقطاب ابدال صوفیاء ومشائخ علماء کو مرزائیت کے تیر کفر سے زخمی ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ اس لئے مرزائیت کفر کے اس انتہائی طبقے میں پہنچ چکی ہے جہاں سے اس کو سوائے کفر اور کچھ نظر نہیں آتا ہے۔ بالکل ٹھیک ہے۔ الاناء یترشح بما فیہ!

بعض ناواقف مسلمانوں میں یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ مرزائی مسلمانوں جیسی نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ قرآن کریم پڑھتے ہیں۔ دیگر احکام اسلامیہ کی پابندی کرتے ہیں اور اشاعت وتبلیغ اسلام کا کام جس مستعدی تندہی سے ہندوستان ودیگر ممالک

انگلستان، امریکہ وغیرہ میں کر رہی ہیں۔ اس طرح مسلمانوں کا کوئی طبقہ ان میں حصہ نہیں لے رہا ہے۔ اسی لئے ان کو کافر بے ایمان کہنا تنگ نظری، فرقہ پرستی، و تعصب پر مبنی ہے۔ اگر ایسے پابند و محافظ اسلام بھی کافروں بے ایمانوں میں شمار کئے جائیں گے تو پھر معلوم مسلمان کس طبقہ زمین پر آباد ہیں۔ ہمیں معلوم ہے فریب آمیز شخص کی ان ناواقف مسلمانوں نے مرزائیوں کے ظاہری اعمال و افعال سے اخذ کیا ہے۔ یا قادیانیوں کی کارفرمائیوں کا نتیجہ ہیں۔ جو اپنے کفریہ عقائد کے پوشیدہ رکھنے کے لئے کیا گیا ہے۔ مؤخر الذکر آتیہ حالات و واقعات کر رہے ہیں۔ اس لئے میں ان مسلمانوں کو بتانا چاہتا ہوں۔ جو اب تک اس غلطی میں مبتلا ہیں اور مرزائیوں کو اسلام میں داخل سمجھتے ہیں کہ شریعت اسلام میں یہ قانون ہے کہ وہ شخص جو بظاہر احکام اسلامیہ کا پابند ہے اور اشاعت اسلام میں جان توڑ کر کوشش کرتا ہے۔ لیکن اسلام کے بنیادی امور و ضروری عقائد مثلاً حشر و نشر، توحید و ختم نبوت کا منکر ہے یا اس میں کچھ ایسی تاویل و توجیہ کرتا ہے جس سے وہ عقائد درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ یا وہ شخص ایسے امور کا مرتکب ہے جو شریعت کی نظروں میں موجبات و علامات کفر ہیں۔ (مثلاً بت پرستی، اہانت انبیاء، احکام شرعی کی تضحیک و توہین) تو ایسے شخص کو دین اسلام اپنے حدود سے باہر سمجھتا ہے۔ جیسا کہ مستند اسلامی کتب میں یہ قانون مذکور ہے۔ حضرت مولانا شاہ محمد انور صاحب مدظلہ العالی نے ان تمام عبارات و اقوال کو اپنی کتاب ”اکفار الملحدین“ میں جمع کر دیا ہے ملاحظہ فرمائیے۔

”ولا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذالك وكذا بصدور شیء من موجبات الكفر عنه“

(شرح مقاصد ج۲ ص۲۶۸، ۲۷۰ از اکفار ص۲ طبع کراچی)

”فمن انكر شيئا من ضروريات لم يكن اهل القبلة ولو كان مجاهدا بالطاعات وكذا من باشر شيئا من امارات التكذيب كسجود الصنم والاهانة بامر شرعي والاستهزاء عليه فليس من اهل القبلة“ (رد المحتار از اکفار ص۱۰)

جو شخص اسلامی احکام کی پابندی و عبادات دائمی طور پر کرتا ہو۔ لیکن حدوث عالم، قیامت، توحید الٰہی وغیرہ جیسے ضروریات دین کا منکر ہے یا موجبات کفر توہین انبیاء، تحریف وغیرہ کا مرتکب ہے تو ایسا شخص مسلمان نہیں ہے۔ ملخصاً

کذبات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری

وپوشیدہ ہاتھوں ایسے مفسدوں، منافقوں، کذابوں، مفتریوں، باطل پرستوں کی تکذیب وابطال کے لئے اندرونی امداد تیار سامان مہیا کر دیتا ہے کہ اس کے قتل وموت کے واسطے بیرونی حملوں وخارجی ضربوں کی احتیاج باقی نہیں رہتی اور اس گھر کو گھر کے چراغ ہی سے آگ لگ جاتی ہے اور دیکھتے ہی دیکھتے کذب وافترا کا پرشکوہ قصر خاکستر ہو کر عبرت گاہ عالم بن جاتا ہے۔ سچ ہے کہ خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں۔

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینہ کے داغ سے
اور اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہیں لکھتے ہیں کہ۔

"قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے ایمان خبیث دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت وتباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔" (استفتاء اردو حاشیہ ص ۸ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۱)

چنانچہ اسی قانون قدرت کے مطابق مرزا قادیانی کی زندگی کے گوشہ گوشہ کی تلاش کی گئی تو معلوم ہوا کہ قدرت نے مرزائیت کی تباہی وبربادی کا خود مرزا قادیانی کے ہاتھوں سے اتنا سامان وذخیرہ جمع کرا دیا ہے کہ اس گمراہ فرقہ وگروہ خبیثہ کے استیصال وابطال کے لئے کسی اور حربہ کی ضروریات نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے خانہ زندگی میں کہیں تو کفریات واختلافات کا ناہموار انبار ہے اور کہیں کذبات واتہامات کا ایک بدنما ڈھیر اور کہیں لغویات وخرافات کا ایک تودہ ریت تو پھر ایسے اسباب وسامان کے ہوتے ہوئے مرزائیت کے قتل کرنے کے لئے کسی اور طرف متوجہ ہونے کی کیا ضرورت ہے۔

صیاد نے لگائے تھے پھندے کہاں کہاں
سارے بچے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

جیسا کہ اس سے پہلے مرزا قادیانی کے چند کفریات واختلافات کو دو مستقل رسالوں کفریات مرزا، اختلافات مرزا کے نام سے شائع کر کے مرزائیت کی موت کا سامان مہیا کر چکا ہوں۔ ایسا ہی آج اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے ذخیرہ حیات میں سے چند ایسے کذبات واتہامات کو منظر عام پر لا رہا ہوں۔ جو مرزائیت کی تکفین وتدفین میں بہت کچھ سہولتیں بہم پہنچائیں گے اور مسلمانوں کو اس کے دام تزویر سے بچا سکیں گے۔

مگر اس سے پہلے کہ آپ مرزائیت کے سبز باغ کے تذبات و اتہامات کو ملاحظہ کریں
اس مسلمہ و مستند حقیقت کو بھی پیش نظر رکھیں کہ جھوٹ اور جھوٹ بولنے کی مذمت و برائی اس قدر
ظاہر ہے کہ ہر قوم ہر جماعت ہر مذہب ہر ملت کے افراد و انسان نے جھوٹ کو ایک بدترین لعنت
و بدترین معصیت کہا اور جھوٹ بولنے والے کو ملعون مردود بتایا ہے۔ چنانچہ مقدس اسلام نے بھی
مفتری و کاذب کو کافر و بے ایمان ملعون و مردود ذلیل و نامراد قرار دیا اور خصوصیت سے اس شخص کو
مغضوب و معتوب اور ابدی جہنمی دوزخی کہا ہے۔ جو اللہ و رسول پر افتراء کرے اور جھوٹی باتیں ان
کی جانب منسوب کرے۔ یہاں تک کہ مرزا قادیانی جن کی زبان و قلم جھوٹ کی گندگی میں آلودہ
ہے۔ وہ بھی اس کی مذمت میں تمام قوموں و ملتوں کی ہمنوائی کرتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ

۱۔ ”جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۳ خزائن ج ۱۷ ص ۵۶)

۲۔ ”جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔“

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۶ خزائن ج ۲۲ ص ۴۵۹)

۳۔ ”جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے۔“

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶ خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

۴۔ ”ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں
بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔“ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲ خزائن ج ۲۳ ص ۲۳۱)

۵۔ ”سچی بات تو یہ ہے کہ جب انسان جھوٹ بولنا روا رکھ لیتا ہے۔ تو حیا اور خدا کا خوف بھی
کم ہو جاتا ہے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۴۵ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۲)

۶۔ ”جھوٹ کے مردار کو کسی طرح نہ چھوڑنا یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا۔“

(انجام آتھم ص ۴۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۷۔ ”جھوٹے پر بغیر تعین کسی فریق کے لعنت کرنا کسی مذہب میں ناجائز نہیں نہ مسلمانوں میں نہ
عیسائیوں میں نہ یہودیوں میں۔“ (انجام آتھم ص ۳۱ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۸۔ ”دروغگو کو خدا تعالیٰ اسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴)

۹۔ ”جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔“ (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۳ خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۱)

۱۰۔ ”دروغ گو کا انجام ذلت ورسوائی ہے۔“ (حقیقت الوحی ص۲۳۱، خزائن ج۲۲ ص۲۵۴)

۱۱۔ ”جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔“

(نورالحق ص۱۰۳، خزائن ج۸ ص۱۴۰)

۱۲۔ ”ہم جھوٹے کو دنداں شکن جواب سے ملزم تو کر سکتے ہیں مگر اس کا منہ کیوں کر بند کریں اس کی پلید زبان پر کون سی تعلیل چڑھا دیں۔“ (انجام آتھم ص۴۸، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۱۳۔ ”واہب نے کہا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین یعنی جھوٹوں پر لعنت ہو میں نے (مرزا قادیانی نے) کہا کہ بے شک جھوٹوں پر لعنت وارد ہوگی۔“

(انجام آتھم ص۴۳، خزائن ج۱۱ ص ایضاً)

۱۴۔ ”خدا کی جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔“

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص۸، خزائن ج۱۷ ص۴۸)

۱۵۔ ”ہمارا ایمان ہے کہ خدا پر افترا کرنا پلید طبع لوگوں کا کام ہے۔“

(اربعین نمبر۳ ص۲۰ حاشیہ، خزائن ج۱۷ ص۴۰۶)

۱۶۔ ”خنزیر کی طرح جھوٹ کی نجاست کھائیں گے۔“

(ایام الصلح ص۴۱، خزائن ج۱۴ ص۳۲۸)

۱۷۔ ”جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو ہی۔“

(ازالہ اوہام ص۸۱۹، خزائن ج۳ ص۵۷۲)

۱۸۔ ”جھوٹ اور تلبیس کی راہ کو چھوڑ دو۔“ (نورالحق ج۲ ص۱۳، خزائن ج۸ ص۲۰۱)

۱۹۔ ”افسوس کہ یہ لوگ خدا سے نہیں ڈرتے انبار در انبار ان کے دامن میں جھوٹ کی نجاست ہے۔“ (اعجاز احمدی ص۱۱، خزائن ج۱۹ ص۱۱۸)

۲۰۔ ”اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۱۱، خزائن ج۲۱ ص۲۷۵)

ان حوالہ جات مذکورہ کے ساتھ اب مرزا قادیانی کے ان کذبات واتہامات کو ملاحظہ فرمائیں جو آپ کی زبان وقلم سے نکلے ہیں۔ تاکہ دعاوی مرزا کی حقیقت کو رابطل میں مدفون ہو جائے اور مرزائیت کے طلسمی جال کا کوئی تار باقی نہ رہ جائے۔

چڑا فلک کو بھی دل جلوں سے کام نہیں

جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

۵

کذباتِ مرزا

دروغ آدمی را کند شرمسار

دروغ آدمی را کند بے وقار

مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں جابجا احادیث صحیحہ، احادیث متواترہ، صحیح حدیثوں، روایت صحیحہ، آثار نبویہ کے پرشوکت الفاظ و قابل اعتبار دالے اس لئے پیش کئے ہیں تاکہ ان کی مصنوعی نبوت (نعوذ باللہ) کی عزت کی ساکھ قائم رہے اور سادہ لوح و ناواقف مسلمانوں کا طبقہ ان پرزور الفاظ سے جلد فریب ہو کر قادیانیت کی پرستش کرنے لگے۔ اس لئے کہ آپ نے جن مضامین کو احادیث صحیحہ و متواترہ کے حوالوں سے بیان کیا ہے۔ ان میں سے بعض مضامین تو صرف مرزا قادیانی ہی کے کشت زار دماغ کی پیداوار اور آپ ہی کے زائیدہ خیال ہیں۔ احادیث کی کتب معتبرہ میں ان کا نام و نشان تک نہیں اور بعض میں اس قدر رد و بدل و قطع برید کی گئی ہے کہ وہ تمام و کمال احادیث صحیحہ و متواترہ میں تو درکنار کسی ایک صحیح مرفوع حدیث میں بھی نہیں پائے جاتے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کو واضعین حدیث کے سربرآوردہ بزرگوں میں سے گننا اور ان کو حسب ارشاد نبی بشارت ناس کا مستحق کہنا کسی طرح سے ناجائز نہیں ہے۔ اگر عقیدت کے دام افتادہ و نمک خواران افتراء پردازیوں و اتہام سازیوں کو دیکھ کر بلبلا اٹھیں اور ان اتہامات و افترات کو صدق و صحت کے قالب میں ڈھالنے اور اپنے کرشن اوتار کو صادق و سچا ثابت کرنے کی سعی لاحاصل میں مصروف ہوں تو ان کے لئے سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ لفظ احادیث، حدیثوں، روایات، آثار کی جمع حالت اور اس کی صحت و تواتر کو پیش نظر رکھ کر مرزا قادیانی کے بیان کردہ مضامین کو تمام و کمال بغیر کسی ترمیم و تغییر کے سینکڑوں و ہزاروں ایسی صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں دکھلائیں۔ جو امام بخاریؒ کے شرائط پر ہوں۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک اس قسم کے قیود نہ صرف مسلم بلکہ آپ مخالفین سے اسی طرح کا مطالبہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

۱ ... "لفظ الایام سے صرف تین شخص ہی کیوں مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ جمع کا صیغہ تین سے زائد سینکڑوں ہزاروں پر دلالت کرتا ہے۔" (ایام الصلح ص ۹۲، خزائن ج۱۴ ص ایضاً)

۲ ... "کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ کوئی آسمان سے نازل ہوگا۔"

(حاشیہ حقیقت الوحی ص ۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲)

■...... "پس جو حدیث امام بخاری کی شرط کے مخالف ہو وہ قبول کے لائق نہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ ضمیمہ ص ۳۳ خزائن ج ۱۷ ص ۱۱۰)

■...... "اور مجھے کوئی ایسی ہی حدیث دکھلاؤ کہ جو صحیح ہو...... اور تواتر کی حد تک پہنچی ہو اور اس مقدار ثبوت تک پہنچ گئی ہو۔ جو عقل منفیہ یقین قطعی ہو جائے اور صرف ظن کی حد تک محدود نہ رہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۳۶ خزائن ج ۳ ص ۳۸۸)

اس لئے ہم کو بھی بساط مرزائیت کے شطرنجی مہروں سے ان قیود کے ساتھ اس طرح سے مطالبہ دلیل کا بجا طور پر حق ہے۔ لیکن مرزائیوں بلکہ مہدیوں کی قابل رحم و عاجزانہ حالت کو دیکھ کر سینکڑوں و ہزاروں احادیث کے مطالبہ سے چشم پوشی کرتے ہوئے اس امر کا مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ان مضامین مرزا کو [illegible] کم از کم تین ایسی صحیح مرفوع متصل متواتر حدیثوں میں جو امام بخاری کے شرائط کے موافق ہوں دکھلائیں اور اپنے مصنوعی نبی کی پیشانی سے کذب و افتراء کے داغ کو دور کریں۔

مہدیو! اگرچہ تم کو اپنے پیغمبر کے جھوٹ پر سچائی کے رنگ چڑھانے کے خوب کرتب یاد ہیں۔ لیکن اس مطالبہ سے پورا کرنے میں چھٹی کا دودھ اگل دو گے اور ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دو گے مگر یہ مطالبہ پورا نہیں ہو سکے گا۔ "ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا"

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں

لہٰذا ہم حضور ﷺ کی مشہور حدیث "من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار" (مشکوٰۃ ص ۳۲ کتاب العلم) کی رو سے مرزا قادیانی اور ان کی امت کو وعید جہنم کی خوشخبری سنانے پر مجبور ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱... "احادیث صحیحہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہو گا۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۰۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۹)

جھوٹ نمبر ۲..."اور بعض احادیث میں بھی آ چکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہو گا۔"

(نصرت الحق ص ۹۱ خزائن ج ۲۱ ص ۱۱۸)

جھوٹ نمبر ۳..."اور آثار نبویہ میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا۔ سو وہ بھی سب لکھا ہوا پورا ہوا۔"

(سراج منیر ص ۷۳ خزائن ج ۱۲ ص ۷۵)

جھوٹ نمبر ۴ " حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے اور کہیں گے کہ یہ کیا مسیح ہے اس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی ہے۔" (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۷۰ خزائن ج ۱۷ ص ۲۱۳ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۵ " لیکن ضرور تھا کہ قرآن کریم واحادیث کی وہ پیشگوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لئے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کرنے والا خیال کیا جائے گا۔"

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۷ خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۴)

ناظرین کرام! قرآن کریم میں اس قسم کا نہ کوئی مضمون ہے اور نہ کوئی پیشگوئی اس لئے لعنة الله علی الکاذبین پڑھ کر مرزا قادیانی کی روح کو ثواب پہنچا دیجئے۔

جھوٹ نمبر ۶ " اب واضح ہو کہ احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسیٰ اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔" (حقیقت الوحی ص ۳۹۰ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

جھوٹ نمبر ۷ " بہت سی حدیثوں سے ثابت ہو گیا ہے کہ بنی آدم کی عمر سات ہزار برس ہے اور آخری آدم (مرزا قادیانی) پہلے آدم کے طرز ظہور پر الف ششم کے آخر میں جو روز ششم کے حکم میں ہے۔ پیدا ہونے والا سو وہی ہے جو پیدا ہو گیا۔" (یعنی مرزا قادیانی)

(ازالہ اوہام ص ۲۹۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۲)

جھوٹ نمبر ۸ " مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے (مرزا قادیانی) کافر کہتے اور میرا نام دجال رکھتے کیونکہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہ فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو اس کو قتل کر ڈالتے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

جھوٹ نمبر ۹ " اگر حدیث کے بیان پر اعتقاد ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں۔ مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی خبر دی گئی ہے۔ خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی۔ ھذا خلیفة الله المهدی اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

(شہادۃ القرآن ص ۴۱ خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

بخاری شریف دنیا میں ایک کثیر مقدار میں شائع و موجود ہے۔ کیا ذرّیت مرزائیت کا کوئی سپوت اور اپنے روحانی باپ (مرزا قادیانی) کا کوئی لال ہے جو اس حدیث کو بخاری شریف میں دکھا کر مرزا قادیانی کو کاذبوں، مفتریوں، ملعونوں کی قطار سے نکال دے اور حق نمک بلکہ حق پدری ادا کرے۔ خصوصیت کے نمک خوار مولوی اللہ دتہ جالندھری ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنے آقا وسولی مرزا قادیانی کے ہر سفید جھوٹ کو سچ بنانے میں زمین وآسمان کے قلابے ملا دیتے ہیں اور لوگ کہتے ہیں کہ وہ اس فن کے استاد کامل اور بڑے مشاق ہیں۔ مگر مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کے سامنے وہ بھی عاجزانہ حالت کے ساتھ سرنگوں ہو گئے اور نہایت دبی زبان سے مرزا قادیانی کے اس جھوٹ کا ان الفاظ میں اقرار کرتے ہیں کہ ”بخاری کے حوالہ کا ذکر سبقت قلم ہے۔ اسے کذب قرار دینا ظلم ہے۔“ (تجلیات رحمانیہ ص ۸۵)

ایک وفادار نمک خوار سے یہی توقع ہے کہ وہ اپنے آقا کی غلط گوئی و کذب بیانی کو بالفاظ دیگر سبقت قلم کا نتیجہ قرار دے ورنہ اس کی صاف گوئی بے وفائی و نمک حرامی میں شمار کی جائے گی۔

بات وہ کہئے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لئے

جھوٹ نمبر ۱۰ ... ”اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں (یعنی چاند گرہن اور سورج گرہن) دو مرتبہ واقع ہوں گے۔“ (چشمہ معرفت ص ۳۱۴ حاشیہ خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۹)

جھوٹ نمبر ۱۱ ”ایک اور حدیث بھی مسیح ابن مریم کی فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی۔ تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آ جائے گی۔“

(ازالہ اوہام ص ۲۵۲ خزائن ج ۳ ص ۲۲۷)

جھوٹ نمبر ۱۲ ”ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔“ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹)

جھوٹ نمبر ۱۳ ”لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے۔“ (نشان آسمانی ص ۱۰ خزائن ج ۴ ص ۳۷۰)

جھوٹ نمبر۱۴..... ''اور اس میں ایک اور عظمت یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی بھی اس کے پورا ہونے سے پوری ہوگئی۔ کیونکہ آپ نے فرمایا تھا کہ عیسائیوں اور اہل اسلام میں آخری زمانہ میں ایک جھگڑا ہوگا۔ عیسائی کہیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور مسلمان کہیں گے کہ حق ہم میں ظاہر ہوا اس وقت عیسائیوں کے لئے شیطان آواز دے گا کہ حق آل عیسیٰ کے ساتھ ہے اور مسلمانوں کے لئے آسمان سے آواز آئے گی کہ حق آل محمد کے ساتھ ہے۔ سو یاد رہے کہ یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کی آتھم کے قصہ سے متعلق ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص۴۲ خزائن ج۱۱ص ۳۲۸،۳۲۷)

جھوٹ نمبر۱۵... ''پس حضرت رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا۔ یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔''

(نور الحق ج۲ص۹۹ خزائن ج۸ص ۲۰۹)

جھوٹ نمبر۱۶..... ''آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہئے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔'' (ریویو ج۶ نمبر۹ ص۳۶۵ بابت ستمبر ۱۹۰۷ء)

جھوٹ نمبر۱۷... ''اور جیسا کہ ایک اور حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے۔ اوّل اس ملک میں دوسرے امریکہ میں اور دونوں انہیں تاریخوں میں ہوا ہے۔ جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔'' (حقیقت الوحی ص۱۹۵ خزائن ج۲۲ص ۲۰۲)

جھوٹ نمبر۱۸... اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ''ما زنیٰ الزانی وھو مؤمن وماسرق سارق وھو مؤمن'' (حقیقت الوحی ص۱۶۵ خزائن ج۲۲ص ۱۶۹)

جھوٹ نمبر۱۹. ''ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے ملکوں کے انبیاء کی نسبت سوال کیا گیا تو آپ نے یہی فرمایا کہ ہر ایک ملک میں خدا تعالیٰ کے نبی گذرے ہیں اور فرمایا کہ: ''کان فی الھند نبیا اسود اللون اسمہ کاھنا'' یعنی ہند میں ایک نبی گذرا ہے جو سیاہ رنگ تھا اور نام اس کا کاہن تھا۔ یعنی کنہیا جس کو کرشن کہتے ہیں۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص۱۰ خزائن ج۲۳ص ۳۸۲)

نوٹ: گذشتہ زمانہ میں ملک کے اندر ایک ایسا گروہ بھی تھا جو اپنے اظہار تقویٰ واغراض کے لئے جھوٹی حدیثیں بنا کر لوگوں میں مشہور کیا کرتا اور کہتا کہ اس کو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ ایسے گروہ کو اسلامی دنیا میں واضعین حدیث کے برے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ان لوگوں کو آنحضرت ﷺ نے اپنے مشہور فرمان ''من کذب علی متعمدا فلیتبؤ

مقعدہ من النار" (مشکوٰۃ ص ۳۵ کتاب العلم) میں جہنم و دوزخ کی خوشخبری دی ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے اس فن وضع حدیث میں گذشتہ وضاعین کے بھی کان کتر لئے ہیں۔ کیونکہ مذکورہ بالا عربی عبارت جو حضور ﷺ کی جانب منسوب کی گئی ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کا وجود احادیث کے ذخیرہ میں نہیں ہے بلکہ از روئے اصول تو بھی یہ غلط ہے اس لئے یہ ایک جھوٹی بناوٹی مصنوعی حدیث ہے جس کو آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب کرنا آپ پر اتہام اور آپ کی توہین ہے۔ جس کی سزا دارین کی روسیاہی و سرنگونی کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو سکتی۔ اگر امت مرزائیہ کو اپنے آقا و مولیٰ مرزا قادیانی کی نگوساری و ذلت و خواری یکسر گوارا نہیں ہے۔ تو اپنی اولین و آخرین اور دلائل و براہین کو لے کر اٹھے اور اس کو حدیث صحیح ثابت کرے تا کہ مرزائیت کے بدنما داغ کی کچھ تو اشک شوئی ہو جائے۔

جھوٹ نمبر ۲۰ "اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے نبی ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ایک سو پچیس برس کی ہوئی ہے۔"

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۵)

جھوٹ نمبر ۲۱ "اور حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا ہی مسیح موعود تیرہویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔"

(ریویو نمبر ۱۱ ج ۲ ص ۴۳۳ بابت ماہ نومبر ۱۹۰۳ء)

جھوٹ نمبر ۲۲ "پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔"

(ضرورت الامام ص ۵، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۵)

نوٹ! جن نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں یہ مضمون لکھا ہوا ہے۔ اگر مرزائیت کے علمبرداران کا پتہ دے سکے تو ایک گرانقدر انعامی چیک خدمت کی جائے گی۔ نہیں تو جھوٹ کا ذاتی وجود ہونا ایک مسلم امر ہے۔

جھوٹ نمبر ۲۳ "قرآن نے میری گواہی دی ہے۔ رسول ﷺ نے میری گواہی دی ہے۔ پہلے نبیوں نے میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے کہ جو یہی زمانہ ہے اور قرآن نے بھی میرے آنے کا زمانہ متعین کر دیا ہے۔ جو یہی زمانہ ہے اور میرے لئے آسمان نے گواہی دی اور زمین نے بھی اور کوئی نبی نہیں جو میرے لئے گواہی نہیں دے چکا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۳۹)

تو مرزا قادیانی نے اس عبارت میں متعدد جھوٹ اگلے ہیں اور اپنی عزت و وقار کو ملیامیٹ کیا ہے۔ کیا کسی مرزائی میں ہمت ہے۔ جو قرآن و حدیث [illegible] اور تمام انبیاء علیہم السلام کی مذکورہ بالا شہادتیں کسی معتبر کتاب میں دکھلا سکے اور اپنے پیشوا کی خاک آلودہ عزت کو صاف کرے؟۔

جھوٹ نمبر ۲۴ ''اور میرا یہ بیان ہے کہ میرے تمام دعاوی قرآن کریم اور احادیث نبویہ اور اولیاء گذشتہ کی پیش گوئیوں سے ثابت ہیں۔'' (آئینہ کمالات ص ۳۵۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر ۲۵ ''خدا نے آدم کو چھٹے دن بروز جمعہ بوقت عصر پیدا کیا توریت اور قرآن اور احادیث سے بھی ثابت ہے۔''

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۹۵، خزائن ج ۱۷ ص ۲۸۱ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۲۶ ''احادیث سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے وقت عیسائی قوم کثرت سے دنیا میں پھیل جائے گی۔'' (حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۲)

جھوٹ نمبر ۲۷ ''دوسری طرف ایسی احادیث بھی ہیں جو یہ بتلاتی ہیں کہ مسیح موعود کے وقت میں تقریباً تمام زمین پر عیسائی سلطنت قوت اور شوکت رکھتی ہوگی۔''

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۳)

جھوٹ نمبر ۲۸ ''حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت میں ملک میں طاعون بھی پھوٹے گی۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۱، خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۷ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۲۹ ''چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی۔ جس میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا۔ اس لئے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگئی۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۰، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۴)

جھوٹ نمبر ۳۰ ''کبھی فاسق اور فاجر اور بدکار بھی سچی خواب دیکھ لیتا ہے۔ یہ سب روح القدس کا اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔''

(دافع الوساوس حاشیہ ص ۵۰، خزائن ج ۵ ص ۵۰)

جھوٹ نمبر ۳۱ ''سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث نبویہ پکار پکار کر کہتی ہیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴۰، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! صدہا اولیاء کے وہ شہادت آمیز الہامات اور احادیث نبویہ کی پکار کو ہم بھی سننا چاہتے ہیں۔ نیز ان سینکڑوں اولیاء کے اسماء گرامی اور ان کے الہامات جن کتابوں میں مندرج ہوں اس کی زیارت کے لئے ہماری آنکھیں بے چین ہیں۔ دیکھئے قادیانیت کا کون فرزند سعید ہے جو اس خدمت سے اپنے روحانی باپ کا حق ادا کرتا ہے؟۔

جھوٹ نمبر۳۳..... ''اور آپ سے پوچھا گیا کہ کیا زبان فارسی میں بھی خدا نے کلام کیا ہے۔ تو فرمایا کہ ہاں خدا کا کلام زبان پارسی میں بھی اترا ہے۔'' جیسا کہ وہ اس زبان میں فرماتا ہے۔ ''این مشت خاک را گرنہ بخشم چہ کنم''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۱ خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۹)

نور! احادیث کی کن کتابوں میں یہ ارشاد نبوی ہے شرائط مذکورہ کے موافق اس کو ثابت کرو۔ نیز یہ بتاؤ کہ یہ الہام کس پر اترا تھا۔ حالانکہ ''اصول مرزا'' کی بناء پر الہام کا غیر زبان میں اترنا غیر معقول اور بیہودہ امر ہے۔ جس سے اس ''دروغ'' کی اور تحقیق ہو جاتی ہے۔ فرماتے ہیں کہ: ''یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو اور کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔''

(چشمہ معرفت ص ۲۰۹ خزائن ج ۲۳ ص ۲۱۸)

جھوٹ نمبر۳۴. ''ایسا ہی احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ آدم سے لے کر اخیر تک دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸ خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۵)

جھوٹ نمبر۳۴.. ''حالانکہ بالاتفاق تمام احادیث کے رو سے عمر دنیا کل سات ہزار برس قرار پایا تھا... جبکہ احادیث صحیحہ متواترہ کے رو سے عمر دنیا یعنی حضرت آدم سے لے کر اخیر تک سات ہزار برس قرار پائی تھی۔''

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۹۳ خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۷،۲۴۸)

جھوٹ نمبر۳۵..... ''امر واقعی اور صحیح یہی ہے کہ بعثت نبی ہزار ششم کے آخر میں ہے۔ جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق کو اہی دے رہی ہیں۔''

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۹۴ خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۳)

جھوٹ نمبر۳۶. ''لیکن پھر بھی جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے۔ جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ایک سو بیس برس عمر لکھی ہے۔''

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸ خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵)

جھوٹ نمبر ۴۹ ... ''میں وہ شخص ہوں جو عین وقت پر ظاہر ہوا جس کے لئے آسمان پر رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو قرآن اور حدیث اور انجیل اور دوسرے نبیوں کی خبروں کے مطابق گرہن لگا اور میں وہ شخص ہوں جس کے زمانہ میں تمام نبیوں کی خبر اور قرآن شریف کی خبر کے موافق اس ملک میں خارق عادت طور پر طاعون پھیل گئی اور میں وہ شخص ہوں جو حدیث صحیح کے مطابق اس زمانہ میں حج سے روکا گیا۔''

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳۰ خزائن ج ۲۰ ص ۳۶،۳۵)

نوٹ! احادیث صحیحہ کے ساتھ قرآن کریم انجیل اور بعد صحف انبیاء واخبار قرآنی کو بھی پیش نظر رکھا جائے۔

جھوٹ نمبر ۵۰ ... ''اور ممکن ہے کہ شیطان نے حضرت مسیح کے دل میں اس قسم کے خفیف وسوسہ ڈالنے کا ارادہ کیا ہو اور انہوں نے قوت نبوت سے اس وسوسہ کو دفع کر دیا ہو اور ہمیں یہ کہنا اس مجبوری سے پڑا ہے کہ یہ قصہ صرف انجیلوں ہی میں نہیں ہے بلکہ ہماری احادیث صحیحہ میں بھی ہے۔''

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۹)

جھوٹ نمبر ۵۱ ... ''ایسا ہی احادیث میں بھی بیان فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔'' (کتاب البریہ حاشیہ ص ۲۴۲،۲۴۳ خزائن ج ۱۳ ص ۲۷۶،۲۷۵)

نوٹ! اول تو حدیث ہی موضوع ہے (دیکھو میزان الاعتدال ج ۲ ص ۱۴۰) دوسرے مغالطہ دہی اور دروغگوئی کی بدترین مثال اور کم علمی و جہالت کی مکروہ تصویر ہے۔ اس لئے کہ اس موضوع و ضعیف روایت میں ''کدعہ'' ''کدیہ'' ''قدعہ'' اور ''کدیہ'' بلکہ لفظ ''کرعہ'' ہے۔ جس کو مرزائیت کے مجدد کی جدت طراز طبع نے کدعہ کو مخفف قادیان بنا کر اپنا الو سیدھا کرنا چاہا ہے۔

جھوٹ نمبر ۵۲ ... ''احادیث صحیحہ سے ثابت ہے کہ مسیح نے مختلف ملکوں کی (بعد واقعہ صلیب) بہت سیاحت کی ہے۔ لیکن جب کہا جائے کہ وہ کشمیر میں بھی گئے تھے تو اس سے انکار کرتے ہیں۔ حالانکہ جس حالت میں انہوں نے مان لیا کہ حضرت مسیح نے اپنی نبوت کے ہی زمانہ میں بہت سے ملکوں کی سیاحت بھی کی تو کیا وجہ کہ کشمیر جانا ان پر حرام تھا۔''

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۱۴ خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۲)

جھوٹ نمبر ۵۳ ... ''اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں (قادیان) کا نام موجود ہے۔''

(ریویو ج ۲ نمبر ۱۰، بابت ماہ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۲۳۷)

جھوٹ نمبر۵۴۔ ’’آیا این اللہ ربراہین دراثبات دعاوی من کفایت نمیکنند کہ قرآن کریم جمیع قرائن وعلامات رامذکورساختہ بلکہ نام مرانیز بیان نمودہ ودراحادیث ازایراد لفظ کدہ نام قرئیہ من (قادیان) درج فرمودہ ودردیگر احادیث مسطوراست کہ مقام این مسیح موعود (مرزاقادیانی) برسر قرن چہار دھم خواھد بود۔‘‘

(تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

جھوٹ نمبر۵۵۔۔۔ ’’بلکہ دراحادیث صحیحہ مسطوراست کہ مسیح موعود درھند مبعوث خواھد گردید۔‘‘ (تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

جھوٹ نمبر۵۶۔ ’’اور بعض (احادیث) بتاتی ہیں کہ مسیح حکم عدل امام اور خلیفۃ اللہ ہوکر آئے گا اور سب معاملہ اس کے اختیار میں ہوگا اور بجز اس وحی کے جو چالیس برس تک ہوتی رہے گی اور کسی کا اتباع نہ کرے گا اور اسی وحی سے قرآن کریم کے بعض احکام منسوخ کردے گا اور کچھ زیادہ کرے گا۔‘‘ (حمامۃ البشریٰ حاشیہ ص۲۲، خزائن ج۷ ص۲۰۲)

نوٹ: جن احادیث میں یہ تمام مضمون مذکور ہے ذرّیات کو شرائط مذکورہ کے مطابق بیان کرو تو ایک سو مثالی بطور شکریہ حاصل کرو۔

جھوٹ نمبر۵۷۔۔۔ ’’حدیثوں سے صاف طور پر یہ بات نکلتی ہے کہ آخری زمانہ میں آنحضرت ﷺ بھی دنیا میں ظاہر ہوں گے۔‘‘ (نزول المسیح حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۸ ص۳۸۲)

جھوٹ نمبر۵۸۔ ’’ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسیٰ علیہ السلام وعیسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔‘‘ (ایام الصلح ص۱۴۶، خزائن ج۱۴ ص۳۹۳)

نوٹ: حدیث کی کسی مستند کتاب میں لفظ عیسیٰ علیہ السلام کی زیادتی کے ساتھ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ حدیث کی تخریج وسند کتابوں اور صحیح مرفوع متصل حدیثوں میں بلا زیادتی لفظ عیسیٰ علیہ السلام یہ الفاظ ہیں۔ ’’لوکان موسیٰ حیاً ماوسعہ الا اتباعی‘‘ (دیکھو مسند احمد ج۳ ص۳۸۷، مشکوٰۃ ص۳۰، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، مرقاۃ ج۱ ص۱۹۸، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، عمدۃ القاری ج۱۲ ص۴۹) اس لئے اس دروغ میں مرزا قادیانی کی خود غرضی ومطلب پرستی کے ساتھ آپ کی کم علمی وجہالت بھی روشن ہے۔

جھوٹ نمبر۵۹۔۔۔ ’’اے عزیز تم نے وہ وقت پایا ہے جس کی بشارت تمام نبیوں نے دی ہے اور اس شخص (مرزا قادیانی) کو تم نے دیکھ لیا۔ جس کے دیکھنے کے لئے بہت سے پیغمبروں نے بھی خواہش کی تھی۔‘‘ (اربعین نمبر۴ ص۱۳، خزائن ج۱۷ ص۴۴۲)

نوٹ! جن بہت سے پیغمبروں نے مرزا قادیانی کی زیارت کی تمنا ظاہر کی ہے اور جن تمام نبیوں نے مرزا قادیانی کے زمانہ اور وقت کی بشارت دی ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ ساتھ یہ بتایا جائے کہ وہ تمنائیں و بشارتیں کس صحیفہ و کتاب میں ہیں؟۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ اپنے پیغمبر کو اس امر میں ضرور سچا ثابت کرے گی۔ ورنہ پھر ہماری طرف سے "لعنت اللہ علی الکاذبین" کا ابدی تحفہ قبول کرے۔

جھوٹ نمبر ۱۰: "ہاں میں (مرزا قادیانی) وہی ہوں جس کا سارے نبیوں کی زبان پر وعدہ ہوا اور پھر خدا نے ان کی معرفت بڑھانے کے لئے منہاج نبوت پر اس قدر نشانات ظاہر کئے کہ لاکھوں انسان ان کے گواہ ہیں۔" (فتاوی احمدیہ ج ا ص ۵۵)

نوٹ! جن سارے نبیوں کے زبانی وعدہ پر مرزا قادیانی تشریف فرما عالم ہوئے ہیں وہ وعدہ کس کتاب میں ہے اور کیا ہے۔ اگر مرزائیت اپنے نبی کی لاج رکھنا چاہتی ہے تو فوراً سارے نبیوں کے زبانی وعدہ کو منصۂ شہود پر لائے۔

دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

جھوٹ نمبر ۱۱: "میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے (مرزا قادیانی) مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کرائے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۴، خزائن ج ۲۰ ص ۶۴)

نوٹ! کیا ان تمام نبیوں کی وہ خبریں جو مرزا قادیانی کی آمد و صداقت کے متعلق ہیں کسی صحیح کتاب میں مع حوالہ عبارت دکھلائی جا سکتی ہیں۔ غلط ہے! اگر کچھ ہمت ہو تو اٹھو اور اپنے رسول کی عزت و آبرو بچالو۔

جھوٹ نمبر ۱۲: "صاحب تفسیر (تفسیر ثنائی) لکھتا ہے کہ ابوہریرہؓ فہم قرآن میں ناقص تھا اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابوہریرہؓ نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت و فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔" (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۴۱۰)

نوٹ! اگر اس تفسیر ثنائی سے مراد مرزا قادیانی کے تحت جان حریف مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری ہیں۔ تو یہ ایک ابجازی جھوٹ ہے اور اگر اس سے مراد تفسیر مظہری کے مصنف قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی ہے۔ تو یہ کراماتی جھوٹ ہے۔ بہر حال دونوں صورتوں میں یہ ایسا جھوٹ جو کبھی زور بلاغت کے سہارے سے ثابت نہیں ہو سکتا۔

جھوٹ نمبر ۱۳ "انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی ہے کہ وہ (مرزا قادیانی) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز پنجاب میں ہوگا۔"
(اربعین نمبر ۲ ص ۲۳ خزائن ج ۱۷ ص ۳۷۱)

نوٹ! جن گذشتہ نبیوں کے کشوف نے مرزا قادیانی کے زمانہ پیدائش کو چودھویں صدی کے سر اور جائے پیدائش کو پنجاب مقرر کر کے قطعی مہر لگادی ہے۔ مقدور ہو! اگر کچھ ایمانی غیرت کی جھلک موجود ہے تو ان انبیاء علیہم السلام گذشتہ کے کشوف مذکورہ کو منظر عام پر لا کر اپنے گرو کو سرنگونی و ذلت و خواری سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر ۱۴ "خدا کی تمام کتابوں میں خبر دی گئی تھی کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پھیلے گی اور حج روکا جائے گا اور ذوالسنین ستارہ نکلے گا اور ساتویں ہزار کے سر پر وہ موعود ظاہر ہوگا۔"
(اعجاز احمدی ص ۲ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸)

مرزائیو! خدا کی تمام کتابوں سے اس مضمون کو ثابت کر کے اپنے حضرت صاحب کے دامن سے کذب و دروغ کی نجاست دور کرو۔ نہیں تو "خدا کی لعنت ہے ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔"
(اعجاز احمدی ص ۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

جھوٹ نمبر ۱۵ "تمام نبیوں کی کتابوں سے اور ایسا ہی قرآن کریم سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے آدم سے لے کر آخیر تک تمام دنیا کی عمر سات ہزار برس رکھی ہے۔"
(لیکچر سیالکوٹ ص ۹ خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۷)

نوٹ! تمام نبیوں کی جن کتابوں اور قرآن کریم کی آیتوں میں یہ مضمون موجود ہے اس کی صحیح عبارت مستند طریق سے پیش کر کے مرزا جی کی پیشانی سے اس اتہام کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ نمبر ۱۶ "یہ ثابت ہے ہزار ہفتم اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے۔"
(لیکچر سیالکوٹ ص ۷ خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۸)

نوٹ! تمام نبیوں کی اس شہادت کو جن آسمانی و صحیفوں کتابوں میں درج ہے۔ مع حوالہ صفحہ و کتاب و عبارت مدلل طور پر پیش کیا جائے۔

جھوٹ نمبر ۱۷ "غرض یہ تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا۔"
(لیکچر سیالکوٹ ص ۸ خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

نوٹ! تمام نبیوں کی یہ متفق علیہ تعلیم جن آسمانی کتابوں میں درج ہو ان کے نام و عبارت کی زیارت کے ہم بھی مشتاق ہیں۔ ورنہ کاذبوں، مفتریوں پر بے شمار لعنت۔

جھوٹ نمبر ۶۸ ... "الغرض میری سچائی پر یہ ایک دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں۔" (لیکچر سیالکوٹ ص ۸، خزائن ج ۲۰ ص ۲۰۹)

نوٹ! مرزا قادیانی جن نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی اور مقرر کردہ ہزار جن کتابوں و صحیفوں میں تحریر ہو اس کو بیان کر دیں۔ تو افتراء علی الانبیاء علیہم السلام کی سزا جہنم کے سوا اور کیا ہو سکتی ہے؟۔

جھوٹ نمبر ۶۹ ... "سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہوگی اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے۔ چونکہ مسیح ایک سرد ملک کے آدمی تھے۔ اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً بصرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا اور چونکہ وہ ملک بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل کر لی ہوگی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے۔ کیا عجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کی اولاد ہوں۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۷۰، خزائن ج ۱۵ ص ۷۰)

نوٹ! مرزا قادیانی نے اس عبارت میں ایسے صاف و صریح دس جھوٹ پیٹ بھر کر اگلے ہیں کہ دنیا کے کاذب و مفتری بھی اس کو دیکھ کر متحیر و ششدر ہیں۔ کیا مرزائیت ان امور بالا میں اپنے "مرشد اعظم" کو راست باز ثابت کرنے کی روادار ہے؟

جھوٹ نمبر ۷۰ ... "اور ان کی (یعنی اہل کشمیر کی) پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ جس کو قریباً انیس سو برس آئے ہوئے گذر گئے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰)

نوٹ! یہ بھی مرزا قادیانی کا طبع زاد افسانہ ہے جس کی تمام تر بنیاد کذب و افتراء پر ہے۔ اس لئے اگر قادیانیت اپنے رہنما اکبر کی صداقت کو نمایاں کرنا چاہتی ہے۔ تو اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں کے نام و عبارت سے ملک کو روشناس کرائے ورنہ پھر وہی تحفہ پیش خدمت کیا جائے گا۔ جو قدرت نے کاذبوں و مفتریوں کے لئے مخصوص کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۷۱ ... "اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام میں دو ایسی باتیں جمع ہوئی ہیں کہ کسی دوسرے نبی میں وہ دونوں جمع نہیں ہوئیں۔ ایک یہ کہ

انہوں نے کاٹل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس برس زندہ رہے۔ دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی اس لئے نبی سیاح کہلائے۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۵۵ خزائن ج ۱۵ ص ۵۵)

نور! یہ بھی مرزا قادیانی کا ایک سفید مگر اعجازی جھوٹ ہے۔ اگر غلام احمد قادیانی اپنے پیغمبر کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتی ہے تو فی الفور اسلام کے تمام فرقوں کی کتب معتبرہ سے ان دو مسلم و متفق علیہ باتوں کو پیش کرے ورنہ "کاذب و مفتری کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔"

(ملخصاً حقیقت الوحی ص ۲۴۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۵۳)

جھوٹ نمبر ۲۷... "غرض تمام صحابہ کا اجماع حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر تھا۔ بلکہ انبیاء علیہم السلام کی موت پر اجماع ہو گیا تھا ... اس اجماع کی وجہ سے تمام صحابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔" (حقیقت الوحی ص ۳۵ خزائن ج ۲۲ ص ۳۷)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا اعجازی جھوٹ ہے کہ اگر مرزائیت کے اولین و آخرین بھی جمع ہو کر ایڑی چوٹی کا زور صرف کر دیں۔ لیکن اس کو کہ تمام صحابہ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت پر اجماع تھا اور تمام صحابہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت کے قائل تھے۔ ہرگز ہرگز نہیں ثابت کر سکتے اس لئے مفتری و کاذب پر خدا و رسول ﷺ اور تمام مسلمانوں کی ابدی لعنت ہو اور لطف یہ کہ مرزا قادیانی نے اپنے اس بے نظیر جھوٹ کو اپنی متعدد تصانیف "ضمیمہ حقیقت الوحی الاستفتاء ص ۴۳، خزائن ج ۲۲ ص ۶۶۵، تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۹، ۳۶، ۵۷، خزائن ج ۱۷ ص ۹۵، ۱۴۳، ۱۸۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۸ خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۵، براہین احمدیہ ص ۲۰۹، ۳۰۳، نصرۃ الحق ص ۳۳، خزائن ج ۲۱ ص ۵۵" میں بیان کیا ہے جو مستقل کئی ایک جھوٹ شمار کئے جا سکتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۲۸... "عرب اور عجم کے ایڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیشگوئی کا ظہور ہے۔ جو قرآن و حدیث میں ان لفظوں سے بیان کی گئی تھی۔ جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت کا یہ نشان ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۲ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴۰ خزائن ج ۱۷ ص ۱۴۴، تحفہ گولڑویہ ص ۳۴ خزائن ج ۱۷ ص ۱۱۳)

نور! کتاب اعجاز احمدی ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے لیکن اس وقت سے لے کر آج تک مکہ و مدینہ کے درمیان ریل کی تیاری تو درکنار پیمائش بھی نہیں ہوئی۔ لیکن مرزا قادیانی کا الہامی کذب ملاحظہ فرمانے کہ لکھتے ہیں "مدینہ اور مکہ کے درمیان ریل تیار ہو رہی ہے۔" اس سلسلہ میں ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے مرزا قادیانی کے چند تضیرات لطائف پیش خدمت کئے جاتے ہیں۔ امید کہ مرزا قادیانی کو قوت حافظہ اور عمدگی دماغ کی داد دیں گے۔

۱..... ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۸، خزائن ج ۱۷ ص ۴۸ مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں لکھتے ہیں کہ "مکہ و مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے۔" اور تحفہ گولڑویہ ص ۷۴، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۵ کے حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ:

۲..... "اب تو دمشق سے مکہ معظمہ تک ریل بھی تیار ہو رہی ہے۔" اور "ص ۱۶۲، خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۵" میں ہے۔

۳..... "نئی سواری (ریل) کا استعمال اگرچہ بلاد اسلامیہ میں قریباً سو برس سے عمل میں آ رہا ہے۔"

۴..... "یہ خاص طور پر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کی ریل تیار ہو جانے سے پوری ہو جائے گی اور اس صفحہ میں ہے۔" وہ ریل جو دمشق سے شروع ہو کر مدینہ میں آئے گی۔ وہی مکہ معظمہ میں آئے گی۔" اور اسی صفحہ میں چند سطروں کے بعد یہ لکھتے ہیں۔

۵..... "چنانچہ یہ کام بڑی سرعت سے ہو رہا ہے اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑا مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جائے۔" اور چشمہ معرفت حاشیہ ص ۳، خزائن ج ۲۳ ص ۸۳ میں جو مرزا قادیانی کے انتقال کرنے سے چھ روز پیشتر ۲۰ مئی ۱۹۰۸ء میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھتے ہیں۔

۶..... "جب مکہ اور مدینہ میں اونٹ چھوڑ کر ریل کی سواری شروع ہو جائے گی۔" حالانکہ آپ ۱۹۰۲ء ہی میں مکہ و مدینہ کے درمیان ریل جاری کر چکے ہیں اور یہاں ۱۹۰۸ء تک بھی اس کا اجراء نہیں ہوا۔ یہ اعجازی کرامت نہیں ہے تو اور کیا ہے اور اسی کتاب کے ص ۲۰۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۲۱، ۲۲۲ میں ہے۔

۷..... "ان دنوں یہ کوشش ہو رہی ہے کہ ایک سال تک مکہ اور مدینہ میں ریل جاری کر دی جائے۔" اور اربعین نمبر ۳ ص ۷، خزائن ج ۱۷ ص ۵ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ جو چشمہ معرفت سے تقریباً آٹھ سال پیشتر شائع ہو چکی ہے کہ:

۸..... "ابھی مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے لوگوں کے لئے ایک بھاری نشان ظاہر ہوا ہے..... پس یہ کس قدر بھاری پیش گوئی ہے جو مسیح کے زمانہ کے لئے اور مسیح موعود کے ظہور کے لئے بطور علامت تھی۔ جو ریل کی تیاری سے پوری ہو گئی۔" اور اسی کتاب اربعین نمبر ۴ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۹ میں فرماتے ہیں کہ:

۶... "مکہ اور مدینہ میں بڑی سرگرمی سے ریل تیار ہو رہی ہے۔"

اب تو ان اقوال سے کوئی ایک بھی قول پورا ہوا؟

جھوٹ نمبر ۴۷... "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔" (چشمہ مسیحی ص ۱۱، خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

تو مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جس کذب بیانی و دروغ گوئی سے توہین کی ہے۔ اس کے ثبوت میں مرزا قادیانی کی تصنیفات کا حرف حرف شاہد ہے اور اس مقولہ مذکورہ کے دروغ بے فروغ ہونے پر خود مرزا قادیانی کی دوسری تحریر شہادت دے رہی ہے۔ لکھتے ہیں کہ: "ہم نہیں کہہ سکتے کہ نعوذ باللہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اخلاق فاضلہ سے بے بہرہ تھے۔" (ضرورۃ الامام ص ۷، خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۸)

مرزائیو! مرزا قادیانی کے ان دونوں مختلف قولوں میں سے ایک یقینی طور پر جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ تمہارے پیشوا کہتے ہیں: "دروغگو ہونے پر اختلاف و تناقض بھی شاہد ہے۔" (انجام آتھم ص ۱۰، خزائن ج ۱۱ ص ۹) اور "تناقض سے لازم آتا ہے کہ دو متناقض باتوں میں سے ایک جھوٹی ہو یا غلط ہو۔" (چشمہ معرفت ص ۱۸۸، خزائن ج ۲۳ ص ۱۹۶) سچ ہے دروغ گو را حافظہ نباشد۔ اسی وجہ سے مرزا قادیانی نے اپنے متعلق فرمایا ہے: "حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔" (نسیم دعوت حاشیہ ص ۷۰، خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۴، ریویو ج ۲ نمبر ۴ ص ۱۵۱ حاشیہ اپریل ۱۹۰۳ء)

جھوٹ نمبر ۴۸... "یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہوگیا تھا۔" (حاشیہ ست بچن ص ۱۷۱، خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵)

تو مرزا قادیانی نے "توضیح مرام ص ۳، خزائن ج ۳ ص ۵۲، دافع البلاء ملحقہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۳، خزائن ج ۱۷ ص ۲۳، حقیقت الوحی ص ۸، خزائن ج ۲۲ ص ۳۰، نصرۃ الحق ص ۳۰، خزائن ج ۲۱ ص ۴۳، ص ۱۲۴، خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۹، انجام آتھم ص ۴۱، خزائن ج ۱۱ ص ایضاً" میں یہ تسلیم کیا ہے کہ یسوع، عیسیٰ، مسیح ابن مریم دراصل ایک ہی ہیں۔ اس لئے اس عبارت کے یہ معنی ہوئے کہ معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مرگی کے باعث دیوانے تھے۔ جو سراسر جھوٹ اور بدترین گستاخی ہے۔ مرزائیو! کیا ایک سچا نبی مرگی و دماغی امراض میں مبتلا ہوکر شرعی و عقلی حیثیت سے نبوت کے فرائض انجام دے سکتا ہے؟ دلائل قطعیہ اور واقعات سے ثبوت پیش کرو نہیں تو اللہ کی لعنت کاذب و مفتری پر۔

جھوٹ نمبر ۱۷:۔ "مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے۔ لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۳۹۰ خزائن ج ۲۲ ص ۴۰۶)

نور! حضرت مجدد صاحبؒ کی عبارت مذکورہ میں مرزا قادیانی نے جس خیانت مجرمانہ وجہ اغماض جرأت سے کام لیا ہے اس پر قیامت تک علمی دنیا لعنت ونفرت کا وظیفہ پڑھ کر مرزا قادیانی کی روح کو ایصال ثواب کرے گی۔ کیا کوئی قادیانی جرأت کر سکتا ہے کہ محولہ عبارت مکتوبات امام ربانی میں دکھلا کر اپنے پیشوا کو خائنوں وکذابوں کی قطار سے علیحدہ کر دے۔

جھوٹ نمبر ۷۷:۔ "بٹالوی صاحب کا رئیس المتکبرین ہونا صرف میرا ہی خیال نہیں بلکہ کثیر گروہ مسلمانوں کا اس پر شہادت دے رہا ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۹ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب ان لوگوں میں سے ہیں جو مرزائیت کے شجرہ خبیثہ کے پھلنے وپھولنے میں ایک حد تک مانع رہے۔ اس لئے مرزائیت کے پیغمبر کے لئے یہ ضروری تھا کہ ان کو رئیس المتکبرین کہہ کر مسلمانوں کے ایک کثیر گروہ کے ذمہ جھوٹی شہادت کا الزام لگائے۔ کیا مرزائیت اپنے پیغمبر اعظم کو راست باز ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کے کثیر گروہ کی ان شہادتوں کو منظر عام پر لانے گی۔ جن کا ذکر مرزا قادیانی نے کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۷۸:۔ "مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو) پیدائش میں بھی اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔"

(حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۰۰ خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۲)

نور! مرزا قادیانی کا حضرت مریم صدیقہؑ کی طہارت وعصمت پر کس قدر گھناؤنا اور گندہ اتہام ہے کہ انسان اس کے تصور سے بھی کانپ اٹھتا ہے۔ آہ وہ صدیقہ وطاہرہ جس کی پاکدامنی وعفت شعاری پر قرآن کریم نے شہادت دی ہے۔ آج اس فرقہ ملعونہ کے قائد اعظم کے ہاتھوں معاذ اللہ داغدار ہو رہی ہے۔ تفو اے چرخ گردوں تفو! مسلمانو! کیا اب بھی تم کو مرزائیت کے ایمان واسلام میں شک وشبہ کی گنجائش باقی رہ جاتی ہے۔ مرزا قادیانی ایک "پیغمبر کہلا کر یہ افترا اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کر کے بدن کانپتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۲، ۱۱۳ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸)

جھوٹ نمبر ۹۷ "دوسری گواہی اس حدیث (ان لمھدینا آیتین) کے صحیح اور مرفوع متصل ہونے پر آیت "فلا یظھر علیٰ غیبه احد الا من ارتضیٰ من رسول" میں ہے کیونکہ یہ آیت علم غیب صحیح اور صاف کا رسولوں پر حصر کرتی ہے۔ جس سے بالضرورت متعین ہوتا ہے کہ ان لمھدینا کی حدیث بلاشبہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے۔"

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹ خزائن ج ۱۷ ص ۱۳۵، حاشیہ حقیقت الوحی ص ۱۹۶ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۲)

نوٹ! مرزا قادیانی نے بڑی جرأت داشتہ جرأت کے ساتھ ایک غیر مرفوع روایت بلکہ قول کو مرفوع متصل حدیث قرار دے کر سراسر کذب و افتراء کا ارتکاب کیا۔ اس لئے کہ خود ہی اس روایت کو مجروح وغلط کہتے ہیں کہ:

الف... "مہدی کی حدیثوں کا یہ حال ہے کہ کوئی بھی جرح سے خالی نہیں اور کسی کو صحیح حدیث نہیں کہہ سکتے۔"

(حاشیہ حقیقت الوحی ص ۲۰۸ خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۷)

ب... "میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں۔ تمام مجروح ومخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے۔ کسی اور میں ایسا نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۵ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

پس یہ مرزا قادیانی کا ان لمھدینا آیتین کو حدیث مرفوع متصل قرار دینا کذب وافتراء کی بدترین مثال ہے۔ لہذا اطعمدیو! اگر اپنے پیشوا اکبر کو جہنم کے انگاروں سے بچانا چاہتے ہو تو اس کو حدیث مرفوع متصل ثابت کرو۔ مگر پھر بھی مرزا قادیانی کا دامن کذب کی آلودگی سے صاف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ پھر اس کو مخدوش ومجروح وغیر صحیح کہنا جھوٹ ہوگا۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را مے شناسم

جھوٹ نمبر ۹۸ "اور یہ روایتیں (حضرت مسیح کے ایک سو بیس برس زندہ رہنے اور دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کرنے کی) نہ صرف حدیث کی معتبر اور قدیم کتابوں میں لکھی ہیں۔ بلکہ تمام مسلمانوں کے فرقوں میں اس تواتر سے مشہور ہیں کہ اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔"

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۶ خزائن ج ۱۵ ص ۵۶)

نوٹ! ایسی روایتیں حدیث کی جن معتبر وقدیم کتابوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ ان کے نام وعبارت کے اظہار کی ضرورت ہے اور یہ روایتیں جو تمام مسلمانوں کے فرقوں میں درجہ تواتر وشہرت حاصل کر چکی ہیں۔ ان کی شہرت وتواتر کو تمام اسلامی فرقوں کی کتب معتبرہ سے ثابت کرو۔ ورنہ "لعنة الله علی الکاذبین"

جھوٹ نمبر ۸۱..... "قرآن اور توریت سے ثابت ہے کہ آدم بطور توام پیدا ہوا تھا۔"

(ضمیمہ تریاق القلوب ص ۱۶۰ خزائن ج ۱۵ ص ۴۸۳)

نوٹ! کیا مرزائیت کے کسی لال میں یہ ہمت ہے کہ قرآن کریم کی کسی آیت سے آدم علیہ السلام کا توام (جوڑا) پیدا ہونا دکھلا کر اپنے مہا گرو کی دروغ گوئی کا قفل توڑ دے۔

جھوٹ نمبر ۸۲..... "یہ وہ حدیث ہے۔ (نواس بن سمعان کی) جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۲۲۰، خزائن ج ۳ ص ۲۰۹، ۲۱۰)

نوٹ! مرزا قادیانی کا امام بخاری پر یہ اتہام ہے کہ امام موصوف نے اس حدیث کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ دی ہے کیوں کہ امام بخاری نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میں اس کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ رہا ہوں۔ ورنہ مرزائیت کا پیدا کیا فرض ہے کہ مرزا قادیانی کو اس امر میں سچا ثابت کرے۔

جھوٹ نمبر ۸۳..... "یہ بھی یاد رہے کہ قرآن کریم میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی۔ بلکہ حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی انجیل میں خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔" (کشتی نوح ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۵)

مرزائیو! اگر کچھ ہمت ہے تو اس مضمون کو قرآن کریم کی کسی آیت میں دکھلاؤ اور اپنے پیشوائے اعظم کے چہرہ سے اس جھوٹ کی سیاہی کو دور کرو۔

جھوٹ نمبر ۸۴..... "یہ تمام دنیا کا مانا ہوا مسئلہ اور اہل اسلام اور نصاریٰ و یہود کا متفق علیہ عقیدہ ہے کہ وعید یعنی عذاب کی پیش گوئی بغیر شرط توبہ اور استغفار اور خوف کے بھی ٹل سکتی ہے۔"

(تحفہ غزنویہ ص ۵، خزائن ج ۱۵ ص ۵۳۵)

نوٹ! اس متفق علیہ عقیدہ کی مجھے بھی تلاش ہے۔ امید ہے مرزائیت اس کا پورا پتہ بتا کر اپنے گرو جی کا حق نمک ادا کرے گی۔

جھوٹ نمبر ۸۵..... الف۔ "ہمارے نبی کریم ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹)

ب..... "تاریخ دان لوگ جانتے ہیں کہ آپ کے گھر میں گیارہ لڑکے پیدا ہوئے تھے اور سب کے سب فوت ہو گئے تھے اور آپ نے ہر ایک لڑکے کی وفات کے وقت یہی کہا تھا کہ مجھے اس سے کچھ تعلق نہیں میں خدا کا ہوں اور خدا کی طرف جاؤں گا۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۸۶، خزائن ج ۲۳ ص ۲۹۹)

نوٹ! مرزا قادیانی نے جس دلیرانہ حیثیت سے اس گندہ جھوٹ سے اپنی زبان وقلم کو آلودہ کیا ہے وہ رہتی دنیا تک ان کے لئے باعث ننگ وعار ہے۔ اگر قادیانیت اپنے مقدس رسول کو سرنگوں وشرمسار دیکھنا گوارا نہیں کرسکتی تو اپنے کیل کانٹوں سے درست ہوکر اس امر کو تاریخ کی بھی روشنی میں ثابت کرے کہ آنحضرت ﷺ کے گیارہ بیٹے پیدا ہوکر فوت ہوگئے تھے۔ ورنہ ”لعنة الله على الكاذبين“ اور مشہور حدیث کی وعید جہنم سے مرزا قادیانی کا بچنا مشکل معلوم ہوتا ہے۔

جھوٹ نمبر ۸۶ ... ”اور علم نحو میں صریح یہ قاعدہ مانا گیا ہے کہ توفی کے لفظ میں جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہو۔ ہمیشہ اس جگہ توفی کے معنی مارنے اور روح قبض کرنے کے آتے ہیں۔“ (تحفہ گولڑویہ ص۵۴، خزائن ج۱۷ ص۱۶۲)

نوٹ! مرزائیو! اگرچہ تم کو اپنے مرشد اکبر کے جھوٹ کو سچ کر دکھانے کا جادوگروں وطلسم سازوں سے بھی زائد کمال حاصل ہے۔ مگر مرزا قادیانی کے اس اعجازی جھوٹ کو علم نحو کی کسی چھوٹی سی چھوٹی کتاب میں بھی نہیں دکھلا سکتے ہو۔ اگر کچھ سچائی وایمان کی جھلک موجود ہے تو اٹھو اور اپنے مسیح موعود کو سیلاب لعنت سے بچاؤ۔

جھوٹ نمبر ۸۷ ... ”ہم نے صدہا طرح کے فتور اور فساد دیکھ کر کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا تھا اور کتاب موصوف میں تین سو مضبوط اور محکم عقلی دلیل سے صداقت اسلام کو فی الحقیقت آفتاب سے بھی زیادہ تر روشن دکھلایا گیا۔“ (براہین احمدیہ ص ب، خزائن ج۱ ص۱۲)

جھوٹ نمبر ۸۸ ”ہم نے کتاب براہین احمدیہ کو تین سو براہین قطعیہ عقلیہ پر مشتمل تالیف کیا ہے۔“ (اشتہار منسلکہ براہین احمدیہ ص۲، خزائن ج۱ ص۶۶،۶۷)

نوٹ! مرزا قادیانی نے جو براہین احمدیہ میں صداقت اسلام کے تین سو مضبوط اور محکم دلائل قطعیہ عقلیہ لکھے ہیں۔ اس کی زیارت ہم بھی کرنا چاہتے ہیں۔ امت مرزائیہ سے امید ہے کہ ان تین سو دلائل کو براہین احمدیہ میں دکھلا کر اپنے پیغمبر کو کذب ودروغ کی آلودگی سے علیحدہ کرنے کی کوشش کرے گی۔ دیدہ باید!

جھوٹ نمبر ۸۹ ”ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیقت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں۔“ (براہین احمدیہ ص۱۳۶، خزائن ج۱ ص۱۲۴)

نوٹ! مرزا قادیانی جن بیرونی شہادتوں کا سبز باغ دکھاتا ہے کیا کوئی ہے کہ جو براہین احمدیہ میں سے قرآن کریم کی حقیقت وافضلیت کی بیرونی شہادتیں نکال کر دکھائے اور مرزا قادیانی کو کذب وافترا کی زد سے بچائے۔

جھوٹ نمبر ۹۴: "جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کے شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیش گوئی میں بظاہر کوئی بھی شرط نہ ہو تب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی نہیں تو اور کیا ہے۔" (انجام آتھم ص ۳۳ حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

مرزائیو! نزول عذاب کا قطعی وغیر مشروط خدائی وعدہ قرآن کریم سے کسی پارہ وسورہ میں سے اور وہ احادیث صحیحہ واجماعی عقیدہ بھی نقل کردو تاکہ تمہارے بڑے مرزا صاحب کی راست بازی کی قلعی کھل جائے۔

جھوٹ نمبر ۹۵: "اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہ ہوئی۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۳۹، خزائن ج ۱۷ ص ۱۵۳)

نوٹ: یہ بالکل بدترین جھوٹ اور حضور ﷺ پر شرمناک افتراء ہے کہ آپ نے حدیبیہ کی پیش گوئی کے پورا ہونے کی تعیین کردی تھی۔ کیا قادیانیت کا کوئی فرزند اس امر کو معتبر کتب سے نقل کرکے اپنے جھوٹے نبی کے ناصیہ سے اس تاریک داغ کو دور کر سکتا ہے۔

جھوٹ نمبر ۹۶: "وعید یعنی عذاب کی پیش گوئیوں کی نسبت خداتعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ خواہ پیش گوئی میں شرط ہو یا نہ ہو تضرع اور توبہ اور خوف کی وجہ سے ٹال دیتا ہے۔"
(تحفہ غزنویہ ص ۲، خزائن ج ۱۵ ص ۵۳۱)

نوٹ: وعید کی پیش گوئیوں کے متعلق ٹال دینے کو سنت الٰہیہ قرار دینا دروغ بے فروغ ہے کیا مرزائیت کے خوشہ چینوں میں کوئی غیرت ہے کہ اس سنت الٰہی کو کسی معتبر و مستند کتاب میں دکھا کر اپنے امام الزمان کو کذب ودروغ کی ذلت سے بچا سکیں گے۔

جھوٹ نمبر ۹۷: "کیا یونس علیہ السلام کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا۔ مگر عذاب نازل نہ ہوا۔ حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے یہ ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا اس پر مشکل تھا کہ اس طرح نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ٹال دے۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۳، خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

نوٹ: مرزا قادیانی کا اپنی نکاح والی جھوٹی پیش گوئی کو حضرت یونس علیہ السلام کی پیش گوئی کے ہم پلہ ویکساں قرار دینا اور پھر اس میں سے یہ کہنا کہ آسمان پر فیصلہ ہو چکا تھا

اور یہاں مطلق فیصلہ منسوخ کر دیا گیا۔ درحقیقت مرزا نے کھل کر صاف جھوٹ بولا ہے۔ کیونکہ نہ تو اس مطلق فیصلہ کا کسی آسمانی کتاب میں ذکر ہے اور نہ اس کی منسوخی کا اور اسی طرح یہ کہنا کہ یونس علیہ السلام کی پیش گوئی میں کوئی شرط نہیں تھی۔ سفید جھوٹ ہے۔ "ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین"

جھوٹ نمبر ۹۸ ... "جس نے نبیوں کے حوالے بیان کر دیے حدیثیں اور آسمانی کتابیں ہوتے گئے دکھا دیا۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴)

غور ہو مرزا قادیانی نے اس پیش گوئی کے سلسلہ میں جن جن آسمانی کتابوں اور حدیثوں کو آگے کر دیا تھا۔ ان کے اسناد کے ساتھ ساتھ ان کی صحت واقعیہ بھی پیش کیا جائے ورنہ جھوٹ ان کے گالوں سے ٹپکتا ہے۔

جھوٹ نمبر ۹۹ ... "اس پیش گوئی (نکاح محمدی بیگم) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ "یتزوج و یولد له" یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷ حاشیہ)

غور ہو دیکھنا یہ ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش گوئی مرزا قادیانی کے نکاح محمدی بیگم کی تصدیق کے لئے کہاں فرمائی تھی۔ بلکہ درحقیقت یہ پیش گوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق ہے۔ اس سے مرزا قادیانی کا اس نکاح کے لئے استدلال سراسر مردود و کذب محض ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کا نکاح باوجود کی انتہائی کوشش کے محمدی بیگم سے نہیں ہوا۔ مرزا قادیانی داغ حسرت و ندامت دل میں لئے ہوئے پیوند زمین ہو گئے۔ تو اب سے (معاذ اللہ) یہ لازم آتا ہے کہ حضرت صادق مصدوق ﷺ کی پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ جو آنحضرت ﷺ پر مرزا قادیانی کا ایک ناپاک افتراء ہے۔ جس کی سزا دوزخ ہی اور دوری کے قعر جہنم بھی ہے۔

نکاح آسمانی ہو گیا بیوی نہ ہاتھ آئی
رہے گی حسرت دیدار تا روز جزا باقی

جھوٹ نمبر ۱۰۰... ''قرآن کریم کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا مفتری دنیا میں دست بدست سزا پالیتا ہے۔ خدائے قادر و غیور اس کو امن میں نہیں چھوڑتا اس کی غیرت اس کو کچل ڈالتی ہے اور جلد ہلاک کرتی ہے۔'' (انجام آتھم ص ۴۹ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر ۱۰۱ ''ہم نہایت کامل تحقیقات سے کہتے ہیں کہ ایسا افتراء کبھی کسی زمانہ میں چل نہیں سکا اور خدا کی پاک کتاب صاف گواہی دیتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر افتراء کرنے والے جلد ہلاک کئے گئے ہیں۔'' (انجام آتھم حاشیہ ص ۵۰ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

نوٹ! قرآن کریم کی جن نصوص قطعیہ سے یہ مضمون صاف طور ثابت ہو رہا ہے۔ اس کی زیارت کے ہم منتظر ہیں اور خصوصاً مرزا قادیانی کی وہ نہایت کامل تحقیقات کی جانب بھی ہماری آنکھیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر غلمدیت ان نصوص و کامل تحقیقات کو صاف صاف بیان کرے تو بہت ممکن ہے کہ ... کے ماتھے کا ذب سے اس دروغ کی سیاہی دھل جائے۔

جھوٹ نمبر ۱۰۲ ''آنحضرت ﷺ نے صاف طور پر فرمادیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیویوں میں سے پہلے وہ مجھ سے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ہی بیویوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دئیے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۰۰،۲۰۱ خزائن ج ۳ ص ۲۰۲)

جھوٹ نمبر ۱۰۳ ''جب آنحضرت ﷺ کی بیویوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے۔ تو آپ کو اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہاں تک کہ آپ فوت ہوگئے۔''

(ازالہ اوہام ص ۴۸۸ خزائن ج ۳ ص ۳۷۱)

نوٹ! مرزا قادیانی کا یہ بھی سراسر کذب و افتراء ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو بیویوں نے ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے تھے اور آپ ﷺ نے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا کیونکہ حدیث نبوی میں نہ یہ الفاظ ہیں اور نہ آپ ﷺ کی یہ رائے تھی۔ بلکہ یہ صرف نبوت کے بہروپ بھرنے والے مرزا قادیانی کے دماغ کی ایجادات بیہودہ اور ہے اور نیز یہ کہنا کہ آپ ﷺ (معاذ اللہ) اس غلطی پر تاحیات قائم رہے اور آپ ﷺ کو متنبہ نہیں کیا گیا۔ یہ ایک ایسا گستاخانہ اور شرمناک افتراء ہے جس سے انسان حدود ایمان و اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہ تمام مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے کہ پیغمبر سے اگرچہ اجتہادی غلطی ہو سکتی ہے۔ مگر اس غلطی پر وہ قائم نہیں رہ سکتے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ ''انبیاء علیہم السلام غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے۔''

(اعجاز احمدی ص ۲۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۴)

جھوٹ نمبر ۱۰۴..... ’’اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن کریم پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ ’’انا انزلناہ قریباً من القادیان ‘‘ تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ قادیان کا نام بھی قرآن کریم میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن کریم کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں درج کیا گیا ہے۔ مکہ اور مدینہ اور قادیان۔ یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے کہ مجھے دکھلایا گیا تھا۔‘‘ (ازالہ اوہام حاشیہ ص ۷۷ خزائن ج ۳ ص ۱۴۰)

نوٹ! دنیا پر یہ امر روشن ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک نقطہ اور ایک ایک حرف مسلمانوں کے سینوں و سفینوں میں منقوش ہے۔ مگر بایں ہمہ مرزا قادیانی کا مجددانہ شان سے یہ کہنا کہ واقعی طور پر یہ الہامی عبارت ’’انا انزلناہ قریباً من القادیان ‘‘ اور قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن کریم میں موجود ہے۔ سفید جھوٹ اجاڑی دروغ نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ اگر غلام احمد کے تمغہ خواروں وخوانچہ تاشوں کو اپنے امام الزمان کی نگوساری دیکھنا گوارا نہیں ہے تو انہیں تمام مسلمانوں و اسلام کے موجودہ قرآن کریم میں قادیان کا نام اور وہ الہامی عبارت دکھلائیں اور آمرانہوں نے اس قرآن کریم میں دکھلایا‘‘ جو مرزا قادیانی کے مرتد کی باتیں ہیں؟۔‘‘ (حقیقت الوحی ص ۳۰۸، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۸) تو اس سے کذب کی سیاہی نہیں دور ہو سکتی۔

جھوٹ نمبر ۱۰۵..... ’’دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑہا انسان مر جاتے ہیں اور کروڑہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں اور کروڑہا اس کی مرضی سے فقیر سے امیر اور امیر سے فقیر ہو جاتے ہیں۔‘‘ (کشتی نوح ص ۳۷ خزائن ج ۱۹ ص ۴۱)

نوٹ! مرزائیو! اگر ہمت ہو تو اپنے نبی مرزا قادیانی کے اس مبالغہ آمیز کذب کو واقعات اور حقائق کی روشنی میں ثابت کرو ورنہ اپنے مسیح موعود کے فرمان کو یاد رکھو کہ ’’خدا نے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے۔‘‘

(اعجاز احمدی ص ۲۹ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

جھوٹ نمبر ۱۰۶..... ’’میں نے چالیس کتابیں تالیف کی ہیں اور ساٹھ ہزار کے قریب اپنے دعویٰ کے ثبوت کے متعلق اشتہارات شائع کئے ہیں۔ وہ سب میری طرف سے بطور حجت کے

چھوٹے رسالوں کے ہیں۔‘‘

(اربعین نمبر ۳ ص ۲۹ خزائن ج ۱۷ ص ۴۱۸، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۸ خزائن ج ۱۷ ص ۴۶)

نورا! مرزا قادیانی کے جس قدر شائع کردہ اشتہارات تھے۔ وہ سب تبلیغ رسالت نامی کتاب میں جمع کر دیئے گئے ہیں جن کی کل تعداد ۲۶۱ ہے۔ لیکن آپ ان کو ساٹھ ہزار چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں شمار رہے ہیں۔ یہ جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔ ورنہ مرزائیت کے خوب تاشوں کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ ان ساٹھ ہزار اشتہارات کو جو چھوٹے چھوٹے رسالوں کی شکل میں ہیں واقعات کی روشنی میں ثابت کر کے مرزا قادیانی کی دروغگوئی کو دور کریں۔

جھوٹ نمبر ۱۰۷ … ’’مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔‘‘

(ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۲ س ب خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۲)

قادیانیو مولوی فاضلو!

اٹھو اور اپنے سلطان العلوم کے اس صریح جھوٹ کو سچ ثابت کر کے حق نمک ادا کرو اور بتاؤ کیا ’’زید کالاسد‘‘ میں مشابہت تامہ ضروری ہے؟۔ معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی کے علم وعقل کا بھی دیوالہ نکل چکا تھا۔ کیونکہ خود ہی اس کے برخلاف لکھ کر اپنی کذب بیانی پر مہر کر دیتے ہیں۔ ’’مشابہت کے ثابت کرنے کے لئے پوری مطابقت ضروری نہیں ہوا کرتی۔ جیسا کہ اگر کسی آدمی کو کہیں کہ یہ شیر ہے تو یہ ضروری نہیں کہ شیر کی طرح اس کے پنجے اور کھال ہو اور دم بھی ہو اور آواز بھی شیر کی رکھتا ہو۔‘‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۸ حاشیہ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۹، ازالہ اوہام ص ۶۷، ۶۸ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۱۳۵، ۱۳۶، تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۳)

جھوٹ نمبر ۱۰۸ … ’’اب تک میرے ہاتھ پر ایک لاکھ کے قریب انسان بدی سے توبہ کر چکا ہے۔‘‘

(ریویو ج ۱ نمبر ۹ ص ۳۳۹ بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۲ء، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۰۵)

مرزا قادیانی اس کے تین سال پانچ ماہ تقریباً گیارہ روز کے بعد تحریر فرماتے ہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۰۹ … ’’میرے ہاتھ پر چار لاکھ کے قریب لوگوں نے معاصی اور گناہوں اور شرک سے توبہ کی۔‘‘

(تجلیات الٰہیہ ص ۵ خزائن ج ۲۰ ص ۳۹۷)

نورا! اس سے یقینی طور پر یہ امر ثابت ہوا کہ ستمبر ۱۹۰۲ء سے مارچ ۱۹۰۶ء تک تین لاکھ انسانوں نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کی جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا قادیانی متواتر ساڑھے تین سال تک صبح چھ بجے سے لے کر شام چھ بجے تک بے در بے بارہ گھنٹے بیعت لینے میں معروف رہتے تھے اور ایک مہینہ میں ۷۱۴۳ اور ایک دن میں ۲۳۸ اور ایک گھنٹہ میں ۱۹ اور ہر تین

منت میں ایک انسان کو اپنے دس شرائط بیعت مندرجہ ازالہ اوہام ص ۸۵۳، ۸۵۴، خزائن ج ۳ ص ۵۶۳، ۵۶۴ سنا کر اور انہی سے عمل کا وعدہ لے کر اپنے دام نبوت میں پھنساتے رہے۔

مرزائیو! ایمان سے بتاؤ کیا تمہارے پیشوائے اعظم کی مشغولیت کی بالکل یہی حالت تھی۔ ورنہ پھر یہ مبالغہ گوئی و کذب بیانی مرزا قادیانی کے وقار اعتبار کو خاک آلود کر رہی ہے۔ صفائی کی فکر کرو۔

جھوٹ نمبر ۱۱۰ ''اور یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہنچتا۔''

(ازالہ اوہام ص ۳۰۷ خزائن ج ۳ ص ۲۵۶،۲۵۷)

نوٹ! مرزا قادیانی کا یہ بھی کراری جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ قرآن کریم سے ان پرندوں کا پرواز کرنا ثابت ہے۔ جیسا کہ مرزا قادیانی خود اس امر کے معترف ہیں۔ فرماتے ہیں کہ: ''حضرت مسیح کی چڑیاں باوجود یہ کہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز کرنا قرآن کریم سے ثابت ہے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۶۸ خزائن ج ۵ ص ۶۸)

مرزائیو! تناقض واختلاف کی وجہ سے ان دونوں میں سے ایک ضرور جھوٹ ہے۔ (دیکھو ایام صلح ص ۱۹ خزائن ج ۱۴ ص ۲۵۹، چشمہ معرفت ج ۲۳ ص ۱۸۸ خزائن ج ۲۳ ص ۱۹۶) تعجب ہے کہ پھر ایسے کو نبی، مسیح، مہدی ماننے میں تمہیں غیرت دامن گیر نہیں ہوتی۔

جھوٹ نمبر ۱۱۱ ''مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ وہ نشان جو میرے لئے ظاہر کئے گئے ہیں اور میری تائید میں ظہور میں آئے۔ اگر ان کے گواہ ایک جگہ کھڑے کئے جائیں تو دنیا میں کوئی بادشاہ ایسا نہ ہوگا جو اس کی فوج ان گواہوں سے زائد ہو۔''

(اعجاز احمدی ص ۲ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۸)

نوٹ! مرزا قادیانی کے اس مبالغہ آمیز جھوٹ کی وہی تصدیق کرے گا جو ایمان کے ساتھ عقل سے بھی خالی ہو۔ لیکن جس کا دل ودماغ ایمان وعقل سے آراستہ ہے۔ وہ اس عبارت کی بنا پر تکذیب کر کے مرزا قادیانی کو تاجدار بادشاہ تسلیم کرے گا۔

جھوٹ نمبر ۱۱۲ ''قرآن کریم خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔''

(حقیقت الوحی ص ۸۴ خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

نوٹ! جس طرح یہ سچ ہے کہ قرآن کریم خدا کی کتاب ہے اسی طرح یہ جھوٹ ہے کہ قرآن کریم مرزا قادیانی کے منہ کی باتیں ہیں۔ مرزائیو! یہ حلوا مسور کی دال ہے۔ ''حلوہ خوردن روئے باید''

جھوٹ نمبر۱۱۳... ''ہمارے نبی ﷺ کو بعض پیش گوئیوں میں خدا کر کے پکارا گیا ہے۔''

(حقیقت الوحی ص ۶۳ خزائن ج ۲۲ ص ۶۶)

نوٹ! جن پیش گوئیوں میں حضور ﷺ کو خدا کر کے پکارا گیا ہے۔ ان کی صحیح عبارت مع حوالہ کتب معتبرہ کی ضرورت ہے۔ امید ہے کہ امت مرزائیہ نقل کر کے اپنے رسول کا قرض تک ادا کرے گی۔

جھوٹ نمبر۱۱۴... ''جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں۔ تمام مجروح ومخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۸۵ خزائن ج۲۱ ص۳۵۶)

جھوٹ نمبر۱۱۵... ''اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرہ ان کا اعتبار نہیں۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۸۶ خزائن ج۲۱ ص۳۵۶)

نوٹ! مرزا قادیانی نے تمام محدثین واکابر محدثین کا نام لے کر نہ صرف دھوکہ دیا ہے بلکہ حضرات محدثین کے مقدس گروہ پر ایک شرمناک اتہام باندھا ہے۔ نیز مہدی کی تمام احادیث کو موضوع غیر معتبر مجروح مخدوش قرار دینا سراسر جھوٹ ہے۔ ورنہ پھر آپ نے اپنی خانہ ساز مہدویت کے ثبوت میں روایت ان لمهدینا آیتین کو حدیث مرفوع متصل بنا کر کیوں پیش کی؟۔

جھوٹ نمبر۱۱۶... ''میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے رہ نہیں سکتا کہ یہ قرآن کریم کی تفسیر کر کے شائع کرنا میرا کام ہے۔ دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ جیسا مجھ سے۔''

(ازالہ اوہام ج ۲ ص ۶۱۵ خزائن ج ۳ ص ۵۱۸)

نوٹ! کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے کوئی تفسیر قرآن کریم کی شائع کی۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی غیرت نے گوارا نہیں کیا کہ اس کے کلام میں غلمدیت کے بدنما پیوست کئے جائیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کو اس میں بھی ناکام ونامراد کیا۔ جیسا کہ مرزائیت کے سعادت مند فرزند مفتی قاسم علی لکھتے ہیں کہ ''تفسیر اگرچہ فی نفسہ اسلام کی ایک خدمت ہے۔ مگر وہ تفسیر ہرگز تفسیر نہیں کہلا سکتی جس کا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اشتیاق تھا۔''

(اخبار فاروق ۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

جھوٹ نمبر ۱۲۷ ... الف۔ "اس پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا پر کثرت سے پھیل جائے گا اور تمام ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی۔"

(ایام الصلح اردو ص ۱۳۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۸۱)

ب۔ "کیونکہ وحدت قومی اسی نائب النبوت (مرزا قادیانی) کے عہد سے وابستہ کی گئی ... یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔"

(چشمہ معرفت ص ۸۳ خزائن ج ۲۳ ص ۹۱)

نور! یہ امر مسلم ہے کہ مرزا قادیانی بقول خود مسیح موعود اور اسی عہدے کے انچارج تھے۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہئے تھا کہ تمام ملل باطلہ ہلاک ہو جاتیں اور ہر چہار طرف صرف اسلام ہی اسلام نظر آتا۔ مگر کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ایسا ہوا؟ بلکہ مرزائیت کے اصول پر تمام ملل باطلہ کا ہلاک ہونا اور ایک ہی مذہب کو سب لوگوں کا قبول کر لینا ناممکن ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ "یہ تو غیر ممکن ہے کہ تمام لوگ مان لیں کیونکہ بموجب آیت "و لذالک خلقهم" اور بموجب آیت "و جاعل الذین اتبعوک ... الخ!" سب کا ایمان لانا خلاف نص صریح ہے۔"

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۳۰ حاشیہ خزائن ج ۱۷ ص ۷۷)

"اور یہ خیال کرنا کہ کوئی ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ تمام لوگ اور تمام طبائع سمت واحدہ ہو جائیں گی یہ غلط ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۸۱ خزائن ج ۱۷ ص ۲۱۹)

اور مرزائیت کے نقار خانہ کی طوطی اپنے مالک کے خلاف اس طرح سے چہک رہی ہے کہ "ابناء آدم کا ایک عقیدہ پر جمع ہو جانا نہ صرف خلاف قرآن اور خلاف اسلام ہے۔ بلکہ خود عقل اور سنت الہیہ کے خلاف ہے۔"

(الفضل ج ۱۷ نمبر ۹۹ ص ۹ مورخہ ۲ رمئی ۱۹۳۰ء)

جھوٹ نمبر ۱۲۸ ... "میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گزرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔"

(تریاق القلوب ص ۱۵ خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۵)

نور! ناظرین کرام! مرزا قادیانی کی عمر کا اکثر حصہ اور پچاس الماریوں کو پیش نظر رکھ کر فرمایئے کہ ان نبی (یعنی مرزا قادیانی) کی دروغگوئی ولاف زنی میں کچھ شبہ ہو سکتا ہے اور اسی سے مرزا قادیانی کے ان بلند بانگ تبلیغی سرگرمیوں کا پول کھل رہا ہے۔ جن کو ان کی امت در بدر اچھالتی پھرتی ہے۔ اس لئے کہ جب مرزا قادیانی نے اپنی گرانمایہ عمر کے اکثر حصہ یا جوج ماجوج

دجال اعظم قوم انگریزی کی حمایت واعانت میں صرف کی اور بقیہ عمر کو اپنی مسیحیت ونبوت ودیگر دعاوی کی شکست وریخت کی درستگی میں لگائی تو اسلامی تبلیغ کا افسانہ شیخ چلی کا افسانہ بن کر رہ جاتا ہے۔ اللہ اکبر یہ وہ مسیح موعود ہیں جو عیسائیت کے ستون کو گرانے آئے تھے۔ لیکن اس کے استیصال وتخریب کے بجائے خود ہی اپنی عمر کے اکثر حصہ کو اس کی حمایت واعانت میں فخر ومباہات کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔

وہ اور شور عشق میرے جی میں بھر گئے
کیسے مسیح تھے کہ جو بیمار کر گئے

کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی کل تصانیف اسی (۸۰) کے قریب ہیں۔ پیغام صلح ص ۲، ۱۷ اگست ۱۹۳۳ء اور ۲۶۱ اشتہارات ہیں۔ (تبلیغ رسالت) اگر ان میں سے مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت ومعنوی مسیحیت وولیی مہدویت ودیگر اختراعی دعاوی کے تکرر وسہ کرر مضامین ودلائل کے انبار اور ان کی تعظیم وتنجیل کے پشتارہ کو دور کر دیا جائے اور اسی طرح آپ نے اپنے مخالفین کو جو کچھ تیز تر جوابات وانبیاء علیہم السلام وعلماء اسلام کو گالیاں مرحمت فرمائی ہیں۔ ان سب کو علیحدہ کرایا جائے تو پھر ان پچاس الماریوں و عمر کا اکثر حصہ کا سربستہ راز طشت از بام ہو کر مرزا قادیانی اور ان کی امت کی ذلت وخواری کا باعث ہو جاتا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

جھوٹ نمبر۱۱۹..."میں وہ شخص ہوں جس کے ہاتھ پر صد ہا نشان ظاہر ہوئے۔"

(ملخصاً تذکرۃ الشہادتین ص۳۴، خزائن ج۲۰ ص۳۶، ۱۶ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

نور! اور اسی کتاب کے اسی صفحہ میں دوسطر کے بعد ہی آپ کی کذب آمیز اعجازی ترقی نے "ان صد ہا نشان کو دو لاکھ سے زائد نشان بنا دیا۔" مگر اسی پر بس نہیں بلکہ اسی کتاب کے "ص۴۱، خزائن ج۲۰ ص۴۳، ۵۰، ۶۳" میں آپ نے ایک جست "دس لاکھ" سے زیادہ نشان حاصل کر لئے۔ مگر ہائے ہمہ مرزا قادیانی کی ان عجز نمائی ترقیوں نے آپ کی کذب بیانی ولغو گوئی پر مہر لگا دی ہے۔

جھوٹ نمبر۱۲۰..."پھر ہزار چہارم کے دور میں ضلالت نمودار ہوئی اور اسی ہزار چہارم میں تخت وبیعہ پر بنی اسرائیل بگڑ گئے اور عیسائی مذہب تخم ریزی کے ساتھ خشک ہو گیا اور اس کا پیدا ہونا اور مرنا گویا ایک ہی وقت میں ہوا۔" (لیکچر سیالکوٹ ص۷، خزائن ج۲۰ ص۲۰۷)

نوٹ! مرزائیو! اگر اپنے گرو کو راست باز دیکھنا چاہتے ہو تو تاریخ اور واقعات کی روشنی میں اس امر کو ثابت کرو کہ عیسائی مذہب ہزار چہارم میں تخم ریزی کے ساتھ خشک ہو گیا۔

جھوٹ نمبر ۱۴۱ ... "اس فقرہ میں دانیال نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد مصطفیٰ ﷺ ہے جب بارہ سو نوے ۱۲۹۰ برس گزریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ ہجری تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۹۱ خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۲ حاشیہ)

نوٹ: مرزا قادیانی کو اس پیش گوئی کے مطابق ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہنا ضروری تھا۔ لیکن آپ نے اس قدر عجلت کی ہے کہ ۱۳۲۶ھ میں وقت مقررہ سے نو برس پیشتر تشریف لے گئے تاکہ دنیا اس امر کا مشاہدہ کر لے کہ "دروغگو کو خدا تعالیٰ اسی جہان میں ملزم اور شرمسار کر دیتا ہے۔"
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۴ خزائن ج ۱۷ ص ۴۰)

چنانچہ اس کے باعث مرزائیت ایسی شرمسار و سراسیمہ ہو رہی ہے کہ کچھ بتا نہیں سکتی۔

جھوٹ نمبر ۱۴۲ "اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھلائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے۔ "یوما یاتی ربک فی ظلل من الغمام" یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔ یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۸)

نوٹ! یہ عربی عبارت جو آیت قرآنی کے حوالہ سے لکھی گئی ہے۔ سراسر جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ موجودہ قرآن کریم میں یہ آیت نہیں ہے۔ البتہ اگر اس قرآن کریم میں ہو تو جو مرزا قادیانی نے "منہ کی باتیں ہیں" تو بعید از قیاس نہیں۔ دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ اس جھوٹی وضعی آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم میں اس کا کبھی ذکر نہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۴۳ "پس اس سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ ہزار پنجم میں یعنی الف خامس میں مبعوث فرمائے گئے نہ کہ ہزار ششم میں اور یہ حساب بہت صحیح ہے کیونکہ یہود و نصاریٰ کے علماء کا تواتر اسی پر ہے اور قرآن کریم بھی اسی کا مصداق ہے۔"

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۵۱ خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۷)

نوٹ! یہود و نصاریٰ کے علماء کا تواتر اور قرآن کریم کی تصدیق پیش کر کے مرزا قادیانی کو راست باز ثابت کرو۔ حالانکہ مرزا قادیانی اس کے برخلاف اسی کتاب کے (حاشیہ ص ۱۵۰، خزائن ج ۱۷ ص ۲۴۶) میں تحریر فرما چکے ہیں کہ ”امر واقعی اور صحیح یہ ہے کہ بعثت نبوی ہزار ششم کے آخر میں ہے۔ جیسا کہ نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ بالاتفاق گواہی دے رہی ہیں۔“ قادیانیو! اپنے نبی کا فرمان سنو کہ ”جھوٹے کے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔“

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

جھوٹ نمبر۱۲۴ ... ”بہرحال ہمارے بھائی مسلمانوں پر لازم ہے کہ گورنمنٹ (برطانیہ) پر ان کے دھوکوں سے متاثر ہونے سے پہلے پہلے بطور خود اپنی خیر خواہی ظاہر کریں۔ جس حالت میں شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے۔ جس پر تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ایسی سلطنت سے لڑائی اور جہاد کرنا جس کے زیر سایہ مسلمان لوگ امن اور عافیت اور آزادی سے زندگی بسر کرتے ہوں قطعی حرام ہے۔“ (ضمیمہ شہادۃ القرآن ص ۱۴، خزائن ج ۶ ص ۳۸۱ حاشیہ)

نوٹ! قادیانیت کے علمبردارو! شریعت اسلام کے اس واضح مسئلہ اور تمام مسلمانوں کے اتفاق کو وضاحت سے ثابت کر کے اپنے نبی (مرزا قادیانی) کے ناموس نبوت کو پاک وصاف کریں۔

جھوٹ نمبر۱۲۵ ...... ”چنانچہ جس قیصر کو ہمارے نبی ﷺ نے خط لکھا تھا۔ جس کا ذکر صحیح بخاری میں پہلے صفحہ میں ہی موجود ہے۔“ (انجام آتھم ص ۳۹، خزائن ج ۱۱ ص ۳۹ حاشیہ)

نوٹ! قیصر کا ذکر بخاری شریف کے پہلے صفحہ میں نہیں اس لئے جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر۱۲۶ ... ”اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں (روح القدس سے تائید یافتہ اور مہدی ہونا) اکٹھی ہو جائے گی۔“

(اربعین نمبر ۲ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۳۵۹ حاشیہ)

جھوٹ نمبر۱۲۷ ... ”جس شخص (مرزا قادیانی) کو تمام نبی ابتداء دنیا سے آنحضرت ﷺ تک عزت دیتے آئے ... بلکہ خدا کی کتابوں میں اس کی عزت انبیاء علیہم السلام کے ہم پہلو رکھی گئی ہے۔“ (اربعین ص ۲۴ نمبر ۲، خزائن ج ۱۷ ص ۳۷۰)

جھوٹ نمبر۱۲۸ ... ”ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔“

(البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۵، تذکرہ ص ۵۹۱)

غور! مرزا قادیانی جس جگہ اور جس حالت میں مرے ہیں وہ دنیا پر روشن ہے کہ آپ نے مرض ہیضہ بمقام لاہور پاخانہ میں جان دی۔ مرزا قادیانی نے سچ فرمایا کہ "ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے۔ ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۱۲۶، خزائن ج۲۱ ص۲۹۲)

قادیانی ممبرو! کہو یہ کون سا مرحلہ ہے؟

جھوٹ نمبر۱۲۹ "اور یہ بالکل صحیح ہے کہ ہم کہیں کہ داؤد علیہ السلام کرشن تھا یا کرشن داؤد علیہ السلام تھا۔" (نصرۃ الحق ص۹۰، خزائن ج۲۱ ص۱۱۷)

غور! حضرت داؤد علیہ السلام کو ہندو کرشن کا مصداق بتانا یا ان کو حضرت داؤد علیہ السلام کہنا یہ صرف مرزا قادیانی ہی کی پیغمبرانہ جرأت و بیباکی یا مجذوبانہ کذب و افتراء ہے۔ مرزائیو! اس کو یاد رکھو کہ "جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہ کی پانچ سو سہی۔"

(ازالہ ص۶۶۹، خزائن ج۳ ص۴۵۹)

جھوٹ نمبر۱۳۰ "اگر میرے رسالہ تحفہ گولڑویہ اور تحفہ غزنویہ کو ہی دیکھو۔۔ جن کو آپ لوگ صرف دو گھنٹہ کے اندر بہت غور اور تامل سے پڑھ سکتے ہیں۔"

(اربعین نمبر۲ ص۲۳، خزائن ج۱۷ ص۳۷۰)

غور! تحفہ گولڑویہ جو ۲۰×۲۶ کی تقطیع کے دو سو اڑتیس (۲۳۸) صفحوں میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر صفحہ میں تیس سطریں ہیں۔ صرف دو ہی دو گھنٹہ کے اندر تامل و غور سے نہیں پڑھی جا سکتی اور اگر تحفہ غزنویہ کو بھی شامل مطالعہ و غور کر لی جائے تو اس کا کذب عظیم ہونا اور بھی عیاں ہو جاتا ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کی یہ مبالغہ آمیز کذب بیانی جو واقعات کے سراسر خلاف ہے۔ ان کی نبوت کے پردہ کو چاک کر رہی ہے۔ مرزائیو! ذرا تو فکر کرو۔

جھوٹ نمبر۱۳۱ "اور چونکہ یہ بات مسلمانوں کے عقیدہ میں داخل ہے کہ آخری زمانہ میں بہت سے مسلمان کہلانے والے یہودی صفت ہو جائیں گے اور قرآن کریم کے کئی ایک مقامات میں بھی یہ پیش گوئی موجود ہے۔" (کشتی نوح ص۴۵، خزائن ج۱۹ ص۴۷)

غور! غلط ہے! قرآن کریم کی ایسی پیش گوئیوں کو جو حسب تحریر مرزا قادیانی ایک دو جگہ نہیں بلکہ کئی ایک مقامات میں موجود ہیں۔ نقل کر کے بتاؤ کہ کیا ان آیتوں سے اس مضمون کی پیش گوئی کو حضور ﷺ و صحابہ کرامؓ و اکابر ملت نے بھی استنباط فرمایا ہے۔ کیونکہ تمہارے پیغمبر تو یہ کرتے

ہیں کہ ”قرآن کی جو تاویل و تفسیر نہ خدا اور رسول ﷺ کے علم میں ہو اور نہ صحابہؓ و تابعین و اولیاء وابدال کے علم میں ہو وہ قابل اعتبار نہیں۔“

(ملخصاً آئینہ کمالات اسلام حاشیہ ص ۲۲۷، خزائن ج ۵ ص ۲۲۷)

نیز یہ بات مسلمانوں کا عقیدہ دیکھو کہ جو کوئی اسلام کی معتبر کتب سے اس کا ”عقیدہ“ ہونا ثابت کر دو نہیں تو اس بات کو یاد رکھو کہ ”دروغگو انسان کتوں و خنزیروں سے بھی بدتر ہوتا ہے۔“

(ملخصاً ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۰۴، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲)

جھوٹ نمبر ۱۳۲..... ”چنانکه در قرآن کریم مسطور است و انبیاء علیهم السلام سابقین هم ازاں خبر داده اند که وبائے مهلك (طاعون) دراں جزء زمان آنچناں پدید گردد که هیچ قصبه یا قریه ازاں مستثنیٰ نخواهد ماند!“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۳، خزائن ج ۲۰ ص ۳)

نوٹ! مرزائیت کی پوجا کرنے والے بتائیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں اس کا ذکر ہے اور کیا آنحضرت ﷺ و صحابہ کرامؓ و اکابر امت نے اس آیت کی ایسی تفسیر کی ہے۔ وہ تیز جن انبیاء سابقین نے اس خبر سے مرزا قادیانی کو مطلع فرمایا ہے۔ اس سے بھی مطلع فرما کر عزت افزائی کریں۔ ورنہ مرزا قادیانی کے پردہ جھوٹ کا تار تار الگ ہو رہا ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۳۳ ”در قرآن کریم و کتب احادیث و دیگر صحف مسطور است که دراں ایام یك مرکب جدید حادث گردد که بزور آتش حرکت نماید۔..... پس آں مرکب در عرف هندوستان ریل نامند!“

(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۴، خزائن ج ۲۰ ص ۲۵)

نوٹ! قرآن کریم و صحف انبیاء کی جن آیتوں میں یہ امر مسطور ہے اس کو پیش کر کے بتاؤ کہ کن کن صحابیوں اور بزرگوں نے ان آیتوں کی یہ تفسیر کی ہے۔ نہیں تو ”خدا کے جھوٹوں پر نہ ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔“ (اربعین نمبر ۳ ص ۱۴، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۸)

۱؎ اصل عبارت یہ ہے کہ ”سید صاحب (سرسید احمد خان صاحب) اس کی (قرآن کریم کی) تعلیم اور اس کی ہدایتوں سے ایسے دور جا پڑے ہیں کہ جو تاویلیں قرآن کریم کی نہ خدا تعالیٰ کے علم میں تھیں نہ اس کے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیاء اور قطبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں..... وہ سید صاحب کو سوجھیں۔“

(حاشیہ آئینہ کمالات اسلام ص ۲۲۷، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر۱۳۴ ''حضرت حق سبحانہ وعم برہانہ مرا بر سر قرن چہار دھم مامور فرمودہ است و دلائل و براہین لاتعد و لا تحصی متعلق تصدیق من بجہۃ بصیرت شما مہیا گردانیدہ و از فوق آسمان تا سطح زمین مر دعاوی من آیات بینات خویشتن را ہویدا ساخت چنانچہ جمیع انبیاء کرام علیہم السلام بر بعثت من خبر دادہ اند!''

(تذکرۃ الشہادتین ص۴۳ خزائن ج۲۰ ص۴۶)

جھوٹ نمبر۱۳۵ ''یہ تین نبی یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اور مسیح علیہ السلام اور یونس علیہ السلام قبر میں زندہ ہی داخل ہوئے اور زندہ ہی اس میں رہے اور زندہ ہی نکلے۔''

(ست بچن حاشیہ ص۱۶۴ خزائن ج۱۰ ص۳۰۰)

قارئین! مرزائیت کی پرستش کرنے والوں کا یہ فرض ہے اس قول میں مرزا قادیانی کو سچا ثابت کر کے اس کی نبوت کی لاج رکھیں نہیں تو ''دروغگو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔''

(حقیقت الوحی ص۲۳۹ خزائن ج۲۲ ص۲۵۱)

جھوٹ نمبر۱۳۶ ''لیکن کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔''

(حمامۃ البشریٰ ص۱۴ خزائن ج۷ ص۲۰۲)

قارئین! صرف یہی ایک سفید و سیاہ جھوٹ مرزا قادیانی کی مصنوعی نبوت کے تار و پود کو الگ کرنے کے لئے کافی سے زائد ہے۔ اس لئے کہ دو صحیح حدیثوں میں نزول ''من السماء'' کا لفظ موجود ہے۔ مگر مرزائیت کے پیغمبر اعظم کی پیغمبرانہ آنکھ اس قدر دھندلی اور غبار آلود تھی کہ اس کو رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں آسمان کا لفظ تک نظر نہ آیا اور اس علمی بے بضاعتی و کوتاہ نگاہی کے باوجود آپ کے کمالات و خیالات کی ان بلند پروازیوں اور وسعت علمی و دعویٰ ہمہ دانی کی شیخیوں اور تعلیوں پر نظر ڈالئے۔ جو آپ کی یا امت مرزائیہ کی کتابوں میں خود رو گھاس کی طرح پھیلی ہوئی ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ ایک مافوق الفطرت کمالات و فضائل کے مالک ہیں۔ حالانکہ واقعات و حالات آپ کے سلسلۃ الکذب ہونے میں تو شک و شبہ کو راہ نہیں دیتے۔ البتہ انسانیت کو مشتبہ بنا دیتے ہیں۔

وہ حدیث جس میں آسمان کا لفظ موجود ہے ملاحظہ فرما کر مرزا قادیانی کی دروغگوئی پہ یہ کہئے کہ ''جھوٹے پر اگر ہزار لعنت نہیں تو پانچ سو سہی۔'' (ازالہ اوہام ص۱۹۸ خزائن ج۳ ص۱۹۶ ملخصاً)

۱. ''عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم وامامکم منکم''

(بیہقی کتاب الاسماء والصفات ص ۴۲۴ طبع بیروت)

۲. عن ابن عباس مرفوعاً قال الدجال اول من یتبعہ سبعون الفاً من الیہود علیہم السیجان (الیٰ قولہ) قال ابن عباسؓ قال رسول اللہ ﷺ فعند ذالک ینزل أخی عیسیٰ ابن مریم من السماء!

(کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث نمبر ۳۹۷۲۶)

اور خود مرزا قادیانی بھی اس لفظ آسمانی کی تصدیق و تائید کرتے ہیں کہ

''صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

''آپ (آنحضرت ﷺ) نے فرمایا تھا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر سے جب اتریں گے تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی۔'' (تشحیذ الاذہان ماہ جون ۱۹۰۶ ص ۵ ج ۱ نمبر ۲)

قادیانیو! مرزا قادیانی ''مسیح موعود'' (نبی) کہلا کر یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کرکے بدن کانپتا ہے۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ۵ ص ۱۱۲،۱۱۳ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۸)

جھوٹ نمبر ۱۳۷ . '' یہ حدیث بہت صحیح ہے جو ابن ماجہ نے لکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ ''لامھدی الا عیسیٰ'' (ضمیمہ براہین احمدیہ ۵ ص ۱۸۵ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۶)

نوٹ! بالکل جھوٹ ہے اس لئے کہ محدثین کے نزدیک یہ حدیث ضعیف ہے۔ ''الاشاعۃ لاشراط الساعۃ ص ۲۳۶ طبع جدید'' میں ہے کہ ''ما ورد فی بعض الحدیث انہ لا مھدی الا عیسیٰ بن مریم مع کونہ ضعیفاً عند الحفاظ یجب تاویلہ ... انہ حدیث ضعیف خالف احادیث صحیحۃ''

جھوٹ نمبر ۱۳۸ . ''قرآن کریم میں اوّل سے آخر تک جس جس جگہ توفی کا لفظ آیا ہے ان تمام مقامات میں توفی کے معنی موت ہی کے لئے گئے ہیں۔''

(ازالہ ص ۳۳۶ حاشیہ خزائن ج ۳ ص ۲۷۲)

نوٹ! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک سفید جھوٹ ہے اس لئے کہ مندرجہ ذیل آیتوں میں توفی کے معنی موت کے نہیں ہیں۔

۱. "وھو الذی یتوفکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنھار" (الانعام ۶۰)

۲. "اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا" (زمر ۴۲)

جھوٹ نمبر ۱۳۹: "علم لغت میں یہ مسلّم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ ہے کہ جہاں خدا فاعل اور انسان مفعول بہ ہے وہاں بجز مارنے اور کوئی معنے توفی کے نہیں آتے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۳ خزائن ج ۱۷ ص ۹۰)

نوٹ: اگر قادیانیت کے پجاری اس مسلّم اور مقبول اور متفق علیہ مسئلہ کو علم لغت کی کسی چھوٹی سے چھوٹی یا بڑی سے بڑی کتاب میں دکھا دیں تو بہت ممکن ہے کہ ان کے "کرشن جی کا دلفریب منظر" تہمت اور مسئلہ ہونے سے محفوظ رہ جائے۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے اس فرمان کو یاد رکھو کہ "اے مفتری نابکار کیا اب بھی تم نہیں کہتے کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

جھوٹ نمبر ۱۴۰: "پھر اس کے بعد تیرہ سو برس تک کسی مجتہد اور مقبول امام پیشوائے اسلام نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۳ خزائن ج ۱۷ ص ۹۳)

جھوٹ نمبر ۱۴۱: "الغرض جب کہ میں نے نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ اور اقوال آئمہ اربعہ اور دیگر اولیائے امت محمدیہ اور اجماع صحابہ میں بجز موت مسیح علیہ السلام کے اور کچھ نہیں پایا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۳۴، ۳۵ خزائن ج ۱۷ ص ۹۳، ۹۵، ۹۶)

نوٹ: مرزا قادیانی کا حضرات صحابہ کرامؓ، آئمہ اربعہ اور اولیائے امت محمدیہ پر ایک اختلافی افتراء و اتہام ہے۔ اس لئے کہ اجماع امت مسلمہ اور احادیث صحیحہ متواترہ مسیح علیہ السلام کی حیات کو دلیل کرتی ہے۔ جن کو بصارت کے ساتھ بصیرت بھی ملی ہے وہ دیکھیں اور غور کریں۔

۱. "روی عن ابی ھریرۃ وابن عباس وابی العالیۃ وابی مالک وعکرمۃ والحسن وقتادۃ والضحاک وغیرھم قد تواترت الاحادیث عن رسول اللہ ﷺ انہ اخبر بنزول عیسیٰ علیہ السلام قبل یوم القیمۃ اماما عادلا وحکما مقسطا۔ وقد ذکر الحافظ فی الفتح تواتر نزولہ علیہ السلام عن ابی الحسین الابری وقال فی التلخیص الحبیر ج ۳ ص ۴۶۲ من

كتاب الطلاق واما رفع عيسى فاتفق اصحاب الاخبار والتفسير على انه رفع ببدنه حياً وقال في الفتح من باب ذكر ادريس لان عيسى ايضاً قد رفع وهو حي على الصحيح" (عقیدۃ الاسلام طبع کراچی ص ۱۰)

﴿حضرت ابوہریرہ، ابن عباس، ابوالعالیہ، ابومالک، حسن، قتادہ، ضحاک اور دیگر صحابہ کرامؓ سے مروی ہے کہ اس بارہ میں احادیث نبویہ متواتر ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے امام عادل اور منصف حاکم ہو کر نازل ہوں گے۔ اور حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں ابوالحسین آبری سے نزول عیسیٰ علیہ السلام کی احادیث متواتر نقل کی ہیں اور حافظ صاحب موصوف تلخیص الحبیر کتاب الطلاق میں فرماتے ہیں کہ تمام محدثین و مفسرین کا اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھائے گئے اور فتح الباری میں حضرت ادریس علیہ السلام کے ذکر کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ بنا بر صحیح مذہب کے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی زندہ آسمان پر موجود ہیں۔﴾

۲۔ "قال ابن عطيه واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى في السماء حي انه ينزل في آخر الزمان" (بحر المحیط ج ۲ ص ۴۷۳ زیر آیت انی متوفیک مطبوعہ ۔ مصر!)

﴿تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ جیسا کہ احادیث متواترہ اس کی شہادت دے رہی ہیں۔﴾

۳۔ "واجتمعت الامة على ان عيسى حي في السماء وينزل الى الارض" (الجواب الفسیح ج ۲ ص ۳۷۳)

﴿اور تمام امت مسلمہ کا اس بات پر اجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں اور زمین پر نزول فرمائیں گے۔﴾

۴۔ "واما الاجماع فنقل السفاريني في اللوامع قد اجتمعت الامة على نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة وانما انكر ذلك الفلاسفة والملاحدة ممن لا يعتد بخلافه وقد انعقد اجماع الامة على انه ينزل ويحكم بهذه الشريعة المحمدية وليس ينزل بشريعة مستقلة عند نزوله من السماء وان كانت النبوة قائمة به وهو متصف بها" (کتاب الا ... ص ۷۷)

﴿امام سفارینیؒ فرماتے ہیں کہ تمام امت محمدیہ کا اس پر اجماع ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے اور بجز ملحدوں فلسفیوں بددینوں (قادیانیوں) کے اور کوئی اس کا مخالف نہیں ہے اور ان لوگوں کا اختلاف کرنا ناقابل اعتبار ہے اور اس پر بھی تمام امت محمدیہ متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر شریعت محمدیہ کی اتباع کریں گے اور کوئی مستقل شریعت لے کر نہ آئیں گے۔ اگرچہ وہ صفت نبوت سے موصوف ہوں گے۔﴾

جھوٹ نمبر۱۳۲...... "قرآن کریم کے رو سے جنگ مذہبی کرنا حرام ہے۔"

(کشتی نوح حاشیہ ص ۶۸، خزائن ج ۱۹ ص ۷۵)

نوٹ! قرآن کریم کی کس آیت کا یہ مضمون ہے اور کیا کسی نے اس آیت سے اس مضمون کو سمجھا ہے؟ نہیں تو "دروغگو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۳۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۳)

جھوٹ نمبر۱۳۳...... "مسیح کا منارہ جس کے قریب اس کا نزول ہوگا۔ دمشق سے شرقی طرف ہے اور یہ بات صحیح بھی ہے کیونکہ قادیان جو ضلع گورداسپور پنجاب میں ہے جو لاہور سے گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع ہے۔"

(ضمیمہ خطبہ الہامیہ ص ۲۲، خزائن ج ۱۶ ص ایضاً، مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۸۸)

نوٹ! حالانکہ قادیان لاہور سے شمال و مشرق کی طرف واقع ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی جغرافیہ دانی ملاحظہ فرمایئے کہ آپ اس کو گوشہ مغرب اور جنوب میں واقع کر رہے ہیں تاکہ پنجاب کے پرائمری اسکول کے طالب علم قادیانی پیغمبر کے علم و عقل پر تمسخر و استہزاء کریں اور یہ کہیں کہ:

بہت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اور مرزا قادیانی کا خود اپنے متعلق کیا ہی بہترین فیصلہ ہے کہ "ممکن ہے (بلکہ واقع ہے) کہ کئی لوگ میری ان باتوں پر ہنسیں گے یا مجھے پاگل اور دیوانہ قرار دیں۔"

(کشف الغطاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۳)

جھوٹ نمبر۱۳۴...... "عیسائیوں نے بہت سے معجزات آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

نوٹ! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک ایسا صاف وصریح تو ہین آمیز جھوٹ ہے جس سے مذہبی دنیا کا کوئی فرد انکار نہیں کر سکتا۔ بالخصوص وہ اسلامی فرقہ جس کا ایمان ویقین قرآن کریم کے متعلق ہے اور اس کے سامنے قرآن کریم کے وہ صفحات کھلے ہوئے ہیں۔ جن میں صاف لفظوں میں معجزات کا ذکر موجود ہے۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ ''ہمیں حضرت مسیح علیہ السلام کے صاحب معجزات ہونے سے انکار نہیں۔ بے شک ان کے بھی بعض معجزات ظہور میں آئے ہیں۔ قرآن کریم سے بہرحال ثابت ہوتا ہے کہ بعض نشان ان کو دیئے گئے تھے۔''

(شہادۃ القرآن حاشیہ ص ۶۷، خزائن ج ۶ ص ۳۶۳)

الحمدللہ کہ مرزا قادیانی نے خود ہی اپنی حق بات کو ناحق بنا کر کاذب بن گئے ہیں۔

(قہوا امراد)

جھوٹ نمبر ۱۳۳..... ''عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھے لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔''

(ازالہ اوہام ص ۲۳۴، خزائن ج ۳ ص ۱۱۹)

نوٹ! مرزا قادیانی نے یہ پیش گوئی ۱۳۰۸ھ میں کی تھی۔ جس کو آج ۲۳ برس ہو چکے ہیں۔ مگر کیا مرزائیت کا کوئی سپوت اس امر کو بتا سکتا ہے کہ تعلیم یافتہ ہندوؤں میں کمی ہے بلکہ ان میں ایسی روز افزوں ترقی ہے کہ دوسری قومیں ان کو نگاہ رشک سے دیکھ رہی ہیں۔ کچھ عجب نہیں کہ قدرت نے ہندوؤں میں تعلیم کی ترقی صرف مرزا قادیانی کی پیش گوئی غلط کرنے کے لئے کی ہو۔ خدا را! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب تمام ہندوستان میں کوئی پڑھا لکھا ہندو نظر نہیں آ رہا ہے اور بالخصوص تمہارے کرشن اوتار کے استھان (قادیان) میں اب کوئی پڑھا لکھا ہندو نہیں دکھائی دیتا۔

لعنۃ اللہ علی الکاذبین!

جھوٹ نمبر ۱۳۴..... ''ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہوگئے۔ دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔''

(اخبار بدر ج ۲ نمبر ۱۹ ص ۵، ۹ رمئی ۱۹۰۶ء)

نوٹ! مرزائیو! اس امر کا ثبوت پیش کرو کہ کئی کروڑ انسانوں کا مشرک ہونا حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد کا نتیجہ تھا۔ ورنہ جھوٹے مفتری پر خدا کی لعنت۔

جھوٹ نمبر ۱۴۷: "آیات کبریٰ تیرہویں صدی میں ظہور پذیر ہوں گی۔ اس پر قطعی اور یقینی دلالت کرتی ہے کہ مسیح موعود کا تیرہویں صدی میں ظہور یا پیدائش واقع ہو۔ لہٰذا علماء کا اس بات پر اتفاق ہو گیا ہے کہ بعد المائتین سے مراد تیرہویں صدی ہے اور آیات سے مراد آیات کبریٰ ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۶۸۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۸)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ صریح جھوٹ ہے کہ علماء کا اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے کہ "الآیات بعد المائتین" سے مراد تیرہویں صدی ہے جو مسیح موعود کے ظہور کے لئے مقرر ہے۔ ورنہ امت مرزائیہ کا اولین فرض ہے کہ وہ اس اتفاق علماء کو حقیقت کی روشنی میں دکھائے۔

جھوٹ نمبر ۱۴۸: "اور جیسے سلف صالحین میں سے بہت سے صاحب مکاشفات مسیح کے آنے کا وقت چودھویں صدی کا شروع سال بتلا گئے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کی بھی یہی رائے ہے۔ ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔" (ازالہ ص ۱۸۵، ۱۸۶ خزائن ج ۳ ص ۱۸۹)

نوٹ: مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک سراسر جھوٹ بلکہ افتراء ہے جو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی جانب منسوب کر کے ان کی رائے بنا ایک اجماعی عقیدہ کہہ دیا ہے۔ مرزائیت کے خود ساختہ خزانوں میں اگر کچھ ہمت اور ایمانی صداقت موجود ہے تو حضرت شاہ ولی اللہ صاحب مرحوم کی یہ رائے ان کی کتاب سے اور اجماعی عقیدہ کسی اسلامی معتبر کتاب سے دکھا کر اپنے گرو کو راست باز ثابت کریں گے اور ان کی پیشانی سے اس سیاہ دھبے کو دور کر دیں گے۔

جھوٹ نمبر ۱۴۹: "اب جاننا چاہئے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک لمی اور لمی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ علت سے معلول کا پتہ لگائیں۔ جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگا لیا۔" (چشمہ معرفت ص ۵۵، ۵۶ خزائن ج ۲۳ ص ۶۳، ۶۴)

نوٹ: مرزا قادیانی نے دلیل لمی کی اس تعریف و تمثیل سے نہ صرف عربی طلباء کے لئے سامان تفریح و تضحیک مہیا کیا بلکہ اپنی پیغمبرانہ قابلیت و سلطان المتکلمین کی کا ایسا بہترین مظاہرہ کیا ہے کہ منطقیوں و متکلموں کی روحیں بھی وجد میں آ گئی ہوں گی۔

قادیانی فاضلو! دلیل لمی کی یہ تعریف و تمثیل علم کلام و منطق کی کس کتاب میں ہے۔ یہ بھی اپنی سلطان المتکلمین کے اس سفید جھوٹ کو کس طرح کے قالب میں ڈھالتے ہو۔

اللہ رے اپنے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

جھوٹ نمبر ۱۵۰ ... ”تاہم مسلمانوں کے لئے صحیح بخاری نہایت متبرک اور مفید کتاب ہے۔ یہ وہی کتاب ہے جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پاگئے۔“
(کشتی نوح ص ۷۰ خزائن ج ۱۹ ص ۷۵)

نور! بخاری شریف کی وہ حدیث جس میں صاف طور پر لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا گئے۔ مرزائیت کے تمک خواروں ازلی کا فرض ہے کہ اس کو صاف طور پر دکھا کر مرزا قادیانی کو عذاب اخروی و رسوائی سے بچا لیں۔

جھوٹ نمبر ۱۵۱ ... ”اسے نادان کیا تو یونس علیہ السلام کے قصے سے بھی بے خبر ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے۔ تب بھی تو بہ واستغفار سے اس کی قوم بچ گئی۔ حالانکہ اس کی قوم کی نسبت خدائے تعالیٰ کا قطعی وعدہ تھا کہ وہ ضرور چالیس دن کے اندر ہلاک ہو جائے گی۔ مگر کیا وہ اسی پیش گوئی کے مطابق چالیس دن کے اندر ہلاک ہو گئی۔“
(حقیقت الوحی ص ۱۸۹ خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۲)

نور! کس دلیری و بے باکی سے خدا تعالیٰ پر یہ افتراء کیا گیا ہے کہ اس نے اس قوم کو چالیس دن کے اندر ہلاک کرنے کا قطعی وعدہ کیا تھا مگر باین ہمہ اس نے اس قوم کو ہلاک نہیں کیا اور اپنے قطعی وعدہ پر پانی پھیر دیا۔ مرزائیو! تمہارے پیغمبر نے جس جرأت سے اس اتہام سازی وکذب گوئی کا ارتکاب کیا ہے یہ صرف ابلیس کا حصہ تھا۔

یہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے قبل کر پہلے

اس لئے تمہارے ذمہ نمک حلالی کے سلسلہ میں یہ ضروری ہے کہ اول تو اس قطعی وعدہ کو قرآن کریم میں دکھاؤ۔ دوسرے کیا خدا کا قطعی وعدہ جھوٹا ہو سکتا ہے۔ نہیں تو مرزا قادیانی کے دروغگو و مفتری ہونے میں کیا شک ہے اور کیوں ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۵۲ ... ”وقد جاء فی القرآن ذکر فضائلی وذکر ظهوری عند فتن تفور“ اور میرے (مرزا قادیانی) فضائل کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے اور میرے ظہور کا ذکر بھی پر آشوب زمانہ میں ہونا لکھا ہے۔“ (مواہب الرحمن ص ۸۵ خزائن ج ۱۹ ص ۳۰۶)

نور! مرزا قادیانی کے فضائل و ظہور کا ذکر قرآن کریم کی کس سورت و کس آیت میں ہے۔ اگر مرزائیت کے کاسہ لیس اس کو دکھا دیں تو ایک سو تازہ مشائی بطور شکریہ پیش کی جاوے گی۔ ورنہ مفتری وکاذب پر خدا کی لعنت۔

جھوٹ نمبر ۱۵۳ ... ''خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اور یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔''

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۹۷ خزائن ج۲۱ ص۲۵۸)

اسی کتاب کے صفحہ مذکور میں مرزا غلام احمد قادیانی اس الہام کا مطلب یوں بیان کرتے ہیں کہ ''اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو ۷۴ اور ۸۶ برس کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔''

مرزائیت کے قادیانی طوطی اخبار الفضل مورخہ ۱۶ جون ۱۹۳۳ء میں آپ اپنے مالک کی تائید میں چہک کر کہتی ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) کے اس الہام میں دو زبردست پیش گوئیوں کا ذکر ہے۔ اول یہ کہ آپ کی عمر ۷۴ برس سے کم نہ ہوگی۔ دوسرے یہ کہ ۸۶ برس سے زیادہ نہ ہوگی۔

حالانکہ مرزا قادیانی ۶۸، ۶۹ برس کی عمر میں دنیا سے رخصت ہو کر کاذب و مفتری بنے اس لئے کہ ''کتاب البریہ حاشیہ ص۱۵۹، خزائن ج۱۳ ص۱۷۷، رسالہ ریویو آف ریلیجنز ج۵ نمبر۶ ص۲۱۹، بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء، بدر ج۳ نمبر۳۰، ۸ اگست ۱۹۰۴ء ص۵، الحکم مورخہ ۲۱، ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء، ج۱۵ نمبر۱۵ تا ۲۰ ص۴، کتاب حیات النبی ج۱ ص۴۹'' میں مرزا قادیانی اپنی پیدائش کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ ''میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔'' اور یہ بالکل ظاہر ہے کہ آپ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دنیا سے رخصت ہوئے۔ (عسل مصفیٰ ج۲ ص۶۱۴) پس اس پختہ و مسلّم حساب سے مرزا قادیانی کی عمر ۶۹ سال میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔ جو آپ کی کذب بیانی پر نہ مٹنے والی مہر ہے۔

لیکن ناظرین کرام کے لطف طبع کے لئے اس سے بھی زیادہ حیرت انگیز کرشمہ یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی تھی۔ کیونکہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ:

☆ ... ''میری (مرزا قادیانی) پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص۹۵ خزائن ج۱۷ ص۲۵۲)

☆ ... ''اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا (یعنی چودھویں صدی کا) سر بھی آ پہنچا۔'' (تریاق القلوب ص۶۸ خزائن ج۱۵ ص۲۸۳)

☆ ... "ضرور ہے کہ مہدی اور مسیح موعود ... چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہو کیونکہ یہی صدی ہزار ششم کے آخری حصہ میں پڑتی ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص ۹۳ خزائن ج ۱۷ ص ۲۵۰)

اور چونکہ چودھویں صدی چھٹے ہزار میں واقع ہے اور مرزا قادیانی اسی ہزار ششم میں سے گیارہ سال رہتے ہوئے پیدا ہوئے اور اسی صدی میں فوت ہو گئے۔ تو ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی کل عمر گیارہ سال سے بھی کم ہوئی۔ اس لئے کہ مرزا قادیانی کے انتقال کے وقت ہزار ششم باقی تھا۔ جل جلالہ!

ناظرین! مرزا قادیانی کا کتنا عجز نما تماشہ ہے کہ گیارہ سال میں کیا کیا ہے اور کیا بنایا۔ مگر پھر بھی ہزار ششم کے گیارہ سال ختم نہ ہوئے۔ مرزائیو! سچ ہے کہ:

ایں کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

جھوٹ نمبر ۱۵۴ "میں کسی عقیدہ متفق علیہا اسلام سے منحرف نہیں ہوں۔"

(دافع الوساوس ص ۳۳ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت، وفات مسیح وتکفیر جمیع مسلمین اور ختم نبوت ودیگر اصول اسلام وضروریات دین کے انکار کے باوجود یہ کہنا کہ میں کسی متفق علیہ عقیدہ سے منحرف نہیں ہوں۔ صریح کذب بیانی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟۔

جھوٹ نمبر ۱۵۵ "نبی کریم ﷺ نے تو ایک دلیل بلکہ بارہ مستحکم دلیلوں اور قرائن قطعیہ سے ہم کو سمجھا دیا تھا کہ عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکا اور آنے والا مسیح موعود اسی امت سے ہے۔"

(دافع الوساوس ص ۳۶ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

نور! غیرت ہے! اگر اپنے روحانی باپ کی صدق مقالی سے دنیا کو روشناس کرانا چاہتی ہے تو ان بارہ مستحکم دلیلوں وقطعی قرینوں کو اسلامی کتب سے نکال کر منظر عام پر پیش کرے۔

جھوٹ نمبر ۱۵۶ ... "اور اگر یہ سوال ہو کہ قرآن کریم میں اس بات کی کہاں تشریح یا اشارہ ہے کہ روح القدس مقربوں میں ہمیشہ رہتا ہے اور ان سے جدا نہیں ہوتا تو اس کا یہ جواب ہے کہ سارا قرآن کریم ان تصریحات اور اشارات سے بھرا پڑا ہے۔"

(دافع الوساوس ص ۷۶ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر ۱۵۹ ۔ "سو یہ جو دو زرد چادریں ہیں جو میری جسمانی حالت کے ساتھ شامل کی گئیں۔ انبیاء علیہم السلام کے اتفاق سے زرد چادر کی تعبیر بیماری ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۳۰۷ خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۰)

نوٹ! مرزا نے اپنے پیغمبر اعظم کو سچا ثابت کرنے کے لئے انبیاء علیہم السلام کے اس اتفاق کا جو زرد چادر کے متعلق ہوا ہے صحف آسمانی یا کم از کم کتب اسلامی میں دکھا سکتے ہو کہ کب اور کہاں اور کتنے انبیاء علیہم السلام کا اس پر اتفاق ہوا ہے۔ اللہ اکبر نبی کہلا کر "یہ افتراء اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۱۳ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

جھوٹ نمبر ۱۶۰ الف "سورہ تحریم میں بہ صراحت طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۸۹ خزائن ج ۲۱ ص ۳۶۰)

جھوٹ نمبر ۱۶۱ ب "اور اسی واقعہ کو سورۂ تحریم میں بطور پیشگوئی کمال تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا کہ پہلے کوئی فرد اس امت کا مریم بنایا جائے گا اور پھر بعد اس کے اس مریم میں عیسیٰ علیہ السلام کی روح پھونک دی جائے گی۔" (کشتی نوح ص ۴۷ خزائن ج ۱۹ ص ۵۰)

نوٹ! سورہ تحریم میں یہ مضمون نہ صراحت طور پر اور نہ اشارہ کے طور پر بیان کیا گیا اور نہ بطور پیشگوئی کمال تصریح کے ساتھ اس کا ذکر ہے۔ اس لئے مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک دلیرانہ وحیا کاٹ جھوٹ ہے اور لطف یہ کہ پہلے حوالے:

الف میں تو آپ اس مضمون مذکور کا تعلق زمانہ ماضی سے کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: "بعض افراد اس امت کا نام مریم رکھا گیا ہے" اور دوسرے حوالے:

ب میں زمانہ مستقبل سے متعلق کر کے ارشاد ہے کہ "بطور پیشگوئی یہ بیان کیا گیا ہے کہ عیسیٰ ابن مریم اس امت میں اس طرح پیدا ہوگا۔" مرزا قادیانی نے سچ فرمایا کہ "جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔" (نور الحق ج ۱ ص ۴۰ خزائن ج ۸ ص ۱۲۷)

جھوٹ نمبر ۱۶۲ "اسلام کے تمام اولیاء کا اس پر اتفاق تھا کہ اس مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی سے تجاوز نہیں کرے گا۔" (چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۱۸ خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۳)

نوٹ! تمام اولیاء کے اس اتفاق کی زیارت میں بھی کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے کہ

غلمدیت اس کا پتہ بتا کر اپنے بانی مذہب کو کذب و دروغ کی آلائش سے پاک کرے گی۔ ورنہ ایسا کھلا کھلا جھوٹ بنانا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے۔"

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۱۰ خزائن ج ۲۳ ص ۳۸۸)

جھوٹ نمبر ۱۶۳ یہ عجیب بات ہے کہ: "چودھویں صدی کے سر پر جس قدر بجز میرے لوگوں نے مجدد ہونے کے دعوے کئے تھے جیسا کہ نواب صدیق حسن خان بھوپال اور مولوی عبدالحی لکھنوی وہ سب صدی کے اوائل دنوں میں ہی ہلاک ہو گئے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی حاشیہ ص ۳۰ خزائن ج ۲۲ ص ۴۶۲)

نوٹ! حضرت مولانا مولوی عبدالحی صاحب لکھنوی اور جناب نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی کا دعویٰ مجددیت کس کتاب میں ہے؟ غلمدیوں سے امید ہے کہ اس کا پتہ بتا کر اپنے مجدد صاحب کو سچا ثابت کریں گے۔

جھوٹ نمبر ۱۶۴ "سچ کی بھی نشانی ہے کہ اس کی کوئی نظیر بھی ہوتی ہے اور جھوٹ کی یہ نشانی ہے کہ اس کی نظیر کوئی نہیں ہوتی۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱ خزائن ج ۱۷ ص ۹۵)

نوٹ! چونکہ سچ اور جھوٹ کی نشانیاں مرزا قادیانی کے قائم کردہ اپنے دماغ کی پیداوار ہیں۔ اس لئے ناممکن تھا کہ وہ کذب و دروغ کی نجاست سے پاک ہوں۔ کیونکہ مرزا قادیانی کے قول کے مطابق لازم آتا ہے کہ باری تعالیٰ حضرت رسول مقبول ﷺ قرآن کریم دین اسلام وغیرہ جو بے نظیر و مثال ہیں۔ وہ سب کے سب جھوٹے ہوں (معاذ اللہ) اور خود مرزا قادیانی ہی معجزہ و خوارق عادت کی دوسری جگہ ایسی تعریف کرتے ہیں جس سے ان نشانیوں کی تکذیب ہوتی ہے۔ "خوارق عادت اسی کو تو کہتے ہیں کہ اس کی نظیر دنیا میں نہ پائی جائے۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۹۶ خزائن ج ۲۲ ص ۲۰۳)

حقیقت یہ ہے کہ چونکہ اس قول اور خود مرزا قادیانی جیسے خبیث و حبشی کا بھی کوئی نظیر نہیں ہے۔ اس لئے دونوں کے کاذب ہونے میں کچھ شک نہیں۔

جھوٹ نمبر ۱۶۵! "یاد رہے کہ اکثر صوفی جو ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔ اپنے مکاشفات کے ذریعہ سے اس بات کی طرف گئے ہیں کہ مسیح موعود تیرھویں صدی میں یعنی ہزار ششم کے آخر میں پیدا ہوگا۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۳ خزائن ج ۱۷ ص ۲۹۱)

نوٹ! مرزائیو! وہ اکثر صوفیاء کرام جن کی تعداد حسب شمار مرزا قادیانی ہزار سے کچھ زیادہ ہیں۔ ان کے اسماء گرامی کی تفصیل اور مکاشفات جن جن کتابوں میں درج ہیں۔ ان کو ظاہر

کرو

نام پر لاؤ" اور "کچھ زیادہ ہیں" کا بہانہ دور کرو۔ تمہیں تو مرزا قادیانی کے اس فرمان کو یاد رکھو کہ
"جھوٹوں پر ایک دم کے لئے لعنت ہے۔ بلکہ قیامت تک لعنت ہے۔"
(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۹)

جھوٹ نمبر ۱۹۶ ... "اور جو کتابیں اسلام کے رد میں لکھی گئیں۔ اگر وہ ایک جگہ اکٹھی کی جائیں تو کئی پہاڑوں کے موافق ان کی ضخامت ہوتی ہے۔"
(چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۱۳، خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۷)

نوٹ! مرزا قادیانی کا یہ قول بھی مبالغہ آمیزی واقف زنی کی وجہ سے کذب و دروغ ہے ورنہ مرزائیوں کو چاہئے کہ واقعات کی پچی روشنی میں اس کو سچ کر دکھائیں۔ اس سلسلہ میں مرزا قادیانی کے چند تحیرانہ لطائف بھی سن لیجئے۔

☆ ... "اسلام کی تکذیب اور رد میں اس تیرھویں صدی میں تین کروڑ کے قریب کتاب اور رسالے تالیف ہو چکے ہیں۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۰۳، خزائن ج ۱۷ ص ۲۶۹)

☆ ... "کیا اب تک اسلام کے رد میں دس کروڑ کے قریب کتابیں نہیں لکھی گئیں۔" (ایام الصلح ص ۸۹، خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۵)

☆ ... "اور رد اور بے جا حملے جن کتابوں اور رسالوں اور اخباروں میں کئے گئے ہیں ان کی تعداد سات کروڑ تک نوبت پہنچ گئی ہے۔" (ایام الصلح ص ۲۷، خزائن ج ۱۴ ص ۲۵۵)

☆ ... "خیال کرنے کا مقام ہے کہ جس قوم نے چھ کروڑ کتاب وساوس اور شبہات کے پھیلانے کے لئے اب تک تقسیم کر دی۔" (ازالہ ص ۹، ۳۷، خزائن ج ۳ ص ۴۹۶)

مرزائیو! مرزا قادیانی کو اس فرمان کی روشنی میں دیکھو کہ "جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔" (نور الحق ج ۱ ص ۱۰۴، خزائن ج ۸ ص ۱۳۷)

جھوٹ نمبر ۱۹۷ ... "عیسائیوں کی طرف سے جہاں پچاس ہزار رسالے اور اخبار پرچے نکلتے ہیں ہماری طرف سے بالالتزام ایک ہزار بھی ماہوار نکل نہیں سکتا۔"
(کشتی نوح ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۸۳)

نوٹ! عیسائیوں کے ان پچاس ہزار رسالوں اور اخباری پرچوں کا ثبوت پیش کرو کہ کب اور کن جگہوں سے ماہانہ نکلتے ہیں؟۔

جھوٹ نمبر ۱۹۸ ... "خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں تمام خبیث مرضوں سے بھی تجھے بچاؤں گا۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۵، خزائن ج ۱۷ ص ۴۲، اربعین نمبر ۳ ص ۹، خزائن ج ۱۷ ص ۳۷۴)

نوٹ: واقعہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے باقرار خود دوران سر، مراق، خلل دماغ، ذیابیطس، سلسل البول جیسے خبیث امراض[1] میں مبتلا ہو کر خداوند تعالیٰ پر افترا کیا اور جھوٹ بولنے کو دیا تھا! بتاؤ تمہارے نبی برحق اپنے اس ارشاد کے رو سے کون ہوئے کہ "ایسا آدمی جو ہر روز خدا پر جھوٹ بولتا ہے اور آپ ہی ایک بات تراشتا ہے ... ایسا بدذات انسان تو کتوں اور سوروں اور بندروں سے بدتر ہوتا ہے" (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۲۶، خزائن ج ۲۱ ص ۲۹۲)

اور اگر قادیانیت ان امراض کے خباثت سے انکار کرے تو اس کا یہ ذاتی فرض ہے کہ ان کی پوری عبارت دلائل و حقائق کی روشنی میں ثابت کرے ورنہ بغیر اس کے مرزا قادیانی کا دامن کذب و افترا سے پاک نہیں ہو سکتا۔

جھوٹ نمبر ۱۶۹ "یہ کہنا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوبارہ دنیا میں آنا اجماعی عقیدہ ہے۔ یہ سراسر افترا ہے۔" (حقیقت الوحی ص ۳۰، خزائن ج ۲۲ ص ۳۲)

نوٹ: مرزا قادیانی کا نزول مسیح کے اجماعی مسئلہ کو سراسر افترا کہنا درحقیقت یہ شرمناک کذب و افترا ہے۔ اس لئے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع و نزول پر نہ صرف امت مسلمہ کا اجماع ہی ہے بلکہ اس بارہ میں احادیث نبویہ متواتر ہیں۔ تفسیر بحر المحیط ج ۲ ص ۴۷۳ میں ہے "واجمعت الامة على ما تضمنه الحديث المتواتر من ان عيسى في السماء حي وانه ينزل في آخر الزمان . الخ" یعنی تمام امت کا اس پر اجماع ہو چکا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان میں زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ جیسا کہ حدیث متواتر سے معلوم ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ "تلخیص الحبیر ج ۳ ص ۴۶۲، فتح البیان ج ۲ ص ۳۴۴، الیواقیت والجواہر ج ۲ ص ۱۴۶، الکشف الحق ص ۹، معجون الابانہ عن اصول الدیانہ ص ۳۶، فتح الباری وغیرہ، کتاب الاذاعہ ص ۵۷" میں الفاظ کے جزوی اختلاف کے ساتھ اجماع امت احادیث متواترہ کا ذکر ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۷۰ "جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔"
(الحکم ج ۹ نمبر ۱۳، ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۳)

☆ ... "تم جھوٹ نہ بولو کہ جھوٹ بھی ایک حصہ شرک ہے۔"
(کشتی نوح ص ۲۹، خزائن ج ۱۹ ص ۲۸)

---

[1] ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۴، خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۰، ۴۷۱، اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء، منظور الٰہی ص ۳۲۸

نوٹ! جھوٹ کو شرک قرار دینا نہ صرف اسلامی و غیر اسلامی دنیا کے نزدیک جھوٹ ہے۔ بلکہ خود مرزا قادیانی بھی اس کی تکذیب کرتے ہیں۔ کیونکہ شرک کی تعریف میں فرماتے ہیں ”خدا کی ذات، یا صفات یا اقوال و افعال یا اس کے استحقاق معبودیت میں کسی دوسرے کو شریک ٹھہرا دینا گو مساوی طور پر یا کچھ کم درجہ پر یہی شرک ہے۔“ (دافع الوساوس ص ۳۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

ناظرین کرام! شرک کی اس تعریف کو پیش نظر رکھ کر فرمائیے قول مذکورہ جھوٹ ہے یا نہیں؟

مرزائیو! یہ چونکہ تمہارے پیغمبر مرزا قادیانی کذب و دروغ اور افتراء و اتہام کے ڈھالنے میں ہر وقت منہمک و مستغرق رہتے تھے اس نے جھوٹ کی بھی جھوٹی تعریف کر گئے۔

جھوٹ نمبر ۱۶۱: ”میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ مسیح ابن مریم ہوں جو شخص یہ الزام میرے پر لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔“ (ازالہ ص ۱۹۰، خزائن ج ۳ ص ۱۹۲)

نوٹ! بے شک یہ تو صحیح ہے کہ آپ کو مسیح ابن مریم کہنے والا سراسر مفتری اور کذاب ہے۔ لیکن یہ بالکل جھوٹ ہے کہ آپ نے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اس لئے کہ ”ازالہ ص ۳۹، خزائن ج ۳ ص ۱۲۲“ میں تحریر ہے کہ ”وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔“ اور ”ازالہ ص ۳۵۶، خزائن ج ۳ ص ۴۹۵“ میں آپ کو یہ الہام ہوا ”جعلناک المسیح ابن مریم“ اور اس کی تشریح اس طرح سے کی ہے کہ ”اس سلسلہ کا ختم باعتبار نسبت تامہ وہ (مرزا قادیانی) مسیح عیسیٰ ابن مریم ہے۔ جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان ”جعلناک المسیح ابن مریم“ نے درحقیقت اس کو (مرزا قادیانی) وہی بنا دیا ہے۔“
(ازالہ ص ۶۵۹، خزائن ج ۳ ص ۴۵۳)

اسی طرح ”حمامۃ البشریٰ ص ۸، خزائن ج ۷ ص ۱۸۳“ میں لکھ کر فرماتے ہیں: ”یہاں تک (عیسیٰ ابن مریم ہونے کا) میرا دعویٰ ہے۔ جس میں میری قوم مجھ سے جھگڑتی ہے۔“ اور ”ازالہ ص ۲۷۵، خزائن ج ۳ ص ۳۹۲“ میں ابن مریم ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔ بہرحال مرزا قادیانی کا مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ موجود ہے۔ اس لئے آپ بقول خود بھی مفتری و کذاب ہوئے۔ فہو المراد!

جھوٹ نمبر ۱۶۲: ”اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کا اپنی بات پر اصرار ہو گیا تھا کہ ان میں سیاہی دل موجود ہے۔“ (ازالہ ص ۲۲۴، خزائن ج ۳ ص ۲۱۱ حاشیہ)

نوٹ: مرزائیو! ابن صیاد کے دجال مشہور ہونے پر صحابہ کا اجماع معتبر و مستند اسلامی کتب سے ثابت کرو ورنہ یاد رکھو کہ "جھوٹ بولنا شرک ہے اور مشرک سرچشمہ نجات سے بے نصیب ہے۔" (کشتی نوح ص ۲۶ خزائن ج ۱۹ ص ۲۹)

جھوٹ نمبر ۱۷۳: "غرض ابن عباس کا یہی اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔" (ازالہ ص ۲۷۷ خزائن ج ۳ ص ۲۲۲)

نوٹ: مرزا قادیانی کا یہ قول نہ صرف دروغ گوئی ہے بلکہ حضرت ابن عباسؓ جیسے جلیل القدر صحابی پر ایک ناپاک اتہام و افتراء ہے۔ اس لئے کہ آپ کا صحیح مذہب اور پختہ عقیدہ یہی تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ آسمان پر موجود ہیں۔ جیسا کہ "ابن جریر نے (جو مرزا قادیانی کے نزدیک بھی نہایت معتبر اور ائمہ حدیث میں سے ہے۔" چشمہ معرفت ص ۲۵۰ حاشیہ خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۱) بسند صحیح حضرت ابن عباسؓ کا مذہب حیات مسیح کا نقل کر کے اس کی توثیق و تصدیق کی ہے۔ دیکھو فتح الباری ج ۶ ص ۳۵۷، باب قول واذکر فی الکتاب مریم، ابن جریر ج ۶ ص ۱۹، ۲۰، زیر آیت "وان من اھل الکتاب۔" تفسیر ابن کثیر ج ۳ ص ۱۴۰، مرقاۃ ج ۱۰ ص ۲۲۳، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام، عمدۃ القاری ج ۷ ص ۳۵۲، روح المعانی ج ۶ ص ۱۳" اور جس روایت سے مرزا قادیانی نے آنکھ بند کر کے ابن عباسؓ کا یہ اعتقاد نکالا ہے وہ روایت ضعیف و منقطع ہے۔ اس لئے حجت نہیں ہو سکتی۔ افسوس کہ مرزا قادیانی کی خود غرضیوں نے ان کی علمیت کے پردہ کو بھی چاک کر دیا۔

جھوٹ نمبر ۱۷۴: "فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے پیارے خدا کی جناب میں وہ لوگ ہیں جو غریب ہیں۔ پوچھا گیا غریب کے کیا معنی ہیں کہا وہ لوگ ہیں جو عیسیٰ مسیح کی طرف دین لے کر اپنے ملک سے بھاگ گئے ہیں۔" (مسیح ہندوستان میں ص ۵۶ خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

نوٹ: یہ عبارت دروغ آمیز فریب ہے یہ فریب و دروغ اس لئے کہ مرزا قادیانی نے اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے حدیث کے ان الفاظ کا (جن کو مرزا قادیانی نے تحریر کیا ہے) غلط و من گھڑت ترجمہ کیا ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۷۵: "ہر ایک نبی کے لئے ہجرت مسنون ہے۔"

(تحفہ گولڑویہ ص ۱۳ خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۶ حاشیہ)

نوٹ: بالکل جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ اس کا ثبوت نہ قرآن کریم میں ملتا ہے اور نہ کسی صحیح حدیث میں۔ مرزائیو یہ بتاؤ کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی نے کبھی ہجرت کی تھی یا نہیں یا ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور ہی ہوتے ہیں؟۔

جھوٹ نمبر ۱۶ ''اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس مدت تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔''

(ازالہ اوہام ص ۶۸۳ خزائن ج ۳ ص ۴۶۹)

نوٹ: اس کے سفید جھوٹ ہونے کی خود مرزا قادیانی بنفس نفیس شہادت دیتے ہیں کہ ''شیخ محمد طاہر صاحب مصنف مجمع البحار کے زمانہ میں بعض ناپاک طبع لوگوں نے محض افتراء کے طور پر مسیح اور مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔'' (حقیقت الوحی ص ۳۳۰ خزائن ج ۲۲ ص ۳۵۲)

''مرزا بہاء اللہ ایرانی نے ۱۲۶۹ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔''

(دیکھو اخبار الحکم ۲۴ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۴)

جھوٹ نمبر ۱۷ ''اور یہ خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ہر ایک مذہب کے فاضل طبیب نے کیا عیسیٰ علیہ السلام اور کیا یہودی اور کیا مجوسی اور کیا مسلمان سب نے اس نسخہ (مرہم عیسیٰ) کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے اور سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔''

(مسیح ہندوستان میں ص ۵۷ خزائن ج ۱۵ ص ایضاً)

نوٹ: مرزا قادیانی کی یہ بات بھی کذب و دروغ کی نجاست سے آلودہ ہے۔ کیونکہ یہ کسی نے نہیں لکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے ان کے حواریوں نے اس نسخہ مرہم عیسیٰ کو تیار کیا تھا۔ سچے ہو تو دکھلاؤ۔ ورنہ ''دروغگوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔''

([illegible] ص ۲ خزائن ج ۱۸ ص ۴۵۹)

جھوٹ نمبر ۱۸ ''اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہت تامہ ہے۔''

(براہین احمدیہ ص ۴۹۹ خزائن ج ۱ ص ۵۹۳)

''اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔''

(کشتی نوح ص ۴۹ خزائن ج ۱۹ ص ۵۳)

نور! مرزا قادیانی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے کسی پہلو سے مشابہت نہیں تھی۔ دیکھو رسالہ "مسیح موعود کی پہچان" مرزائیو! اگر کچھ ہمت ہے تو اٹھو اور اپنے مرزا قادیانی کا مسیح ابن مریم میں ہر ایک پہلو سے مشابہت تامہ دکھلا کر راست باز ثابت کرو۔ ورنہ ہماری طرف سے ہدیہ یا تحفہ پیش خدمت ہے کہ "جیسے بت پوجنا شرک ہے ویسے ہی جھوٹ بولنا شرک ہے۔"

(الحکم ج۴ نمبر۱۳، ۱۷ اپریل ۱۹۰۰ء ص۴)

جھوٹ نمبر۱۷۹ ... "پہلے پچاس حصے (براہین احمدیہ کے) لکھنے کا ارادہ تھا۔ مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۷، خزائن ج۲۱ ص۹)

نور! مرزا قادیانی کا پچاس حصوں کے وعدہ کو صرف پانچ حصوں پر اکتفا کر کے پورا کرنا حقیقت اور واقعیت سے دور ہونے کے باعث ایک مبالغہ آمیز دروغ ہے۔ اس لئے یہ معزز ہدیہ کہ "خدائے غیور کی لعنت اس شخص پر ہے جو مبالغہ آمیز باتوں سے جھوٹ بولتا ہے۔" (اعجاز احمدی ص۲۹، خزائن ج۱۹ ص۱۳۸) عطائے تو بلقائے تو کہہ کر پیش خدمت کیا جارہا ہے قبول فرمائیے۔

جھوٹ نمبر۱۸۰ ... "مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی یہ وہ مقام عالیشان ہے کہ گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر صاحب مقام ہذا (مرزا قادیانی) کے ظہور کو خدا تعالیٰ کا ظہور قرار دیا ہے اور اس کا آنا خدا تعالیٰ کا آنا ٹھہرایا ہے۔" (توضیح المرام ص۲۷، خزائن ج۳ ص۶۴)

نور! جن گذشتہ نبیوں نے استعارہ کے طور پر مرزا قادیانی کا یہ بلند مرتبہ بیان فرمایا اور ٹھہرایا ہے ان کے اسماء گرامی کے ساتھ یہ بتاؤ کہ یہ بیان وتقریر ان کی مستند اسلامی کتابوں میں موجود ہے؟۔

جھوٹ نمبر۱۸۱ ... "مسلمانوں کے قدیم فرقوں کو ایک ایسے مہدی کی انتظار ہے جو فاطمہ مادر حسین کی اولاد سے ہوگا اور نیز ایسے مسیح کی بھی انتظار ہے۔ جو اس مہدی سے مل کر مخالفان اسلام سے لڑائیاں کرے گا۔ مگر میں نے اس بات پر زور دیا ہے کہ یہ سب خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں۔" (کشف الغطاء ص۱۲، خزائن ج۱۴ ص۱۹۳)

نور! الف ... بلکہ مرزا قادیانی کے یہ خیالات لغو اور باطل اور جھوٹ ہیں کیونکہ علاوہ دوسرے امر کے کہ وہ اسلامی شریعت کا ایک واضح ومتفق علیہ مسئلہ ہے۔ "دیکھو ترمذی ج۲ ص۴۸، باب فتنۃ الدجال، بذل المجہود ج۵ ص۱۰۴، باب ذکر المہدی" خود مرزا قادیانی کی

اپنی دروغ گوئی پر مہر لگا رہے ہیں کہ "وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی پھیلنے کے زمانہ میں تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا۔ جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی۔ وہ میں ہی ہوں۔" (تذکرۃ الشہادتین ص ۲، خزائن ج ۲۰ ص ۴)

ب ... "میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں۔" (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۹ حاشیہ)

جھوٹ نمبر ۱۸۲ ... "اور صحیح یہ ہے کہ بنی فاطمہ سے کوئی مہدی آنے والا نہیں اور ایسی تمام حدیثیں موضوع اور بے اصل اور بناوٹی ہیں۔" (کشف الغطاء ص ۲، خزائن ج ۱۴ ص ۱۹۳)

قارئین! مرزا قادیانی کی یہ بھی بات ویسی جھوٹی بناوٹی بات ہے جس کی نظیر گذشتہ کاذبوں و مفتریوں کے کلام میں بھی نہیں ملتی۔ اس لئے کہ ترمذی ج ۲ ص ۴۸، ابوداؤد ج ۲ ص ۱۰۲ میں بہ سند صحیح حدیث نبوی موجود ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنے والا امام مہدی اولاد فاطمہ اور عترت رسول اللہ ﷺ سے ہوگا۔ چنانچہ ازالہ اوہام ص ۱۲۷، خزائن ج ۳ ص ۱۷۵ پر مرزا قادیانی نے خود اس کی تصدیق کی ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۸۳ ... "خدا تعالیٰ کی کتابوں میں بہت تصریح سے بیان کیا گیا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں ضرور طاعون پڑے گی۔" (نزول المسیح ص ۱۸، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۶)

جھوٹ نمبر ۱۸۴ ... "یہ امر تواتر کے درجہ پر پہنچ چکا ہے کہ مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اس کے وقت میں اور اس کی توجہ اور دعا سے ملک میں طاعون پھیلے گی۔ آسمان اس کے لئے چاند اور سورج کو رمضان میں تاریک کرے گا۔" (نزول المسیح ص ۱۹، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۷)

جھوٹ نمبر ۱۸۵ ... "غرض یہ موتوں کا زمانہ مسیح موعود کی علامات خاصہ میں سے ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام گواہی دیتے آئے ہیں۔" (نزول المسیح ص ۱۹، خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۷)

قارئین! خدا کی کتابوں اور تمام انبیاء علیہم السلام کی شہادتوں کو مستند اسلامی کتب سے اس طرح صراحت سے بیان کرو کہ جو شک کے حدود سے نکل کر یقین و تواتر کا درجہ حاصل کرسکے نہیں تو یاد رکھو کہ دروغ گوئی کی زندگی جیسی کوئی لعنتی زندگی نہیں۔" (نزول المسیح ص ۲، خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۰)

جھوٹ نمبر ۱۸۶: ''غرض تمام نبیوں کے نزدیک زمانہ یاجوج و ماجوج زمانہ رجعت کہلاتا ہے یعنی رجعت بروزی۔'' (حاشیہ نزول المسیح ص ۵ خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۳)

نوٹ: اس امر کا قطعی ثبوت اصول اسلام سے پیش کرو ورنہ ''جھوٹ جو ایک نہایت پلید اور ناپاک ہے۔'' (نزول المسیح ص ۲۰۵ خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۶) اس سے تمہارے اولوالعزم پیغمبر کی زبان آلودہ ہو رہی ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۸۷: ''بلکہ قرآنی شہادت سے تو یہ حدیث (ان لمهدینا آیتین) مرفوع متصل ہے۔'' (تحفہ گولڑویہ ص ۲۹ خزائن ج ۱۷ ص ۱۳۵)

نوٹ: مرزا قادیانی کی یہ عادت شریفہ ہے کہ جب کسی آیت یا حدیث اور یا کسی امام بزرگ کے بے بنیاد قول میں اپنے مطلب برآری کا کروڑواں حصہ یا اس سے بھی کمتر کی گنجائش دیکھتے ہیں یا خیال خود سمجھ لیتے ہیں تو بس اس پر غلط استدلال کی طمع کاریوں و ناجائز تاویل کی رنگ آمیزیوں میں ایسے سرشار ہو کر مصروف ہوتے ہیں کہ مناظرہ یا کھیل بگڑ جاتا ہے اور اس میں اپنی کچھ ایسی مسیحائی دکھلاتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا پول کھل جاتا ہے۔ مثلاً: ان لمهدینا آیتین کو شہادت قرآنی مرفوع متصل کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ اسی کتاب کے اسی صفحہ میں اس کو غیر مرفوع مان چکے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ روایت اصول حدیث کے مطابق بالکل موضوع و ضعیف ہے۔ کیونکہ اس میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے اور دوسرا جابر جعفی ہے۔ دونوں کے متعلق فن رجال کے علماء مانتے ہیں کہ یہ جھوٹے منکر الحدیث جھوٹی حدیث بنانے والے متروک الحدیث تبرائی رافضی ہوگزرے ہیں۔ دیکھو میزان الاعتدال ج ۵ ص ۳۳۳ حرف عین، تہذیب التہذیب ج ۲ ص ۴۷، ۱۲ ص ۱۵ حرف جیم۔ پھر ایسی موضوع روایت کو مرفوع متصل کہنا سراسر کذب و افترا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جھوٹ نمبر ۱۸۸: ''پس خداتعالیٰ کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر۔ یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک نوع کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن کریم نے ہمیں سکھایا ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۲۶۱ خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۸)

نوٹ: مرزا قادیانی اور ان کی امت کا آریوں کی طرح یہ عقیدہ ہے کہ خداوند تعالیٰ کے ساتھ عالم بھی قدیم ہے۔ خیر جب وہ اسلام سے علیحدہ ہو گئے تو اب ان کو اختیار ہے کہ وہ آریہ کے ہم نوا ہو جائیں یا عیسائیوں کے لیکن یہ کہنا کہ قرآن کریم نے یہی سکھایا ہے سراسر کذب و افتراء ہے جس کے ثبوت سے مرزائیت عاجز و لاچار ہے۔

امام مالکؒ اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر رفع سے پہلے چند ساعت کے لئے عارضی طور پر موت طاری ہوگئی تھی۔ نہ یہ کہ آپ دائمی موت کے قائل ہیں۔ غرض یہ کہ لفظ ''مات'' سے ''موت معلق'' مراد ہے نہ ''مطلق موت'' ورنہ اس امر کے اظہار میں کچھ باک نہیں ہے کہ صاحب مذہب کے بیان کے مقابل قول غیر قابل حجت و استدلال نہیں ہوسکتا۔ مگر مرزا قادیانی نے اس بناء فاسد پر یہ قصر تعمیر کیا کہ آئمہ ثلاثہ امام اعظمؒ، امام احمدؒ، امام شافعیؒ نے بھی اپنی خاموش زبان سے وفات مسیح کی تائید کی ہے۔ سو یہ بھی کذب وافتراء کی بدترین مثال ہے۔

جھوٹ نمبر ۱۹۲ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا۔ یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہوچکے ہیں۔''

(تحفہ گولڑویہ ص۵، خزائن ج۱۷ ص۹۲)

نور! بلکہ ارتداد مسلمین کی علت حیات مسیح کو بنانا یہ خیال باطل اور جھوٹا عقیدہ ہے ورنہ مرزائیت اپنے قائد اکبر کے دامن سے دروغگوئی کی نجاست کو دور کرنے کی فکر کرے۔

جھوٹ نمبر ۱۹۳ ''قرآن کریم اور ہی کتاب میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ صاف گواہی دی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے اور اس شہادت میں صرف امام بخاری منفرد نہیں بلکہ امام ابن حزمؒ اور امام مالکؒ بھی موت عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں اور ان کا قائل ہونا گویا امت کے اکابر کا قائل ہونا ہے۔'' (ایام الصلح ص۳۹، خزائن ج۱۴ ص۲۶۹)

نور! اول تو مرزا قادیانی کا یہی ایک مجرمانہ اتہام ہے کہ امام بخاریؒ، امام مالکؒ، امام ابن حزمؒ موت مسیح کے قائل تھے۔ دوسرے اگر بالفرض یہ صحیح بھی ہو تو ان سے تمام اکابر امت کا قائل ہونا کیوں کر کیسے لازم آگیا ہے؟ مرزائیو! سچ تو یہ ہے کہ تمہارے پیغمبر مرزا قادیانی مخلوق خدا کو صرف فریب و دھوکہ میں مبتلا کرتے آئے تھے۔

جھوٹ نمبر ۱۹۴ ''سلف صالحین نے اس مسئلہ (حیات مسیح) میں مفصل کچھ نہیں کہا بلکہ اجمالی رنگ میں ایمان لاتے تھے کہ مسیح مر گیا۔'' (حمامتہ البشریٰ ص۱۸، خزائن ج۷ ص۱۹۸)

نور! مرزائیت کے جھوٹا کا سلف صالحین پر یہ بھی ایک گندہ افتراء ہے اس لئے کہ سلف صالحین تفصیلی و اجمالی ہر طرح سے حیات مسیح پر ایمان رکھتے تھے۔ دیکھو رسالہ عقیدۃ الاسلام، شہادت القرآن وغیرہ اور رسالہ ہذا۔

جھوٹ نمبر ۱۹۵ ۔ "صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔" (ازالہ اوہام ص ۸۱ خزائن ج ۳ ص ۱۴۲)

نوٹ: مرزا قادیانی کو افتراء پردازی و دروغگوئی میں کچھ اس درجہ کمال حاصل تھا کہ بڑے سے بڑا مفتری و کذاب بھی ان باتوں کو دیکھ کر آپ کو اس فن کا استاد کامل ماننے پر مجبور ہو جائے گا۔ کیونکہ صحیح مسلم کی کسی حدیث میں یہ لفظ موجود نہیں ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے۔ الغرض یہ صرف مرزا قادیانی ہی کے مختبرانہ دماغ کی پیداوار ہے۔ جیسا کہ وہ خود اپنے اس قول کی تکذیب کر کے اپنا کاذب و مفتری ہونا ثابت کرتے ہیں کہ "کسی حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اس کا نزول آسمان سے ہوگا۔" (حمامۃ البشریٰ ص ۲۰ خزائن ج ۷ ص ۲۰۲)

مرزائیو! تم ایڑی چوٹی کا زور اس امر میں صرف کر دو کہ مرزا قادیانی کا دامن کذب کی نجاست سے صاف ہو جائے تو یہ غیر ممکن ہے۔ اس لئے یہ حق ہے کہ "جھوٹا آدمی ایک گیند کی طرح گردش میں ہوتا ہے۔" (نور الحق ص ۱۰ خزائن ج ۸ ص ۱۳۷)

جھوٹ نمبر ۱۹۶ "کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی اول یقینیات میں سے ہے۔"

(ازالہ اوہام ص ۵۸۸ خزائن ج ۳ ص ۴۱۵)

قادیان کے مولوی فاضلو! ایمان سے بتاؤ کہ کیا اب بھی اس میں شک ہے کہ مرزا قادیانی جیسے مراقی الطبع کے علم و عقل کا دیوالیہ نہیں نکل چکا؟ اس لئے کہ استقراء کو یقینی دلیل کہنا انہیں لوگوں کا کام ہے جو علم و عقل سے محروم اور دماغی امراض سے مالامال ہوں۔ حالانکہ مرزا قادیانی کے تحسین و چنان کے ساتھ سلطان المتکلمین و سلطان العلوم کے القاب زور سے بھی موصوف ہیں۔ مگر باوجود اس کے یہ علمی و عقلی "درفشانیاں و مضحکہ خیزیاں جو مظہر عام پر آ رہی ہیں تا کہ دنیا سمجھ لے کہ دروغگو کا انجام ذلت و رسوائی ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۲۳۱ خزائن ج ۲۲ ص ۲۴۳)

جھوٹ نمبر ۱۹۷ "جس حالت میں وہ (مولانا ثناء اللہ صاحب) دو دو آنے کے لئے در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے۔" (اعجاز احمدی ص ۲۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۲)

نوٹ: چونکہ مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزا قادیانی کے سخت جان حریف ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی جس قدر ان پر اتہام و افتراء باندھیں وہ کم ہے۔ مگر یہ کس قدر رذیل و گندہ جھوٹ اور گھناؤنا افتراء ہے کہ ان کا ذریعہ معاش مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں کو قرار دیا ہے۔ مرزائیو!

اگر اپنے پیشوا کے اعظم کو راست باز دیکھنا چاہتے ہو تو اس کو واقعات کی روشنی میں جانچ کر دکھاؤ۔ مگر یاد رہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب ابھی ما شاء اللہ مرزائیت کے بخیے ادھیڑنے کے لئے موجود ہیں۔ لیکن چونکہ خود مرزا قادیانی کا گند دوسرے مردوں و زندوں کے چہروں پر تھا اس لئے ایسا ہی وہ اپنے دشمنوں کو بھی سمجھتے تھے۔ کیونکہ ”نجاست خور انسان ہر ایک انسان کو نجاست خور ہی سمجھتا ہے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۳، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

جھوٹ نمبر ۱۹۸: ... ”خدا کا کلام قرآن کریم گواہی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام) مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین“ یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفّٰی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرح مفقود ہے۔“ (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

نوٹ! مرزا قادیانی کا آیت ”وآوینٰھما الیٰ ربوۃ ذات قرار و معین“ سے کشمیر مراد لینا اور قرآن کریم کی شہادت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مار کر سری نگر کشمیر میں قبر بنا دینا سراسر کذب و افتراء ہے۔ ورنہ امت مرزائیہ کے ذمہ یہ ضروری ہے کہ اپنے بانی سلسلہ کی اس تفسیر کو احادیث، آثار صحابہ، اقوال ائمہ مجتہدین و اقطاب کی روشنی میں مدلل کر کے بتائیں کہ حضور ﷺ یا سلف صالحین میں سے کس نے اس آیت سے اس مضمون کا استنباط فرمایا ہے؟ نہیں تو ہماری طرف سے لعنت کے چند پھول مرزا مقدس پر چڑھا دیجئے۔ نیز اسی طرح یہ کہنا کہ حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ یہ قول مرزا جھوٹ ہے۔ اس لئے کہ آپ فرماتے ہیں اور ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر بیت المقدس میں ہے اور اب تک موجود ہے اور اس پر ایک گرجا بنا ہوا ہے اور وہ گرجا تمام گرجاؤں سے بڑا ہے اور اس کے اندر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے اور اسی گرجا میں حضرت مریم صدیقہ کی قبر ہے اور دونوں علیحدہ علیحدہ ہیں۔“

(اتمام الحجۃ حاشیہ ص ۱۸، ۲۰ ملخصاً، خزائن ج ۸ ص ۲۹۶)

جھوٹ نمبر ۱۹۹: ... ”اور پھر کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں بسر کر کے آخر سری نگر محلہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی

زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ وقت صرف نبی بلکہ شہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اس ملک کا وہ باشندہ تھا۔"

(ریویو آف ریلیجنز ج ۲ نمبر ۹ ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

نور! مرزا قادیانی کا یہ بھی ایک مفتریات کذب ہے اس لئے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں کا اس بات پر ہرگز اتفاق نہیں۔ مرزائیو! "جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔" یاد ہے کہ نہیں تو دیکھو

(حقیقت الوحی ص ۲۰۶ خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۵)

جھوٹ نمبر ۲۰۰ ... "سنت جماعت کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہو گئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہی کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔" (ازالہ ص ۵۷۴ خزائن ج ۳ ص ۳۴۴)

نور! اہل سنت والجماعت کا یہ مذہب ہرگز نہیں ہے یہ صرف مرزا قادیانی کی جدت طبع کا ایک گندہ افتراء ہے۔ مرزائیو! "اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۱ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

جھوٹ نمبر ۲۰۱ ... "امام محمد اسماعیل صاحب جو اپنی صحیح بخاری میں آنے والے مسیح کی نسبت صرف اس قدر حدیث بیان کر کے چپ کر گئے کہ "امامکم منکم" اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ در اصل حضرت اسماعیل بخاری صاحب کا یہ مذہب تھا کہ وہ ہرگز اس بات کے قائل نہ تھے کہ سچ مچ مسیح ابن مریم آسمان سے اتر آئے گا۔" (ازالہ ص ۹۹ خزائن ج ۳ ص ۱۵۳)

نور! امام بخاری پر بانی مرزائیت کا ایک ناپاک اتہام و قابل شرم افتراء ہے۔ بالخصوص یہ کہنا کہ "امامکم منکم" صاف ثابت ہوتا ہے بتلا رہا ہے کہ قادیانی نبی علم وعقل سے بالکل بے بہرہ تھے۔ حتیٰ کہ ان کو امام بخاری کے صحیح نام لکھنے کی تمیز نہ تھی کہ کہیں امام محمد اسماعیل صاحب اور کہیں حضرت اسماعیل بخاری صاحب تحریر کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کا نام محمد تھا۔ نہ محمد اسماعیل اور نہ اسماعیل۔

جھوٹ نمبر ۲۰۲ ... "حالانکہ تیرھویں صدی کے اکثر علماء چودھویں صدی میں اس کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا) ظہور متعین کر گئے ہیں اور بعض تو چودھویں صدی والوں کو بطور وصیت یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ اگر ان کا زمانہ پاؤ تو ہمارا السلام علیکم انہیں کہو۔"

(ازالہ اوہام ص ۱۵۵ خزائن ج ۳ ص ۱۷۹)

نور! تیرھویں صدی کے جن اکثر علماء نے چودھویں صدی کو حضرت مسیح کے ظہور کا زمانہ متعین فرمایا ہے۔ ان کی اکثریت کو ثابت کرتے ہوئے ان کے اسماء گرامی سے روشناس

کرانے کے بعد ازاں جن کتابوں میں انکا یہ مضمون مندرج ہے ان کو چھاپے نہیں تو ''ایسا کھلا کھلا جھوٹ بنانا ایک بڑے بدذات اور لعنتی کا کام ہے۔''

(ضمیمہ چشمہ معرفت ص ۹ خزائن ج ۲۳ ص ۲۶۸)

جھوٹ نمبر ۲۰۳ ''اور خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں صاف فرما دیا ہے کہ یہ دو قسم (قہری نشانوں اور تلوار کا عذاب) کے عذاب ایک وقت میں جمع نہیں ہو سکتے۔''

(تجلیات الہیہ ص ۸ حاشیہ خزائن ج ۲۰ ص ۴۰۰)

نوٹ! قرآن کریم کی جس آیت میں صاف صراحت سے بغیر تاویل و توجیہ کے یہ مضمون ذکر کیا گیا ہو اس کو بیان کر کے بتاؤ کہ اس کو صرف مرزا قادیانی ہی نے سمجھا ہے یا اکابر سلف میں سے کسی نے استنباط کیا ہے۔ ورنہ ''خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو جھوٹ بولتے ہیں۔''

(اعجاز احمدی ص ۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

جھوٹ نمبر ۲۰۴ ''میرے آنے کے دو مقصد ہیں: ۱... مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ نے چاہا ہے۔ ۲... اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے۔ دنیا اس کو بھول جائے۔''

(الحکم ص ۱۰، ۱۰ جولائی ۱۹۰۵ء)

جھوٹ نمبر ۲۰۵ ''میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ ... اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔''

(بدر ج ۲ نمبر ۲۹ ص ۴، ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

نوٹ! مرزا قادیانی جن دو عظیم الشان مقصد کو لئے ''آغوش نبوت'' میں لے کر رونق افروز بزم قادیان ہوئے تھے۔ افسوس و حسرت کے ساتھ اس امر واقعی کا اظہار کیا جاتا ہے کہ آپ اس مقصد عظیم میں بری طرح ناکام و نامراد ہوئے اور بہت بے آبرو ہو کر اس کوچہ سے نکلے ہیں اور تمام مسلمانان عالم کو اپنے دروغ گو و جھوٹے ہونے پر شاہد عادل بنا کر چلتے بنے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کا پہلا مقصد تو یہی تھا کہ مسلمانوں کو تقویٰ و طہارت سے آراستہ کر کے ان کو صحیح و سچے معنوں میں مسلمان بنائیں۔ مگر اس مقصد کی دردناک ناکامی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمان دہریت و الحاد کے تباہ کن سیلاب میں بہے چلے جارہے اور ان کی اخلاقی و عملی حالت اس درجہ تنزل پذیر ہے کہ

معلوم ہوتا ہے کہ اسلام سے ان کو کچھ تعلق نہیں۔ علاوہ ازیں خود مرزا قادیانی نے مسلمانوں سے کے بجائے یہ طرز کی راہ اختیار کیا کہ اپنی مختصر جماعت کے سوا دنیا کے ان تمام مسلمانوں ومومنوں کو جو ان کی دعویٰ نبوت و مسیحیت کے آستانہ پر جبیں سائی کرنے سے منکر ہیں۔ حرامزادے کافر و مرتد بے ایمان بلکہ اسلام کے واحد اجارہ دار بن بیٹھے ہیں۔

(دیکھئے حقیقت الوحی ص ۱۶۳، ۱۷۹، ۱۸۰ خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۷، ۱۸۵، ۱۸۸ آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

خیال تھا کہ وہ لوگ جو حضرت رسول اقدس ﷺ کے سچے روحانی فیض سے نکل کر مرزا کی آغوش میں خوش فعلیاں کر رہے ہیں اور بہشتی مقبرہ کے حرص میں قادیانی رنگ کی پرستش اختیار کر چکے ہیں وہ تقوے و طہارت کی سچی تصویریں دیانت و امانت کے مجسم پیکر ہوں گے۔ مگر "خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا" اس لئے کہ خود قادیانی صاحب ان کی اخلاقی حالت و پرہیزگاری کا مرثیہ خواں ہے۔

"ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں (مرزا قادیانی) دیکھتا ہوں کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنیٰ ادنیٰ خود غرضی کی بناء پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں یہ حالات ہیں جو اس مجمع میں مشاہدہ کرتا ہوں تب دل کباب ہوتا اور جلتا ہے اور بے اختیار دل میں یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اگر میں درندوں میں رہوں تو ان بنی آدم سے اچھا ہے۔"

(شہادت القرآن ص ۹۹، خزائن ج ۶ ص ۳۹۵، ۳۹۶)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی اپنے عظمت مآب مقصد میں جس شاندار پسپائی سے پسپا و نامراد ہوئے ہیں اس کا اجمالی نقشہ آپ کے سامنے ہے۔ اس کے بعد دوسرے مقصد عظیم کی انتہائی ناکامیوں و جگر خراش نامرادیوں کو ملاحظہ فرمائیے کہ کتنے دلفریب دعوے کے لئے قادیانی پیغمبر عیسیٰ پرستی کے ستونوں کو توڑنے اور صلیب کو ریزہ ریزہ کرنے آئے تھے۔ مگر بجائے اس کے اس عیسائیت کے سب سے بڑے تاجدار بادشاہ برطانیہ (جو بقول ان کے دجال اعظم و یاجوج

ماجرا تو یہی سب ہے) کی حمایت ونصرت میں اسی صلیب شکن کے مقدس ہاتھوں سے اس قدر اشتہارات وکتابیں لکھی گئیں جو پچاس الماریوں کی بے پناہ وسعت وفراخی کو بھی تنگ کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت اکناف عالم میں عیسائیت وصلیب پرستی جس طرح روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ وہ تعلیم یافتہ طبقہ پر بالکل عیاں ہے۔ تاہم اس داستان لطف کو مرزائیت ہی کے ایک مزدور غلام جس کو اپنے آقا کے نادار کی طرح کسر صلیب میں مبالغہ آمیز دعوی کے ساتھ بہت کچھ مہارت وکمال حاصل ہے اس کی زبان سے سنئے۔ تاکہ قادیانی پیغمبر کی شاندار نامرادی پر دو جہان دو شہادت بن جائے۔ لاہوری مرزائیوں کا ترجمان پیغام صلح لکھتا ہے کہ:

۱۔ "آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی۔ آج پانچ لاکھ کے قریب ہے۔" (پیغام صلح ۱۹ مارچ ۱۹۲۸ء ص ۵)

۲۔ "۱۹۲۷ء میں عیسائیوں نے ۱۹ لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائبل کے شائع کئے ہیں۔" (پیغام صلح مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

۳۔ "۱۹۳۱ء کی مردم شماری بتا رہی ہے کہ ہندوستان کے مختلف صوبوں اور ریاستوں میں مسیح پرست عیسائیوں کی تعداد ۶۲۷۴۸۸۸ ہے اور دس سال میں ۳۲ فیصدی کے حساب سے ان میں اضافہ ہوا اور روز بروز عیسائیت ترقی کرتی جا رہی ہے۔"

صلیب پرستی کی روز افزوں ترقی کا یہ حال صرف اس ہندوستان میں ہے جہاں کہ ایک صوبہ کے ایک گاؤں میں دہقانی پیغمبر قادیانی مسیح اور بادعائے کسر صلیب نزول اجلال فرما کر قبل از وقت اس واسطے تشریف لے گئے تاکہ دنیا ان کے دروغ گو نامراد ومفتری ہونے میں شک وشبہ نہ کر سکے۔ اس سے مغربی ممالک کے متعلق اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں عیسائیت کا کس قدر بے پناہ غلبہ وسعت پذیر ہوگا۔ تاہم اس کو بھی اسی مسیح پرستی کے ستون کو توڑنے والے قادیانی مسیح کے وفادار غلام پیغام صلح کی زبانی سے سنئے۔

"مسٹر ایف۔ ڈی۔ والکر ایک انگریزی مسیحی مشنری نے مسلم ورلڈ میں اپنے ذاتی تجربات کی بناء پر یہ اعلان کیا ہے کہ سیرالیون، سینٹ ہیلینا، گولڈ کوسٹ اور اشانٹی، نائیجیریا اور فرانسیسی نو آبادیوں اور ڈہومی ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں مجھ پر یہ پورے طور آشکارا ہو چکا ہے کہ اسلام کی رفتار ترقی قطعاً رکتی چلی جا رہی ہے اور آج افریقی لوگوں کو نیا اسلام کا پیرو بنانے میں جس قدر کامیابی مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے اس سے بہت زیادہ تعداد کو ہم مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہیں۔" (پیغام صلح ص ۳ کالم ۲، ۲۱ مئی ۱۹۲۹ء)

۷۰

عیسائیت کی یہ روز افزوں ترقی اور بے پناہ غلبہ اس قادیانی مسیح و ملکی نبی کے بعد ہو رہا ہے۔ جو بادعائے خود عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑنے اور عیسائیت کو فنا کرنے کے لئے آئے تھے۔ مگر آہ! افسوس مرزائی مسیح آیا اور حسرت و یاس نامراد و ناکام ہو کر قبل از وقت دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس لئے ہم تمام مسلمان ان کے کذاب و مفتری ہونے کی شہادت دیتے ہیں اور ان کی تربیت پر لعنتی بدبودار پھول چڑھانے کی عزت حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ "ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔" (ازالہ ص ۳۹۵ خزائن ج ۳ ص ۲۹۹)

بالآخر ہر وہ انسان جس کا دماغ علم و عقل کی روشنی سے منور ہے وہ یقینی طور پر اس امر کا اظہار کرے گا کہ مرزا قادیانی بڑی شان و شوکت و آب و تاب کے ساتھ اپنے ان عظیم الشان مقصد میں ناکام و نامراد ہو کر دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور ان کی زندگی کا ہر ہر گوشہ دروغ گوئیوں، اختلاف بیانیوں، مبالغہ آمیزیوں، افتراء پردازیوں، اتہام سازیوں، خیانت کاریوں، سرقہ بازیوں، گستاخیوں، شیخیوں، بلند خیالیوں، گالیوں میں اس طرح سے الجھا ہوا ہے کہ امت مرزائیت کا ناخن تدبیر بھی سلجھانے سے عاجز ہے۔

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا چاک داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو یہ ادھڑا تو وہ ٹانکا

بہرحال مرزائیت کے بانی سلسلہ کی زندگی ان بیشمار سازیوں و بازیوں کا ایک معجون مرکب ہے۔ جس میں سے ایک جز دروغ گوئی و اتہام سازی کو مشتے از خروارے اس رسالہ میں دو سو کی تعداد میں جمع کیا گیا ہے تاکہ مرزا قادیانی کی خانہ ساز نبوت و خود ساختہ مسیحیت اور دیگر طویل و عریض ہنگامہ خیز دعوے کی پرتو پر حقیقت پاش پاش ہو کر غبار روزگار بن جائے اور مرزائیت کے اولوالعزم قادیانی پیغمبر کی ذلت و رسوائی اور تباہی و بربادی میں کوئی دقیقہ باقی نہ رہ جائے۔ درحقیقت قدرت الٰہیہ کا یہ کرشمہ لطف ہے کہ اس نے مرزا قادیانی جیسے مدعی نبوت کی دوکان کو ویران و تباہ کرنے کے لئے دروغ گوئیوں و افتراء پردازیوں کا اتنا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ مرزائیت کے مستحکم قلعہ کو بیخ و بن سے مسمار و منہدم کرنے کے لئے کسی اور توپ و ضرب کی ضرورت نہیں رہ جاتی۔

چونکہ دروغ گو کا خصوصی شعار و امتیازی نشان حافظہ نباشد بھی ہے۔ اسی معیار پر مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ "حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔"

(ریویو ج ۲ نمبر ۴ بابت اپریل ۱۹۰۳ء حاشیہ ص ۱۵۴)

مغلطات مرزا

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری

جناب سے خراجِ تحسین وصول کر چکے ہیں اور ان کی مقبول اشاعت ان کی مقبولیت کی صاف شہادت دے رہی ہے۔ آپ کی جدید تالیف ''مغلظات مرزا'' پیشِ نظر ہے۔ آپ کی محنت وکاوش اور عرق ریزی ودماغ سوزی کا اندازہ صرف کتاب دیکھنے ہی سے ہوسکتا ہے۔ جہاں تک میرا خیال ہے مرزا قادیانی کے تکذیبی کلام سے کسی نتیجہ کا نکالنا کوہ کندن وکاہ برآوردن کا مصداق ہے۔ چہ جائے کہ مختلف مضامین میں بکھرے ہوئے فقروں کو جمع کیا جائے۔ آپ نے تمام اہل اسلام کے لئے عموماً اور مناظرین کے لئے خصوصاً بہت سہولت پیدا کردی ہے۔ مغلظات میں اولاً وہ تمام گالیاں جمع کردی گئی ہیں۔ جو مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دی ہیں۔ اس کے بعد ان عذرات کی مکمل ومدلل تردید فرمائی گئی ہے۔ جو فریق ثانی کی جانب سے ان گالیوں کے سلسلہ میں پیش کئے جاتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ یہ تردید بھی مرزائی لٹریچر ہی سے کی گئی ہے۔ ایسے ہی اعذار کے متعلق کہا گیا ہے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ پھر وہ گستاخیاں لکھی گئی ہیں۔ جن کو حضرات انبیاء علیہم السلام وعترت کرام وصحابہ عظام کی شان میں روا رکھا گیا ہے۔ بعد ازیں اس سب وشتم کو جمع کیا گیا ہے۔ جس کو عامۃ المسلمین وحضرات علماء کے لئے جائز رکھا گیا ہے۔ اخیر میں عیسائیوں اور آریوں کو جو مغلظات سنائی گئی ہیں یکجا کردیا ہے۔ کتاب کے ختم پر آپ نے ان تمام گالیوں کی جو مغلظات جمع فرمائی ہیں ردیف وار ایک مکمل فہرست بھی لکھ دی ہے۔ جس سے نہایت آسانی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزا قادیانی نے فلاں گالی کس کتاب میں کس صفحہ پر دی ہے۔ چونکہ جناب مصنف مجھ سے محبت فرماتے ہیں۔ اس لئے میں نے امتثالاً لامرہ یہ سطور لکھ دی ہیں ورنہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ تصانیف علماء پر تقریظ لکھوں۔

اسعد اللہ عفا اللہ ۔ ۔ مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

قطعہ تاریخ از مولانا اسعد اللہ صاحب

خان صاحب مولوی نور محمد نے لکھی ‏ ‏ ‏ جب کتاب جامع اشتات وکافر ماجرا

لکھ دی یہ تاریخ اسعد نے قلم برداشتہ ‏ ‏ ‏ اجتماع فن دشنام جناب مرزا

۱۳۵۳ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

الحمدللہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ۔

وآلہ واصحابہ اجمعین!

ایک مصلح ورہبر قوم جس کا فرض منصبی قوموں، جماعتوں کی اصلاح وتعمیر ہو، اس کے لئے یہ امر نہایت ضروری ہے کہ وہ تہذیب واخلاق سے موصوف اور صبر وتحمل حلم وعفو سے آراستہ ہو، تاکہ وہ بگڑی قوم کو اپنی شیریں زبانی ونرم خوئی کے ذریعہ راہ راست پر لائے اور ان کو رذائل وخباثت سے پاک کر کے محاسن ومکارم کا حامل بنادے۔ چنانچہ دیکھئے انبیاء علیہم السلام ودیگر مصلحین امت میں کس قدر اخلاق حسنہ کی فراوانی تھی۔ خصوصاً سردار انبیاء حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تو مکارم اخلاق کے ایک بے نظیر پیکر اور صبر وتحمل حلم وعفو کے ایک بے مثال مجسمہ بن کر رونق افروز عالم ہوئے تھے کہ دوستوں کے علاوہ ان جانی دشمنوں کے لئے بھی جن کا شب وروز آپ کو تکلیف پہنچانا شیوہ خاص تھا۔ سراپا رحمت تھے کہ زبان مبارک سے ان کے لئے بھی کوئی برا کلمہ نہیں نکالا اور اس نرمی وشیریں بیانی سے گفتگو فرماتے تھے کہ دشمن کا سخت دل بھی پانی پانی ہو جاتا تھا اور دل دکھانے والے سخت الفاظ سے دشمنوں کو بھی یاد کرنا پسند نہیں فرماتے تھے۔

اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے مکارم اخلاق کے متعلق ”انک لعلی خلق عظیم۔ القلم:۴“ فرمایا۔ لیکن جناب کی نبوت ختمیہ [illegible] میں ضلع گورداسپور کے ایک غیر معروف گاؤں قادیان میں غلام احمد قادیانی نامی ایک شخص پیدا ہوا اور کچھ پڑھ لکھ کر سیالکوٹ کی کچہری میں چند روپیہ ماہوار کے قلیل مشاہرہ پر محرر ہو گئے۔ اس کے بعد آپ کا اپنے متعلق یہ یقین ہو گیا کہ میں ”مصلح اعظم“، ”مسیح موعود“، نبی ورسول ہوں۔ بلکہ کامل نبوت وثانی الرسول کے مثیل ”محمد ثانی“ ہوں۔ اس لئے یہ لازم تھا کہ آپ بھی اعلیٰ اخلاق، بہترین تہذیب، حلم وعفو، شیریں کلامی، سنجیدگی ودیگر اخلاقی کمالات سے نہ صرف موصوف ہی ہوتے بلکہ اس میں وہ یگانہ روزگار ہوتے۔ لیکن افسوس کہ ”مصلح اعظم“ بننے والے اور نبوت ورسالت کے دعویٰ کرنے والے مرزا قادیانی کے ظرف میں اخلاق حسنہ کا ایک قطرہ بھی نہیں تھا۔ بلکہ وہ سراسر اخلاقی کمزوریوں، تلخ چٹکیوں، بدگوئیوں، بدکلامیوں سے لبریز تھا اور یہاں تک اس نے فن دشنام دہی میں ترقی کی تھی کہ اس کو دیکھ کر اور سن کر بداخلاقی اور بدتہذیبی بھی شرم وندامت سے سرنگوں ہو جاتی ہے۔ اس لئے اگر ان کو اس فن کا پیغمبر اعظم کہا جائے تو کچھ بے جا نہیں۔

ناظرین! ذرا بنظر عبرت دیکھئے کہ خدا تعالیٰ تو یہ بھی گوارا نہیں ہے کہ اس کے مقدس حبیب ﷺ کی نبوت کا روپ بدلنے والے دنیا میں مہذب و شریف بن کر زندگی بسر کریں۔ اس لئے اس پنجابی نبی کی تصنیفات و تحریرات کو ملاحظہ کیجئے تو جابجا بدکلامی و بدگوئی کی نجاست و غلاظت بکھری ہوئی نظر آئے گی۔ چنانچہ میں نے اپنے اس رسالہ میں ان تمام بکھری ہوئی و منتشر گندی کلامیوں و بدزبانیوں کو باول نخواستہ جمع کیا ہے تاکہ نبوت کے بھیس بدلنے والے مرزا قادیانی کی اخلاقی روشنی آشکارا ہو جائے اور کم از کم ان لوگوں کو جو مرزائیت کے فریب کھانے کے پیچھے اپنے متاع ایمان کو برباد کر چکے ہیں یا برباد کرنے پر آمادہ ہیں۔ یا اس جماعت کو کسی درجہ میں پسندیدہ نظروں سے دیکھتے ہیں یہ معلوم ہو جائے کہ کیا ایک مصلح و ریفارمر کو ایسا ہی خلیق و مہذب ہونا چاہئے جیسا کہ مرزا قادیانی تھے کہ بات بات میں اپنے مخالف کو گالی دینا اور اس کی تذلیل و توہین کرنا ان کا شیوہ و کردار تھا۔ اگرچہ مرزا قادیانی نے تہذیب و اخلاق کے متعلق اپنے منہ میاں مٹھو بننے میں کوئی کسر نہیں اٹھا رکھی اور زبانی جمع خرچ بہت کچھ کیا ہے کہ میں حلیم و بردبار، متحمل و صابر، مہذب و خلیق ہوں۔ مگر حقیقت میں ان کو اس سے دور کی بھی نسبت نہیں تھی۔ اس لئے مناسب ہے کہ سب سے پہلے مرزا قادیانی کی نصیحت پر اخلاق تعلیاں ملاحظہ کریں اس کے بعد اخلاق مرزا کی تصویر کا دوسرا رخ دیکھیں تاکہ آپ کو یہ معلوم ہو جائے کہ کرشن قادیانی کس درجہ خلیق و مہذب تھے۔ تدبروا!

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

۱۔ "ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں۔ یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں کیونکہ یہ طریق علاوہ خلاف تہذیب ہونے کے ان لوگوں کے لئے مضر بھی ہے جو مخالف رائے کی حالت میں فریق ثانی کی کتاب کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جب کسی کتاب کو دیکھتے ہی رنج پہنچ جائے تو پھر بری طبیعت کی وجہ سے کس کا جی چاہتا ہے کہ اس دل آزار کتاب پر نظر بھی ڈالے۔" (شحنۂ حق ص الف، خزائن ج۲ ص۳۳۳)

۲۔ "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق و تھذیب الاخلاق" یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول یعنی اس عاجز (مرزا قادیانی) کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔" (اربعین نمبر۳ ص۳۵، خزائن ج۱۷ ص۴۲۶)

۳۔ "راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے بلکہ ہم دشمنوں کے دل کو بھی تنگ کرنا نہیں چاہتے۔" (شحنہ حق ص ج خزائن ج ۲ ص ۳۸۶)

۴۔ گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(دافع الوساوس ص ۲۲۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۵۔ "کسی انسان کو حیوان کہنا بھی ایک قسم کی گالی ہے۔"

(ازالہ حاشیہ ص ۲۰ خزائن ج ۳ ص ۱۱۵)

۶۔ "گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔"

(ضمیمہ اربعین نمبر ۳، ۴ ص ۵ خزائن ج ۱۷ ص ۴۷۱)

۷۔ "اول قوت اخلاق! چونکہ اماموں کو طرح طرح کے اوباشوں، سفلوں اور بدزبان لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے۔ اس لئے ان میں اعلیٰ درجہ کی اخلاقی قوت کا ہونا ضروری ہے۔ تاکہ ان میں طیش نفس اور مجنونانہ جوش پیدا نہ ہو اور لوگ ان کے فیض سے محروم نہ رہیں۔ یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات کا ذرا بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنیٰ ادنیٰ بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں۔ وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا۔ لہذا اس پر آیت "انک لعلی خلق عظیم" کا پورے طور پر صادق آ جانا ضروری ہے۔"

(ضرورت الامام ص ۸ خزائن ج ۱۳ ص ۴۷۸)

۸۔ "یاد رکھو یہ بڑی سنگدلی اور تنگ ظرفی کا نشان ہے کہ انسان اختلاف رائے یا اختلاف مذہب کی وجہ سے عمدہ اخلاق کو بھی چھوڑ دے۔ اختلاف رائے اور چیز ہے اور اخلاق اور چیز۔ بلکہ اس انسان کو با اخلاق نہیں کہا جا سکتا جس کے اخلاق محض اپنے ہم مشربوں تک ہی محدود ہیں۔ انسانی اخلاق کی خوبی اور کمال یہ ہے کہ باوجود اختلاف رائے عمدہ اخلاق سے پیش آئے اور اظہار اختلاف کے وقت کوئی اخلاقی کمزوری نہ دکھائے مذہب انسان کو کیا سکھاتا ہے۔ مذہب تو اس لئے ہوتا ہے کہ انسان کے اخلاق وسیع ہوں اور وہ اعلیٰ درجہ کا با اخلاق بنے۔ مذہب یہی تعلیم دیتا ہے کہ انسان اپنے اخلاق کو خدا کے اخلاق کی طرح کرے۔ جب دیکھو کہ خدا کے اخلاق کیسے وسیع ہیں۔ کوئی ہزاروں گالیاں اسے دے وہ فی الفور اس پر پتھر برسا کر اس

اگرچہ مرزا قادیانی اپنے منہ خوب میاں مٹھو بنتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ میں گالیوں بدگوئیوں کے عوض میں نہ گالیاں دیتا ہوں اور نہ بدگوئیاں کرتا ہوں۔ بلکہ دعائیں دیتا ہوں اور باوجود جوش غضب کے کبھی دل دکھانے والے الفاظ نہ بولتا ہوں اور نہ لکھتا ہوں۔ غرض یہ کہ مرزا قادیانی کی ان اخلاقی بلند آہنگیوں و نصیحت پرور عبارتوں کو دیکھ کر بھلا کون انسان یہ گمان کرسکتا ہے کہ ایسا شخص بھی بدزبان و بدگو ہوگا۔ جس کو (کہنے کے لئے) اپنے غیظ و غضب پر اس قدر قابو ہے کہ وہ گالیاں سن کر دعائیں دیتا ہے اور دشمنوں کے دل کو بھی تنگ نہیں کرتا اور ہر کس وناکس سے حسن اخلاق سے پیش آتا ہے۔ مگر چونکہ مرزا قادیانی کے تمام دعاوی و مقولات کی بنیاد "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" پر ہوتی ہے اور ہمیشہ آپ کے قول و فعل میں وہی نسبت رہتی ہے۔ جو زمین و آسمان میں یا مشرق و مغرب میں ہے۔ اس لئے باتیں تو بڑی دل خوش کن و نہایت دلفریب ہوتی ہیں۔ لیکن عملی تصویر نہایت خوفناک و بدہیئت ہوتی ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے ان اخلاق پرور دعاوی و نصیحت آمیز مقولات کو آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اب عمل کی تصویر ملاحظہ فرمائیے کہ جس طرح قول کی تصویر دلفریب و دیدہ زیب و روح نواز ہے۔ اسی طرح عمل کی تصویر خوفناک گندگی و غلاظت سے بھری ہوئی ہے۔ جس کو میں طوعاً و کرہاً نذر ناظرین کرتا ہوں تاکہ قادیان کے نومولود نبی کی اخلاقی روش تہذیب و متانت کے ہنگامہ پرور دعاوی کی حقیقت بے نقاب ہو جائے اور قادیانی مذہب کا پول کھل جائے اور دنیا عبرت کی نگاہوں سے دیکھ لے کہ مرزا قادیانی نے گندگی و غلاظت کے پوٹ پر کس طرح اخلاق و تہذیب کا "روغن قاز" مل کر مخلوق خدا کی آنکھوں میں خاک جھونکنے اور ان کو بیوقوف بنانے کی کیسی بیہودہ کوشش کی ہے۔

اہانت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھیانک منظر

تہذیب و اخلاق کے دعوے دار مرزا قادیانی کا یہ دستور العمل تھا کہ اپنے باطل عقیدہ سے اختلاف رکھنے والوں کو خواہ وہ مسلم ہو یا غیر مسلم، سب و شتم کرتے، گالیاں دیتے خوفناک بددعاؤں سے دھمکاتے۔ چنانچہ مرزائیت کے باوا آدم کا یہ نرالا قابل نفرت کارنامہ تھا کہ اسلامی دنیا کے تمام کلمہ گو مسلمانوں کو محض اپنی مصنوعی نبوت کے انکار کی وجہ سے بیک جنبش قلم کافر و مرتد بددین و بے ایمان بنا ڈالا۔ حتیٰ کہ یہ کہہ دیا کہ جو مسلمان مجھ کو نہ مانے وہ حرام زادہ ہے۔ (معاذ اللہ) اس کے بعد مسلمانوں میں سے جو مسلمان یا علماء کرام کے مقدس گروہ میں جو عالم و مولوی ان کے چلتے ہوئے دعاوی میں مزاحم و مانع ہوا اس کو تو ایسی کوری کوری بے نقط گالیاں

سنا گیا ہیں کہ تہذیب و متانت بھی لرزہ بر اندام ہو جاتی ہے اور انسانیت و شرافت عرق انفعال میں غرق۔ اسی سلسلہ میں آپ کی زبان یہاں تک دراز ہوئی کہ مسلمانوں و علماء اسلام سے گزر کر انبیاء علیہم السلام کی مقدس جماعت پر بھی حملہ آور ہوئی۔ خصوصیت سے مرزا قادیانی نے اس معصوم مقدس جماعت میں سے اللہ کے پیارے مقرب نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سب و شتم و لعن و طعن کی خوب بارش کی۔ بلکہ اپنی تمام تر اخلاقی کمزوریوں و بدتہذیبیوں کا آپ ہی کو آماجگاہ بنا دیا۔ جس کو دیکھ کر ایک حلیم سے حلیم شخص بھی اپنے جوش غضب پر قابو نہیں رکھ سکتا۔ اس لئے سب سے پہلے اخلاق و تہذیب سکھانے والے تہذیب و اخلاق کے دعوے کرنے والے، گالیوں کے عوض دعائیں دینے والے، مرزا قادیانی کی وہ بدزبانیاں، گالیاں، دشنام طرازیاں، افتراء پردازیاں، یاوہ گوئیاں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان مبارک میں روا رکھتے ہیں۔ ان کو اپنے کلیجے پر سل رکھ کر ملاحظہ کیجئے اور انصاف سے فرمائیے کہ اس قادیانی رسول کے منہ سے رحمت برستی ہے یا غلاظت۔

۱۔ ”یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے (اور مسلمانوں کا زندہ رسول) اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص۴، حاشیہ خزائن ج۱۱ ص۲۸۸)

۲۔ ”آپ کی (عیسیٰ علیہ السلام) عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہ سمجھتے تھے۔ جن کا آسیب کا خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنیٰ ادنیٰ بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۵، خزائن ج۱۱ ص۲۸۹)

۳۔ ”آپ کا (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہ دیا تھا یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے۔“ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص۶، خزائن ج۱۱ ص۲۹۰)

۴ "آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شاید خدا تعالیٰ شفا بخشے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۵ "اور آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ہاتھ میں سوا مکر و فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔ (اور مسلمان رسول کہتے ہیں) آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۶ "ہاں آخر ہم کہتے ہیں کہ ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راستبازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔"

(کتاب مذکور ص ۸،۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲، ۲۹۳)

۷ "ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا و اصل وحی صحیح ہوتی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی۔ افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔ شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہو گی۔" (اعجاز احمدی ص ۱۴، ۲۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱، ۱۳۵)

۸ "ایک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجاست تا بنہد پا بمنبرم"

(ازالہ ص ۵۸ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

۹ "حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔" (ازالہ حاشیہ ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۱۰ "حضرت مسیح ابن مریم باذن و حکم الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے۔ مگر یاد رکھنا

ہو سکے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔"

(ازالہ حاشیہ ص ۳۰۹ خزائن ج ۳ ص ۲۵۷)

۱۱ ۔ "حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب ناکام کے رہے۔"

(ازالہ حاشیہ ص ۳۱۰ خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

۱۲ ۔ "غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کا جانور بنا دیتا تھا۔ بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا۔" (ازالہ حاشیہ ص ۳۲۲ خزائن ج ۳ ص ۲۶۳)

۱۳ ۔ "عیسائیوں نے آپ کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا ... اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶، ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰، ۲۹۱)

۱۴ "افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں۔ اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔" (اعجاز احمدی ص ۲۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۵)

۱۵ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اس پر بددعا کی اور دوسروں کو دعا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو مگر خود اس قدر بدزبانی میں بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولد الحرام تک کہہ دیا۔" (چشمہ مسیحی ص ۱۱ خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۶)

۱۶ "حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایک شخص نے جو ان کا مرید بھی تھا۔ اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ عورت سے عطر کیوں ملوایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔" (بدر ۲ر مئی ۱۹۰۶ء)

۱۷ "یسوع درحقیقت بوجہ بیماری مرگی کے دیوانہ ہو گیا تھا۔"

(حاشیہ ست بچن ص ۱۷۱ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۵)

۱۸۔ ... "اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کر لوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔"

(ریویو ج ۳ نمبر ۳ بابت اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۴۳ نسیم دعوت ص ۹۹ خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵)

۱۹۔ "اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں تو کوئی اعجوبہ نظر نہیں آتا بلکہ مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے ... زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔"

(ازالہ ص ۶، ۷ خزائن ج ۳ ص ۱۰۵، ۱۰۶)

۲۰۔ "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔"

(حاشیہ کشتی نوح ص ۱۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۲۱۔ "یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔" (حاشیہ کشتی نوح ص ۶۵ خزائن ج ۱۹ ص ۷۱)

۲۲۔ "مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیو شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔" (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱، ۲۴)

۲۳۔ "لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) پر ایک فضیلت ہے۔ کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں یا اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن کریم میں یحییٰ کا نام "حصور" رکھا مگر مسیح کا نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام رکھنے سے مانع تھے۔"

(دافع البلاء ص ۴ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

۲۴۔ "جن لوگوں نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو خدا بنایا ہے۔ جیسے عیسائی یا وہ جنہوں نے خواہ مخواہ خدائی صفات انہیں دی ہیں۔ جیسا کہ ہمارے مخالف اور خدا کے مخالف نام کے مسلمان وہ اگر ان کو اوپر اٹھاتے اٹھاتے آسمان پر چڑھا دیں یا عرش پر بٹھا دیں یا خدا کی طرح پرندوں کا پیدا کرنے والا قرار دیں۔ تو ان کو اختیار ہے انسان جب حیا اور انصاف کو چھوڑ دے تو جو چاہے کرے۔ لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔"

(دافع البلاء حاشیہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰)

۲۵۔ "آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیزگار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے اور زناکاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱)

۲۶۔ "مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا۔ جب استاد کے سامنے اس کے حسن جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اس کو عاق کر دیا ... یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم جوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔"

(الحکم ۲ فروری ۱۹۰۲ء)

۲۷۔ "(عیسائی) اس شخص کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں۔ جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں اور جس نے شراب خوری، قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ اس کے بدن سے بدن لگاوے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بھی حرام نہیں۔"

(انجام آتھم ص ۳۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۸۔ "کیا تمہیں خبر نہیں کہ مردی اور رجولیت انسان کی صفات محمودہ میں سے ہے۔ ہیجڑا ہونا کوئی اچھی صفت نہیں ہے۔ جیسے بہرہ اور گونگا ہونا کسی خوبی میں داخل نہیں۔ ہاں! یہ اعتراض بہت بڑا ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردانہ صفت کی اعلیٰ ترین صفت سے بے نصیب ہونے کے باعث ازدواج سے سچی اور کامل حسن معاشرت کا کوئی عملی نمونہ نہ دے سکے۔"

(مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۸)

۲۹ . ''جس حالت میں برسات کے دنوں میں ہزارہا کیڑے مکوڑے خودبخود پیدا ہو جاتے ہیں۔ حضرت آدم بھی بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اس پیدائش سے کوئی بزرگی ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ بغیر باپ کے پیدا ہونا بعض قویٰ سے محروم ہونے پر دلالت کرتا ہے۔''
(چشمہ مسیحی ص ۱۸، ۱۹ خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۶)

۳۰ . ''اگر آنحضرت ﷺ پر یہ اعتراض ہو سکتا ہے تو پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر کس قدر اعتراض ہوں گے۔ جنہوں نے ایک اسرائیلی فاضل سے توریت کا سبقاً سبقاً پڑھا تھا اور یہودیوں کی تمام کتابوں طالمود وغیرہ کا مطالعہ کیا تھا اور جن کی انجیل درحقیقت بائبل اور طالمود کی عبارتوں سے پر ہے۔''
(چشمہ مسیحی ص ۲۹ خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۷)

۳۱ . ''حضرت مسیح کی فصاحت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی ہے۔''
(ازالہ ص ۱۵۰ خزائن ج ۳ ص ۱۱۰)

۳۲ . ''میں عیسیٰ مسیح کو ہرگز ان امور میں اپنے پر کوئی زیادت نہیں دیکھتا یعنی جیسے اس پر خدا کا کلام نازل ہوا ایسا ہی مجھ پر بھی ہوا۔ اور جیسے اس کی نسبت معجزات منسوب کئے جاتے ہیں۔ میں یقینی طور پر ان معجزات کا مصداق دیکھتا ہوں بلکہ ان سے زیادہ۔''
(چشمہ مسیحی ص ۳۵ خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۲)

۳۳ ''اور یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی کے بعد بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا ایک بد نتیجہ ہے۔''
(حاشیہ ست بچن ص ۱۷۲ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۶)

۳۴ ''لوگوں نے اس سے پہلے خارق عادت امر کا عیسیٰ بن مریم میں تجربہ بھی دیکھ لیا جس نے کروڑہا انسانوں کو جہنم کی آگ کا ایندھن بنا دیا۔''
(حقیقت الوحی ص ۳۰۹ خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۲)

۳۵ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ایک زندہ رسول ماننا . . . یہی وہ جھوٹا عقیدہ ہے جس کی شامت کی وجہ سے کئی لاکھ مسلمان اس زمانہ میں مرتد ہو چکے ہیں۔''
(تحفہ گولڑویہ ص ۵ خزائن ج ۱۷ ص ۹۳)

۳۶ . ''غرض جس قدر جھوٹی کراماتیں اور جھوٹے معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف منسوب کئے گئے ہیں۔ کسی اور نبی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ عجیب تر یہ کہ

۴۵۔ "اس جگہ مسلمانوں پر نہایت افسوس ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف ایسے معجزات منسوب کرتے ہیں جو قرآن کریم کی بیان کردہ صفت کے مخالف ہیں۔"

(نصرت الحق ص ۴۸ خزائن ج ۲۱ ص ۳۹)

۴۶۔ "چونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی امت اور توجہ دنیوی برکات کی طرف زیادہ مصروف تھی۔ اس لئے ان کی امت میں یہ اثر ہوا کہ وہ قبہ دینی سے تو وہ بکلی بے بہرہ ہو گئے۔" (ایام الصلح حاشیہ ص ۱۶۵ خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۴)

۴۷۔ "ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں خدا تعالیٰ کی زمین پر بعض راستباز اور تعلق باللہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی افضل اور اعلیٰ ہوں۔"

(دافع البلاء حاشیہ ص ۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۹)

۴۸۔ "اور پھر یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یحییٰ کے ہاتھ پر جس کو عیسائی یوحنا کہتے ہیں۔ جو پیچھے ایلیا بنایا گیا اپنے گناہوں سے توبہ کی تھی اور ان کے خاص مریدوں میں داخل ہوئے تھے۔" (دافع البلاء ص ۴ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰ حاشیہ)

۴۹۔ "جو شخص (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کشمیر محلہ خانیار میں مدفون ہے۔ اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے خدا۔ ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔" (دافع البلاء ص ۱۵ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵)

۵۰۔ "چاہئے تھا کہ وہ ایسی لاف وگزاف سے اپنی زبان کو بچاتے اور اسی پہلی بات پر قائم رہتے کہ میری بادشاہت دنیا کی بادشاہت نہیں مگر نفسانی جذبات کی وجہ سے صبر نہ کر سکے اور اپنے پہلے پہلو میں ناکامی دیکھ کر ایک اور چال اختیار کی اور پھر جب باغی ہونے کے شبہ میں پکڑے گئے۔ تو پھر اپنے تئیں بغاوت کے الزام سے بچانے کے لئے وہی پہلا پہلو اختیار کر لیا دعویٰ خدائی کا اور پھر یہ چالبازیاں جائے تعجب ہے۔" (انجام آتھم ص ۱۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

مرزا قادیانی نے ان مذکورہ بالا عبارتوں میں جس قدر رکیک وگندے الفاظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں استعمال کر کے اپنے اخلاق وتہذیب کی نمائش کی ہے اور اپنے متاع ایمان کو برباد کیا ہے ان کو برائے تفنن طبع حروف تہجی کے لحاظ سے ردیف وار پیش کرتا ہوں۔ ان میں سے بعض الفاظ تو بعینہ فرمودہ مرزا ہیں اور بعض ماخوذ ومفہوم ہیں۔ امید کہ ملاحظہ کر کے قادیانی حضرات اخلاق کی داد دیں گے اور ان کو ثواب ان کی روح کو بخش دیں گے۔

د	درماندہ انسان۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵۵ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۹
	دنیادار۔	ایام الصلح حاشیہ ص ۱۵۵ خزائن ج ۱۴ ص ۴۰۲
	دیوانے۔	ست بچن حاشیہ ص ۱۰۲ خزائن ج ۱۰ ص ۲۲۵
ر	راست بازوں کے دشمن۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
س	سادہ لوح۔	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
	سخت زبان۔	ازالہ اوہام ص ۱۵ خزائن ج ۳ ص ۱۱۰
ش	شریر آدمی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
	شرابی۔	نسیم دعوت ص ۶۹ خزائن ج ۱۹ ص ۴۳۵
ع	عقل بہت موٹی۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
	عورت کا عاشق۔	الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء
	علم و عمل میں کچے۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
غ	غلط گو۔	اعجاز احمدی ص ۲۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳
	غلط پیشگوئی کرنے والا۔	اعجاز احمدی ص ۲۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۳
	غلط اجتہاد کرنے والا۔	اعجاز احمدی ص ۲۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱
	غصہ ور۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
ف	فاحشہ عورتوں سے تعلق رکھنے والا۔	دافع البلاء ص ۳ خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۰
	فطری طاقتوں سے بے نصیب۔	حقیقۃ الوحی ص ۱۵۳ خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۷
	فتنہ پرداز۔	دافع البلاء ص ۱۵ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۵
	فرعون۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱
ق	قمار باز۔	انجام آتھم ص ۲۸ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸
ک	کنجریوں سے آشنائی کرنے والا۔	ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۱
	[illegible] والا۔	ازالہ اوہام ص ۱۸۵ خزائن ج ۳ ص ۱۸۰
	[illegible]	ست بچن حاشیہ ص ۳۲ خزائن ج ۱۰ ص ۲۹۴

عذر گناہ بدتر از گناہ

مرزا قادیانی نے متذکرہ بالا اپنے بیہودہ اقوال وحیا سوز کلمات میں جس شدید گندہ دہنی، بازاری گالیوں، فحش کلموں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اولوالعزم سچے پیغمبر کی توہین وتنقیص کی ہے اس پر شرافت وانسانیت تہذیب ومتانت روحی و تیغ تک لرزہ براندام ہو کر مرثیہ خواں وماتم کناں رہے گی اور اس کو دیکھ کر حلیم سے حلیم شخص بھی ضبط وتحمل کی چادر کو چاک کرنے پر آمادہ ہو جائے گا۔ مقدس اسلام کی دانش وحکمت سے لبریز تعلیم نے تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت وعظمت توقیر وتعظیم کو نہ صرف ضروری تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اس کو ایمان واسلام کا نہ جدا ہونے والا ایک ایسا جزو بنادیا ہے کہ کوئی شخص دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ تاوقتیکہ اس کے لوح دل پر انبیاء علیہم السلام کی تصدیق اور ان کی محبت وعظمت کا غیر فانی نقش ثبت نہ ہو مگر جب مرزا قادیانی نے باوجود ادعائے تہذیب واخلاق نبوت ورسالت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے رفیع المرتبت پیغمبر کی شان برتر میں غلیظ وناپاک اتہامات کو استعمال کر کے اپنی تہذیب واخلاق کی نمائش کی تو اس مکروہ فعل سے اسلامی طبقہ میں غیظ وغضب کی لہر دوڑ گئی اور ہر طرف سے اس مدعی نبوت پر نفرت وحقارت کی بوچھاڑ شروع ہو گئی۔ تو حلقہ بگوشان مرزائیت میں جو دانشمند وسعادت مند تھے مرزا قادیانی کی ان ناجائز کارروائیوں سے متاثر ہو کر علیحدہ ہونے لگے۔ اس پر مرزا قادیانی کو اپنی دوکان کی کمی کا زبردست خطرہ محسوس ہوا اور غیرتمند مسلمانوں کے جوش انتقام کا خوف دامنگیر ہو گیا۔ تو اپنی ان گندہ دہنیوں وناپاک گالیوں پر عجیب وغریب شطرنجی چالبازیوں، فریب دہ حیلہ سازیوں سے پردہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کی تاکہ مسلمانوں کا جوش غضب فرو ہو جائے اور مرزائیت کے دام فریب میں جو لوگ اپنی سادہ لوحی سے پھنس گئے ہیں اور اہانت عیسیٰ علیہ السلام کی اس بھیانک تصویر سے متردد ومتذبذب ہو گئے ہیں۔ ان کے لئے سامان جمعیت واستقامت مہیا ہو جائے اور چونکہ آج کل ان کی امت اپنے بانی سلسلہ کے ان حیلہ سازیوں وچالاکیوں کو نہایت بے باکی سے اچھالتی پھرتی ہے اور اپنے پیشوا کے دامن سے اس سیاہی کو دور کرنے کے لئے اگرچہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا ارتکاب کر رہی ہے۔ تو ہم ضرورت سمجھتے ہیں کہ مرزائیوں کی ان نامعقول تاویلات وغلط جوابات کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت ظاہر کر دی جائے تاکہ اہانت عیسیٰ علیہ السلام کا ناپاک مسئلہ عیاں ہو کر مرزائیت کے لئے سوہان روح ہو جائے اور اسلامی طبقہ مرزائیت کے فریب میں مبتلا ہونے سے محفوظ رہے۔

عذر گناہ کی تصویر

مرزائیت کے فرزند بڑی بے باکی وجرأت سے کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی کسی قسم کی توہین وتنقیص نہیں کی۔ البتہ اس یسوع کی اہانت کی ہے جو عیسائیوں کا خدا ہے اور جس کا ذکر نہ قرآن میں ہے اور نہ اس کے اوصاف واحوال انبیاء جیسے ہیں اور وہ دونوں الگ الگ دو جداگانہ ہستیاں ہیں جن کو باہمی کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ مرزا قادیانی کے مندرجہ ذیل اقوال اس کی تائید کرتے ہیں۔

۱ ''اس سبب سے ہم نے عیسائیوں کے یسوع کا ذکر کرنے کے وقت اس ادب کا لحاظ نہیں رکھا۔ جو سچے آدمی کی نسبت رکھنا چاہئے... پڑھنے والوں کو چاہئے کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھ لیں۔ بلکہ وہ کلمات یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن وحدیث میں نام ونشان نہیں۔'' (مجموعہ اشتہارات ج۲ص۲۹۶)

۲ ''اور یاد رہے کہ ہماری یہ رائے اس یسوع کی نسبت ہے۔ جس نے خدائی کا دعویٰ کیا اور نبیوں کو چور اور بٹمار کہا اور خاتم الانبیاء ﷺ کی نسبت بجز اس کے کچھ نہیں کہا کہ میرے بعد جھوٹے نبی آئیں گے۔ ایسے یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں۔''

(انجام آتھم ص۱۳ حاشیہ، خزائن ج۱۱ص ایضاً)

۳ ''حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا یہ سب مخالفوں کا افتراء ہے۔ ہاں چونکہ درحقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گذرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہے اور آنے والے خاتم الانبیاء کو جھوٹا قرار دیا ہو اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو۔ اس لئے میں نے فرض محال کے طور پر اس کی نسبت ضرور بیان کیا ہے کہ ایسا مسیح جس کے یہ کلمات ہوں راستباز نہیں ٹھہر سکتا۔'' (حاشیہ تریاق القلوب ص۷۷، خزائن ج۱۵ص۳۰۵)

عذرات مرزا کی تنقیح

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ان مغلظات پر پردہ ڈالنے کے لئے جو عذرات بیہودہ تراشے ہیں میں ان کی نمبر وار تنقیح کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین کو جوابات کے سمجھنے میں آسانی ہو اور عذرات کی حقیقت کی پوری طرح سے ہو جائے کہ جس میں مفسد دین کا چہرہ بالکل صاف نظر آنے لگے۔

۱ مرزا قادیانی نے یسوع کی توہین کی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نہیں۔

۱ "اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائبل اور ہماری حدیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا ... اور دوسرا مسیح ابن مریم۔ جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔" (توضیح المرام ص۳ خزائن ج۳ ص۵۲)

نوٹ: جب مرزا قادیانی اس عبارت میں صاف اقرار کر رہے ہیں کہ مریم صدیقہ علیہا السلام کے اکلوتے صاحبزادے مسیح کو عیسیٰ یسوع بھی کہتے ہیں اور وہ ایک ایسے مقدس نبی ہیں جو اب تک آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ تو پھر انصاف سے کہئے کہ کیا مرزا قادیانی نے اپنے غدر کی دھجیاں خود اپنے ہاتھوں سے نہیں اڑا دیں اور اس حقیقت کو بھی عالم آشکارہ کر دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے ہیں اور وہاں اب تک زندہ موجود ہیں۔ اس کے باوجود امت مرزائیہ کا وفات مسیح پر ہنگامہ آرا ہونا اپنے نبی کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے۔

۲ "مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا۔ تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"

(چشمہ مسیحی ص۲۶ خزائن ج۲۰ ص۳۵۵)

۳ ... "مگر ہم اس جگہ یہودیوں کے قول کو ترجیح دیتے ہیں جو کہتے ہیں کہ یسوع یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بعد عین چودھویں صدی میں مدعی نبوت ہوا تھا۔" (حاشیہ ضمیمہ براہین احمدیہ ص۱۸۹ خزائن ج۲۱ ص۳۵۹)

۴ "اور لکھا ہے کہ تمہارے بھائیوں میں سے موسیٰ کی مانند ایک نبی قائم کیا جائے گا۔ وہ نبی یسوع یعنی عیسیٰ ابن مریم ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص۵۰ خزائن ج۱۷ ص۲۹۹)

۵ "اے پادری صاحبان! میں آپ لوگوں کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے مسیح کو بھیجا اور اس محبت کو یاد دلاتا ہوں اور قسم دیتا ہوں جو آپ لوگ اپنے زعم میں حضرت یسوع مسیح ابن مریم سے رکھتے ہیں۔" (دعوت حق ملحقہ حقیقت الوحی ص۸ خزائن ج۲۲ ص۶۳۰)

۶ ... "یہودی لوگ آپ کے رفع روحانی کے ... اب تک منکر ہیں اور ان کی بحث یہ ہے کہ یسوع یعنی عیسیٰ علیہ السلام" (ایام الصلح ص۱۱۹ خزائن ج۱۴ ص۳۵۳)

یوز بن جانا آسان ہے اور یوز آسف سے یہ سمجھا جاتا ہے اور یوسف یا آسف یا سف اور آسف مخفف ہے یوسف کا جیسا ہمارا نام یوز آسف مخفف ہے۔ یسوع یوسف کا جس کا مطلب یہ ہے کہ یسوع بن یوسف چونکہ یوسف اس شخص کا نام تھا جس کے ساتھ حضرت مریم صدیقہ کا نکاح ہوا تھا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام یوسف کے ربیب تھے۔ اس لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بیٹا ہی کہتے تھے۔ چنانچہ انجیل اس بات کی شہادت دیتی ہے۔" (ریویو ج۲۳ نمبر۱۲، ماہ دسمبر ۱۹۲۵ء ص۳۴)

۶۔ ادارہ مرزائیت کے خلف الصدق مفتی محمد صادق مرزائی لکھتا ہے کہ: "پنجابی میں قدیم سے ایک ضرب المثل مشہور چلی آتی ہے کہ: "ایسو گول تے گھنٹ پھول" غالباً مرور زمانہ سے اور اصلیت شئی کے بھول جانے سے کول کا لفظ بدل کر گول بن گیا اور اصل یوں تھا کہ ایسو کول یعنی یسوع ہمارے پاس ہی ہے۔ پنجاب کے متصل کشمیر میں مدفون ہے۔ لیکن کچھ اس کی بابت کھول کر دریافت نہ کرو۔ کیونکہ یہ امر پردے میں رکھنے کے لائق ہے کہ یسوع اہل پنجاب کے پاس ہی ہے۔" (اخبار فاروق مورخہ ۱۸،۱۱ و ۲۵ مئی ۱۹۲۲ء ص۱۱)

۷۔ مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ: "یوز آسف حضرت مسیح ہی تھے جو صلیب سے نجات پا کر پنجاب کی طرف گئے اور پھر کشمیر میں پہنچے اور ایک سو بیس برس کی عمر میں وفات پائی۔ اس پر بڑی دلیل یہ ہے کہ یوز آسف کی تعلیم اور انجیل کی تعلیم ایک ہے اور دوسرے یہ قرینہ کہ یوز آسف اپنی کتاب کا نام انجیل بیان کرتا ہے۔ تیسرا قرینہ یہ کہ اپنے تئیں شہزادہ نبی کہتا ہے۔ چوتھا قرینہ یہ کہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے۔ بعض انجیل کی مثالیں اس کتاب میں بعینہ موجود ہیں۔ جیسا کہ ایک کسان کی مثال۔"

(تبلیغ رسالت ج۷ ص۱۸، ۱۹، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۲۹۶)

۸۔ مولوی غلام رسول مرزائی لکھتا ہے کہ: "مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کتاب کمال الدین جس میں یوز آسف کا ذکر ہے اس کو حضرت مسیح نہیں سمجھتے بلکہ ہندوستان کے شاہزادوں سے ایک شاہزادہ سمجھتے ہیں۔ ممکن ہے کہ کوئی یوز آسف کے نام کا شہزادہ بھی ہو چکا ہو جس کا نام "مسیح" کے اسی کے نام پر رکھا گیا ہو۔" (رسالہ تحقیق ص۲۵)

۹۔ مولوی صادق حسین مرزائی اٹاوی فرماتے ہیں کہ: "صاحب روضۃ الصفا نے یہ بھی لکھا ہے کہ سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ آپ کی والدہ اور حواری بھی تھے اور ان میں سے تین حواریوں کا نام یعقوب، یوحنا، شمعون بتایا ہے۔ واضح ہو کہ یہ تمام حواری جن کا ذکر روضۃ الصفا میں لکھا ہے جو سفر نصیبین میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہی

تھوما حواری ہے جس کی نسبت انسائیکلو پیڈیا بلیکا میں لکھا ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا جیسا کہ ہم
اوپر لکھا چکے ہیں۔ اب جب توماں یا تھوما حواری اس مہتم بالشان سفر میں حضرت مسیح علیہ السلام کے
ساتھ تھا اور اس کی یعنی تھوما کی نسبت یہ امر مسلم ہے کہ وہ ہندوستان میں آیا تو اس حالت میں اتفاقاً
یہ امر واجب التسلیم قرار پاتا ہے کہ ملک کشمیر میں پہنچ کر خانیار میں وفات پانے والے یوز آسف
فی الحقیقت یسوع آسف ہے نہ کوئی اور۔" (کشف الاسرار ص ۲۸)

۱۰۔ مرزا قادیانی رقم طراز ہے کہ "کشمیر کی پرانی تاریخوں سے ثابت ہے کہ
صاحب قبر ایک اسرائیلی نبی تھا اور شاہزادہ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کے ظلم کی وجہ سے کشمیر میں آ گیا اور
بہت بڈھا ہو کر فوت ہوا اور اس کو عیسیٰ صاحب بھی کہتے تھے اور شاہزادہ نبی بھی اور یوز آسف بھی۔
اب بتاؤ کہ اس قدر تحقیقات کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مرنے میں کسر کیا رہ گئی۔"
(تحفہ گولڑویہ ص ۹ خزائن ج ۱۷ ص ۱۰۰)

نوٹ! ان دس حوالہ جات میں مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریرات سے اس
امر پر کافی روشنی پڑ گئی کہ یوز آسف جو یسوع کا مخفف و تغیر ہے وہ دراصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام
ہیں۔ اس لئے یسوع اور عیسیٰ، مسیح درحقیقت ابن مریم ہی کے دو نام ہیں۔

ایک اور طرز سے

اس امر کا ثبوت پیش کرتا ہوں کہ یسوع مسیح دونوں ایک ہیں۔ کیونکہ مرزا قادیانی اور
ان کی امت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے و سری نگر محلہ خانیار میں مدفون
ہیں اور دراصل یہ قبر یوز آسف کی ہے جو یسوع کا مخفف ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام بھی کہتے
ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے کہ:

۱۔ "جو سری نگر محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ
درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔" (راز حقیقت ص ۲۰ خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۲ اور کشتی
نوح ص ۱۵، ۲۳، ۹۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۷، ۵۸، ۵۰، ۷۰ اور تذکرۃ الشہادتین ص ۱۰ خزائن ج ۲۰ ص ۱۸ ص ۱۵)

۲۔ "یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطہ کشمیر ہے۔ یعنی سری نگر محلہ خانیار
ہے۔ اس بارے میں پرانی کتابیں دستیاب ہوتی ہیں۔ جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پرانے
کتبے کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔"
(ریویو ج ۲ ص ۱۹، ۳۶ نمبر ۱ بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

۳..... "ایک اسرائیلی نبی کشمیر میں آیا تھا۔ جو بنی اسرائیل میں سے تھا اور شہزادہ نبی کہلاتا تھا۔ اسی کی قبر محلہ خانیار میں ہے جو یوز آسف کی قبر کر کے مشہور ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۲۷ خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۳)

۴... "اور اس کتاب اکمال الدین میں یہ بھی لکھا ہے کہ یوز آسف نے جو شاہزادہ نبی تھا۔ اپنی کتاب کا نام انجیل رکھا تھا۔ سو اس کتاب کے خاص سری نگر میں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے ایسے پرانے نوشتے اور تاریخی کتابیں پائی گئی ہیں جن میں لکھا ہے کہ یہ نبی جس کا نام یوز آسف ہے اور اسے عیسیٰ نبی بھی کہتے ہیں اور شاہزادہ نبی کے نام سے بھی موسوم کرتے ہیں۔ یہ نبی اسرائیلی نبیوں میں سے ایک نبی ہے جو اس پرانے زمانے میں کشمیر میں آیا تھا۔"

(ریویو ج ۲ نمبر ۹ ص ۳۶۵ بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء)

۵.. "اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور و معروف قبر ہے جس کو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں۔ اس نام پر ایک سرسری نظر کر کے ہر ایک شخص کا ذہن ضرور اس طرف منتقل ہوگا کہ یہ قبر کسی اسرائیلی نبی کی ہے۔ کیونکہ یہ لفظ عبرانی زبان سے مشابہ ہے۔ مگر ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے۔ یعنی یسوع غمگین۔ آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ مسیح نہایت غمگین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے۔ اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔ مگر بعض کا بیان ہے کہ دراصل یہ لفظ یسوع صاحب ہے پھر اجنبی زبان میں بکثرت استعمال ہو کر یوز آسف بن گیا۔ مگر میرے نزدیک یسوع اسم با مسمیٰ ہے۔" (ست بچن حاشیہ ص ۱۶۲ خزائن ج ۱۰ ص ۳۰۶ بطرز القرآن حاشیہ ص ۷۔ ۱۷ تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۸۶ طبع جون ۱۹۲۱ء)

۶.. "اور جیسا کہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کشمیر میں آ کر فوت ہوئے اور اب تک نبی شاہزادہ کے نام پر کشمیر میں ان کی قبر موجود ہے اور لوگ بہت تعظیم سے اس کی زیارت کرتے ہیں اور عام خیال ہے کہ وہ ایک شاہزادہ نبی تھا۔ جو اسلامی ملکوں کی طرف سے اسلام سے پہلے کشمیر میں آیا تھا اور اسی شاہزادہ کا نام غلطی سے بجائے یسوع کے کشمیر میں یوز آسف کر کے مشہور ہوئے۔ جس کے معنی ہیں یسوع غمناک۔" (مقدمہ کتاب البریہ ص ۱۸ خزائن ج ۱۳ ص ۲۰)

۷... "وتواتر علیٰ لسان اهلها انه قبر نبی کان ابن ملك وكان من بنی اسرائیل وكان اسمه یوز آسف...... واشتهر بین عامتهم ان اسم

الاصل عیسی صاحب وکان من الانبیاء وھاجر الی کشمیر ثم بعد ذلك كان یوز آسف سمی کتاب الانجیل وماکان صاحب الانجیل الا عیسی"

(الہدیٰ ص ۹۰۔ خزائن ج ۱۸ ص ۳۶۱)

۸۔ "اور یہ کہ مسیح مختلف ملکوں کا سیر کرتا ہوا آخر کشمیر میں چلا گیا اور تمام عمر وہاں بسر کر کے آخر سری نگر محلہ خانیار میں بعد وفات مدفون ہوا۔ اس کا ثبوت اس طرح پر ملتا ہے کہ عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جس کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا۔ دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا ہے اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا۔ اسی ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔" (ریویو ج ۲ نمبر ۹، ستمبر ۱۹۰۳ء ص ۳۳۸)

۹۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب راز حقیقت کے ص ۱۹، خزائن ج ۱۴ ص ۱۷۱ پر یوز آسف کی قبر کا نقشہ بنایا ہے اور اس کی پیشانی پر جلی حرفوں سے یہ عبارت لکھی ہوئی ہے کہ: "حضرت عیسیٰ جو یسوع یا یوز آسف کے نام سے مشہور ہیں۔"

۱۰۔ "معلوم ہوا کہ حضرت یوز آسف علیہ السلام انجیل کی طرف لوگوں کو بلاتے اور جو کتاب ان پر اتاری گئی تھی اس کا نام بشریٰ تھا۔ جو انجیل کا عبرانی نام ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضرت یوز آسف حضرت یسوع مسیح علیہ السلام کا ہی دوسرا نام ہے اور دونوں ایک ہی شخص کے نام ہیں جس پر بشریٰ انجیل اتاری گئی تھی۔"

(ریویو ج ۲ نمبر ۱۱، ۱۲ ص ۴۲۷، بابت ماہ نومبر، دسمبر ۱۹۰۳ء)

تو پر مذکورہ بالا ان دس حوالہ جات سے بھی یہ امر قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حسب عقیدہ مرزا قادیانی سری نگر محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔ جو یوز آسف یا یسوع کے نام سے مشہور ہیں اور در حقیقت یہ دونوں نام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی کے ہیں۔ اب یہ حقیقت عالم آشکارا ہو گئی کہ مرزا قادیانی نے یسوع کے پردہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بے انتہا توہین و تذلیل کی ہے۔ اس لئے کہ حسب تحریرات مرزا یسوع و عیسیٰ دونوں ایک ہی شخص کے دو نام ہیں۔ لہذا مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ عذر لنگ کہ بے ادبی و گستاخی کے کلمات یسوع سے متعلق ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں نہیں سراسر لغو و باطل ہے۔

ہے تو خدا کا بیٹا جیسا کہ حضرت عیسیٰ مسیح کی تعریف میں لوگ (عیسائی) حد سے بڑھ گئے۔ یہاں تک کہ ان کو خدا بنا دیا۔" (دعوت علماء ضمیمہ حقیقت الوحی ص ۲ خزائن ج ۲۲ ص ۲۱۸)

ب۔ "سو مسیح عیسیٰ ابن مریم کی نسبت رجعت کا جو عقیدہ ہے اس عقیدہ کے موافق عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی کا یہی زمانہ ہے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۳۳ خزائن ج ۱۷ ص ۳۱۹، ۳۲۰)

ج۔ "حضرت مسیح جو خدا بنائے گئے ان کی اکثر پیشگوئیاں غلطی سے پُر ہیں۔" (اعجاز احمدی ص ۱۴ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۳)

ایک اور ثبوت

عیسیٰ مسیح، یسوع کے ایک ہونے کا یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح بھی ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں کہ: "اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام مسیح یعنی نبی سیاح ہونا بھی ان کی موت پر دلالت کرتا ہے۔" (ایام الصلح ص ۱۴۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۹۲)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے دوسرے عقیدہ کفارہ و نجات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہے اسی مسیح ابن مریم کے نام سے ذکر کیا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

الف۔ "پادری صاحبان جو دنیا اور آخرت میں مسیح ابن مریم کو ہی منجی قرار دے چکے ہیں۔" (کشتی نوح ص ۹ خزائن ج ۱۹ ص ۹)

ب۔ "عیسائیوں کی طرح تو تمہاری دوڑ صرف مسیح کے کفارہ تک محدود ہیں۔" (چشمہ معرفت ج ۲ ص ۹۹ خزائن ج ۲۳ ص ۳۱۲)

نور! مرزا قادیانی کی ان تحریرات سے یہ بات بالکل ظاہر ہوگئی کہ عیسائی جن کو منجی و کفارہ قرار دے چکے ہیں۔ ان کو عیسیٰ مسیح کہتے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کی ایک دوسری تحریر ملاحظہ فرمایئے جس میں آپ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابن مریم (جن کو عیسائی نجات دہندہ و کفارہ مانتے ہیں) کا تیسرا نام یسوع رکھ کر عیسائیوں کے کفارہ و نجات کی تردید کی ہے۔ لکھتے ہیں کہ: "اس میں کیا شک ہے کہ یسوع کا منجی ہونا عیسائیوں کا صرف ایک دعویٰ ہے جس کو وہ دلائل عقلیہ کے رو سے ثابت نہیں کر سکے۔" (اس پر آپ حاشیہ چڑھاتے ہیں) "اگر عیسائیوں کا یہ خیال ہو کہ یسوع نے روحانی طور پر لوگوں کو گناہوں سے نفرت دلائی تو یہ بات بھی یسوع کی کچھ خصوصیت نہیں تمام نبی اسی غرض سے آیا کرتے ہیں۔ حتیٰ الوسع لوگوں کی اخلاقی، عملی اور اعتقادی حالت کی اصلاح کریں اور ان کی کوششوں کے اثر بھی ضرور ہوتے ہیں اور اگر یہ خوبی ہے کہ گناہوں کی سزا

صرف یسوع کے ذریعے سے ملی تو اس پر کوئی دلیل نہیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ص ۸۵ خزائن ج ۱۳ ص ۱۰۳ حاشیہ)

قور! جبکہ مرزا قادیانی کی تحریری شہادت سے یہ امر یقینی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دوسرا نام یسوع بھی ہے تو پھر اس کے بعد یہ کہنا کہ مسیح کی شان میں کوئی کلمہ گستاخی کا نہیں کہا گیا۔ سراسر کذب بیانی اور نفاق پرور ایمان کا بدترین مظاہرہ کرنا نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ علاوہ ازیں جب قادیان کے بیٹے نبی قادیانی یسوع کو ایک مقدس نبی مانتے ہیں جیسا کہ حوالہ بالا کی عبارت سے ظاہر ہے تو اس صورت میں باوجود یسوع اور عیسیٰ کی تفریق کے یسوع کی توہین کرنا اضاعت ایمان کا سبب اور غضب الٰہی کا باعث ہے۔ لہٰذا بہر صورت مرزا قادیانی اور ان کی امت کا ایمان سلامت نہیں رہ سکتا۔ خوب فرمایا:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ میپوش
من انداز قدت را می شناسم

ایک اور ثبوت

مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام (معاذ اللہ) پیدائش میں بھی اکیلے نہیں تھے۔ بلکہ ان کے ایک ہی ماں سے کئی ایک حقیقی بھائی و بہنیں تھیں۔

الف..... "پھر نہ معلوم نادان لوگوں کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے کیسی شرکانہ محبت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے زخم تو قبول کر لیتے ہیں مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مجروح اور زخمی ہونا ان کی شان سے بلند تر سمجھتے ہیں اور شور ڈالتے ہیں کہ ان کی نسبت ایسا کیوں کہتے ہو اور ان کو تمام دنیا سے الگ ایک خصوصیت دینا چاہتے ہیں۔ وہی آسمان پر چڑھ کر پھر زمین پر اترنے والے وہی اس قدر لمبی عمر پانے والے مگر خدا نے ان کو (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو پیدائش میں اکیلا نہیں رکھا بلکہ کئی حقیقی بھائی اور کئی حقیقی بہنیں ان کی ایک ہی ماں سے تھیں۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۰۰ ضمیمہ خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۴)

قور! مرزا قادیانی نے عبارت بالا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام (جو بعقیدہ اہل اسلام مقدس رسول اور اپنی ماں کے اکلوتے بیٹے اور زندہ آسمان پر موجود ہیں) پر یہ افتراء کیا کہ آپ کے کئی حقیقی بھائی و بہنیں تھیں مگر ذیل کے حوالہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بجائے یسوع کا نام لکھ کر بتایا کہ عیسیٰ اور یسوع دونوں ایک ہیں۔ خوب فرماتے ہیں کہ: "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں

تھیں۔ یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔ یعنی سب یوسف و مریم کی اولاد تھی۔"

(کشتی نوح حاشیہ ص۱۶، خزائن ج۱۹ ص۱۸)

ایک اور ثبوت

مرزا غلام احمد قادیانی نے بعض جگہ ابن مریم کا عیسیٰ مسیح نام رکھ کر فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا خدائی کی دلیل ہو سکتی ہے اور خاص اس میں ان کی خصوصیت ہے۔ لکھتے ہیں کہ۔

الف ..... "آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت کے بارے میں صرف ایک یہ بات پیش کی تھی کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے تو خدا تعالیٰ نے فی الفور اس کا جواب دے کر فرمایا: ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل آدم یعنی خدا تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ علیہ السلام کی مثال آدم علیہ السلام کی مثال ہے۔"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۲۲۱، خزائن ج۲۱ ص۳۹۷)

ب ..... "عیسائیوں کو یہ دعویٰ تھا کہ بے باپ پیدا ہونا حضرت مسیح کا خاصہ ہے اور یہ خدائی کی دلیل ہے۔"

(حاشیہ تحفہ گولڑویہ ص۱۰، خزائن ج۱۷ ص۲۰۸)

غور فرمائیے! مندرجہ بالا حوالہ جات میں ابن مریم کا نام حضرت عیسیٰ یا مسیح صاف طور پر لکھا ہے۔ نیز کی عبارت میں عیسیٰ علیہ السلام کی بجائے یسوع لکھتے ہیں۔ جو عیسیٰ علیہ السلام اور یسوع کی وحدت شخصی پر دلالت کرتا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

"اس سبب سے خدا تعالیٰ نے یسوع کی پیدائش کی مثال بیان کرنے کے وقت آدم کو پیش کیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے: ان مثل عیسیٰ عند الله کمثل آدم خلقه من تراب یعنی عیسیٰ علیہ السلام کی مثال خدا تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی ہے۔"

(چشمہ معرفت ص۲۱۸، خزائن ج۲۳ ص۲۲۸)

ناظرین کرام! جب مرزا قادیانی اور ان کی امت کے سربرآوردہ لوگوں کی متعدد شہادتوں اور ان کی مختلف تحریروں سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام کے لڑکے صاحبزادے کو ہی عیسیٰ، مسیح اور یسوع کہتے ہیں۔ تو پھر یہ عذر لنگ پیش کرنا کہ یسوع کی توہین کی ہے اور عیسیٰ کی نہیں۔ یہ دونوں الگ الگ دو مختلف شخص ہیں۔ سراسر بے ایمانی اور بددیانتی نہیں ہے تو کیا ہے؟۔ خیر جب خود مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں مغلظات استعمال کی گئیں اور نبی کریم ﷺ کے نوکروں نے وہ الزامات ان پر لگانے کے جواب کی طرح

کہانی دیتا ہے کہ وہ (یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر گیا) اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔" وآوینا هما الیٰ ربوة ذات قرار ومعین "یعنی ہم نے عیسیٰ علیہ السلام اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ میں پہنچا دیا جو آرام اور خوشحالی کی جگہ تھی اور مصفیٰ پانی کے چشمے اس میں جاری تھے۔ سو وہی کشمیر ہے۔"

(حقیقت الوحی ص ۱۰۱ حاشیہ خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۴)

ان تمام حوالہ جات سے یہ امر ثابت ہو گیا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ کہنا کہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں سراسر لغو باطل خلاف دیانت و امانت ہوا۔ اگر بالفرض اس امر کو تسلیم کر لیا جائے کہ یسوع کا ذکر قرآن کریم میں نہیں تو اس سے کیا مرزا قادیانی کو شرعی و اخلاقی حق حاصل ہو گیا کہ وہ یسوع پر گوناگوں عیوب و الزامات لگائیں اور طرح طرح کی مغلظات ان کی شان میں استعمال کریں؟۔ ہرگز نہیں کیونکہ کسی کو راست باز و صادق نبی ماننے کے لئے یہ ضروری نہیں کہ اس کا ذکر قرآن کریم میں ہو جیسا کہ مرزا قادیانی کرشن کو نبی مان کر ان کی تعظیم و تکریم کرتے ہیں۔" ملک ہند میں کرشن نام ایک نبی گذرا ہے۔"

(تتمہ حقیقت الوحی ص ۸۵ خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۱)

حالانکہ قرآن کریم میں نہ کرشن کا ذکر ہے اور نہ ان کی نبوت کا۔ اور احادیث سے ثابت ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام گذرے ہیں۔ مگر قرآن کریم میں صرف چند انبیاء علیہم السلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ تو اس سے کیا جائز ہے کہ باقی انبیاء کی اس وجہ سے توہین و تحقیر کی جائے کہ ان کا نام و ذکر قرآن کریم میں نہیں ہے؟۔ اور مرزا قادیانی کا عیسائیوں کے بیان کردہ احوال و صفات کی وجہ سے حضرت یسوع کو برا بھلا، سب و شتم کرنا نہ صرف اصول اسلامی و اخلاقی کے خلاف ہے۔ بلکہ اپنے تو اعد و ضوابط کے بھی خلاف ہے۔ فرماتے ہیں کہ" منجملہ ان اصولوں کے جن پر مجھے قائم کیا گیا ہے۔ ایک یہ ہے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ دنیا میں جس قدر نبیوں کی معرفت مذہب پھیل گئے ہیں اور استحکام پکڑ گئے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر محیط ہو گئے ہیں اور ایک عمر پا گئے ہیں اور ایک زمانہ ان پر گزر گیا ہے۔ ان میں سے کوئی مذہب بھی اپنی اصلیت کی رو سے جھوٹا نہیں اور نہ ان نبیوں میں سے کوئی نبی جھوٹا ہے۔"

(تحفہ قیصریہ ص ۴ خزائن ج ۱۲ ص ۲۵۶)

اس کے آگے لکھتے ہیں کہ" اس قاعدہ کے لحاظ سے ہمیں چاہئے کہ ہم ان تمام لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھیں اور ان کو سچا سمجھیں جنہوں نے کسی زمانہ میں نبوت کا دعویٰ کیا پھر وہ دعویٰ ان کا جڑ پکڑ گیا اور ان کا مذہب دنیا میں پھیل گیا اور استحکام پکڑ گیا اور ایک عمر پا گیا۔"

اس کے آگے لکھتے ہیں کہ: ”یہی یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کو مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے خواہ ہند میں ظاہر ہوئے یا فارس میں یا چین یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑ ہا دلوں میں ان کی عزت وعظمت بٹھا دی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کر دی اور کئی صدیوں تک وہ مذہب چلا آیا۔ یہی اصول ہے جو قرآن نے ہمیں سکھلایا۔ اسی اصول کے لحاظ سے ہم ہر ایک مذہب کے پیشوا کو جن کی سوانح اس تعریف کے نیچے آ گئی ہے۔ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں گو وہ ہندوؤں کے مذہب کے پیشوا ہوں یا فارسیوں کے مذہب کے یا چینیوں کے مذہب کے یا یہودیوں کے مذہب کے یا عیسائیوں کے مذہب کے۔“ (تحفہ قیصریہ ص۸، ۷ خزائن ج۱۲ ص۲۵۸، ۲۵۹)

مرزاقادیانی کے اس اصول کے رو سے عیسائیوں کے یسوع بھی سچے اور راست باز وصادق ٹھہرتے ہیں۔ کیونکہ صدہا سال سے آپ کے پیروکار چلے آتے ہیں اور ایک حصہ دنیا پر آپ کا مذہب محیط ہے اور کروڑ ہا دلوں میں آپ کی عظمت ومحبت ثبت ہے اور عیسائی مذہب کے ایک مقدس پیشوا ہیں۔ اس لئے اگرچہ یسوع کا ذکر قرآن میں نہیں۔ مگر اس لحاظ سے وہ عیسائیوں کے ایک مقدس پیشوا ہیں ہر طرح کی تکریم وتعظیم کے لائق تھے۔ جیسا کہ مرزاقادیانی کہتے ہیں کہ: ”ہم ہر مذہب کے پیشوا کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی تعظیم وتکریم کرتے ہیں۔“ لیکن آپ کی عزت کی نگاہوں کا حشر یہ ہے کہ جہاں کمال جرأت کے ساتھ عیسائیوں کے برگزیدہ پیشوا یسوع کی علی الاعلان توہین کرتے ہیں اور ایسے گندے وحش الفاظ ان کے حق میں استعمال کرتے ہیں کہ ایک غیرت مند انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ باوجود مرزائیت کے نمک خوار اپنے رسول کی بدگوئیوں وگالیوں کو پوشیدہ کرنے میں اس ڈھٹائی وبے باکی سے مصروف ہیں کہ کیا مجال ہے کہ ان کی جبین حمیت پر عرق انفعال کا کوئی قطرہ نمودار ہو جائے۔ حالانکہ توہین انبیاء علیہم السلام کا ان کے چہرہ پر ایک ایسا بدنما داغ ہے کہ وہ اس دنیا میں منہ دکھانے کے لائق نہ تھے۔ مگر ہر چہ خواہی کن کے تحت توجیہات باطلہ میں اس طرح سے الجھے ہوئے ہیں۔ جس سے گلوخلاصی تا قیامت تک ممکن نہیں۔

عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے لحاظ سے بھی یسوع فرضی نہیں حقیقی ہے

مرزاقادیانی کے عذر لنگ کا تیسرا حصہ یہ تھا کہ عیسائیوں اور پادریوں نے جو صفات یسوع کے بیان کئے ہیں۔ اس کے رو سے کوئی یسوع حقیقی نہیں بلکہ فرضی ہے۔ اس لئے جو کچھ

بدزبانیاں وسخت کلمے استعمال کئے گئے ہیں۔ ایک فرضی شخص کے حق میں ہیں۔ جو کسی طرح قابل اعتراض نہیں لیکن خود مرزا قادیانی ہی اپنے ہاتھوں سے اس عذر کو بھی رفع کرتے ہیں:

۱... ''اس نے (اللہ تعالیٰ نے) مجھے (مرزا قادیانی) اس بات پر اطلاع دی کہ درحقیقت یسوع خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے۔ اور ان میں سے جو خدا کے برگزیدہ لوگ ہیں اور ان میں سے ہے جن کو خدا اپنے ہاتھ سے صاف کرتا اور اپنے نور کے سایہ کے نیچے رکھتا ہے۔ لیکن جیسا کہ گمان کیا گیا ہے خدا نہیں ہے ہاں خدا سے واصل ہے ان کاملوں میں سے ہے جو تھوڑے ہیں۔'' (تحفہ قیصریہ ص۲۰، خزائن ج۱۲ ص۲۷۲)

۲... ''جس قدر عیسائیوں کو حضرت یسوع مسیح سے محبت کرنے کا دعویٰ ہے وہی دعویٰ مسلمانوں کو بھی ہے۔ گویا آنجناب کا وجود عیسائیوں اور مسلمانوں میں ایک مشترک جائیداد کی طرح ہے اور مجھے سب سے زیادہ حق ہے کیونکہ میری طبیعت یسوع میں مستغرق ہے اور یسوع کی مجھ میں۔'' (تحفہ قیصریہ ص۲۳، خزائن ج۱۲ ص۲۷۵)

نوٹ! مرزا قادیانی کی مذکورہ بالا عبارت خود ان کے اس عذر لنگ کو کہ: ''یہ بدگوئیاں ایک فرضی یسوع کے حق میں ہیں۔'' خاک میں ملارہی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ عیسائی جس یسوع کو خدا بنا کر اس سے محبت کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہی یسوع مسلمانوں کے نزدیک ایک برگزیدہ مقبول بندہ ہے اور وہ بھی اسی سے محبت کرتے ہیں۔ گویا یہی ظاہری محبت حضرت یسوع مسیح مسلمانوں وعیسائیوں میں ایک مشترک جائیداد ہیں کہ ہر دو مذہب کے پیروکار یسوع مسیح کی تکریم وتعظیم میں مساویانہ طور پر حصہ دار وشریک کار ہیں۔ مگر چونکہ مرزا قادیانی بقول خود یسوع سے بہت زیادہ مانوس تھے اور ان میں باہمی خوب محبت والفت تھی۔ اس لئے خصوصیت سے آپ ان کی عزت ومحبت تعظیم وتکریم میں زیادہ حق رکھتے تھے۔ جس کا نتیجہ ان گندی گالیوں کی شکل میں نمودار ہوچکا ہے۔ جس کو ہر غیرت مند انسان دیکھ کر لرزہ براندام ہوجاتا ہے۔

جفائیں ہم پہ کیں اتنی مہربانی کی حالت میں
خدا جانے اگر تم خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

جبکہ مرزا قادیانی عیسائیوں کے اس یسوع کو بھی لائق تکریم وتعظیم مانتے ہیں۔ جس کی جانب بہت سے باطل امور منسوب کئے گئے ہیں۔ تو پھر آپ کا عیسائیوں کے اسی یسوع کو فرضی شخص سمجھ کر اس کی توہین وتنقیص کرنا مضحکہ خیز اختلاف بیانی اور رسوائے عالم بے ایمانی کی ایک ایسی بدترین مثال ہے جو سلسلہ دنیا کے کسی حصہ میں (سوائے قادیان کے) نہیں پائی جاتی۔ غرض

یہ کہ مرزا قادیانی کا یہ عذر بارد بھی کس طرح سے قابل پذیرائی و لائق التفات نہیں رہا۔ علاوہ ازیں چونکہ مرزا قادیانی عیسائیوں کے یسوع سے عشق و محبت کا دم بھرتے تھے۔ اس لئے وہ از راہ محبت عیسائیوں کی ان تمام ناجائز باتوں کو جو ان کی طرف منسوب تھیں کس طرح گوارا کر سکتے اور ان تمام انتسابات سے اپنے محبوب یسوع کو پاک و بری قرار دے کر کہا کہ وہ ایک مقدس و معزز خدا کے مقبول بندے ہیں۔ جن کی عزت و ناموس پر حملہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس لئے باوجود عیسائیوں کے بیان کردہ صفات کے یسوع لائق تعظیم و تکریم ہے۔ سنئے فرماتے ہیں کہ:

۱۔ ''اگر ہمیں کسی مذہب کی تعلیم پر اعتراض ہو تو ہمیں نہیں چاہئے کہ اس مذہب کے نبی کی عزت پر حملہ کریں اور نہ یہ کہ اس کو برے الفاظ سے یاد کریں۔ بلکہ چاہئے کہ صرف اس قوم کے موجودہ دستورالعمل پر اعتراض کریں اور یقین رکھیں کہ وہ نبی جو خدا تعالیٰ کی طرف سے کروڑ ہا انسانوں میں عزت پا یا اور صد ہا برسوں سے اس کی قبولیت چلی آتی ہے۔ یہی پختہ دلیل اس کے منجانب اللہ ہونے کی ہے۔ اگر وہ خدا کا مقبول نہ ہوتا تو اس قدر عزت نہ پاتا۔''

(تحفہ قیصریہ ص۸، خزائن ج۱۲ ص۲۶۰)

۲۔ ''اگر ہم ان مذہب کی کتابوں میں غلطیاں پائیں یا اس کے پابندوں کو بد چلنیوں میں گرفتار مشاہدہ کریں تو ہمیں نہیں چاہئے کہ وہ سب داغ ملامت ان مذاہب کے بانیوں پر لگائیں۔ کیونکہ کتابوں کا محرف ہو جانا ممکن ہے اجتہادی غلطیوں کا تفسیروں میں داخل ہو جانا ممکن ہے۔''

(تحفہ قیصریہ ص۹، خزائن ج۱۲ ص۲۵۸)

مرزا قادیانی کے لئے یہ ضروری تھا کہ وہ اپنے اس اصول کی پابندی کرتے اور یسوع کو عیسائیوں کے ان تمام بیان کردہ صفات سے حسب تحریر خود پاک سمجھ کر ان کی عزت کرتے۔ مگر اللہ رے دلیری و شوخ چشمی کہ مرزا قادیانی کی زبان مبارک بڑی تیزی سے دیدہ و دانستہ یسوع کی بدگوئیوں میں مصروف ہے اور اپنے لئے ثواب آخرت کا ذخیرہ کر رہی ہے اور شرم و ندامت کی جھلک تک نہیں پائی جاتی۔ مرزا قادیانی ایک شخص کہاں کہ یہ افتراء اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی ان باتوں کا تصور کر کے بدن کانپتا ہے اور جب کہ مرزا قادیانی کا یہ بیان ہے کہ میں کئی مرتبہ یسوع مسیح سے ملاقات کر چکا ہوں اور عیسائیوں کے عقائد کی غیرمعقولیت خود یسوع کی زبانی سن چکا ہوں۔ تو اس کے بعد یسوع اور بھی قابل عزت و لائق احترام ہو جاتے ہیں۔ لیکن باایں ہمہ خود ان کی زبان فحش گوئیوں میں مصروف رہی۔ تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ:

''ایسے بدزبان لوگوں کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔'' (چشمہ معرفت ص۱۵، خزائن ج۲۳ ص۲۸۶)

فرماتے ہیں کہ:

۱۔ "خدا کی عجیب باتوں میں سے جو مجھے ملی ہے ایک یہ بھی ہے جو میں نے عین بیداری میں جو کشفی بیداری کہلاتی ہے یسوع مسیح سے کئی دفعہ ملاقات کی ہے اور اس سے باتیں کر کے اس کے اصل دعوی اور تعلیم کا حال دریافت کیا ہے۔ یہ ایک بڑی بات ہے جو توجہ کے لائق ہے کہ حضرت یسوع مسیح ان چند عقائد سے جو کفارہ اور تثلیث اور ابنیت ہے، ایسے متنفر پائے جاتے ہیں۔ گویا ایک بھاری افترا جو ان پر کیا گیا ہے وہ یہی ہے۔"

(تحفہ قیصریہ ص ۲۱ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۳)

۲۔ "میں جانتا ہوں کہ جو کچھ آج کل عیسائیت کے بارہ میں سکھایا جاتا ہے حضرت یسوع مسیح کی حقیقی تعلیم نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر حضرت مسیح دنیا میں پھر آتے تو وہ اس تعلیم کو شناخت بھی نہیں کر سکتے۔"

(تحفہ قیصریہ ص ۲۲ خزائن ج ۱۲ ص ۲۷۴)

جب مرزا قادیانی کو اپنی کشفی بیداری میں یسوع کی زبان سے سن کر یہ معلوم ہو گیا تھا کہ یسوع عیسائیوں کے بیان کردہ احوال و صفات سے بالکل پاک و بری ہے۔ تو وہ ہر طرح سے اکرام و اعزاز کے لائق تھے اور مرزا قادیانی کا یہ اخلاقی و شرعی فرض تھا کہ ان کی تکریم و تعظیم کرتے اور مدح و ثنا میں رطب اللسان رہتے۔ مگر اس کے باوجود انہوں نے دیدہ و دانستہ عیسائیوں کے یسوع کو گالیاں دے کر توہین و تحقیر کی ہے تو کیا یہ انتہائی فتنہ انگیزی و بے ایمانی اور امن و صلح کے ساتھ دشمنی کرنا نہیں ہے جیسا کہ خود تحریر کرتے ہیں کہ: "پس ایسے عقیدہ والے لوگ جو قوموں کے نبیوں کو کاذب قرار دے کر برا کہتے ہیں۔ ہمیشہ صلح کاری اور امن کے دشمن ہوتے ہیں۔ کیونکہ قوموں کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اس سے بڑھ کر فتنہ انگیز کوئی اور بات نہیں۔"

(تحفہ قیصریہ ص ۸ خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۰)

الحمد للہ کہ مرزائیت اور اس کے بانی کے وہ تمام اعذار جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کے سلسلہ میں یسوع و عیسیٰ کی تفریق کے ساتھ پیش کر کے اپنی گندہ دہنی کو پوشیدہ کرنا چاہتے تھے۔ وہ خود حریف ہی کے ہتھیاروں سے پاش پاش کر دیئے گئے جس سے اصل حقیقت اہانت عیسیٰ کی مع اپنے خط و خال کے منصۂ شہود پر آ گئی البتہ اس سلسلہ میں یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ پادریوں نے حضور ﷺ کی شان اقدس میں نہایت ناپاک الفاظ استعمال کئے تھے اور شب و روز آنحضرت ﷺ کی توہین و تنقیص میں مصروف رہتے تھے اور مرزا قادیانی نے عشق محمدی و حب نبوی میں اتنا بڑا کمال حاصل کیا تھا کہ بروز محمد بن گئے تھے۔ اس مجبوری سے آپ نے ترکی

بھر کی عیسائیوں کو جواب دیا۔ جیسا کہ خود مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

۱... ”ہمیں پادریوں کے یسوع اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض نہ تھی۔ انہوں نے ناحق ہمارے نبی ﷺ کو گالیاں دے کر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت ﷺ کو زانی لکھا ہے اور اس کے علاوہ اور بہت گالیاں دی ہیں۔ پس اسی طرح اس مردار اور خبیث فرقہ نے جو مردہ پرست ہے۔ ہمیں اس بات کے لئے مجبور کر دیا ہے کہ ہم بھی ان کے یسوع کے کسی قدر حالات لکھیں۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۸،۷ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲،۲۹۳)

۲... ”اگر پادری اب بھی اپنی پالیسی بدل دیں اور عہد کریں کہ آئندہ ہمارے نبی کریم ﷺ کو گالیاں نہیں نکالیں گے تو ہم بھی عہد کریں گے کہ آئندہ نرم الفاظ کے ساتھ ان سے گفتگو ہوگی۔ ورنہ جو کچھ کہیں گے اس کا جواب سنیں گے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۳... ”میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔“

(تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۶۵، اشتہار واجب الاظہار ص ۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۳۶۶)

۴ ”اور میں اس بات کا اقراری ہوں جبکہ بعض پادریوں اور عیسائی مشنریوں کی تحریر نہایت سخت ہوگئی اور حد اعتدال سے بڑھ گئی اور بالخصوص پرچہ نور افشاں میں جو ایک عیسائی اخبار لدھیانہ سے نکلتا ہے نہایت گندی تحریریں شائع ہوئیں اور ان مؤلفین نے ہمارے نبی ﷺ کی نسبت نعوذ باللہ ایسے الفاظ استعمال کئے کہ یہ شخص ڈاکو تھا، چور تھا، زنا کار تھا اور صدہا پرچوں میں یہ شائع کیا کہ یہ شخص اپنی لڑکی پر بدنیتی سے عاشق تھا اور باایں ہمہ جھوٹا تھا اور لوٹ مار اور خون کرنا اس کا کام تھا۔ تو مجھے ایسی کتابوں اور اخباروں کے پڑھنے سے یہ اندیشہ دل میں پیدا ہوا کہ مبادا مسلمانوں کے دلوں پر جو ایک جوش رکھنے والی قوم ہے۔ ان کلمات سے سخت اشتعال دینے والا اثر پیدا ہو تب میں نے ان جوشوں کے ٹھنڈا کرنے کے لئے اپنی صحیح اور پاک نیت سے یہی مناسب سمجھا کہ اس عام جوش کو دبانے کے لئے حکمت یہی ہے کہ ان تحریرات کا کسی قدر سختی سے جواب دیا جائے تاسریع الغضب انسانوں کے جوش فرو ہو جائیں اور ملک میں کوئی بے امنی پیدا نہ ہو تب میں نے بالمقابل ایسی کتابوں کے جن میں کمال سختی سے بدزبانی کی گئی تھی۔ چند ایسی کتابیں لکھیں جن میں کسی قدر بالمقابل سختی تھی... کیونکہ عوض معاوضہ کے بعد کوئی گلہ باقی نہیں رہتا۔“ (ضمیمہ نمبر ۳ تریاق القلوب ص ب ج، خزائن ج ۱۵ ص ۴۹۰)

جواب! مرزا قادیانی اور ان کی امت کا یہ عذر بھی سراسر غلط اور غیر معقول اور اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ کیونکہ اسلام نہ صرف تمام انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و تکریم کی تعلیم دیتا ہے۔ بلکہ کافروں کے باطل معبودوں اور بتوں کو برا بھلا و سب و شتم سے بھی روکتا ہے۔ اگر عیسائیوں نے ازراہ جہالت و خباثت حضور ﷺ کے شان اقدس میں بدزبانی و گندہ دہنی سے اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا تو کسی مسلمان کو یہ حق ہرگز نہیں حاصل ہے اور نہ اسلام اس کی تعلیم دیتا ہے کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں بدزبانی کر کے اپنے متاع ایمان کو برباد کر دے۔ چنانچہ مرزا قادیانی بھی اس کی تائید کرتے ہیں کہ: ”مسلمان سے یہ ہرگز نہیں ہو سکتا کہ اگر کوئی پادری ہمارے رسول اللہ ﷺ کو گالی دے تو ایک مسلمان اس کے عوض میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گالی دے۔ کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں دودھ کے ساتھ ہی یہ اثر پہنچایا گیا ہے کہ وہ جیسا کہ اپنے نبی ﷺ سے محبت رکھتے ہیں ویسا ہی وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے محبت رکھتے ہیں۔“

(ضمیمہ نمبر۳ تریاق القلوب ص، خزائن ج۱۵ ص۴۹۱)

بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی اس طریق جواب کو جاہلانہ و سفیہانہ حرکت بلکہ ”کمینہ پن“ کہتے ہیں۔

۱... ”واضح ہو کہ کسی شخص سے ایک کارڈ کے ذریعہ سے مجھے اطلاع ملی ہے کہ بعض نادان آدمی جو اپنے تئیں میری جماعت کی طرف نسبت کرتے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کی نسبت یہ کلمات منہ پر لاتے ہیں کہ نعوذ باللہ حضرت امام حسین علیہ السلام بوجہ اس کے کہ اس نے خلیفہ وقت یعنی یزید سے بیعت نہیں کی باغی تھا اور یزید حق پر تھا۔ ”لعنۃ اللہ علی الکاذبین“ مجھے امید نہیں کہ میری جماعت کے کسی راستباز کے منہ سے ایسے خبیث الفاظ نکلے ہوں۔ مگر ساتھ اس کے مجھے یہ بھی دل میں خیال گذرتا ہے کہ چونکہ اکثر شیعہ نے اپنے ورد تبرے اور لعن طعن میں مجھے بھی شریک کر لیا ہے۔ اس لئے کچھ تعجب نہیں کہ کسی نادان بے تمیز نے سفیہانہ بات کے جواب میں سفیہانہ بات کہہ دی ہو۔ جیسا کہ بعض جاہل مسلمان کسی عیسائی کی بدزبانی کے مقابل پر جو وہ آنحضرت ﷺ کی شان میں کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کچھ سخت الفاظ کہہ دیتے ہیں۔“

(تبلیغ رسالت ج۱۰ ص۱۰۶، مجموعہ اشتہارات ج۳ ص۵۴۴)

۲... ”ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟۔ اس نے جواب دیا بچی انسان سے ”کتہ پن“ نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر

گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کات پن کی مثال لازم آئے گی۔"

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۶ء رپورٹ ص ۹۹، ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ: "ہمارا ہرگز یہ طریق نہیں کہ مناظرات و مجادلات یا اپنی تالیفات میں کسی نوع کے سخت الفاظ کو اپنے مخاطب کے لئے پسند رکھیں یا کوئی دل دکھانے والا لفظ اس کے حق میں یا اس کے کسی بزرگ کے حق میں بولیں۔"

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۲۴)

"راستی کو تہذیب اور نرمی سے بیان کرنا ہمارا شیوہ ہے۔ ... ہم دشمنوں کے دلوں کو بھی مجروح نہیں کرنا چاہتے۔"

(تحفہ قیصریہ خزائن ج ۱۲ ص ۲۲۶)

۳ "عیسائیوں کی کتاب امہات المومنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے اور دل دکھانے والی گالیوں ہمارے پیغمبر ﷺ کو دی گئیں۔ ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر سختی کا سختی سے جواب دیتے۔ لیکن ہم نے محض اس حیا کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا۔"

(کشف الغطاء خزائن ج ۱۴ ص ۲۱۸)

اس دعویٰ کے ساتھ ہی ساتھ قادیان کا مصلح اعظم اپنی جماعت کو یہ نصیحت کرتا ہے کہ:

"(اے مرزائیو!) تمہارے صدق اور تقویٰ کے لئے یہ ضروری ہے ... تم اپنی منطق سے کام لو یا تمسخر کے مقابل پر تمسخر کی باتیں کرو یا گالی کے مقابل پر گالی دو۔ کیونکہ اگر تم نے یہی راہیں اختیار کیں تو تمہارے دل سخت ہو جائیں گے۔"

(ازالہ اوہام ص ۸۲۶، خزائن ج ۳ ص ۵۴۷)

۴ ... "کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو۔" (کشتی نوح ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲)

اس دعویٰ و نصیحت کے بعد مرزا قادیانی کا یہ حق نہیں تھا کہ وہ گالی کے جواب میں گالی دیتے یا سختی کے مقابلہ میں سختی کرتے۔ مگر ایسا ہمہ آپ نے اس خطرناک جاہلانہ روش کو اختیار کر کے اپنے اصول و قواعد کے بھی خلاف کیا اس لئے یہ عذر لنگ بھی ناقابل پذیرائی ہے۔ بلکہ ایک فریب دہی اور حیلہ سازی ہے۔

مرزائی جماعت تنگ آکر یہ بھی کہتی ہے کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کہا ہے وہ سب عیسائیوں کو الزام دینے کے لئے کہا ہے۔ جیسا کہ قادیانیت کے مبلغ مولوی جلال الدین اپنی کتاب مقدمہ بہاولپور ص ۱۴۱، طبع نومبر ۱۹۳۲ء میں لکھتے ہیں کہ:

"پس متکلمین کا یہ طریق ہے کہ وہ مقابل کے عقائد کو مدنظر رکھ کر الزامی جواب دیا کرتے ہیں اور

یہی طریق حضرت مسیح موعود نے اختیار کیا۔" چنانچہ فرمایا اس بات کو ناظرین یاد رکھیں کہ عیسائی مذہب کے ذکر میں اسی طرز سے کلام کرنا ضروری تھا۔ جیسا کہ وہ ہمارے مقابل کرتے ہیں۔

مگر مرزائیت کا یہ بھی ایک طرفہ عجیب حیلہ ہے جو اپنے پیغمبر کے بدزبانیوں کو پوشیدہ رکھنے کے لئے تراشا گیا ہے۔ کیونکہ الزامی جوابات میں مخاطب کے مسلمہ اصول و عقائد کو مد نظر رکھا جاتا ہے اور اس کو اس طرز بیان و انداز گفتگو اور قرائن تکلم سے پیش کیا جاتا ہے کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں متکلم کے عقائد و اصول کو کچھ بھی دخل نہیں اور محض مخاطب کو اس کے مسلمات سے الزام دینا مقصود ہے۔ لیکن مرزا قادیانی کی وہ تمام توہین آمیز تحریرات جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہیں نہ تو ان میں عیسائیوں کے مسلمات کا ذکر ہے اور نہ آپ کا انداز بیان ہی کچھ شگفتہ و شستہ ہے کہ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ متکلم اپنے عقیدہ کو بغض و عناد کے ماتحت پیش کر رہا ہے۔ ورنہ مرزائیت کا یہ مذہبی فرض ہے کہ اپنے بانی کے ان گندے و گمراہ کن الزامات کو جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں تراشے گئے ہیں۔ حقائق و دلائل کی روشنی میں ثابت کریں کہ عیسائیوں کے یہ مسلم عقیدے ہیں۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مسیح معاذ اللہ شرابی، کاذب، مفتری ہے اور ان کی نانیاں دادیاں زنا کار تھیں۔ اسی طرح وہ تمام تر الزامات جو گذشتہ صفحات میں ذکر کئے گئے وہ عیسائیت کے عقیدہ میں داخل ہیں۔ پھر مرزا قادیانی کی ان بدزبانیوں و فحش گوئیوں کو کیوں کر الزامی جوابات کا رنگ دیا جا سکتا ہے؟"

مرزا قادیانی نے اپنی مایہ ناز کتاب اعجاز احمدی میں (جو مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری و دیگر علمائے اسلام کے مقابلہ میں اپنی شکست چھپانے کے لئے لکھی ہے) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جیسی کچھ توہین و تذلیل کی گئی ہے۔ اس کے متعلق یہ ہرگز نہیں کہا جا سکتا کہ وہ جوابات الزامی ہیں۔ کیونکہ اس میں صرف وہ علمائے اسلام مخاطب ہیں جن کے مسلمات و معتقدات میں سے وہ امور ہرگز نہیں ہیں۔ بلکہ بعض جگہ سیاق و سباق و انداز تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے مذہبی عقیدہ کا اظہار کر رہے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ آپ لکھتے ہیں کہ: "عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں۔ مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶، حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

ناظرین! انصاف سے فرمائیے کہ مرزا قادیانی جس بات کو حق کہہ رہے ہیں یا یہ الزام ہے یا اظہار عقیدہ ہے؟۔ اسی طرح ازالہ اوہام میں جتنی کچھ وہ جیسی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی

توہین کی ہے۔ اس میں بھی کی اسلامی علماء صوفیاء ہو سجادہ نشین کی مخاطب ہیں۔ اس لئے مرزا قادیانی کی یہ ژاژخائیاں و بدگوئیاں کیسے الزامی جوابات پر محمول ہو سکتی ہیں؟۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ چونکہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنا رقیب خیال کر رکھا تھا۔ اس سبب سے یہ تمام باتیں بغض و عناد کے ساتھ عقیدے کے رنگ میں ظاہر ہوئیں۔ چنانچہ عیسائی مذہب کے مسلم مناظر پادری عبدالحق صاحب پروفیسر مرے کالج سیالکوٹ نے مرزا قادیانی کے تمام بہتانات کی تردید میں "رد بہتان قادیانی" لکھی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ان بہتانوں سے برأت کرتے ہوئے ثابت کیا کہ یہ الزامات صرف مرزا قادیانی کے دماغ کی پیداوار ہیں۔ عیسائیت ایسی گندگیوں سے پاک ہے اور ایسے بدگو پر لعنت بھیجتی ہے۔

جب مرزائیت کی یہ حیلہ سازیاں و فریب کاریاں جن کو اپنے پیغمبر کی پاک دامنی و عصمت کے برقرار رکھنے کے لئے تراشی تھیں۔ پادر ہوا ہوئیں تو عاجز و مجبور ہو کر بڑی جرأت و جسارت سے یوں گویا ہوئی کہ یہودیوں کا وہ نامسعود فرقہ جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عدو مبین اور بدترین دشمن ہے۔ اس نے جو کچھ الزامات و اتہامات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ذات مقدس پر لگائے تھے۔ اس کو مرزا قادیانی نے یہودیت کا روپ بدل کر عیسائیوں پر بطور حجت و الزام کے پیش کیا ہے۔ جیسا کہ فرماتے ہیں کہ: "ہمارے قلم سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت جو کچھ خلاف شان ان کے نکلا ہے وہ الزامی جواب کے رنگ میں ہے اور وہ دراصل یہودیوں کے الفاظ ہم نے نقل کئے ہیں۔" (حاشیہ چشمہ مسیحی ص ۱۲ خزائن ج۲۰ ص ۳۳۶)

حالانکہ یہ عذر لنگ بھی سب سے بدتر اور کرشن قادیانی کے اخلاقی گناہوں و جرائم کی فہرست کے سر سہرا لگانے کو ہمہ وقت چالاک کر رہا ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی کو بھی اس امر کا اقرار ہے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شدید دشمن ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ: "اور عیسیٰ علیہ السلام کے دو گروہ دشمن تھے۔ ایک اعدو فی گروہ یعنی وہ یہودی جنہوں نے اس کو صلیب دے کر مارنا چاہا۔" (تحفہ گولڑویہ خزائن ج۱۷ ص ۳۰۴)

"اور یہودیوں کا بڑا واقعہ ...... یہی واقعہ تھا جو انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کافر ٹھہرایا اور اس کو ملعون اور واجب القتل قرار دیا اور اس کی نسبت سخت درجہ پر غضب اور غصے میں بھر گئے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۱۲۵، خزائن ج۱۷ ص ۳۱۸)

اور اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ: "یہودیوں کے مغضوب علیہم ہونے کی بڑی وجہ جس کی

سزا ان کو قیامت تک دی گئی اور دائمی ذلت اور محکومیت میں گرفتار کئے گئے یہی ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر خدا تعالیٰ کے نشان بھی دیکھ کر پھر بھی پورے عناد اور شرارت اور جوش سے ان کی تکفیر اور توہین اور تفسیق اور تکذیب کی اور ان پر ان کی والدہ صدیقہ پر جھوٹے افترا لگائے۔" (تحفہ گولڑویہ ص ۲۶ خزائن ج ۱۷ ص ۱۹۸)

اس کے ساتھ ہی کرشن قادیانی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ: "جو باتیں دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔" (اعجاز احمدی ص ۱۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۴)

اس لئے مرزا قادیانی یہودیت کا بھیس بدل کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے دشمن یہودیوں کے ناقابل اعتبار الزامات و بے بنیاد اتہامات کو ان عیسائیوں اور مسلمانوں کے سامنے پیش کرنا جن کے نزدیک اس کی حقیقت پرکاہ و تنکے سے بھی گئی گذری ہے، پرلے درجے کی بے ایمانی و مجرمانہ خیانت کاری ہے اور اپنی خبث باطنی و گندہ ذہنی کا ناقابل انکار ثبوت ہے۔

علاوہ ازیں جبکہ خود مرزا قادیانی یہودیوں کی ان ناجائز تہمتوں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاک و بری سمجھتے ہیں اور ان کو غیر معتبر و مسترد کہتے ہیں تو اس کے بعد پھر آپ کا ان الزامات و اتہامات کو اپنی قوم کے سامنے بطور حجت و الزام کے پیش کرنا جو کسی طرح اس کو مسلم نہیں دانستہ ایمان سوز کارروائیاں و خیانت کاریاں نہیں ہیں تو اور کیا ہیں؟ لکھتے ہیں کہ:

۱... "ایک شریر یہودی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک مرتبہ ایک بیگانہ عورت پر آپ (مسیح) عاشق ہو گئے تھے۔ لیکن جو باتیں دشمن کے منہ سے نکلے وہ قابل اعتبار نہیں۔ آپ خدا کے مقبول اور پیارے تھے۔ خبیث ہیں وہ لوگ جو آپ پر تہمتیں لگاتے ہیں۔" (اعجاز احمدی ص ۱۵ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۴)

لیکن مرزائیو! جو ان تہمتوں کو بار بار نقل کرے وہ کون ہے؟

۲... "حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل ہے۔ اس پر اعتراض کرنا بیہودہ پن ہے۔" (بدر ۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۳... "یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال و افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام ہے جیسا کہ حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا پھر اگر کوئی تکبیر اور خود ستائی کی راہ سے حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لائے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی

فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مشابہ پڑی ہوئی ہے بلکہ شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۵، ۵۹۶ خزائن ج ۵ ص ۵۹۵، ۵۹۶)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی کے رسول نے اپنے کردہ نفرت خیز طعن و اہانت عیسیٰ علیہ السلام کو چھپانے کے لئے جس قدر عذرات باردہ اور توجیہات باطلہ تراشے تھے وہ سب کے سب مرزا قادیانی ہی کے ہاتھوں پیوند زمین کر دیئے گئے۔ اب یہ حقیقت اظہر من الشمس ہو گئی کہ تہذیب و اخلاق کے دعوے کرنے والے قادیانی رسول نے دیدہ دانستہ از روئے عقیدہ ان اخلاق سوز کاروائیوں، مستحسن گالیوں و گستاخی بھری بکواسوں کا ارتکاب کیا تھا۔ اس لئے آپ ہی کے فرمودہ الفاظ میں عطائے تو بلقائے تو کہہ کر پیش کرتا ہوں کہ: "ایسے خبیث کی (جو عیسیٰ علیہ السلام کی توہین کرے) نسبت کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مشابہ پڑی ہوئی ہے بلکہ شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔"

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۶ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۱۔ پنڈت دیانند نے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں گرو نانک جی کے متعلق کچھ توہین آمیز جملے و فقرے لکھے ہیں۔ اس کو دیکھ کر مرزا قادیانی فرط غضب سے تلملا اٹھے اور یہ کہا کہ: "پنڈت دیانند نے اس خدا ترس بزرگ کی نسبت اس گستاخی کے کلمے اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں لکھے ہیں جس سے ہمیں (مسلمانوں کو) ثابت ہو گیا کہ در حقیقت یہ شخص دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا۔ مگر ایسے جاہلوں کا ہمیشہ سے یہی اصول ہوتا ہے۔ وہ سچے بزرگوں کی پگڑی جہالت ہی میں دیکھتے ہیں کہ ایسے بزرگوں کی خواہ مخواہ تحقیر کریں اور اس ناحق شناس اور ظالم پنڈت نے باوا صاحب کی شان میں ایسے سخت اور نالائق الفاظ استعمال کئے ہیں۔ ان کو پڑھ کر بدن کانپتا ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے اور اگر کوئی باوا صاحب کی پاک عزت کے لئے ایسے جاہل بے ادب کو درست کرنا چاہتا تو تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ اور ۲۹۸ موجود تھی۔"

(ست بچن ص ۸ خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

۲۔ "اس نے باوا صاحب کے حالات کو اپنے نفس کے حالات پر قیاس کر کے بدگوئی کرنا شروع کر دیا اور اپنے خبیث مادہ کی وجہ سے سخت کلامی اور بدزبانی اور ٹھٹھے اور ہنسی کی طرف مائل ہو گیا۔" (ست بچن ص ۹ خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱)

۳۔ "دیانند نے سراسر اپنی جہالت اور دلی عناد سے باوا صاحب کی نسبت بدگوئی کے مکروہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔" (ست بچن ص ۲۲ خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۵)

ناظرین کرام! کو صرف اس قدر عبارت بالا میں ترمیم کی تکلیف دوں گا کہ حضرت دیو بند کے بجائے مرزا قادیانی کو اور بادہ صاحب کی جگہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھ کر عبارت ملاحظہ کریں تاکہ لطف دوبالا ہو جائے۔

بلند بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

توہین انبیاء علیہم السلام کا اقراری بیان

''تم کہتے ہو میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک کی ہے۔ یاد رکھو میرا مقصد یہ ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی عزت قائم کروں۔ اول تو یہ ہے ہی غلط کہ میں کسی نبی کی ہتک کرتا ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ لیکن اگر ایسا کرنے میں کسی کی ہتک ہوتی ہے تو بے شک ہو۔ میں نے جو دعوے کئے وہ اپنی عظمت وشان کے اظہار کے لئے نہیں بلکہ رسول کریم ﷺ کی شان کی بلندی کے اظہار کے لئے کئے ہیں۔ مجھے خدا کے بعد بس وہی پیارا ہے۔ لیکن اگر تم اسے کفر سمجھتے ہو تو مجھ جیسا کافر تم کو دنیا میں نہیں ملے گا۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اتباع میں میں بھی کہتا ہوں کہ مخالف لاکھ چلائیں کہ فلاں بات سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہتک ہوتی ہے۔ اگر رسول اللہ ﷺ کی عزت قائم کرنے کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا کسی اور کی ہتک ہوتی ہو تو ہمیں ہرگز اس کی پرواہ نہیں ہوگی۔ بے شک آپ لوگ ہمیں سنگسار کریں یا قتل کریں۔ آپ کی دھمکیاں اور ظلم ہمیں رسول اللہ ﷺ کی عزت کے دوبارہ قائم کرنے سے نہیں روک سکتے۔'' (تقریر میاں محمود احمد قادیانی خلیفہ قادیان مندرجہ اخبار الفضل ۲ مئی ۱۹۲۳ء)

اہانت حضرت مریم صدیقہ علیہا السلام

۱. ''افغان یہودیوں کی طرح نسبت اور نکاح میں کچھ فرق نہیں کرتے۔ لڑکیوں کا اپنے منسوبوں کے ساتھ ملاقات اور اختلاط کرنے میں مضائقہ نہیں ہوتا۔ مثلاً صدیقہ کا اپنے منسوب یوسف کے ساتھ اختلاط کرنا اور اس کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگانا اس رسم کی بڑی پختہ شہادت ہے۔'' (ایام الصلح حاشیہ ص ۶۶، خزائن ج ۱۴ ص ۳۰۰)

۲. ''میں تو اس کے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں۔ کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو حضرت مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدسہ سمجھتا ہوں۔ کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ

سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنی تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا۔ گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔"

(کشتی نوح ص ۱۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۳ "چونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔" (ازالہ اوہام ص ۳۰۳ خزائن ج ۳ ص ۲۵۴)

۴ "یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور حقیقی بہنیں تھے۔ یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی۔" (کشتی نوح ص ۱۶ خزائن ج ۱۹ ص ۱۸)

۵ "مریم کو ہیکل کی نذر کر دیا گیا تا وہ ہمیشہ بیت المقدس کی خادمہ ہو اور تمام عمر خاوند نہ کرے۔ لیکن جب چھ سات مہینے کا حمل نمایاں ہو گیا تب حمل کی حالت میں ہی قوم کے بزرگوں نے مریم کا یوسف نام ایک نجار سے نکاح کر دیا اور اس کے گھر جاتے ہی ایک دو ماہ کے بعد مریم کے بیٹا پیدا ہوا۔ وہی عیسیٰ یا یسوع کے نام سے موسوم ہوا۔"

(چشمہ مسیحی ص ۱۷ خزائن ج ۲۰ ص ۳۵۵، ۳۵۶)

۶ "ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا۔"

(نور القرآن ص ۵ خزائن ج ۹ ص ۳۶۸)

اہانت حضرت نوح علیہ السلام

"اور خدا تعالیٰ میرے لئے اس کثرت سے نشان دکھلا رہا ہے کہ اگر نوح کے زمانہ میں وہ نشان دکھلائے جاتے تو وہ لوگ غرق نہ ہوتے۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۷ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵)

اہانت حضرت موسیٰ علیہ السلام

"حضرت موسیٰ نے کئی لاکھ بے گناہ بچے مار ڈالے۔"

(نور القرآن حاشیہ ص ۴۰ خزائن ج ۹ ص ۳۵۳)

تمام انبیاء علیہم السلام کی اہانت

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے — من بعرفاں نہ کمترم زکسے
آنچہ داد است ہر نبی را جام — داد آں جام را مرا بتمام
کم نیم زاں ہمہ بروئے یقین — ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(درثمین ص ۲۸۷، ۲۸۸، نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

اہانت آنحضرت ﷺ

مرزا قادیانی کا دعویٰ نبوت داور نئے شریعت جدیدہ ہی اس امر کی کافی ضمانت ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) آنحضرت ﷺ کے ہمسر وہمرتبہ ہو کر آنحضرت ﷺ کی سخت توہین کی ہے۔ اس کے علاوہ قرآن کریم میں جس قدر آیات آنحضرت ﷺ کے اوصاف حسنہ و پاکیزہ اخلاق وعظمت وجلال کے متعلق ہیں ان میں سے بعض آیات کے متعلق آپ (مرزا قادیانی) کا یہ خیال ہے کہ صرف میں ہی ان آیات کا مصداق ہوں۔ حضور ﷺ نہیں ہیں۔ مثلاً آیت ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' آنحضرت ﷺ کی شان مقدس میں نازل ہوئی تھی۔ مگر مرزا قادیانی یہ کہتے ہیں کہ اس کا مصداق میں ہوں آپ ﷺ نہیں ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

۱… ''اور مجھے بتایا کہ تیری خبر قرآن کریم اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ ''ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ'' (اعجاز احمدی ص ۷، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱۳)

اسی طرح بشارت اسمہ احمد آنحضرت ﷺ کے لئے تھی۔ مگر مرزا قادیانی کہتے ہیں اس کا مصداق میں ہوں اور کوئی نہیں۔

۲… ''اور اس آنے والے (مرزا قادیانی) کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے۔ ''ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' (ازالہ ص ۶۷۳، خزائن ج ۳ ص ۴۶۳)

مرزا محمود قادیانی خلیفہ قادیان اس قول کی شرح کرتے ہیں:

۳… ''مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور نفس ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی ''ومبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' کا میں ہی ہوں۔'' (القول الفصل ص ۱۲)

یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماہی ظاہر فرمائی گئی۔" مگر مرزا قادیانی پر یہ تمام حقائق منکشف ہو گئے ہیں؟۔

(ازالہ اوہام ص ۶۹۱ خزائن ج ۳ ص ۴۷۳)

۱۰ ..... "غرض اس زمانہ کا نام جس میں ہم ہیں زمان البرکات ہے لیکن ہمارے نبی ﷺ کا زمانہ زمان التائیدات ودفع الآفات تھا۔"

(تحفہ رسالت ج ۶ ص ۳۳ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۹۲ حاشیہ)

"ہمارے نبی کریم ﷺ کی روحانیت نے پانچویں ہزار میں اجمالی صفات کے ساتھ ظہور فرمایا اور وہ زمانہ اس روحانیت کی ترقی کا انتہا نہ تھا۔ بلکہ اس کے کمالات کے معراج کے لئے پہلا قدم تھا۔ پھر اس روحانیت نے چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی اس وقت (بزمانہ مرزا) پوری طرح سے تجلی فرمائی۔"

(خطبہ الہامیہ ص ۲۶۶ خزائن ج ۱۶ ص ایضاً)

نور ا بصیرت کی آنکھوں سے مذکورہ بالا عبارتوں کو دیکھئے کہ مرزا قادیانی کس بیباکی سے جامع الکمالات والصفات سید المرسلین ﷺ پر اپنی فضیلت اور روحانی تفوق ظاہر کر کے آپ کی توہین وتحقیر کر رہے ہیں۔ (العیاذ باللہ)

اہانت حضرت ابوبکر صدیقؓ

"میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا حضرت ابوبکرؓ کے درجہ پر ہے۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکرؓ تو کیا وہ تو بعض انبیاء علیہم السلام سے بہتر ہے۔"

(معیار الاخیار مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۹ ص ۳۰ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۲۷۸)

اہانت حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

۔۔ "پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑو اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علیؓ تم میں موجود ہے اس کو تم چھوڑتے ہو اور مردہ علیؓ کی تلاش کرتے ہو۔" (اخبار الحکم قادیان ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ء ملفوظات ج ۱ ص ۱۴۲)

اہانت حضرت امام حسینؓ

ا ... کربلا ئیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح ص ۹۹ خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۲ "اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے۔ کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔"

(دافع البلاء ص ۱۳، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۳)

۳ "انہوں نے کہا اس (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور امام حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی ص ۵۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۴)

۴ "واما حسین فاذکروا دشت کربلا - الی هذه الایام تبکون فانظروا" "مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرو۔ اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو۔"

(اعجاز احمدی ص ۶۹، خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۱)

۵ "والله لیست فیه منی زیادة ، وعندی شهادات من الله فانظروا" "اور بخدا امام حسین مجھ سے کچھ زیادہ نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو۔"

(اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

۶ "وانی قتیل الحب لکن حسینکم ۔ قتیل العدی فالفرق اجلی واظهر" "اور میں خدا کا کشتہ ہوں۔ لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔"

(اعجاز احمدی ص ۸۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

۷ "تم نے اس کشتہ سے نجات چاہی کہ جو نومیدی کے ساتھ مر گیا۔ پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نومید کیا۔"

(اعجاز احمدی ص ۸۲، خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳)

بعض صحابہ کرامؓ کی اہانت

۱ "حق بات یہ ہے کہ ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا۔"

(ازالہ ص ۵۹۹، خزائن ج ۳ ص ۴۲۳)

۲ "بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔"

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

۳ "بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

۴ "ابوہریرہ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔"

(اعجاز احمدی ص ۱۸، خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

علمائے کرام و مسلمانوں کو گالیاں

حضرت عیسیٰ علیہ السلام باوجود اس امر کے کہ مرزا قادیانی کے کسی چلتے ہوئے دعویٰ میں نہ مانع ہوئے اور نہ مرزا قادیانی کو کچھ برا بھلا کہا۔ مگر چونکہ آپ ان کے جلیل القدر عہدہ مسیحیت کے مدعی بن کر آئے تھے اس لئے آپ نے ان کو اپنا رقیب سمجھا اور پھر تو اس بری طرح سے ان کو گالیاں دی ہیں کہ بھٹیاریوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ جیسا کہ آپ گذشتہ صفحات میں بادل نخواستہ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اب ان مسلمانوں و مقدس علمائے اسلام کی باری آئی ہے جنہوں نے مرزا قادیانی کے دعاوی سے نہ صرف انکار ہی کیا بلکہ اس کا پردہ چاک کر کے ان کی فریب کاریوں، حیلہ سازیوں، چالاکیوں سے لوگوں کو آگاہ کر دیا اور بتایا کہ مرزا قادیانی کے اعتقادات و تعلیمات خلاف شرع و باطل ہیں۔ پس جب علمائے اسلام کی مساعی کی بدولت مرزا قادیانی کی دوکان ویران ہوگئی اور سوائے چند عقل کے دشمنوں اور آنکھ کے اندھوں کے کوئی بھی گاہک دین و ایمان فروشی میں بہت پھیکی ہوگئی۔ تو مرزا قادیانی نے اس سے اپنی روٹی کا زبردست خطرہ محسوس کیا اور فرط غضب سے چہرہ تمتما اٹھا۔ آنکھیں نیلی پیلی ہوگئیں۔ خون کھولنے لگا اور منہ سے تکفیر و لعنت "لعن و طعن" سب و شتم کا جھاگ اس زور سے بہنے لگا کہ سارا کپڑا تر ہوگیا۔ لیکن پھر بھی بعض عقل کے پورے اس سے برکت ڈھونڈنے کے خواہش مند ہیں اور علمائے کرام اور عامہ مسلمانوں کو اسی ذلت میں ایسی ٹکسالی ہفت رنگی گالیاں دی ہیں کہ تہذیب و شرافت بھی اپنا سر پیٹ لیتی ہیں۔ "سچ ہے جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے۔ کون اس کو روک سکتا ہے۔" (پڑھیے دیکھئے اور قادیانی پیغمبر کے پیغمبرانہ اخلاق کی داد دیجئے)

(اعجاز احمدی ص ۳۰ خزائن ج ۱۹ ص ۱۰۹)

۱... "اسلام میں بھی یہودی صفت لوگوں نے یہی طریق اختیار کیا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۸، خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۲... "یہ بدذات جس کو ہمارے کوتاہ اندیش علماء بار بار پیش کیا کرتے ہیں۔"

(انجام آتھم حاشیہ ص ۴۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹)

۳... "اے بدذات و دریغ اور بداخلاقی اور بدبختی میں غرق ہونے والو۔"

(انجام آتھم حاشیہ ص ۴۲، خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

۴... "یہ ان حاسد مولویوں کے وہ افتراء ہیں کہ جب تک کسی دل میں ایک ذرہ بھی تقویٰ ہو ایسے افتراء نہیں کر سکتا۔" (انجام آتھم حاشیہ ص ۲۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰، ۳۱۱)

۵ ''اگر کوئی شخص صریح بے ایمانی پر ضد کرے۔''
(ایام الصلح ص ۹۸ خزائن ج ۱۴ ص ۳۳۳)

۶ ''اے بدقسمت بدگمانو۔'' (ایام الصلح ص ۱۰۳ خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۱) ''جاہل مولویو۔'' (ایام الصلح ص ۱۰۹ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴) ''نادان علماء۔'' (ایام الصلح ص ۱۱۷ خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۵) ''ذلیل علاؤں، پلید علاؤں، ناپاک طبع مولویوں، پلید طبع مولوی خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا۔'' (ایام الصلح ص ۱۲۵ خزائن ج ۱۴ ص ۳۶۲) ''مولوی .. پٹھانوں سے بدتر اور پلیدتر، پلید جاہلوں۔'' (ایام الصلح ص ۱۲۶ خزائن ج ۱۴ ص ۳۶۲) ''محمد حسین دہلوی جو ظالم طبع اور تکفیر کا بانی ہے۔''
(واقع البلاء ص ۱۸ خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸)

۷ ''چنانچہ پلید دل مولوی اور بعض اخبار والے انہیں شیطانوں میں سے تھے۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۸)

۸ ''وہ گندے اخبار نویس جو آتھم کے مؤید تھے۔''
(ضمیمہ انجام ص ۵ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹)

۹ ''مولوی لوگ جہالت اور حماقت سے اس کا انکار کریں گے۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳)

۱۰ ''اور یہ کہنا کہ اس حدیث (دار قطنی) میں بعض راویوں پر محدثین نے جرح کیا ہے یہ قول سراسر حماقت ہے ایسے لوگ جو دو پڑھے ہیں نہ آدمی۔ پس یہ نہایت بے ایمانی اور بددیانتی ہے۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۴)

۱۱ ''دنیا کی ان بدبخت مولویوں نے علم تو پڑھا مگر عقل اب تک نزدیک نہیں آئی .. علماء اور فقراء کے دل تاریک ہوگئے ... مگر ہمارے عہد کے علماء اور فقراء جو شمس العلماء اور بدر العرفاء کہلاتے ہیں۔ وہ آج تک اپنی کسوف خسوف میں گرفتار ہیں۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۱ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۵)

۱۲ ''افسوس ہمارے عہد والے علماء اور متکبر فقراء کچھ نہیں سوچتے۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۲ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۶)

۱۳ ''پس یہ بے ایمانی بھی ہے جو صریح نشانوں سے انکار کرتے ہیں۔''
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱)

۱۴ ''بعض جاہل سجادہ نشین اور فقیری اور مولویت کے شتر مرغ والہام کے

معارف کو سنتے ہی جلد یوں اچھلتے ہیں کہ یہ کچھ حقیقت نہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

"لیکن یہ جاننا چاہئے کہ یہ سب شیاطین الانس ہیں... یہ جہلا کی غلطیاں ہیں کہ جو گذشتہ تحریر سے ان کے نفس امّارہ پر محیط ہو رہی ہیں۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۱۸ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲)

۱۵... "اور میں اعلان سے کہتا ہوں کہ جس قدر فقرا میں سے اس عاجز کے منکر یا مکذب ہیں وہ تمام اس کامل نعمت مکالمہ الٰہیہ سے بے نصیب ہیں اور محض یاوہ گو اور ژاژخا ہیں۔ مکذبین کے دلوں پر خدا کی لعنت ہے۔" (حاشیہ انجام آتھم ص ۱۹ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۳)

۱۶... "جاہل مولویوں کا ظلم انتہا سے گذر گیا... بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں...... مگر یہ دین کے جذام اور اسلام کے دشمن یہ نہیں سمجھتے... دنیا میں سب جانداروں سے زیادہ پلید اور کراہت کے لائق خنزیر ہے۔ مگر خنزیر سے زیادہ پلید وہ لوگ ہیں... اے مردار خور مولویو اور گندی روحو تم پر افسوس... اے اندھیرے کے کیڑو۔"

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۱ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵)

۱۷... "ان مولویوں کی کن سے تشبیہ دوں وہ اس بے وقوف اندھے سے مشابہت رکھتے ہیں... مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی اس آفتاب ظہور حق سے منکر ہیں۔ افسوس یہ لوگ مولوی کہلانے کا تو بہت شوق رکھتے ہیں مگر تقویٰ اور دیانت سے ایسے دور ہیں کہ جیسے مشرق سے مغرب..... اور ان کے (پادریوں) ہم مشرب مولوی اور پلید طبع بعض اخبار والے گالیاں دیتے تھے۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۲، ۲۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶، ۳۰۷)

۱۸... "کیونکہ یہ (مولانا احمد اللہ امرتسری و مولانا ثناء اللہ امرتسری و مولانا محمد حسین بٹالوی) جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں... اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا... اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی کہ جواب دم نہیں مار سکتے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹)

۱۹... "یہ سب مولوی جاہل ہیں... اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا... اے نادانو اب سوچو۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۱)

۲۰... "میں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ اور کیا بٹالوی کا گروہ غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا... میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی

نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے مہر لگادی۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا۔ کیا اندر ہی اندر پیٹ میں تحلیل پا گیا یا پھر رجعت قہقری کر کے نطفہ بن گیا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۱)

۲۱۔ "اس کے (مرزا قادیانی) مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کل مخالفوں کی ذلت ہوئی ہر ایک خاص و عام کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ صرف نام کے مولوی ہیں۔ گویا یہ لوگ مر گئے عبدالحق کے مباہلہ کی نحوست نے اس کے اور رفیقوں کو بھی ڈبو دیا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۲)

۲۲۔ "مگر اس کی (مولانا عبدالحق صاحب) بدبختی سے وہ دعویٰ بھی باطل نکلا اور اب تک اس کی عورت کے پیٹ میں سے ایک چوہا بھی پیدا نہ ہوا۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلہ کو بے اثر سمجھتے ہیں ... میں نے اس روز بددعا نہیں کی کیونکہ وہ (مولانا عبدالحق صاحب) نا سمجھ اور غبی تھا ... عبدالحق غزنوی نے ۳ شعبان ۱۳۱۴ھ کو اس لعنت کی سیاہی کو دھونے کے لئے جو اس کے منہ پر جم گئی ہے ایک اشتہار دیا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳ حاشیہ، خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷)

۲۳۔ "عبدالحق اور عبدالجبار غزنویاں وغیرہ مخالف مولویوں نے بھی وہ نجاست کھائی۔ سو ان لوگوں نے اسلام کی کچھ پرواہ نہ کی اور کچھ بھی حیاء شرم اور تقویٰ سے کام نہ لیا۔ اسی لئے تو آنحضرت ﷺ نے ان لوگوں کا نام یہودی رکھا۔ عبدالحق بار بار لکھتا ہے کہ پادریوں کی فتح ہوئی ہم اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہیں اور کیا لکھیں کہ اے بدذات یہودی صفت پادریوں کا اس میں منہ کالا ہوا اور ساتھ ہی تیرا بھی اور پادریوں پر ایک آسمانی لعنت پڑی اور ساتھ ہی وہ لعنت تجھ کو بھی کھا گئی۔ اگر تو سچا ہے تو اب ہمیں دکھلا کہ آتھم کہاں ہے۔ اے خبیث کب تک تو جئے گا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵، خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹)

۲۴۔ "مگر اس زمانہ کے ظالم مولوی اس سے بھی منکر ہیں۔ خاص کر رئیس الدجالین عبدالحق غزنوی اور اس کا تمام گروہ علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ۔ اپنے ناپاک اشتہار میں نہایت اصرار سے کہتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی پوری نہیں ہوئی۔ اے پلید دجال پیش گوئی تو پوری ہوئی لیکن تعصب کے غبار نے تجھ کو اندھا کر دیا۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰)

۲۵۔ "ان احمقوں نے یہ معنے کس لفظ سے سمجھ لئے۔ اے نادانو! آنکھوں کے اندھو! مولویت کو بدنام کرنے والو! ذرا سوچو۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶، خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰)

۲۶۔ "یہ لوگ علم عربی اور علم انشاء سے بالکل بے نصیب اور بے بہرہ ہیں۔ یہودیوں کے لئے خدا نے اس گدھے کی مثال لکھی ہے جس پر کتابیں لدی ہوئی ہوں۔ مگر یہ خالی گدھے ہیں۔ جو شخص ایسا سمجھتا ہے وہ گدھا ہے نہ انسان۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱)

۲۷۔ "اگر یہ ظالم مولوی اس قسم کا خسوف کسوف کسی اور مدعی کے زمانہ میں پیش کر سکتے ہیں تو پیش کریں ... اے اسلام کے عار مولویو! ذرہ آنکھیں کھولو اور دیکھو کہ کس قدر تم نے غلطی کی ہے۔ جہالت کی زندگی سے تو موت بہتر ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

۲۸۔ "مگر خدا تعالیٰ نے ان مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے اسی خسوف کسوف میں بھی ایک امر خارق عادت رکھا ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲)

۲۹۔ "پھر ایک اور اعتراض سادہ لوح عبدالحق کا یہ ہے کہ محدثین نے دار قطنی کی اس حدیث کے بعض راویوں پر جرح کیا ہے۔ اس لئے یہ حدیث صحیح نہیں۔ لیکن اس احمق کو سمجھنا چاہئے کہ حدیث نے اپنی سچائی کو آپ ظاہر کر دیا ہے ... پس اس صورت میں جرح سے حدیث کا کچھ نقصان نہیں ہوا۔ بلکہ جنہوں نے جرح کیا ہے ان کی حماقت ظاہر ہوئی۔ ... اے کسی جنگل کے وحشی خبر معائنہ کے برابر نہیں ہو سکتی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳)

۳۰۔ "مگر تم نے (اے مولانا عبدالحق صاحب) حق کو چھپانے کے لئے یہ جھوٹ کا گوہ کھایا ... پس اے بد ذات خبیث دشمن اللہ رسول کے تو نے یہ یہودیانہ تحریف اسی لئے کی کہتا یہ عظیم الشان معجزہ پیغمبر خدا ﷺ کا دنیا پر مخفی رہے۔ جابر اور عمرو بن شمر کا جھوٹ تو ہرگز ثابت نہیں ہوا۔ بلکہ سچ ثابت ہوا۔ مگر تیرا جھوٹ اے نابکار پکڑا گیا ... اب جو شخص ان بزرگوں کو (جابر جعفی و عمرو بن شمر) جھوٹا کہے ... وہ بد ذات خود جھوٹا اور بے ایمان ہے۔"

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴)

نوٹ! مرزا قادیانی کی یہ بدزبانی معاذ اللہ حضرات محدثین کو جھوٹا اور بے ایمان ثابت کر رہی ہے۔ کیونکہ دراصل ان حضرات نے جعفر جعفی وغیرہ (جو مرزا قادیانی کے بزرگوں میں سے ہیں) کی تکذیب و تضعیف کی ہے اور مولانا عبدالحق صاحب تو صرف ناقل ہیں۔

۳۱۔ ... "پھر یہ ایک وسوسہ عبدالحق غزنوی نے پیش کیا ہے ... لیکن یاد رہے کہ یہ بھی اس نابکار کی تزویر اور تلبیس ہے۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴)

۳۲۔ "سوچا ہے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے... ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

۳۳۔۔ "یہ اعتراض کیسی بے ایمانی ہے جو تعصب کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

۳۴۔۔۔ "اس جگہ (الہام مرزا قادیانی میں) فرعون سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے اور ہامان سے مراد نو مسلم سعد اللہ ہے۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰)

۳۵۔ "اب دیکھو شریر مولوی کب تک اور کہاں تک انکار کریں گے۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۷ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۱)

۳۶۔۔۔ "فنعت یا عبد الشیطان الموسوم بعبد الحق"... "کمال افسوس ہے جو ہم نے (مرزا قادیانی) سنا ہے کہ اسلام کے بدنام کرنے والے غزنوی گروہ امرتسر میں رہتے ہیں... یہ سیاہ دل فرقہ غزنویوں کا کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ بدبخت مفتری...... نہ معلوم کہ یہ جاہل اور وحشی فرقہ اب تک کیوں شرم اور حیا سے کام نہیں لیتا ... اور پھر خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے موافق آتھم کو فی النار کر کے پادریوں اور مخالف مولویوں کا منہ کالا کیا... کیا اب تک عبد الحق غزنوی کا منہ کالا نہیں ہوا۔ کیا اب تک غزنویوں کی جماعت پر لعنت نہیں پڑی۔ بے شک خدا نے ان لوگوں کو ذلت کی روسیاہی کے اندر غرق کر دیا۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲)

۳۷۔۔۔ "اور غزنوی افغانوں کی جماعت جو ناپاک خیالات اور تکذیب کی بلا میں گرفتار ہیں ... کہ عبد الحق غزنوی اور عبد الجبار جو اپنی شرارت اور خباثت سے۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۹ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۳)

۳۸۔ "آسمانی گواہ جس سے ہمارے نادان علماء بے خبر ہیں۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۱ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۵)

۳۹۔ "اور شریر مخالف مولوی۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۳ خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۷)

۴۰۔۔۔ "نادان بٹالوی محمد حسین اپنے پرچہ اشاعت السنہ میں ہم پر یہ اعتراض کرتا ہے۔"
(ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۴ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۳ ۔ ”اے شیخ احمق و دشمن عقل و دانش۔“

(انجام آتھم ص ۲۴۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۴ ۔ ”اعلم ایہا الشیخ الضال والدجال البطال ۔ فمنهم شیخک الضال الکذاب نذیر المبشرین ثم الدهلوی عبد الحق رئیس المتصلفین ثم سلطان المتکبرین وآخرهم الشیطان الاعمی والغول الاغوی یقال له رشید الجنجوهی وهو شقی کالامروهی ومن الملعونین“

(انجام آتھم ص ۲۵۱، ۲۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۵ ”فیا حسرة علی وهین ارذه علمائنا الجهلاء ان هم الا کالعجماء ۔ والعلماء انسقها“ (انجام آتھم ص ۲۵۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۶ ”واما الآخرون الذین سموا انفسهم مولویین معه کرنهم من الغاوین الجاهلین وانهم من الجاهلین المعتمین“

(انجام آتھم ص ۲۵۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۷ ”بل هو کالانعام واحد من الاعوام والجاهلین“

(انجام آتھم ص ۲۵۹ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۵۸ ۔ ”یہودی صفت مولوی اور ان کے چیلے ان کے ساتھ ہو گئے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۳ خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۷)

۵۹ ۔ ”بعض بدذات مولوی مد سے اقرار نہ کریں گے۔“

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۴ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰)

۶۰ ”یہ علماء عیسائیوں کے مشرکانہ خیالات کو تسلیم کر کے اور پھر ان کے دلائل کو قوت دے رہے ہیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۱ ”شیخ بٹالوی محمد حسین اور شیخ دہلوی نذیر حسین اس اعتقاد کے مخالف ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۲ ”یہ لوگ (مسلمان) چھپے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے دشمن ہیں۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۱۰۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۳ ۔ ”اس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے۔“

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۱۶ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۴ ''اور شغال کی طرح دم دبا کر بھاگ گیا تو وہ مندرجہ ذیل انعام کا مستحق ہوگا: ۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت ۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۵ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۵ ''آپ کی ان بیہودہ اور حاسدانہ باتوں سے مجھ کو کیا نقصان ایک شیطنت کی بدبو سے بھرا ہوا ہے ... اے بد ذات شیخ خدا جانے تیری کس حالت میں موت ہوگی۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۶ ''آپ اپنے سفلہ پن سے باز نہیں آتے خدا جانے آپ کس خمیر کے ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۴ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۷ ''اے شیخ سیاہ نامہ اے بدقسمت انسان۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۸ ''آپ صرف استخوان فروش ہیں اور علم اور درایت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ اور ایک غبی اور پلید آدمی ہیں۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۶۹ ''تقدیر نے یہ کیسی تمام عمر میں جتلا اور بچوں کی طرح ہوش وحواس سے فارغ تھا۔ بیآ آپ ہی نے اس کے آخیر وقت اور طلب یا مر ہونے کی حالت میں اپنی مکروہ سیاہی اس کے منہ پر مل دی کہ اب غالباً وہ گور میں بھی اس سیاہی کو لے جائے گا۔''

(کتاب مذکور ص ۳۰۹ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷۰ ''انتم رجال ام مخنثون ایہا الجاہلون''

(کتاب مذکور ص ۳۰۲ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷۱ ''ہر مسلمان میری کتابوں کو محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے لیکن رنڈیوں وزنا کاروں کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کر دی وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔''

(آئینہ کمالات اسلام ص ۵۴۷، ۵۴۸ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۷۲ ''مگر آپ پر تکبر اور غرور اور خود پسندی کا مرض ہے جو ایک معلم ملکوت کا خاصہ ہے۔ جو آپ کا قرین دائمی ہے۔'' (آئینہ کمالات اسلام ص ۵۹۸ خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۸۴ ... "پیر مہر علی شاہ صاحب محض جھوٹ کے سہارے ... یہ لوگ مفتری ہیں جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ نہ صرف دروغگو ہیں بلکہ سخت دروغ گو ہیں۔"
(نزول المسیح ص ۹۹، خزائن ج ۱۸ ص ۴۷۷)

۸۵ ... "اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی۔"
(نزول المسیح ص ۷۰، خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۸)

۸۶ ... "مگر یہ بدبخت اپنے وار سے کٹ گیا سر اپنی ہی تلوار سے کھل گئی ساری حقیقت سیف کی کم کرو اب ناز اس مردار سے۔"
(نزول المسیح ص ۱۲۴، خزائن ج ۱۸ ص ۲۴۲)

۸۷ ... "ایها الجهلاء والسفهاء"
(نور الحق ج ۱ ص ۱۰۵، خزائن ج ۸ ص ۱۴۳)

۸۸ ... "اے نفسانی مولویو اور خشک زاہدو۔"
(ازالہ ص ۵، خزائن ج ۳ ص ۱۰۵)

۸۹ ... "اے خشک مولویو اور بدعت کے پلیدو۔"
(ازالہ حاشیہ ص ۱۲، خزائن ج ۳ ص ۱۵۷)

۹۰ ... "کیسی بدذاتی اور بدمعاشی اور بے ایمانی ہے۔"
(حقیقت الوحی ص ۲۲۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۳۲)

۹۱ ... "اس الہام میں خدا تعالیٰ نے دو مولویوں کو جو تکفیر کے بانی تھے فرعون اور ہامان قرار دیا۔"
(حقیقت الوحی ص ۲۵۱، خزائن ج ۲۲ ص ۲۶۷)

۹۲ ... "اس جگہ قاموس وغیرہ کا اہل عرب کے معنی کے بارے میں حوالہ دینا صرف بیہودہ گوئی اور حماقت ہے۔"
(تتمہ ص ۱، خزائن ج ۲۲ ص ۴۳۷)

۹۳ ... "ملہموں میں سے ایک فاسق آدمی کو دیکھتا ہوں کہ ایک شیطان ملعون ہے۔ سفیہوں کا نطفہ بدگو ہے اور خبیث اور مفسد جھوٹ کو ملمع کرنے والا منحوس ہے۔ جس کا نام جاہلوں نے سعد اللہ رکھا ہے۔ تیرا نفس ایک خبیث گھوڑا ہے۔ اے جمائی لڑکے۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴، ۱۵، خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۶، ۴۴۵)

۹۴ ... "ایسا شخص بڑا خبیث اور پلید اور بدذات ہوگا۔"
(حقیقت الوحی ص ۱۷۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۲۲)

۹۵ ... "اس پر (الٰہی بخش پر) اس کی لعنت کی پڑی مار عجب نادان ہے وہ مغرور و گمراہ۔"
(تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱)

۹۶ "بعض شریر کذاب کہتے ہیں۔"

(حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵)

۹۷ "دشمنوں کے منہ پر طمانچے مارے ہیں۔ مگر عجیب بے حیا منہ ہیں کہ اس قدر طمانچے کھا کر پھر سامنے آتے ہیں۔" (حاشیہ تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۹، خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۷)

۹۸ "اے بدقسمت مولوی۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۰، خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۸)

۹۹ "قاضی ظفر الدین جو نہایت درجہ اپنی طبیعت میں خیرہ اور انکار اور تعصب اور خود بینی رکھتا تھا۔" (تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۹۵، خزائن ج ۲۲ ص ۶۰۳)

۱۰۰ "اے نادان صاحب! اے متعصب نادان، اے ظالم معترض۔"

(براہین احمدیہ ص ۱۳، ۱۷۷، خزائن ج ۱ ص ۱۹۴، ۱۸۶)

۱۰۱ "اس دلیری اور شوخی اور منہ زوری، مولوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی) آج آپ نے تحریف کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے۔"

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۰۳، ۱۰۸، خزائن ج ۲۱ ص ۲۶۷، ۲۷۴)

۱۰۲ "اے مفتری نابکار، اے سخت دل ظالم تجھے مولوی (محمد حسین) کہلا کر شرم نہ آئی۔" (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

۱۰۳ "مولوی کہلا کر یہ افترا اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی۔" (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۳، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۰)

۱۰۴ "بعض نادان صحابی جن کو درایت سے کچھ حصہ نہ تھا۔"

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۲۰، خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵)

۱۰۵ "بعض خشک ملاؤں ایسے لوگ سراسر دنیا کے کیڑے ہو گئے ہیں نادان نہیں جانتے۔" (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۲۳، ۱۲۴، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۰، ۳۱۱)

۱۰۶ "اے بدبخت اور بدقسمت قوم اے سست ایمان اور دلوں کے اندھو اے نادان قوم۔" (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۳۳، ۱۴۵، خزائن ج ۲۱ ص ۳۰۹، ۳۱۲)

۱۰۷ "اے لاف و گزاف کے بیٹے تو کیا شخص ہے۔"

(ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۹، خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۷)

۱۲۰. .. "شیخ محمد حسین بٹالوی اور اس کی جماعت سراسر ملحد اور کتاب اللہ کے مخالف ہیں۔ یہ نادان خود پسند ہیں اور محبت اور خیر خواہی خلق اللہ کی سر سوا ان میں نہیں۔"

(شہادۃ القرآن ص ۵۸ خزائن ج ۶ ص ۳۸۱)

۱۲۱. ... "یہ نادان... خبیث نفس... دروغگو متکبر۔"

(شہادۃ القرآن ص ۶۰ خزائن ج ۶ ص ۳۸۲)

۱۲۲. "یہ شیخ بٹالوی... منافق اور حق پوش اور دوروئی اختیار کرنے والا۔"

(شہادۃ القرآن ص ۶۲ خزائن ج ۶ ص ۳۸۳)

۱۲۳... "ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور بدبخت اور ایمان و دیانت سے عاری ہے اور اس کے پیرو اسی کی مانند ہیں۔ جو محض جہل اور حمق سے اس کے پیچھے ہو گئے۔"

(نور الحق مترجم ج ۱ ص ۳ خزائن ج ۸ ص ۴)

۱۲۴. "اس ملک کے اکثر مولوی بگڑ گئے۔ یہاں تک کہ ان کے حواس بے کار اور معطل ہو گئے اور ان کی عقلیں مسلوب ہو گئیں اور ان کی دماغی قوتیں کم ہو گئیں اور ان کی راتوں پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردہ پڑ گیا۔"

(نور الحق ج ۱ ص ۶ خزائن ج ۸ ص ۸)

۱۲۵... "اور اس بد سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائے گی۔ جو اس کے خیر خواہوں کو کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان چلاتا ہے۔"

(نور الحق ج ۱ ص ۲۳ خزائن ج ۸ ص ۳۲)

۱۲۶. "جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہیں یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہیں۔"

(نور الحق ج ۱ ص ۴۸ خزائن ج ۸ ص ۶۶)

۱۲۷. "یہ شیخ بٹالوی جو صاحب اشاعت اور مضل جماعت ہے۔"

(نور الحق ج ۱ ص ۵۰ خزائن ج ۸ ص ۷۳)

۱۲۸. "بعض ایک دو کم سمجھ صحابہ کو جن کی درایت عمدہ نہیں تھی۔"

(اعجاز احمدی ص ۱۸ خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۷)

۱۲۹. "افسوس کہ سادہ لوح حجرہ نشین مولویوں ... یہ لوگ حیوانات کی طرح ہو گئے۔"

(اعجاز احمدی ص ۲۳ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱)

۱۳۰. "افسوس یہ لوگ خیانت پیشہ ہیں۔ ہم تو اب یہود کا نام لینے سے بھی شرمندہ ہیں۔ کیونکہ اسلام میں بھی ایسے یہودی موجود ہیں۔"

(اعجاز احمدی ص ۲۷ خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۶)

۱۴۲ ”سخت جاہل اور سخت نادان اور سخت نالائق وہ مسلمان جو اس گورنمنٹ سے کینہ رکھے۔“ (ازالہ ص ۵۰۹، خزائن ج۳ ص۳۷۳)

۱۴۳ ... ”ابن مسعود ایک معمولی انسان تھا... اس نے جوش میں آ کر غلطی کھائی۔“ (ازالہ ص ۵۹۶، خزائن ج۳ ص۴۲۲)

۱۴۴ . ”بعض علماء نے محض الحاد اور تحریف کی رو سے اس جگہ توفی سے مراد رفع لیا ہے۔“ (ازالہ اوہام ص۶۰۰، خزائن ج۳ ص۴۲۴)

۱۴۵ . ”نادان مولوی۔“ (مقدمہ چشمہ مسیحی ص ب، خزائن ج۲۰ ص۳۳۶)

۱۴۶ . ”اے نادانو اور آنکھوں کے اندھو۔“ (مقدمہ چشمہ مسیحی ص۵، خزائن ج۲۰ ص۳۳۹)

۱۴۷ .. ”کہ با دعویٰ من آنقدر دلائل موجود است کہ بغیر از مردک بے حیا و بے شرم احدے را ازاں گریز نیست!“ (تذکرۃ الشہادتین ص۳۸، خزائن ج۲۰ ص۴۰)

۱۴۸ ”حضرت بٹالوی صاحب (مولانا محمد حسین بٹالوی)... بالکل جاہل اور علوم عربیہ سے بالکل بے بہرہ ہے اور محض ایک جاہل اور مفتری۔“ (کرامات الصادقین ص۲، خزائن ج۷ ص۴۵)

۱۴۹ .. ”ایسے متعصب اور کج دل ان ناقص الفہم مولویوں نے۔“ (کرامات الصادقین ص۲ تا ۳، خزائن ج۷ ص۴۶ تا ۴۷)

۱۵۰ ..... ”میاں بٹالوی اور ان کے ہم خیال۔ کس قدر کاذب اور دروغگو اور دین و دیانت سے دور ہیں۔ اور ایسا ہی وہ تمام مولوی جن کے سر میں تکبر کا کیڑا ہے... اس شیخ کی بے خبری اور بے حیائی یہ نادان شیخ۔“ (کرامات الصادقین ص۱۱، خزائن ج۷ ص۵۳)

۱۵۱ . ”شیخ بٹالوی علم عربیت سے بکلی بے نصیب ہے... مگر یہ بے چارہ شیخ . شیخ چالباز۔“ (کرامات الصادقین ص۲۳،۲۴، خزائن ج۷ ص۶۴،۶۵)

۱۵۲ .. ”شیخ صاحب علم ادب اور تفسیر سے سراسر عاری اور کسی نامعلوم وجہ سے مولوی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ ان متکبر مولویوں۔“ (کرامات الصادقین ص۲۴،۲۵، خزائن ج۷ ص۶۶،۶۷)

۱۷۳۔ ۔۔ ''مسلمان کہلا کر بے وجہ عیسائیوں کو غالب قرار دیتے اور سراسر ظلم کے رو سے ان کا فتح یاب رکھنا یہ حلال زادوں کا کام نہیں۔'' (انوار الاسلام ص۲۲ خزائن ج۹ ص۲۴)

۱۷۴۔ ۔۔ ''اور بعضوں کے گلے میں ہزار لعنت کی ذلت کا رسہ پڑ گیا۔''

(انوار الاسلام ص۲۳ خزائن ج۹ ص۲۵)

۱۷۵۔ ۔ ''اے امرت سر کے مسلمانو گمراہ اسلام کے دشمنو! اور اے بددیانت کے تحت دل سوزیو اور ڈشیو!'' (انوار الاسلام ص۲۵ خزائن ج۹ ص۲۶)

۱۷۶۔ ۔ ''اے نادان بے ہودہ زادو تمام کا تمسخر سعد اللہ تمام جو عیسائیوں کی فتح یابی ثابت کرنے کے لئے اس قدر اپنی فطرتی خباثت سے ہاتھ پیر مار رہا ہے۔''

(انوار الاسلام ص۲۶ حاشیہ خزائن ج۹ ص۲۷)

۱۷۷۔ ''اس سے بھی عیسائیوں کی صداقت پر ایک دلیل سمجھنا صرف ایک خباثت ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔'' (انوار الاسلام ص۲۷ حاشیہ خزائن ج۹ ص۲۸)

۱۷۸۔ ۔ ''اے عمداً جھوٹ اور افتراء سے باز آ جا۔''

(انوار الاسلام ص۲۸ حاشیہ خزائن ج۹ ص۲۹)

۱۷۹۔ ۔۔ ''پھر بھی اگر کوئی تم سے ہماری تکذیب کرے اور اس معیار کی طرف متوجہ ہو تو بے شک ولد الحلال اور نیک ذات نہیں ہوگا۔''

(انوار الاسلام ص۲۹ خزائن ج۹ ص۳۰)

۱۸۰۔ ۔۔ ''اور یہ بھی یاد رکھو کہ جس ان کے لئے جو عیسائیوں کو غالب قرار دیتے ہیں اور اس پیش گوئی (آتھم والی) کو جھوٹی سمجھتے ہیں۔ دل کی آہ سے یہ چاہتا ہوں کہ اگر وہ ولد الحرام نہیں ہیں اور حلال زادہ ہیں تو اس مضمون کو پڑھتے ہی اس فیصلہ کے لئے اٹھ کھڑے ہوں۔''

(انوار الاسلام ص۳۷ خزائن ج۹ ص۳۸)

۱۸۱۔ ۔۔۔ ''ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے مخالفوں میں سے کون بلاتوقف اس فیصلہ کے لئے سعی کرتا ہے اور کون ولد الحرام بننے پر راضی ہوتا ہے۔'' (انوار الاسلام ص۳۷ خزائن ج۹ ص۳۹)

۱۸۲۔ ۔۔ ''واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی۔''

(انوار الاسلام ص۲۹ خزائن ج۹ ص۳۰)

۱۸۳۔ ''آپ کا منہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ کالا ہو چکا ہے۔''

(انوار الاسلام ص۳۸ خزائن ج۹ ص۳۹)

۱۸۴۔ ''ہم ثابت کر چکے ہیں کہ یہ پادری ہی دجال ہیں۔ پھر جن لوگوں نے دجال کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا دی یہ وہی یہودی ہیں جن کی نسبت صحیح مسلم میں حدیث ہے کہ ۷۰ ہزار قریب ستر ہزار کے دجال کے ساتھ ہو جائیں گے۔'' (انوار الاسلام ص ۳۳ خزائن ج ۹ ص ۳۴)

۱۸۵۔ ''مگر جواب مولویوں اور ان کے ناقص العقل چیلوں نے ان پادری دجالوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملا دی۔'' (انوار الاسلام ص ۳۸ خزائن ج ۹ ص ۵۰)

۱۸۶۔ ''میں اس عقل کی بد وفا شناخت سے (آتھم کے متعلق) انکار کرنا صرف حماقت بلکہ پرلے درجے کی بے ایمانی اور ہٹ دھرمی ہے۔''
(اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۶)

۱۸۷۔ ''اور تمام نبیوں کی صفائی بحث پر (آتھم والی پیش گوئی) مخالفانہ حملہ کرنا اور زبان سے مسلمان کہلانا کسی ولد الحلال کا کام نہیں۔ مگر میاں محمد اللہ صاحب نے اپنے پیدائش وہ لقب لے لیا جس کو کوئی نیک طینت لے نہیں سکتا۔ اے وحشی تیری کیوں عقل ماری گئی۔'' (اشتہار ۔۔۔ ص ۱۳، مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۸۰)

۱۸۸۔ ''رجوع کا لفظ دونوں احتمالوں (پوشیدہ اسلام لانا یا ظاہر طور پر) کا محتمل ہے اور ایک شق میں اس کو محصور کرنا نری بے ایمانی ہے جس کو بجز ایک خبیث النفس کے اور کوئی شریف الطبع استعمال نہیں کر سکتا۔'' (ضیاء الحق ص ۸ خزائن ج ۹ ص ۲۵۵)

۱۸۹۔ ''تم نے چند خود غرض مولویوں کے پیچھے لگ کر ایک دینی معاملہ میں پادریوں کی وہ حمایت کی۔'' (ضیاء الحق ص ۳۰ خزائن ج ۹ ص ۲۵۸)

۱۹۰۔ ''یہ وہ دنیا پرست مولوی جو عیسائیوں کے ساتھ ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں۔ ہمیں جواب دیں کہ انہوں نے کیوں ہماری عداوت کے لئے اپنا منہ کالا کیا۔ افسوس کہ ہمارے بعض مولویوں اور ان کے نالائق چیلوں نے جو نام کے مسلمان تھے۔ اس جگہ اپنی فطرتی بد ذاتی سے بار بار حق کی تکذیب کی اور اسلام کی مخالفت میں یہ بیہودگی اور شریر مولوی عیسائیوں سے بڑھ کر رہے۔'' (ضیاء الحق ص ۳۷ خزائن ج ۹ ص ۲۶۵)

۱۹۱۔ ''شیخ بٹالوی یا اس کے دوست چند روز کو لدھیانوی کو جو بیہودگی سے عیسائیوں کے قریب جا پہنچے ہیں۔'' (ضیاء الحق ص ۴۱ خزائن ج ۹ ص ۲۹۹)

۱۹۲ "ہمارے مخالف مولویوں کی ایمانداری کو بھی ذرہ ترازو میں رکھ کر وزن کر لو کہ ایک عیسائی کے بدیہی جھوٹ کو سچ کر کے ظاہر کرنا اور پادریوں کی ہاں کے ساتھ ہاں ملانا اور اسلام کا دعویٰ کر کے نصرانیت کا حامی ہونا کیا یہ نیک بختوں کا کام ہے یا ان کا جو آخری زمانہ کے دین فروش ہیں اے شریر مولویو اور ان کے چیلو اور غزنوی کے ناپاک گروہ اب بٹالوی اور لدھیانوی ہندو زادہ نے کچھ حیا اور شرم کو کام میں لا کر کہیں کہ ان کی یہ آوازیں جو عیسائیوں کی حمایت میں ہوئیں یہ سب شیطانی آوازیں ہیں یا نہیں۔" (ضیاء الحق ص ۳۳،۳۳ خزائن ج ۹ ص ۲۹۱،۲۹۲)

۱۹۳ "اس جگہ ابولہب سے مراد شیخ محمد حسین بٹالوی ہے۔"

(ضیاء الحق ص ۳۴ خزائن ج ۹ ص ۲۹۳)

۱۹۴ "یہ اندھے مولوی اور جاہل اخبار نویس تو دیوانہ درندوں کی طرح اپنے ہی گھر کے مسمار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔" (ضیاء الحق ص ۳۸ خزائن ج ۹ ص ۲۹۶)

۱۹۵ "ان کو (عیسائیوں) نیک بخت نہایت پلید طبع انسان کا کام ہے۔"

(ضیاء الحق ص ۴۰ خزائن ج ۹ ص ۲۹۸)

۱۹۶ "افسوس کہ ہمارے بخیل طبع مولویوں کو یہ خیال نہ آیا۔"

(ضیاء الحق ص ۵۲ خزائن ج ۹ ص ۳۰۰)

۱۹۷ "ان کی (مولوی رسل بابا امرتسری کی) فطرت میں یہودیوں کی صفت کا خمیر بھی موجود ہے۔ ورنہ یہ کسی نیک بخت آدمی کا کام نہیں۔" (اتمام الحجۃ ص ۱۰ خزائن ج ۸ ص ۲۹۱)

۱۹۸ "افسوس کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی ثابت کرنے کے لئے ان خیانت پیشہ مولویوں کی کہاں تک نوبت پہنچی ہے۔" (اتمام الحجۃ ص ۱۸ خزائن ج ۸ ص ۲۹۵)

۱۹۹ "یہ تو کسی دانا سے ہرگز نہیں ہوگا کہ ایک نادان کی (مولوی رسل بابا صاحب) کی شاگردی اختیار کرے۔ افسوس کہ آج کل کے ہمارے مولویوں میں بیہودہ مکاریاں پائی جاتی ہیں۔" (اتمام الحجۃ ص ۲۲ خزائن ج ۸ ص ۳۰۱)

۲۰۰ "اے بھلے مانس مولویو کیا تمہیں ایک دن موت نہیں آئے گی۔ اے شریر مولویو تمہارے نزدیک صرف چند فتنہ انگیز مولوی جو اسلام کے لئے عار ہیں مسلمان ہیں۔" (اتمام الحجۃ ص ۲۳ خزائن ج ۸ ص ۳۰۲،۳۰۳)

۲۰۱ "اور یہ لوگ درحقیقت مولوی بھی تو نہیں ہیں تبھی تو ہم نے ان لوگوں کے سرگروہ اور امام الفتن اور استاد شیخ محمد حسین بٹالوی اور دوسرے کہتے ہیں کہ شیخ اور یہ تمام اس کے ذریات محض جاہل اور نادان اور علوم عربیہ سے بے خبر ہیں۔ کیونکہ وہ جھوٹے اور کاذب اور مفتری اور جاہل اور نادان ہیں۔" (اتمام الحجۃ ص ۲۰ خزائن ج ۸ ص ۳۰۲)

۲۰۲ "یہ حق کے مخالف نام کے مولوی ان کے لئے یہی ہوگا کہ خسر الدنیا والاخرۃ وسودا الوجہ فی الدارین۔"

(اتمام الحجۃ ص ۲۵ خزائن ج ۸ ص ۳۰۳)

۲۰۳ "شیخ محمد حسین بٹالوی یا ایسا ہی کوئی زہرناک مادہ والا فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو جائے مگر ایسے بخیلوں سیدوں کی ظالمانہ بددعائیں کیوں کر اس جناب میں قبول ہوں گورنمنٹ انگریزی کم فہم تھوڑی تھی کہ ان چالاک حاسدوں کے دھوکہ میں آ جاتی ہے۔"

(اتمام الحجۃ ص ۲۶ خزائن ج ۸ ص ۳۰۵، ۳۰۶)

عیسائیوں کو گالیاں

۲۰۴ "یہ مردہ پرست لوگ کیسے جاہل اور خبیث طبیعت ہیں۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۸ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۲۰۵ "اس مردار اور خبیث فرقہ جو مردہ پرست ہے۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳)

۲۰۶ "چند عیسائی پلید نااہل شیخ مسیح نے۔"

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۸ خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۲)

۲۰۷ "اور خبیث طبع عیسائی اور آفتاب ظہور حق (پیش گوئی آتھم) سے منکر ہیں اور ناپاک فرقہ نصرانیوں کا طوائف کی طرح کوچوں اور بازاروں میں ناچتے پھرتے تھے۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۳۰ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷)

۲۰۸ "ایک پلید ذریت شیطان شیخ مسیح بھی اسی طرح ناکرا اعمے پادریوں نے یا ایک چشم مولویوں نے آتھم کے مقدمہ کی حقیقت اچھی طرح نہ سمجھا اور جنہوں نے تو اس غلطی کی واقعی ذلت انہیں کو پہنچی اور اب خطاء کی سیاہی انہی کے منہ پر لگی اور سچائی کے چھوڑنے کی لعنت انہیں پر پڑی پس آتھم کی نسبت جس قدر پلیدوں اور نابکاروں نے خوشیاں

گئیں۔ دینی خوشیاں ندامت اور حسرت کا رنگ پکڑ گئیں ... اے اندھو! کب تک تمہیں بار بار جتلاؤں گا۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۲ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶)

۲۰۹۔ "اس پیش گوئی (آتھم والی) کی تکذیب میں پادریوں نے جھوٹ کی نجاست کھائی۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۵ خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹)

۲۱۰۔ "اے بد ذاتو! تمہیں مردہ پرستی میں کیا مزہ ہے... ذرا آؤ وہاں لعنت ہے تم پر اگر نہ آؤ اور اس سڑے گلے مردہ کا پیچھا سے خدا کے ساتھ مقابلہ نہ کرو۔" (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴۲ خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۶)

۲۱۱۔ "نادان پادریوں کی تمام یاوہ گوئی آتھم کی گردن پر ہے۔" (انجام آتھم ص ۲ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۲۔ "اس عیسائی قوم میں سخت بد ذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں اور بھیڑیے بول کے لباس میں اپنے تئیں ظاہر کرتے ہیں اور اصل میں شریر بھیڑیے ہوتے ہیں۔" (انجام آتھم ص ۹ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۳۔ "نالائق آتھم خدا کی لعنت کا مارا بہت سا جھوٹ بول کر بھی آخر موت سے بچ نہ سکا۔" (انجام آتھم ص ۱۰ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۴۔ "قوم کے خناسوں کا اثر ان پر (آتھم پر) پڑا اور دل سخت ہو گیا۔" (انجام آتھم ص ۱۰ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۵۔ "عیسائی لوگ جھوٹ بولنے میں سخت بے باک اور بے شرم ہیں۔" (انجام آتھم ص ۱۸ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۶۔ "لیکن وہ (آتھم) ان بدبخت جھوٹوں کی طرح چپ رہا۔" (انجام آتھم ص ۲۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۷۔ "بعض پلید فطرت پادریوں نے۔" (انجام آتھم ص ۳۰ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۸۔ "پادریوں کے سوا اور کوئی دجال اکبر نہیں ہے۔" (انجام آتھم ص ۴۷ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۱۹۔ "دجال فربہ آتھم بد انجام وارد۔ ہاویہ ہلاک کنندہ افتاد؟" (انجام آتھم ص ۴۳ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

۲۲۳ ۔ "ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے پر۔"
(ملخصاً نور الحق ص ۹۲ خزائن ج ۸ ص ۱۲۹)

۲۲۴ ۔ "فتنہ انگیز معترض شرابیوں کی طرح بکواس کر رہا ہے۔"
(نور الحق ص ۹۹ خزائن ج ۸ ص ۱۳۲)

۲۲۵ ۔ "ایھا الجھول والبقی المعذول! بخیل خیانت پیشہ۔"
(نور الحق ص ۱۰۰، ۱۰۰ خزائن ج ۸ ص ۱۳۴، ۱۳۷)

۲۲۶ ۔ "اے بخیل اور سفلہ نادان چار پاؤں کی طرح چپ ہو گئے۔"
(نور الحق ص ۱۱۳، ۱۱۱ خزائن ج ۸ ص ۱۴۹، ۱۵۰)

۲۲۷ ۔ "نور الحق کے ص ۱۱۸ تا ۱۲۲ میں ایک ہزار لعنتیں شمار کر کے لکھی ہیں اور
(خزائن ج ۸ ص ۱۵۸ تا ۱۶۲)
اپنی تہذیب کا ثبوت پیش کیا ہے۔"

۲۲۸ ۔ "ہر ایک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتوں اور دجالوں کی نسل سے نہیں ہے۔"
(نور الحق ص ۱۲۳ خزائن ج ۸ ص ۱۶۳)

۲۲۹ "پادریوں کے مانند کوئی اب تک دجال پیدا نہیں ہوا۔"
(ازالہ اوہام ص ۴۸۸ خزائن ج ۳ ص ۳۶۲)

۲۳۰ "ان دجالوں کے ساتھیوں کا نام و نشان نہ رہے گا۔"
(چشمہ مسیحی ص ۶ خزائن ج ۲۰ ص ۳۴۳)

۲۳۱ ۔ ۔ "ہاں بعض بد ذات پادری جو اپنی فطرتی تعصب کے ساتھ جہالت کو بھی
(آریہ دھرم ص ۲۱ خزائن ج ۱۰ ص ۲۶)
جمع رکھتے تھے۔"

۲۳۲ ۔ ۔ "اور اگر وہ بیانات کر سکیں تو پھر ثابت ہو گا کہ وہ جھوٹ اور افتراء سے اپنے تئیں مولوی نام رکھتے ہیں اور در حقیقت جاہل اور نادان ہیں اور نیز اس صورت میں وہ حرامزادت
(انوار الاسلام ص ۸ خزائن ج ۹ ص ۹)
بھی ان پر پڑ سکی۔"

۲۳۳ ۔ "یہ بھی رو تمام ذلت اور رسوائی ان نادان پادریوں کے حصہ میں آئی اور
(انوار الاسلام ص ۹ خزائن ج ۹ ص ۹)
آنحضور کی کے آگے منہ دکھانے کے قابل نہ رہے۔"

۲۳۴ ۔ ۔ "اور خدا تعالیٰ نے اس کو اس غم میں ایک سودائی کی طرح پایا ورنہ
ویسے شخص کا نام بجز نادان متعصب کے اور کیا رکھ سکتے ہیں۔" (انوار الاسلام ص ۱۰ خزائن ج ۹ ص ۱۱)

۲۵۶ ... "اس قسم کی شوخی چشمی اور بدزبانی اور بے باکی خاص آریوں کے حصہ میں ہے۔"
(چشمۂ معرفت ص ۵ خزائن ج ۲۳ ص ۱۳)

۲۵۷ .. "چوروں اور خیانت پیشہ لوگوں۔" (آریہ دھرم ص ۱۱ خزائن ج ۱۰ ص ۱۲)

۲۵۸ ... "ایسے خطرناک کے گند سے اٹھا کر منہ پر لا کر پھر ہمارے اشتہار پر رد کیا۔"
(آریہ دھرم ص ۱۷ خزائن ج ۱۰ ص ۲۵)

۲۵۹ .. "مہاراج شریر النفس بڑے شریر پنڈت۔"
(آریہ دھرم ص ۲۳، ۲۴ خزائن ج ۱۰ ص ۳۳، ۳۴)

۲۶۰ ... "یہ کمینہ طبع لوگ نکتہ چینی کے لئے تو حریص تھے ہی اس پر چند شریر اور نادان عیسائیوں کی کتابیں ان کو مل گئیں اور شیطانی جوش نے یہ تلقین دی کہ یہ سب سچ ہے۔ لہذا اس روسیاہی اور ندامت کا انھوں نے بھی حصہ لیا۔ جواب نادان پادریوں کے منہ پر ملایا جاتا ہے۔"
(آریہ دھرم ص ۲۶ خزائن ج ۱۰ ص ۲۷)

۲۶۱ ... "ورنہ بے ایمان اور خیانت پیشہ ہے۔"
(آریہ دھرم ص ۵۵ خزائن ج ۱۰ ص ۶۲)

۲۶۲ .. "اے نادان آریو کسی کنوئیں میں پڑ کر ڈوب مرو۔"
(آریہ دھرم ص ۵۶ خزائن ج ۱۰ ص ۶۴)

۲۶۳ ... "لیکھرام کی طبیعت میں افترا اور جھوٹ کا مادہ بہت تھا۔"
(استفتاء ص ۷ خزائن ج ۲۲ ص ۱۱۵)

۲۶۴ . "یہ لائق ہندو وہی شخص ہے جس نے اپنے پنڈت ہونے کی شیخی مار کر باوا صاحب کو نادان اور گنوار کے لفظ سے یاد کیا ہے۔ یہ کس قدر خباثت ہے کہ پاک دل لوگوں کو عیب تراش کر پہاڑ بنا دیا جائے لہذا کوئی نیک طبیعت انسان اس کو اچھا نہیں سمجھتا۔"
(ست بچن ص ۶ خزائن ج ۱۰ ص ۱۱۸)

۲۶۵ .. "وہ نعوذ باللہ دیانند کی طرح جہالت اور بخل کی تاریکی میں مبتلا تھے۔"
(ست بچن ص ۷ خزائن ج ۱۰ ص ۱۱۹)

۲۶۶ "درحقیقت یہ شخص (دیانند) سخت دل سیاہ اور نیک لوگوں کا دشمن تھا۔ اس ناحق شناس اور تنگ ظرف پنڈت نے۔"
(ست بچن ص ۸ خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰)

۲۶۷ .... "اس نادان پنڈت کی اشتعال دہی کی وجہ سے یہ حق رکھتا ہے...... بیشک دماغ پنڈت بلکہ بے نصیب اور بے بہرہ تھا.... وہ نہایت ہی موٹی سمجھ کا آدمی اور یاوہ گو اول درجہ کا متکبر بھی تھا۔" (ست بچن ص ۹ خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱)

۲۶۸ ... "مگر خدا تعالیٰ نے نہ چاہا کہ اس پلید چولے کو قتل اور تعصب کو اپنے بدن پر سے دفع کرے۔ اس لئے پاک چولا اس کو تلاوے سچے گیان اور بھگتی والا اسے بے نصیب کیا...... یہ موقع ایسے پنڈت کو کہاں مل سکتا تھا۔ جو ناحق کے تعصب اور فطرتی غباوت میں غرق تھا...... اور اس سے باوا صاحب کی جہالت ثابت کرنا نہایت سفلہ پن کا خیال ہے۔ .... اس زود رنج پنڈت نے ایک ادنیٰ لفظی تغیر پر اس قدر احمقانہ جوش دکھلایا۔" (ست بچن ص ۱۸ خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۶)

۲۶۹ . "وہ خود ایسے موٹے خیالات اور غلطیوں میں گرفتار تھا کہ دیہات کے گنوار بھی اس سے بمشکل حیوت بچا سکتے تھے۔" (ست بچن ص ۲۳ خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۵)

۲۷۰ .... "شریر انسانوں کا طریق ہے کہ ہجو کرنے کے وقت پہلے ایک تعریف کا لفظ لے آتے ہیں۔ گویا وہ منصف مزاج ہیں۔" (حاشیہ ست بچن ص ۲۳ خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۵)

۲۷۱ .. "لیکن وہ اتنا ایسے زمانہ میں بھی ناچار رہا جب کہ انگلستان اور جرمن وغیرہ میں ویدوں کے ترجمے ہو چکے تھے۔" (ست بچن ص ۱۹ خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۱)

۲۷۲ ..... "اے نالائق آریو۔" (ست بچن ص ۳۱ خزائن ج ۱۰ ص ۱۵۲)

تو را مرزا قادیانی کے دہان مبارک کی نکلی ہوئی گندگیوں وگالیوں کو بلحاظ حروف تہجی نہ صرف ضیافت طبع کے لئے بلکہ عبرت آموزی کے لئے پیش کرتا ہوں۔ تاکہ ناظرین عبرت کی نگاہوں سے ملاحظہ کریں کہ یہ گل افشانیاں واخلاقی پھلجھڑیاں اس شخص کے منہ سے برآمد ہوئی ہیں جو بقول خود رسول بھی تھا۔ وہ اخلاقی دیوتا بھی اور کہنے کے لئے رحمۃ للعالمین بھی تھا اور افضل الانبیاء بھی اور تمام کے لئے سب کچھ بھی تھا۔ وہ حقیقت میں کچھ بھی نہیں اور ذرا غور سے دیکھیں کہ اس نومولود نبی کے دہان سے شیریں کلامی کا تار نکل رہا ہے یا غلاظت کا جھاگ۔ اس پر طرہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی تہذیب واخلاق کا پیکر بھی ہیں اور صبر وتحمل کے مجسمہ بھی۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

الف

اے زود رنج	ایام الصلح ص ۸۴	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۰
ان حاسد	ایام الصلح ص ۸۶	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۲
اے بدقسمت بدگمانو	ایام الصلح ص ۱۰۳	خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۱
اے مردار خور مولویو	ضمیمہ انجام آتھم ۲۱/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اندھیرے کے کیڑو	ضمیمہ انجام آتھم ۲۱/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اندھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۶
اے اندھو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۰
اے بدذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹
اے خبیث	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۹
اے پلید دجال	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
ان احمقو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
اے نادانو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
آنکھوں کے اندھو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
اسلام کے عار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
احمق	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
اے نابکار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
او میرے مخالف	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۷
اے بدذات فرقہ	انجام آتھم ص ۲۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱
اندھی اولاد	انجام آتھم ص ۵۹/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹
ایام مستقیم [illegible]	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
اُلّو	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
نخوتی	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲

الانعام	انجام آتھم ص ۲۶۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵
استخوان فروش	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸
اے بدبخت اور بدقسمت قوم	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۴۳	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
اے سست ایمانو	ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص ۱۴۳	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
الو	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۲۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۴
الغوی	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹
ایمانی دیانت سے عاری	نور الحق ج ۱ ص ۳	خزائن ج ۸ ص ۵
اے فرومایہ	اعجاز احمدی ص ۴۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
اے عدو	اعجاز احمدی ص ۴۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹
ان شریروں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۰
آپ کے نادان دوستو	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۶	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۱
اے دروغ گو	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
ابلہ	چشمہ معرفت ج ۱ ص ۳	خزائن ج ۲۳ ص ۱۱
اے مردار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اے احمق	اشتہار انعامی ص ۱۳	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۸۷
اسلام کے دشمنو	اشتہار انعامی ص ۱۵ ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۹
ابولہب	ضیاء الحق ص ۳۶	خزائن ج ۹ ص ۲۹۴
[illegible]	اتمام الحجہ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۳
[illegible]	اتمام الحجہ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۳
[illegible]	ست بچن ص ۹	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱
انسانوں سے بدتر	ایام الصلح ص ۱۲۹	خزائن ج ۱۴ ص ۳۴۳
اسلام کے دشمن	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
اسلام سے جدا ہونے والے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲

اے بدبخت مفتریو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
اے ظالم	انجام آتھم ص ۲۱/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱
ایہا المتعذبون الضالون	انجام آتھم ص ۲۲۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳
اے شیخ احمقان	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
ایہا الشیخ الضال	انجام آتھم ص ۲۵۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
اے بدقسمت انسان	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶	خزائن ج ۵ ص ۳۰۶
اول درجہ کے کاذب	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۱	خزائن ج ۵ ص ۶۰۱
اے اس زمانہ کے ننگ اسلام	آئینہ کمالات اسلام ص وال	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
اے کوتاہ نظر	آئینہ کمالات اسلام ص وال	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
اے نفسانی	ازالہ اوہام ج ۱ ص ۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵
اے ناخلف	ازالہ اوہام ص ۱۱۷/ح	خزائن ج ۳ ص ۱۵۷
اے اندھے	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۳	خزائن ج ۲۱ ص ۱۶۶
اے بدنہاد	ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۵۶	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۳
اے دروغ آراستہ کرنے والے	ضمیمہ براہین پنجم ص ۱۲۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲
اے غبی	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
اے مسکین	مواہب الرحمن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹
انسانیت کے جامہ سے بے بہرہ اور بے نصیب	نور الحق ج ۱ ص ۳	خزائن ج ۸ ص ۳
دعوا کرنے والے مخنثین	اعجاز احمدی ص ۵۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹
دلّہ باز	الہدیٰ والتبصرہ ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳
اے سب بیابانو	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۴۹
اندھے پادریوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۲/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸

ب ۔ پ .....

لفظ	حوالہ	خزائن
بدذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۶	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰
بیہودہ	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	خزائن ج ۵ ص ۳۰۱
پلید آدمی	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸
بے چارہ	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	خزائن ج ۵ ص ۶۰۰
بدقسمت ایڈیٹر	نزول المسیح ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰
بے حیاء	نزول المسیح ص ۴۲	خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۰
پاگل	نزول المسیح ص ۴۴	خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۲
پُر بدعت زاہد	ازالہ اوہام ص ۱۱۷ ح	خزائن ج ۳ ص ۱۵۷
بدمعاشی، بدذاتی، بے ایمانی	حقیقت الوحی ص ۲۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۲۲۴
بدگو	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
بدکار آدمی	شہادت القرآن ص ۱۰	خزائن ج ۶ ص ۳۸۰
بدبخت	نور الحق ص ۳ ج ۱	خزائن ج ۸ ص ۳
بھیڑیے	اعجاز احمدی ص ۲۹	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۰
پچک	اعجاز احمدی ص ۳۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۲
بچھو	اعجاز احمدی ص ۷۵	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
بے حیاء	تذکرۃ الشہادتین ص ۳۸	خزائن ج ۲۰ ص ۴۰
بالکل جاہل	کرامات الصادقین ص ۳	خزائن ج ۷ ص ۴۵
بالکل بے بہرہ	کرامات الصادقین ص ۳	خزائن ج ۷ ص ۴۵
پلیدوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸
بے باک اور بے شرم	انجام آتھم ص ۱۸ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۱۸
پلید فطرت	انجام آتھم ص ۳۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۶
بداطوار	انجام آتھم ص ۲۰۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۴
بدخلق	نور الحق ج ۱ ص ۶۴	خزائن ج ۸ ص ۸۸

ش......

ثناء اللہ کو علم اور ہدایت سے ذرہ مس نہیں	اعجاز احمدی ص ۴۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵
ثناء اللہ تجھے جھوٹ کا دودھ پلایا گیا	اعجاز احمدی ص ۵۱	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۳

ج، چ......

جاہل	ایام الصلح ص ۱۱۶	خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۴
چار پائے ہیں نہ آدمی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۴
جاہل سجادہ نشین	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
جہلاء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸ / ج	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
جھوٹے	انجام آتھم ص ۲۸	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸
جنگل کے وحشی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
جھوٹا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
جاہل غزنوی	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
جاہلین	انجام آتھم ص ۲۵۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۴
جانور	نزول المسیح ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶
جاہل مخالف	نور الحق ج ۱ ص ۲۸	خزائن ج ۸ ص ۴۶
جنگلوں کا غول	اعجاز احمدی ص ۸۱	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۳
چار پایوں در تمدوں	حمامۃ البشریٰ ص ۱۳۲	خزائن ج ۷ ص ۳۰۸
چالباز	کرامات الصادقین ص ۴۳	خزائن ج ۷ ص ۶۵
جلد باز مولویوں	آسمانی فیصلہ ص ۳۱	خزائن ج ۴ ص ۳۴۱
جنگجو	نور الحق ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
چوروں	آریہ دھرم ص ۱۱	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲

جاہل اخبار نویس	ضیاء الحق ص ۳۸	خزائن ج ۹ ص ۲۹۲
جاہل کے حاسدوں	اتمام الحجۃ ص ۲۶	خزائن ج ۸ ص ۳۰۶
جھوٹ کا گوہ کھایا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
جاہلوں	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۲	خزائن ج ۵ ص ۳۰۲
جھوٹ بولنے کا مرتکب	نزول المسیح ص ۹	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۷

ح ....

حاسد	ایام الصلح ص ۸۲	خزائن ج ۱۴ ص ۳۲۳
حرامی	شہادۃ القرآن ص ۸۳	خزائن ج ۶ ص ۳۸۰
حرام زادہ	انوار الاسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۱
حق پوشی	شہادۃ القرآن ص ۸۷	خزائن ج ۶ ص ۳۸۳
حیوانات	اعجاز احمدی ص ۲۴	خزائن ج ۱۹ ص ۱۳۱
حاسدوں	الہدیٰ والتبصرۃ ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۳
حریص	نور الحق ج ۱ ص ۹۳	خزائن ج ۸ ص ۸۸
حرص کے جنگل کے شیطان	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
حرص کی وجہ سے مکار	نور الحق ج ۱ ص ۹۲	خزائن ج ۸ ص ۱۲۲
حلال زادہ نہیں	انوار الاسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۱
حاطب اللیل	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۰۰	خزائن ج ۵ ص ۲۰۰
حق کے مخالف	اتمام الحجۃ ص ۲۵	خزائن ج ۸ ص ۳۰۲

خ ......

خبیث طبع	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
خنزیر سے زیادہ پلید	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
خالی گدھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
خشک زاہد	ازالہ اوہام کلاں ج ۱ ص ۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵

خشک ملاؤں	ضمیمہ براہین ج۵ ص۱۳۲	خزائن ج۲۱ ص۳۱۰
خبیث نفس	شہادت القرآن ص۸۶	خزائن ج۶ ص۳۸۲
خوف پسند	شہادت القرآن ص۸۵	خزائن ج۶ ص۳۸۱
خیانت پیشہ	آریہ دھرم ص۱۱	خزائن ج۱۰ ص۱۲
خبیث طینت	ضمیمہ انجام آتھم ص۸	خزائن ج۱۱ ص۲۹۲
خبیث فرقہ	ضمیمہ انجام آتھم ص۹ ح	خزائن ج۱۱ ص۲۹۳
خناس	انجام آتھم ص۱۷ ح	خزائن ج۱۱ ص۱۷
خسیس ابن خسیس	نور الحق ج۱ ص۹۳	خزائن ج۸ ص۸۷
خراب عورتوں اور دجال کی نسل	نور الحق ج۱ ص۱۴۳	خزائن ج۸ ص۱۶۳
خبیث النفس	ضیاء الحق ص۱۱	خزائن ج۹ ص۲۵۹
خود غرض مولویوں	ضیاء الحق ص۳۰	خزائن ج۹ ص۲۷۸
خبیث القلب	انوار الاسلام ص۲۱	خزائن ج۹ ص۲۲
خشک دماغ	ست بچن ص۹	خزائن ج۱۰ ص۱۳۱
خدا کا ان مولویوں پر غضب ہوگا	ایام الصلح ص۱۶۵	خزائن ج۱۴ ص۴۱۳
قصر الدنیا والآخرۃ	اتمام الحجہ ص۲۵	خزائن ج۸ ص۳۰۳
خبیث فطرت	تتمہ حقیقت الوحی ص۱۵۶	خزائن ج۲۲ ص۵۹۵
خشک معلم	آئینہ کمالات اسلام ص ز	خزائن ج۵ ص۹۱۱

د،ذ......

ذلیل	ایام الصلح ص۱۶۵	خزائن ج۱۴ ص۴۱۳
دل کے مجذوم	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۵
دشمن	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱	خزائن ج۱۱ ص۳۰۵

دیوثی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
دشمن اللہ و رسول	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
ذلت کے سیاہ داغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
دیانت و دین سے دور	انجام آتھم ص ۱۹۸	خزائن ج ۱۱ ص ۱۹۸
دشمن عقل و دانش	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
دشمنان دین	آئینہ کمالات اسلام ص ۱۰	خزائن ج ۵ ص ۶۱۰
دروغ گو	نزول المسیح ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۳۹۰
دیوانہ	نزول المسیح ص ۴۳	خزائن ج ۱۸ ص ۴۲۱
دنیا کے کیڑے	براہین پنجم ص ۱۳۳	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۱
دلوں کے اندھے	براہین پنجم ص ۱۳۴	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
دروغ گو متکبر	شہادت القرآن ص ۸۶	خزائن ج ۶ ص ۳۸۲
دورنگی اختیار کرنے والا	شہادت القرآن ص ۸۷	خزائن ج ۶ ص ۳۸۳
دیو	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۹
درندول	حمامۃ البشریٰ ص ۱۳۴	خزائن ج ۷ ص ۳۰۸
دابۃ الارض	ازالہ اوہام کلاں ج ۲ ص ۵۱۰	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
ذئب	الہدیٰ والتبصرہ ص ۹۶	خزائن ج ۱۸ ص ۳۳۹
دنیا کے کتے	استفتاء ص ۲۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸
دشمن حق	استفتاء ص ۲۷/ح	خزائن ج ۱۲ ص ۱۳۵
ذریت شیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸
دجال اکبر	انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۴۷
دشنام دہ	نور الحق ج ۱ ص ۸۸	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
دل کے اندھے	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵/ح	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۸۷

رئیس المتکبرین	آئینہ کمالات اسلام ص۵۹۹	خزائن ج۵ ص۵۹۹
زود رنج	ایام الصلح ص۸۴	خزائن ج۱۴ ص۳۲۰
زمانہ کے ظالم	ضمیمہ انجام آتھم ص۳۰	خزائن ج۱۱ ص۳۳۰
زمانہ کے بدذات	آئینہ کمالات اسلام ص۲۱۲/ح	خزائن ج۵ ص۲۱۶
رسول اللہ کے دشمن	آئینہ کمالات اسلام ص۱۱	خزائن ج۵ ص۱۱
زمانہ کے ننگ اسلام	آئینہ کمالات اسلام ص۹	خزائن ج۵ ص۲۰۸
زیادہ بدبخت	براہین ج۵ ص۱۵۷	خزائن ج۲۱ ص۳۲۵
روحانیت سے بے بہرہ	ضمیمہ استفتاء ص۲	خزائن ج۲۲ ص۱۰۸

س، ش……

شیطہ نول	ضمیمہ انجام آتھم ص۳	خزائن ج۱۱ ص۲۸۸
شتر مرغ	ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸/ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۲
شیاطین الانس	ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸/ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۲
سوروں	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳	خزائن ج۱۱ ص۳۳۷
سیاہ داغ	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳	خزائن ج۱۱ ص۳۳۷
شریر	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۷	خزائن ج۱۱ ص۳۴۱
سیاہ دل	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸	خزائن ج۱۱ ص۳۴۲
شیخ نجدی	انجام آتھم ص۱۹۸	خزائن ج۱۱ ص۱۹۸
سگان قبیلہ	انجام آتھم ص۲۴۹	خزائن ج۱۱ ص۲۴۹
شیخ احمقان	انجام آتھم ص۲۴۱	خزائن ج۱۱ ص۲۴۱
شیخ الضال	انجام آتھم ص۲۵۱	خزائن ج۱۱ ص۲۵۱
سلطان المتکبرین	انجام آتھم ص۲۵۱	خزائن ج۱۱ ص۲۵۱
شقی	انجام آتھم ص۲۵۲	خزائن ج۱۱ ص۲۵۲

سفہاء	انجام آتھم ص ۲۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۳
شغال	آئینہ کمالات اسلام ص ۲۹۵	خزائن ج ۵ ص ۲۹۵
شیطنت کی بدبو	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	خزائن ج ۵ ص ۳۰۱
سفلہ پن	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۲	خزائن ج ۵ ص ۳۰۲
شیخ نامہ سیاہ	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۶	خزائن ج ۵ ص ۳۰۶
سفیہوں کا نطفہ	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۴	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
شریر	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۲۸/ ح	خزائن ج ۲۲ ص ۵۶۵
سخت دل ظالم	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۱	خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵
سانپوں	نور الحق ج ۱ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۳
سادہ لوح	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
سخت جاہل	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
سخت نادان	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
سخت نالائق	ازالہ اوہام ص ۵۰۹	خزائن ج ۳ ص ۳۷۳
شیخ مغفل	کرامات الصادقین ص ۲۷	خزائن ج ۷ ص ۶۹
شیخ مزور	کرامات الصادقین ص ۳۰	خزائن ج ۷ ص ۷۲
شیخی باز	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۰	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۵
سفلہ دشمن	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۳	خزائن ج ۱۸ ص ۲۵۸
شریروں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۲۹	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۰
سفلہ دشمنوں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۲
شریر بھیڑیے	انجام آتھم ص ۹	خزائن ج ۱۱ ص ۹
سفیہ	نور الحق ج ۱ ص ۴۷	خزائن ج ۸ ص ۹۶
شرابیوں	نور الحق ج ۱ ص ۹۹	خزائن ج ۸ ص ۱۳۴
سخت دل مولوی وحشیہ	انوار الاسلام ص ۲۵	خزائن ج ۹ ص ۲۶

شیخ چلی کے بڑے بھائی	انوار الاسلام ص ۳۹	خزائن ج ۹ ص ۴۰
شریر مولویو	ضیاء الحق ص ۴۳	خزائن ج ۹ ص ۲۹۱
سخت ذلیل	انجام آتھم ص ۲۴۳ / ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۳
شیخ ضال بٹالوی	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
سخت دروغ گو	نزول المسیح ص ۲۶	خزائن ج ۱۸ ص ۴۰۴
سست ایمان تو	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۳	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۲
شیخ الضلالت	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
شیخ چال باز	کرامات الصادقین ص ۴۳	خزائن ج ۷ ص ۸۵
سود الوجہ فی الدارین (دنیا آخرت میں روسیاہ)	اتمام الحجہ ص ۲۵	خزائن ج ۸ ص ۳۰۴
سڑے ہوئے مردو	ضمیمہ انجام آتھم ص ۹۲	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۶
سخت بدذات	انجام آتھم ص ۹	خزائن ج ۱۱ ص ۹
سخت بے باک	انجام آتھم ص ۸ / ح	خزائن ج ۱۱ ص ۸
سودائی	انوار الاسلام ص ۱۰	خزائن ج ۹ ص ۱۰
شیاطین	نزول المسیح ص ۱۱	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۹
سخت دل قوم	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۵۶	خزائن ج ۲۲ ص ۵۹۴
شریر النفس	آریہ دھرم ص ۴۲	خزائن ج ۱۰ ص ۳۱
شریر بدذات	آریہ دھرم ص ۴۹	خزائن ج ۱۰ ص ۴۳

ص، ض.....

ضال بطالوی	انجام آتھم ص ۲۳۱	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۱
ضال	نور الحق ج ۲ ص ۷۵	خزائن ج ۸ ص ۹۲
ضلالت پیشہ	حقیقت الوحی ۳۱۰	خزائن ج ۲۲ ص ۳۲۳
صدق سے بے ایمانی	ازالہ اوہام ص ۸۰ / ح	خزائن ج ۳ ص ۳۲۶

ط، ظ......

ظالم طبع	دافع البلاء ص ۲۹	خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۸
ظالم	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۲
ظالم مولوی	انجام آتھم ص ۲۱ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۱
ظالم معترض	براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۷	خزائن ج ۲۱ ص ۱۸۲
ظالموں	استفتاء ص ۲۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۸
طوائف	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷
ظالم طبع جاہلوں	نزول المسیح ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶

ع، غ......

علیہم نعال لعن اللہ الف الف مرۃ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۰
عبدالشیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
عاقلون	انجام آتھم ص ۲۴۳	خزائن ج ۱۱ ص ۲۴۳
غوی بلی الضلالۃ	انجام آتھم ص ۲۳۰	خزائن ج ۱۱ ص ۲۳۰
غادرین	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
غول	انجام آتھم ص ۲۵۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۲
غبی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷
عجیب شہان	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱
عجیب بے حیا	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۹ ح	خزائن ج ۲۲ ص ۵۸۷
غدار زمانہ	اعجاز احمدی ص ۷۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۰
عورتوں کے عار	اعجاز احمدی ص ۸۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۹۶
غول البراری	کرامات الصادقین ص ۹	خزائن ج ۷ ص ۱۵۲
عدو اللہ	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۳	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۹۷

غزنی کے ناپاک سکھو	ضیاء الحق ص ۴۳	خزائن ج ۹ ص ۲۹۱
عبدالحق کا منہ کالا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
غزنویوں کی جماعت پر لعنت	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
علم اور درایت اور تفقہ سے سخت بے بہرہ	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۸	خزائن ج ۵ ص ۳۰۸

ف، ق ......

فقیری اور مولویت کے شترمرغ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۲
فرعون	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰
فست یا عبدالشیطان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
فاسق آدمی	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
فریبی	اعجاز احمدی ص ۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۹
فرومایہ	اعجاز احمدی ص ۷۶	خزائن ج ۱۹ ص ۱۸۸
قوم کے ناسور	انجام آتھم ص ۱۷/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۱۷
فتنہ انگیز	انجام آتھم ص ۴۳	خزائن ج ۸ ص ۳۰۲

ک، گ ......

کوتاہ اندیش علماء	ایام الصلح ص ۸۰	خزائن ج ۱۴ ص ۳۱۶
گندے اخبار نویس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
گندی روح	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
گیدڑ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
کتے	استفتاء ص ۳۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۳۸
گدھے	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
کذاب	انجام آتھم ص ۵۹/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹

کج طبع	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۰۱	خزائن ج ۵ ص ۳۰۱
گرفتار عجب و پندار	آئینہ کمالات اسلام ص ۴۰۰	خزائن ج ۵ ص ۴۰۰
کوتہ نظر مولوی	آئینہ کمالات اسلام ص ۲	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
گور مشرقی	نزول المسیح ص ۶۲	خزائن ج ۱۸ ص ۴۴۳
گمراہ	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۱۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱
کذاب	تتمہ حقیقت الوحی ص ۱۳۸ ح	خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۵
گدھوں	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۵۲	خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۰
کنجر	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۹۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۳۲
کینہ ور	چشمہ معرفت ج ۲ ص ۳۲۱	خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶
گندہ زبان	چشمہ معرفت ص ۳۲۱	خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶
گرگ	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
کمینگی	مواہب الرحمن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۲
گرگچہ	اعجاز احمدی ص ۱۸	خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۶
کرگس	اعجاز احمدی ص ۴۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۵
گندہ باطن	اعجاز احمدی ص ۵۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹
کج دل	کرامات الصادقین ص ۶	خزائن ج ۷ ص ۴۸
کمینوں	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۸	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۲
کمینہ	انجام آتھم ص ۲۰۶	خزائن ج ۱۱ ص ۲۰۶
گمراہی اور جوش کے جنگل کے شیطان	نور الحق ج ۱ ص ۸۹	خزائن ج ۸ ص ۱۳۰
کمینہ طبع	آریہ دھرم ص ۳۲	خزائن ج ۱۰ ص ۴۷
کتوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۹
[illegible]	انجام آتھم ص ۲۶۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۶۵

لاف وگزاف کے بیٹے	ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۱۳۹	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۷
متعفن	تحفہ گولڑویہ ص ۱۱ ح	خزائن ج ۱۷ ص ۵۰
مسکین	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۹	خزائن ج ۱۹ ص ۳۵۹
بد سیرت	نور الحق ج ۱ ص ۲۳	خزائن ج ۸ ص ۳۲
مغفل جماعت	نور الحق ج ۱ ص ۵۳	خزائن ج ۸ ص ۷۳
مچھر	اعجاز احمدی ص ۳۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۴۵
مٹی سیاہ	اعجاز احمدی ص ۵۷	خزائن ج ۱۹ ص ۱۶۹
متعصب	کرامات الصادقین ص ۴	خزائن ج ۷ ص ۴۸
متکبر مولویوں	کرامات الصادقین ص ۲۵	خزائن ج ۷ ص ۶۷
مغفل	کرامات الصادقین ص ۲۷	خزائن ج ۷ ص ۶۹
مغرور	کرامات الصادقین ص ۳۰	خزائن ج ۷ ص ۷۲
مگس طینت مولویاں	آسمانی فیصلہ ص ۳۲	خزائن ج ۴ ص ۳۴۲
[illegible]	الہدیٰ والتبصرہ ص ۱۲	خزائن ج ۱۸ ص ۲۶۱
مخبوط الحواس	استفتاء ص ۴۰	خزائن ج ۱۲ ص ۱۲۹
مردہ پرست	ضمیمہ انجام آتھم ص ۹ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
مردار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۹ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۳
مکار	نور الحق ص ۱۲	خزائن ج ۸ ص ۱۲۰
معذول	نور الحق ص ۱۰۱	خزائن ج ۸ ص ۱۳۳
ناقص الفہم	کرامات الصادقین ص ۳	خزائن ج ۷ ص ۴۵
ناحق شناس	ست بچن ص ۸	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۰
نونی بچہ	ست بچن ص ۹	خزائن ج ۱۰ ص ۱۲۱

مولوی ثناء اللہ جیسے زمین کے کیڑوں سے بدتر اور پلید تر	ایام الصلح ص ۱۶۲	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۴
مخالفوں کا منہ کالا	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۸	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۲
مولویوں کی ذلت	انجام آتھم ص ۲۸/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۲
مولوی تحت زحل	انجام آتھم ص ۴۳/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۴۳
ملعونوں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۰۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۳
منحوس	تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳	خزائن ج ۲۲ ص ۴۴۵
مقہور	تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵	خزائن ج ۲۲ ص ۵۵۱
معمولی انسان	ازالہ ص ۵۹۶	خزائن ج ۳ ص ۴۲۲
مجنون درندہ	آسمانی فیصلہ ص ۱۴	خزائن ج ۴ ص ۳۲۴
محجوب مولوی	آسمانی فیصلہ ص ۳۰	خزائن ج ۴ ص ۳۴۱

ن ....

نادان علماء	ایام الصلح ص ۱۰۷	خزائن ج ۱۴ ص ۳۵۵
ناپاک طبع	ایام الصلح ص ۱۶۵	خزائن ج ۱۴ ص ۴۱۳
نااہل	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۱/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۵
ناسمجھ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۱۷
نابکار	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
نادان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷
ناچیز علماء	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۱	خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۵
نادان بطالوی	انجام آتھم ص ۴۰/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۴۰
نالائق	انجام آتھم ص ۴۳/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۴۳
نفاق زدہ	انجام آتھم ص ۴۳/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۴۳
نالائق نذیر حسین	انجام آتھم ص ۴۵	خزائن ج ۱۱ ص ۴۵

نیم ملا	آئینہ کمالات اسلام ص ۶۰۰	خزائن ج ۵ ص ۶۰۰
ننگ اسلام	آئینہ کمالات اسلام ص ۷	خزائن ج ۵ ص ۶۰۸
نجاست خور	نزول المسیح ص ۸	خزائن ج ۱۸ ص ۳۸۶
نفسانی مولوی	ازالہ اوہام ج ۱ ص ۵	خزائن ج ۳ ص ۱۰۵
ناواقف	مقدمہ چشمہ مسیحی ص ب	خزائن ج ۲۰ ص ۳۳۵
نادانوں	مقدمہ چشمہ مسیحی ص ۵ ے	خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۹
نابکاروں	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۲ حاشیہ	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۸
نیم عیسائی	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۵	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۶۹
ناخدا ترس	تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸	مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۲۵
نادان ہندو زادہ	انوار الاسلام ص ۲۶ ح	خزائن ج ۹ ص ۲۷
نہایت پلید طبع	ضیاء الحق ص ۵۰	خزائن ج ۹ ص ۲۹۸
نا سعادت مند شاگرد محمد حسین	انجام آتھم ص ۲۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵
ناچیز	ست بچن ص ۱۹	خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۱
نذیر حسین خشک معلم	آئینہ کمالات اسلام ص ز	خزائن ج ۵ ص ۶۱۱
نادان صحافی	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۲۰	خزائن ج ۲۱ ص ۲۸۵
نادان قوم	ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۴۵	خزائن ج ۲۱ ص ۳۱۳
ناقص العقل چیلوں	انوار الاسلام ص ۲۸	خزائن ج ۹ ص ۵۰
نالائق چیلوں	ضیاء الحق ص ۲۷	خزائن ج ۹ ص ۲۸۵
نادان نجمی	اتمام الحجہ ص ۲۲	خزائن ج ۸ ص ۳۰۱
ناپاک فرقہ	ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۳ ح	خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۷
نادان پادریوں	انجام آتھم ص ۲	خزائن ج ۱۱ ص ۲
نالائق متعصب	آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳	خزائن ج ۵ ص ۳۳

و ، ہ ......

وہ گندے اخبار نویس	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۹
وہ گدھا ہے نہ انسان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۷	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱
وحشی	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴۹	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳
وہ بدذات	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۰	خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴
ہامان	ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۶ ؛	خزائن ج ۱۱ ص ۳۴۰
ہندو زادہ	انجام آتھم ص ۵۹/ح	خزائن ج ۱۱ ص ۵۹
ہولو ہوکی کا بیٹا	اعجاز احمدی ص ۴۳	خزائن ج ۱۹ ص ۱۵۲
واشی	نور الحق ج ۱ ص ۷۲	خزائن ج ۸ ص ۹۶
والغبی المخذول	نور الحق ج ۱ ص ۱۰۱	خزائن ج ۸ ص ۱۳۳
ولد الحرام	انوار اسلام ص ۳۰	خزائن ج ۹ ص ۳۱
ہزار لعنت کا رسہ	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۷
ولد الحلال نہیں	انوار اسلام ص ۲۹	خزائن ج ۹ ص ۳۱
واہ رے شیخ چلی کے بڑے بھائی	انوار اسلام ص ۲۸	خزائن ج ۹ ص ۳۰
ہٹ دھرم	اشتہار انعامی تین ہزار ص ۱۰	مجموعہ اشتہار ج ۲ ص ۷
والدجال البطال	انجام آتھم ص ۲۵۵	خزائن ج ۱۱ ص ۲۵۱
آنکھوں کے اندھے	اشتہار انعامی ۴ ہزار ص ۱۰	مجموعہ اشتہارات ج ۲ ص ۷۶
بچۂ کرگس	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۱	خزائن ج ۱۹ ص ۲۵۲
بچۂ چشین	مواہب الرحمٰن ص ۱۳۸	خزائن ج ۱۹ ص ۲۵۹

ی ، ے ......

یہودی صفت	ضمیمہ انجام آتھم ص ۴	خزائن ج ۱۱ ص ۲۸۷

یاوہ گو	ضمیمہ انجام آتھم ص۱۹ ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۳
یہودی سیرت	انجام آتھم ص۴۲ ح	خزائن ج۱۱ ص۴۲
بدنفس منافق	شہادت القرآن ص۸۷	خزائن ج۶ ص۳۸۳
بے دانش خون پسند	شہادت القرآن ص۸۵	خزائن ج۶ ص۳۸۱
یہ لوگ حیوانات	اعجاز احمدی ص۲۴	خزائن ج۱۹ ص۱۳۱
یہودی	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۵	خزائن ج۱۱ ص۳۲۹
یا شیخ الضلالۃ	اعجاز احمدی ص۷۶	خزائن ج۱۹ ص۱۸۸
یک چشم	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۴ ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۸
یاجوج ماجوج اور دجال یورپین قومیں	چشمہ معرفت ج۱ ص۸۷ ح	خزائن ج۲۳ ص۸۹
بے حیاء	ضمیمہ انجام آتھم ص۱۸ ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۲
یہودیت کا خمیر	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۵
بے دل کے مجذوم	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۱ ح	خزائن ج۱۱ ص۳۰۵
یہ سب مولوی جاہل	ضمیمہ انجام آتھم ص۲۶	خزائن ج۱۱ ص۳۱۰
بے شرم	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۷	خزائن ج۱۱ ص۳۴۱
بے وقوف	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸	خزائن ج۱۱ ص۳۴۲
بے جاہل	ضمیمہ انجام آتھم ص۵۸	خزائن ج۱۱ ص۳۴۲
بے مذاق	انجام آتھم ص۴۹	خزائن ج۱۱ ص۴۹
یا غول البراری	کرامات الصادقین ص۱۰	خزائن ج۷ ص۱۵۲

ناظرین کرام! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ کیسی کھری کھری، تخ تخ، گوری گوری تراشیدہ گویّت سے بحمد اللہ رنگی، بھدرنگی، سہ رنگی، پنج رنگی، ہفت رنگی گالیوں، فحش گالیوں سے مسلمانوں اور ان مقدس علماء کرام کی تواضع کی گئی ہے جن کا مرتبہ نبوی سراج الملک کے جیسا امت وقت کے اساطین واکابر ہیں اور لطف یہ کہ یہ یاوہ گوئیاں و ژاژ خائیاں اس شخص سے سرزد ہوئی ہیں جو

چیزوں کی کچھ قدرو منزلت نہ کی بجز اس کے کہ ان گالیوں کے حق ایجاد کا ثواب مرزا قادیانی کی روح کو بخش دیتی ہے البتہ امت مرزائیہ سے یہ امید ہے کہ وہ اپنے پیغمبر اعظم کی ان پیغمبرانہ گالیوں و پاک و مطہر گندگیوں اور معاذ اللہ وحی الٰہی و الہام خداوندی سے دھلی ہوئی غلاظتوں کو اپنے لئے حرز جان بنائے گی۔

حقیقت یہ ہے کہ ان گالیوں و یاوہ گوئیوں کو دیکھ کر مرزا قادیانی کی خانہ ساز انگریزی نبوت و دیسی مسیحیت بازاری بہروپیت پر وہی لوگ ایمان لے آئیں گے۔ جو عقل و خرد سے محروم اور دانش و حکمت سے بے نصیب رشد و ہدایت سے تہی دست ہیں۔ لیکن شقاوتوں و بدبختیوں سے مالا مال اور بد اخلاقیوں و بدگوئیوں سے لبریز ہیں۔ لیکن ایک حد تک مرزا قادیانی بھی اس قسم کے اخلاقی گناہوں کے ارتکاب پر اس وجہ سے مجبور تھے کہ: ''ہر ایک برتن سے وہی ٹپکتا ہے۔ جو اس کے اندر ہے۔'' (چشمہ معرفت ص ۱، خزائن ج ۲۳ ص ۹)

۱... ولیہ غلمدیت اپنے قلمدی نبی کی انگلشی نبوت و مصنوعی عصمت کو برقرار رکھنے کے لئے یہ کہتی ہے کہ مرزا قادیانی نے جس قدر گالیاں اپنی زبان فیض ترجمان سے فرمائی ہیں۔ یہ حقیقت میں اسلامی علماء کی گالیوں و گستاخیوں کے جواب میں ہیں۔ لہٰذا عوض معاوضہ را گلہ ندارد کا صحیح نقشہ پیش کیا گیا۔ اگر اس کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے تو کسی طرح سے بھی مرزا قادیانی کے ان اخلاقی باقیات الصالحات کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ آپ کہتے ہیں کہ: ''بدی کا جواب بدی کے ساتھ دست درازی ہے۔'' (نسیم دعوت ص ۵، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۵)

۲... گالیاں سن کے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

(دافع الوساوس ص ۲۲۵، خزائن ج ۵ ص ایضاً)

۳... ''خبردار ہو نفسانیت تم پر غالب نہ آوے ہر ایک سختی کی برداشت کرو ہر ایک گالی کا نرمی سے جواب دو۔'' (نسیم دعوت ص ۳، خزائن ج ۱۹ ص ۳۶۳)

۴... کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ (کشتی نوح ص ۱۱، خزائن ج ۱۹ ص ۱۱)

اس لئے مرزا قادیانی کا ان اقوال و دعاوی کی موجودگی میں کسی طرح سے علمائے اسلام کے مخفی الفاظ کے جواب میں سخت و سوقیانہ الفاظ کہنا جائز نہیں تھا۔ کیونکہ فرماتے ہیں:

۱... ''غلط بیانی اور بہتان طرازی راست بازوں کا کام نہیں بلکہ نہایت شریر اور بدذات آدمیوں کا کام ہے۔'' (آریہ دھرم ص ۱۱، خزائن ج ۱۰ ص ۱۳)

۲ ''گالیاں دینا سفلوں اور کمینوں کا کام ہے۔''

(ست بچن ص ۲۱ خزائن ج ۱۰ ص ۱۳۳)

۳ ''گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔''

(ضمیمہ براہین نمبر ۵ خزائن ج ۲۱ ص ۴۰۷)

۴..... ''ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا اس کی چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟۔ اس نے جواب دیا بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی۔''

(تقریر مرزا در جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء ملفوظات ج ۱ ص ۱۰۳)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ اگرچہ عیسائیوں نے اپنی نادانی وجہالت سے حضرت رسول اللہ ﷺ کی شان مبارک میں نہایت مکروہ وسخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ مگر میں نے اپنی فطرتی حیاء واخلاق سے ہر ایک تلخ زبانی وبدگوئی سے اعراض کیا اور عیسائیوں کے خلاف کوئی سخت لفظ نہیں کہا جیسے فرماتے ہیں کہ: ''عیسائیوں کی کتاب امہات المومنین نے دلوں میں سخت اشتعال پیدا کیا ہے... اور دل دکھانے والی گالیاں ہمارے پیغمبر ﷺ کو دی گئیں۔ ہمارا حق تھا کہ ہم مدافعت کے طور پر تلخی کا تلخی سے جواب دیتے۔ لیکن ہم نے محض اس حیاء کے تقاضا سے جو مومن کی صفت لازمی ہے ہر ایک تلخ زبانی سے اعراض کیا۔''

(تاکمل یا ایہا المصلح خزائن ج ۱۳ ص ۲۲۴)

جب مرزا قادیانی محض اپنی فطرتی حیا وغیرت سے حضور ﷺ کو گالیاں دینے والوں کو مدافعانہ طور پر بھی سخت الفاظ نہیں کہے تو پھر عام مسلمانوں وعلماء اسلام کے حق میں حیا جیسی صفت لازمی سے عریاں ہوکر کیوں سخت ودلخراش الفاظ استعمال کئے کیا اس لئے کہ: ''بے حیاء کا منہ نہیں بند کیا جاسکتا ہے۔'' (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۹ حاشیہ خزائن ج ۱۱ ص ایضاً)

مرزا قادیانی کے ان پیغمبرانہ اخلاق بیہودانہ شرافت کے نتیجوں ونمونوں کو جو کتاب ہذا کے اوراق میں چھپے ہوئے ہیں۔ دیکھ کر مرزا قادیانی کے متعلق نہ میں خود کوئی رائے قائم کرتا ہوں اور نہ ناظرین کتاب کو اس امر کی تکلیف دوں گا۔ بلکہ اس معاملہ میں بھی خود مرزا قادیانی ہی کی شہادت پیش کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں کہ:

ایک معجزہ حضور کے اخلاق کا بھی ہے۔ جس بلند پایہ اخلاق کا آپ سے ظہور ہوا اس کی مثال سوائے آپ کے متبوع و مقتدیٰ، حضرت محمد ﷺ کی ذات بابرکات کے دنیا کے کسی انسان کی زندگی میں نہیں ملتی۔ (ذکر حبیب از مصباح الدین قادیانی مندرجہ اخبار الحکم قادیان خاص نمبر ۲۱ رمئی ۱۹۳۴ء)

۱۔۔۔ مسٹر ا کبر مسیح مشہور عیسائی مصنف اپنی کتاب ضربت عیسوی کے دیباچہ میں لکھتے ہیں کہ: "جن لوگوں کو ضرور تا مرزاجی کی تصانیف پڑھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی بدزبانی بلکہ گالی کوسنے کا مرزاجی نے سرکار سے ٹھیکہ لے لیا ہے۔ آپ اس فن کے جگت استاد مانے جاتے ہیں۔ ہر مذہب کے بزرگوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ آپ دست و زبان سے کسی مومن کو امان نہیں بلکہ حق تو یہ ہے کہ آپ ہی کی انشاء پردازی سے کچھ مسلمان کا چلن بگڑا۔"

۲۔۔۔۔ مولوی چراغ دین جموی جو مرزا قادیانی کے دام فریب میں پھنس کر نکل آئے تھے۔ لکھتے ہیں کہ: "ہندوستان میں جو شخص دینی مباحثہ میں اپنی بدزبانی اور دریدہ دہنی بلکہ فحش کلامی کے لئے شہرہ آفاق ہوا۔ جس کی نسبت اہل الرائے کی یہ مستقل رائے ہے کہ دینی مناظرہ میں گندگی اور خباثت کے چلن کو اس نے رواج دیا۔ جو اس فن کا استاد اور موجد ہے۔ وہ مرزا قادیانی ہے۔" (رسالہ تجلی ۱۹۲۷ء از کفریات مرزا ص ۴۹)

یہ مخالف اور موافق کی رائیں ہیں۔ لیکن اخلاق مرزا قادیانی کا نمونہ آپ کے سامنے ہے۔ جس سے آپ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ وہ کیا ایسے ہی تھے۔ جیسے کہ ان کو ان کے نمک خوار مرید کہتے ہیں:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو مرزائیوں کے لئے مشعل راہ ہدایت بنائیں۔ تاکہ وہ ایک بدگو، بدزبان کا دامن چھوڑ کر حضرت خاتم النبیین رحمۃ للعالمین ﷺ کے نور فگن سایہ رحمت میں آجائیں اور اللہ تعالیٰ ان گندم نما جو فروشوں کے مکر و فریب دجل و کید سے تمام مسلمانان عالم کو محفوظ رکھے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین! فقط

خادم الاسلام!
نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۲۰ ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ ۲۵ فروری ۱۹۳۵ء

کرشن قادیانی آریہ تھے یا عیسائی؟

مناظر اسلام حضرت مولانا نور محمد خان سہارنپوری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم!

مقدمہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

الحمدللہ وکفیٰ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ امابعد!

برادران اسلام! جماعت مرزائیہ نے ۱۰ مارچ ۱۹۳۵ء کو اہل ہند میں یوم تبلیغ مقرر کیا تھا۔ اس سلسلے میں ہماری طرف سے ایک ٹریکٹ بعنوان "کرشن قادیانی آریہ تھے" شائع ہوا تھا۔ جس میں نہایت صراحت سے مولانا مولوی نور محمد خان صاحب مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر العلوم نے ثابت کیا تھا کہ حقیقتاً قادیان کے بروزی نبی آریہ تھے اور یہ سب کچھ مرزا قادیانی علیہ ما علیہ کی کتب سے ثابت کیا گیا تھا۔ جو کچھ انہوں نے آریہ مذہب اور ویدوں کے متعلق لکھا ہے۔ لیکن بجائے اس کے کہ قادیانی بھائی ہمارے مشکور ہوتے۔ بالعکس اس کے دو ماہ کے بعد اپنی شوریدہ سری اور مجبوط الحواسی کے ثبوت میں ہمارے رسالہ کا جواب معاندانہ طرز میں ایک خودرو وجود یعنی ضیاء الحق نے اپنی بیکار کوشش، بے علمی کی وجہ سے مرزائیت کا فریب طشت ازبام کیا اور جماعت مرزا جواب ضیاء کو اپنی ہدایت کا سرمایہ بے مایہ بھی۔ جس کے پہلے صفحہ پر مرزا قادیانی کی ایک نظم لکھی گئی ہے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے۔ مؤلف رسالہ نے مرزا قادیانی کی یہ مقدس نظم نہیں دیکھی۔ جو مرزا قادیانی کے اعلیٰ اخلاق کا ایک بہترین نمونہ ہے۔ چنانچہ منشی اسعد اللہ صاحب لدھیانوی کی شان میں فرماتے ہیں۔ وھو ھذا!

ایک سگ دیوانہ لدھیانہ میں ہے — آج کل وہ مسخرخانہ میں ہے
بد زبان بدگوہر و بدذات ہے — اس کی نظم و نثر واہیات ہے
آدمیت سے نہیں ہے اس کو مس — ہے نجاست خوار وہ مثل مگس
سخت بد تہذیب اور منہ زور ہے — منہ پہ آنکھیں ہیں مگر دل کور ہے
حق تعالیٰ کا وہ نافرمان ہے — آدمی کا ہے کو ہے شیطان ہے
چیختا بے حد ہے مثل حمار — بھونکتا ہے مثل سگ وہ بار بار
جہل میں بوجہل کا سردار ہے — بولہب کے گھر کا برخوردار ہے
سخت دل نمرود یا شداد ہے — جانور ہے یا کہ آدم زاد ہے

دوسرے صفحہ سے مؤلف رسالہ کے آنجہانی المعروف "شیخ گجراتی" برخوردار کے
آگے آگے بدحواسی کے عالم میں نہایت بھونڈے الفاظ میں مجلس احرار اسلام کے مجاہدانہ اقدام
کا رونا رو رہے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ سرکاری نبی کی سرکاری امت کے دماغ کی کلیں ڈھیلی
ہو گئی ہیں۔ کیونکہ یہ جماعت احرار ہی ہے جس نے ان کے رازہائے درون پردہ کا تار پود بکھیر کر
رکھ دیا۔ ان کے عقائد باطلہ کی حقیقت واصلیت سے دنیائے اسلام کو آگاہ کیا۔ ان کے دجل
وفریب کی دھجیاں فضائے آسمانی میں اڑا دیں۔ ان کی قادیانی حکومت کے عریاں خطوط سے منظر
عام پر آ گئے۔ اس لئے یہ جس قدر بھی روئیں اور بسوریں ان کا حق بجانب ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس جماعت کے دلوں پر مہر لگ چکی ہے۔ ختم اللہ علی
قلوبہم کا مصداق بن چکے ہیں۔ کیونکہ جب کبھی علماء حق کی طرف سے ان کو تبلیغ کی جاتی ہے۔
تو یہ لوگ بدگمانی پر محمول کرتے آئے ہیں۔ بجائے راہ راست اختیار کرنے کے ان کو کفر بھی عین
اسلام نظر آتا ہے۔ حق کو ناحق اور ناحق کو حق سمجھتے ہیں۔ چاہے کوئی نعوذباللہ خدا وحدہ
لاشریک کو اپنا باپ کہے اور چاہے اپنا بیٹا۔ چاہے ایک قوم کو خود ہی دجال کہے اور اس کی ایجاد
کردہ سواری کو خر دجال بتا کر اس پر سوار بھی ہو۔ خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے کہ
دنیا نے جہاں کی کونسی گالی ہے۔ جو مرزا قادیانی نے علمائے اسلام کو نہ دی ہو۔ ذریۃ البغایا جیسی
ہزاروں گالیاں تصنیف کر ڈالیں۔

لیکن اس بے حسی کا علاج؟ کوئی علاج نہیں۔ جن کو خود اپنے منہ کی گندگی محسوس نہیں
ہوتی۔ واہ کیا خوب مرزا قادیانی اپنے حق میں اپنے قلم سے لکھ گئے ہیں۔

بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلاء یہی ہے

(درثمین ص ۸۲)

اب ناظرین! کی توجہ اصل مضمون کی طرف دلاتا ہوں کہ مرزا قادیانی اور ان کی
جماعت تسلیم کرتی ہے کہ وہ ملہم الہامی ہیں۔ اس لئے یہ مذہب حق ہے۔ ... کے ادعا اسلام کے

احکام جیسے ہیں۔ (اس پر دعویٰ اسلام ہے؟۔ اس لئے مرزا قادیانی آریا اپنے عقیدہ کی بناء پر ثابت ہو گئے) اور یہی حضرت مولانا نور محمد خان صاحب نے ثابت کیا تھا۔ کیونکہ از روئے شریعت آسمانی کتب صرف توریت، انجیل، زبور ہیں اور ساتھ ہی قرآن کریم نے ان کو صرف بھی بیان کر دیا ہے۔ باقی صحائف نازل ضرور ہوئے۔ لیکن نہ ان کا وجود ہے اور نہ شریعت نے ان کے وجود کا حکم دیا۔ لہٰذا اس حکم شرعی کی روشنی میں مرزا قادیانی کے اقوال وید وں کے متعلق ملاحظہ فرمائیں۔ پس جو لوگ مرزا قادیانی کی تائید کرتے ہیں اور شریعت کو تسلیم نہیں کرتے۔ دراصل وہ یہی جماعت ہے جنہم قست قلوبهم کی مصداق ہے اور ختم الله علی قلوبهم جن پر چسپاں ہوتا ہے۔

میرے حل طلب معمہ کو حل کرنے کے لئے مؤلف رسالہ اور ان کے ہونہار باپ "شیخ گجراتی" نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے۔ لکھتے ہیں کہ ابوالفضل نے حل طلب معمہ میں آریہ زبان استعمال کر کے اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ ماشاء اللہ چشم بددور کیا پیاری منطق ہے؟۔ ناظرین! یہ ہے ان کی ہمہ دانی کا ثبوت کہ اپنے خود ساختہ نبی کو الزام مذکور کی بناء پر خود ہی آریہ تسلیم کر لیا۔ وہ اس طرح کہ مرزا قادیانی کو سنسکرت میں بھی الہام ہوتے تھے۔ اگر سنسکرت کے بولنے اور لکھنے سے مسٹر فضل حق کے نزدیک کوئی آریہ ہو جاتا ہے۔ تو پھر مرزا قادیانی کو سنسکرت میں الہام ہونے کی وجہ سے کیوں نہ آریہ کہا جائے۔ یہ ہے آریہ ہونے کا ناقابل تردید ثبوت۔

دوسرے مرزا قادیانی مدعی ہیں کہ میں کرشن ہوں اور میں ہی مسیح موعود ہوں۔ لہٰذا اس دلیل سے آپ کو آریہ یا عیسائی کہا جائے تو ہرگز غلط نہیں۔

علاوہ ازیں جس قدر مذاہب ہیں اپنے اپنے پیشواؤں کی تعلیم کے لحاظ سے (مسلمان) یہودی اور آریہ وغیرہ کہلاتے ہیں۔ کسی پیشوا کے نام کی مناسبت سے کوئی محمدی یا موسوی یا دیانندی وغیرہ نہیں کہلاتا۔ لہٰذا تمہارا خود کو احمدی لکھنا یہ گمراہی اور انتہائی جہالت کا ثبوت ہے۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے جو تعلیم پیش کی ہے اس کے لحاظ سے تمہیں خود کو آریہ یا عیسائی لکھنا چاہئے۔

تمہید کے آخر میں مسٹر فضل حق المعروف شیخ گجراتی اپنا نام صرف فضل احمدی لکھتے ہیں معلوم ہوتا ہے۔

راہ راست پر ہیں وہ کچھ آتے جاتے
تعلّی سے اپنی ہیں گرتے جاتے
بزرگی کے دعووں سے بھرنے لگے ہیں
وہ خود اپنی نظروں سے گرنے لگے ہیں

مصنوعی ابوالنور والشمس پر تبصرہ اور ضیاء کی جان کنی

میری حقیقی کنیت بھی تمہیں ناگوار گزری، ورنہ اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہ تھی۔
برخوردار! یہ تو ریوں نہیں ملتا تاانہ بخشد خدائے بخشندہ! اگر میں نے اپنی کنیت ابو المبارکہ یا ابو الخیر لکھی ہوتی۔ اس وقت آرزوں کی لپٹے تو کہتے جاتے تھا۔
یاد رکھو! ہمارا طریقہ بدزبانی اور گالیاں دینا نہیں۔ جیسا کہ تمہاری جماعت کا شعار ہے۔ اس وجہ سے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تمہارے نام کی پوری تحقیق کر کے ناظرین کو بتایا جائے تا کہ میرا مخاطب ضیاء الحق کیسے کہ ان کی ضیاء میں ہمزہ حذف کے ساتھ موجودہ مرزائی عین کی جانبداری کی بناء پر اضافہ ہے (ع) حق بجانب ہے۔
لہٰذا! سمجھ لیجئے آج سے ضیاع کے ساتھ بالعموم حق پر اعزہ حق کا ثبوت ہوگا۔ فافہم نافہم!
جان من! یہ تمہاری قسمت تھی کہ ابوالنور والشمس بنتے۔ تم کو تو خود تمہارے قلم نے ابوجہل و ابولہب بنا دیا۔

چڑا تمہیں ابھی دل جنوں سے کام نہیں
جلا کر خاک نہ کردوں تو شمس نام نہیں

محترم ناظرین! یہ تو ایک قادیانی کی ہرزہ سرائی کا جواب تھا۔ اس کے بعد مولانا نور محمد خان صاحب کا جواب الجواب مع اصل رسالہ ''کرشن قادیانی آریہ تھے'' پیش ناظرین کیا جاتا ہے۔ امید ہے کہ منکر تحقیق خاطر فرمائیں گے اور اس جماعت کے دجل و فریب سے بچیں گے۔

والسلام!

بجز اخبار ابوالفضل شمس الہی امروہوی ۱۲؍ مئی ۱۹۳۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

مرزا قادیانی آریہ تھے

۱۰؍مارچ ۱۹۳۵ء کو قادیانی مسیح کے حواریوں نے دجل وکید کی تقسیم کے لئے برعکس نام نہند زنگی کافور پر تبلیغ مقرر کیا ہے۔ جس میں سادہ لوح اور ناواقف مسلمانوں کے ایمان پر مہذب وغیر مہذب طریقہ سے غارتگری کی جائے گی اور اس امر کی کوشش کی جائے گی کہ مسلمانوں کو حضرت صادق مصدوق ﷺ کے ظل عاطفت سے نہایت فریب آمیز ذریعہ سے نکال کر ایک کاذب مکذوب کے ظلمت فگن سایہ میں کھڑا کر دیا جائے۔ اس لئے ضرورت ہے کہ مرزائیت کے باوا آدم کے مکروفریب کا پردہ چاک کر کے اصل حقیقت آشکارا کر دی جائے تا کہ مسلمان ایسے لوگوں سے محفوظ رہیں اور دوسروں کو بھی محفوظ کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ مرزا قادیانی باقرار خود مسلمان نہیں تھے۔ بلکہ آریہ اور پکے آریہ تھے۔ لہٰذا ان کو اور ان کی امت کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ مسلمانوں میں اپنے آریانہ اور ہندوانہ مذہب وایمان کی تبلیغ کریں۔ کیونکہ جب فتنہ مرزائیت کے بانی منشی غلام احمد قادیانی کو اپنی روٹی کی فکر سے نجات ملی تو کہنے لگے کہ:

۱. میں رسول ہوں۔ (دافع البلاء ص۱۱، خزائن ج۱۸ ص۲۳۱)

۲...... نبی ہوں۔ (ایک غلطی کا ازالہ ص۳، خزائن ج۱۸ ص۲۰۶)

۳. مسیح موعود ہوں۔ (کشف الغطاء ص۱۲، خزائن ج۱۴ ص۱۹۲)

۴.. مہدی ہوں۔ (نجم الہدیٰ ص۱۰، خزائن ج۱۴ ص۹،۱۰)

۵. احمد مختار ہوں۔ (نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷)

۶.. حجر اسود ہوں۔ (اربعین نمبر۴ حاشیہ ص۱۵، خزائن ج۱۷ ص۴۴۵)

۷. معجون مرکب ہوں۔ (تریاق القلوب ص۲۷، خزائن ج۱۵ ص۲۸۷)

۸.. کرشن ہوں۔ (تتمہ حقیقت الوحی ص۸۵، خزائن ج۲۲ ص۵۲۱)

۹. آریوں کا بادشاہ ہوں۔ (تذکرہ ص۳۸۱)

۱۰. ردر گوپال ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ ص۱۳۰، خزائن ج۱۷ ص۳۱۶)

۱۱. جےسنگھ بہادر ہوں۔ (مزید تفصیل کتاب کفریات مرزا میں دیکھئے)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے مذکورہ بالا حوالہ جات میں بڑی صفائی سے وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تعلیمات تسلیم کر کے اپنے آریہ ہونے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا ہے۔ جس سے علاوہ دہریہ مرزائیوں کے ہر منصف مزاج شخص یقین کر سکتا ہے کہ مرزا قادیانی واقعی پکے آریہ تھے اور اگر کوئی یہ کہے کہ مرزا قادیانی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ: ''وید ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۷۴، خزائن ج۲۳ ص۷۷)

''وید خدا کا کلام نہیں اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔''

(ملخص چشمہ معرفت ص۹۳، خزائن ج۲۳ ص۱۰۱)

تو اس کے جواب میں یہ گذارش ہے کہ: ''آخری عمر کے قول اور فعل قابل اعتبار ہیں اور اس کے مخالف مردود۔'' (ست بچن ص۹۹، خزائن ج۱۰ ص۲۱۵)

لہٰذا مرزا قادیانی کے اس سے پہلے کے تمام اقوال جو مخالف ہیں وہ مردود اور ناقابل اعتبار ہیں اور مرزا قادیانی آریہ اور پکے آریہ ہیں۔

ایک اور طرح سے مرزا قادیانی کے آریہ ہونے کا ثبوت

ہم تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ دنیا کا ذرہ ذرہ حادث ومخلوق ہے اور اگر بفرض اس دنیا کے پہلے دنیا ہو تو وہ بھی حادث ومخلوق ہے۔ غرض یہ کہ دنیا اور اس کا سلسلہ (اگر ہو) سب کا سب حادث ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ کوئی نہ کوئی زمانہ ضرور ایسا گزرا ہے کہ اس وقت خدا تھا اور کوئی مخلوق نہ تھی۔ یہی معنی آیت ''خالق کل شئی'' اور حدیث ''کان اللہ ولم یکن معہ شئی'' کے ہیں۔ لیکن آریہ دھرم کا اصل اصول یہ ہے کہ پرمیشر، روح اور مادہ قدیم ہیں۔ اس لئے سلسلہ دنیا قدیم اور اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی وقت بھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ تو ہو اور مخلوق یعنی روح و مادہ نہ ہو۔ مختصر یہ کہ آریہ دھرم کے نزدیک ''روح و مادہ کی قدامت کی وجہ سے سلسلہ دنیا قدیم ہے۔''

(دیکھو ستیارتھ پرکاش باب۸ ص۲۲۳)

لیکن یہ معلوم کر کے ہمارے ناظرین کو بڑی حیرت ہوگی کہ مرزا قادیانی بھی آریوں کے اس عقیدہ قدامت سلسلہ دنیا کے قائل ہیں۔ جس سے ان کے آریہ ہونے کا پہلو خوب روشن ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے لکھتے ہیں کہ: ''ہم جانتے ہیں کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئے اور خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔'' (چشمہ معرفت ص۱۴۰، خزائن ج۲۳ ص۱۴۹)

مرزا قادیانی کی اس عبارت کی کامل وضاحت ان کے سالے میر محمد اسحٰق کی زبان سے سنئے فرماتے ہیں۔

۱۔ "ہمارا ایمان ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے مالک ہے۔ اسی طرح وہ ہمیشہ سے خالق بھی ہے۔ وہ ہمیشہ سے پیدا کرتا اور فنا کرتا چلا آیا ہے۔ ہر زمانہ میں کوئی نہ کوئی مخلوق اس کے ساتھ چلی آ رہی ہے۔" (حدوث روح و مادہ ص ۳)

۲۔ "یہی مذہب سچا ہے کہ قدیم سے خدا تعالیٰ مخلوقات پیدا کرتا آیا ہے اور ابد تک پیدا کرتا رہے گا۔" (حدوث روح و مادہ ص ۷)

۳۔ "جاننا چاہئے کہ چونکہ بعض ناواقف مناظر جو اسلام کی تعلیم سے کما حقہ واقفیت نہیں رکھتے۔ سلسلہ کائنات کی ابتداء مانتے ہیں اور خدا کی صفت خلق کا ایک خاص وقت سے کام شروع کرنا تسلیم کرتے ہیں۔ خدا کے خلق کرنے کی کوئی ابتداء نہیں۔ بلکہ جب سے خدا ہے (اور وہ ہمیشہ سے ہے) تب ہی سے وہ مخلوق پیدا کرتا چلا آیا ہے اور جب تک وہ رہے گا اور وہ ہمیشہ رہے گا۔ اس وقت تک وہ مخلوق پیدا کرتا چلا جائے گا۔ نہ خدا کے خلق کرنے کی ابتداء ہے نہ انتہا نہ کوئی پہلی مخلوق گزری ہے نہ آخری مخلوق پیدا ہوگی۔ بلکہ ہر مخلوق کے بعد مخلوق ہوگی اور سلسلہ پیدا ہوتے جانا جاری ہے۔" (حدوث روح و مادہ ص ۲۴۴)

مختصر یہ کہ مرزا قادیانی آریوں کی طرح سلسلہ کائنات کو قدیم اور وید کو الہامی کتاب مانتے ہیں اس لئے وہ پکے آریہ تھے۔ مرزا قادیانی کے امتی! یہ تو بتاؤ کہ جب تمہارے پیغمبر وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تسلیم کرتے ہیں اور سلسلہ کائنات کو قدیم کہتے ہیں۔ تو اب تمہارا آریوں کے مقابلہ میں الہام وید وغیرہ پر مناظرہ کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟۔ اور کیا یہ مرزا قادیانی کی کھلی نافرمانی نہیں۔ جس کی سزا مرزا قادیانی کی وحی میں جہنم ہے۔ تم نے یہی کیا اور دھوکا بھی کھایا۔ اللہ اکبر! مرزا قادیانی بقول خود وہ مسیح موعود ہیں۔ جو کفر و شرک مٹانے کے لئے اور حق اسلام اور توحید الٰہی کو اپنے مخصوص انداز میں پھیلانے کے لئے دنیا میں رونق افروز ہوئے تھے مگر افسوس کہ:

مرزا قادیانی نے مے پی کر یہ کیسی چال کی
محتسب سے چلے رندوں کی مجلس بنا گئے

صداقت احمدیت کا جواب

ہمارے رسالہ کی اشاعت کا لازمی نتیجہ تھا کہ قصر مرزائیت میں زلزلہ آ جائے اور کرشن قادیانی کے پجاریوں و چیلوں میں صف ماتم بچھ جائے اور وہ منہ بسور بسور کر بیاباں کے کنارے خیمہ زن قادیانی مستورات کی طرح سوگوارانہ حیثیت سے آنسو بہادیں۔ چنانچہ خرد جال (ربلی کاذبی) کے کارندے مسٹر فضل اور ان کے برخوردار ضیاء الحق جملہ مرزائی اسلحہ سے مسلح ہو کر سامنے آئے اور اپنے بزرگوار کی طرح گولیوں اور گندگیوں اور بدکلامیوں کا ایک دفتر "صداقت احمدیت" کے نام سے پیش کیا۔ ان ابوجہل و ابولہب کی گالیوں اور بیہودگیوں کے جواب میں وہی عرض کروں گا کہ جو میرے سچے رہنما سرکار دو جہاں ﷺ نے فرمایا تھا کہ "اللھم اھد قومی فانھم لا یعلمون او کما قال" مرزائیت کے خورد و برخوردار تو اپنے باوا جی کی سنت پر عمل کر رہے ہیں کہ ان کے بزرگوار کی دشنام آلود تیر سے نہ خالق محفوظ رہا نہ مخلوق۔

اور میں اپنے پیغمبر اعظم ﷺ کی سنت حسنہ پر عمل کروں گا۔ جو گالیوں کے معاوضہ میں دعائیں فرماتے تھے۔ انشاء اللہ عنقریب میرا رسالہ "مغلظات مرزا" نامی منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔ جس میں متنبی غلام احمد قادیانی کی بے شمار گالیوں کو یکجا کر کے ان کی اخلاقی تصویر کو عریاں کیا گیا ہے۔ جس سے مرزائیت کے نوسودہ نبی جی کے ایمان و اسلام کے ساتھ ساتھ تبلیغ اسلام کی فریب کاریاں بھی ظاہر ہو جائیں گی۔ میں نے اپنے رسالہ میں مرزا قادیانی کے آریہ ہونے کے ثبوت میں دو چیزیں پیش کی تھیں۔

اول! یہ کہ مرزا قادیانی مشکور نے آریوں کے وید کو خدا کی ایک الہامی کتاب مانا ہے۔ جو ہر قسم کی غلطیوں سے پاک ہے اور اسلام کی تمام تر تعلیمات وید کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ تو اس اقرار و تسلیم کا لازمی نتیجہ یہی ہوگا کہ وید الہامی کتاب ہے جس کی رہبری و رہنمائی میں انسان نہ صرف خدا پرست بن سکتا ہے۔ بلکہ الہامی کتاب اور اسلامی تعلیم کی موافقت کی وجہ سے انسان خدا پرست بنے گا۔ اگرچہ مرزا جی اپنی مشہور بدحواسی کی وجہ سے یہ بھی کہہ گئے کہ "وید خدا کا کلام نہیں اور قانون قدرت کے خلاف ہے۔"

(چشمہ معرفت ص ۹۸ ملخصاً خزائن ج ۲۳ ص ۹۷)

"اور وید ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔" (حوالہ مذکور ص ۸۱ خزائن ج ۲۳ ص ۷۷)

مگر مرزائیت کے اس معنوی رسول کی مضحکہ خیز اختلاف بیانی سے قطع نظر کرتے ہوئے صرف اس حقیقت کو آشکارا کرنا منظور ہے کہ قادیانیت کا آسمانی دولہا وید کو الہامی ماننے اور

۲ ..... اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ: "مازنا زان وھو مؤمن وما سرق سارق وھو مؤمن" (حقیقت الوحی ص ۱۶۵، خزائن ج ۲۲ ص ۱۶۹)

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث کہاں ہے؟۔

۳ ..... "جواب شبہات الخطاب الملیح فی تحقیق المہدی والمسیح جو مولوی رشید احمد گنگوہی کی خرافات کا مجموعہ ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ ص ۱۷۱، خزائن ج ۲۱ ص ۳۲۷)

حضرت مولانا گنگوہیؒ کی یہ کتاب تصنیف کردہ نہیں ہے۔

۴ ..... "مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڑھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا۔ کیونکہ کاذب ہے۔" (اربعین نمبر۳ ص ۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۳۹۴، ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۱۰، خزائن ج ۱۷ ص ۴۵)

سہارنپور میں نجاست پھیلانے والے غلیظ یا جانور یہ مضمون موصوف الصدر مولوی صاحبان نے اپنی کس کتاب میں لکھا ہے؟۔ اگر تطویل مانع نہ ہوتی تو تمہارے کرشن اوتار کی فریب کاریوں، تحریف سازیوں، مغالطہ دہیوں کو پورے طور پر لکھ کر بتایا جاتا کہ اے ابوجہل وابولہب تیرے مگر کی یہ عیاریاں کاروائیاں ہیں۔ اگر کچھ شرم وندامت ہے تو ڈوب مرو۔

ابولہب یہ بھی کہتا ہے کیا آپ یا آپ کی طرح تمام مسلمان جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کے مصدق اور تورات کو خدا کی طرف سے ماننے والے ہیں۔ سب کے سب یہودی ہیں۔

الجواب! تورات کی الہامیت اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نبوت کی تصدیق کرنا اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے متعین کر کے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور ان پر ایک کتاب تورات نازل ہوئی ہے۔ جو اس وقت محرف موجود ہے۔ بخلاف اس امر کے کہ اللہ تعالیٰ نے وید کے الہامی ہونے اور اس کے رشیوں کی نبوت کی تعیین کر کے مسلمانوں کو تصدیق کرنے کا حکم نہیں فرمایا۔ لہٰذا جو شخص فرمودہ الٰہی کے خلاف جزم ویقین کے ساتھ وید کو خدا کی کتاب مانے اور اس کی تعلیمات کو اسلام کی تعلیمات کے موافق کہے۔ اس کے آریہ ہونے میں کیا شک ہے اور "ولکل قوم ھاد۔ الرعد۷ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ فاطر ۲۴" کے رو سے آریوں کے رشیوں کی نبوت اور وید کی الہامیت جزم ویقین کے ساتھ یقینی نہیں ہو سکتی۔ البتہ ممکن ہے کہ اس قوم میں بھی ہادی ورہنما آئے ہوں۔ فافترقا! اس لئے شخص اس طرح سے کہنے میں کوئی

ہر قسم کی غلطیوں سے پاک سمجھا اور اس کو اسلامی تعلیم کا مرقع سمجھنے کی وجہ سے آریہ تھے۔

اس وجہ کی جوابدہی میں مرزائیت کے کاسہ لیس ابولہب برخوردار نے حسب عادت مرزا قادیانی کی عبارتیں شائع کر کے اپنے مجرا سود کے آریہ پن کو چھپانے کی اس طرح کوشش کی کہ ان کا آریہ ہونا خود برخوردار کے ہاتھوں ظاہر ہوگیا۔ کیونکہ ابولہب برخوردار کو یہ تسلیم ہے کہ ہمارے قادیان کے اباجان وید کو خدا کی کتاب مانتے ہیں۔ مگر یہ کہتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خداپرست نہیں بناسکتی اور نہ بناسکتی تھی۔ لیکن اس ارشاد مرزا قادیانی کے ساتھ ہی اس عبارت کو کیوں نظرانداز کر دیا گیا کہ: ”جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم وید کی تعلیم کے کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔“ (پیغام صلح ص ۱۰، خزائن ج ۲۳ ص ۴۴۵)

جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اسلام کی تمام تعلیمات کا ذخیرہ وید کی مت کی صرف ایک شاخ میں موجود ہے۔ تو پھر کیوں ایسی کتاب خداپرست نہیں بناسکتی اور غور تو کرو کہ تمہارے نبی مرزا قادیانی وید کو الہامی کتاب ماننے کے باوجود بھی یہ کہتے ہیں کہ خداپرست نہیں بناسکتی اور نہ بناسکتی تھی۔ کیا کوئی الہامی کتاب ایسی بھی ہے جس کی تعلیم نے بھی کسی کو خداپرست نہیں بنایا اور نہ بناسکی؟۔

ناظرین! مرزا قادیانی کے ان الفاظ ”نہیں بناسکتی اور نہ بناسکتی تھی“ کو انصاف سے دیکھیں کہ یہ سچ ہے یا صرف مراقی دماغ کی پیداوار ہے۔ مرزائیت کے بت کے پجاری اوندھی برتے پر سر منڈاتے ہیں، خود مرزا قادیانی کو آریہ مت سے نکال کر آگ کے انگاروں پر چلاتا ہے۔

برخوردار ابولہب نے مجھ پر یہ الزام لگایا ہے کہ میں نے مرزا قادیانی کی عبارتوں میں تحریف کی ہے۔ مگر یاد رکھو میں اور میرا قلم اس قسم کی تحریف سازیوں سے پاک اور بالکل پاک ہے۔ البتہ دیکھو کہ یہ قادیان کے ”معجون مرکب“ کی تحریف سازیوں نے کس قدر دھوم مچا رکھی ہے کہ آپ کی بیہودہ تصنیفوں سے نہ قرآن کریم محفوظ رہا نہ احادیث کا مقدس ذخیرہ نہ اولیاء کی کتابیں نہ علماء کے نوشتہ جات۔ اب اپنے معجون کی تحریفات سنو۔

۱ ”اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں۔ گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے کہ: ”ھل ینظرون الا ان یاتیھم اللہ فی ظلل من الغمام“

(حقیقت الوحی ص ۱۵۴، خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۸)

بتاؤ یہ عربی عبارت قرآن کریم میں کس جگہ ہے؟۔

آریہ ہو سکتا اور نہ ہندو۔ بلکہ مرزا قادیانی کی جو حیثیت اس مسئلہ میں پیش کی گئی ہے۔ وہ نرالی ہے وہ ان کے آریہ ہونے کے لئے کافی وزنی ہے۔

دوسری وجہ یہ پیش کی گئی تھی کہ مرزا قادیانی بھی آریوں کی طرح سلسلہ دنیا کو قدیم و ازلی مانتے ہیں۔ جیسا کہ رسالہ ہذا کے اوّل سے ظاہر ہے اور رسالے صاحب نے بھی اپنے بھولی کی اس معاملہ میں تائید کی ہے۔ اس پر ابوجہل کے برخوردار ابولہب نے وہ لکھا کہ جس سے ان کی لیاقت وجہالت نقش کالحجر ہوگئی۔ دیکھئے کس مغالطیانہ انداز میں کہتے ہیں کہ ”لفظ مخلوق بتا رہا ہے کہ یہ قدامت کا مقتضی نہیں۔ اس کے معنی یہی ہوئے کہ مخلوق میں قدیم ہونے کا اقتضاء نہیں ہے۔ بہت اچھا درست ہے لیکن آگے اپنے علم وخرد کی نمائش اس طرح کرتے ہیں۔“ بلکہ مخلوق جس صفت قدیم کا نتیجہ ہے۔ اس پر نظر کر کے اگر اس کی قدامت نوعی تسلیم کی جائے تو کیا پھر مخلوق مخلوق نہیں رہتی۔“

جبکہ مخلوق میں قدامت کی نہ صلاحیت ہے نہ اقتضاء تو پھر کیسے وہ قدیم ہو سکتی۔ مجھے یقین کامل ہے کہ برخوردار نے قدامت نوعی کے معنی بالکل نہیں سمجھے اسی وجہ سے یہ بھول کھایاں بھی جتاتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ ”مخلوق کی قدامت نوعی (نہ کہ قدامت حقیقی) تسلیم کی ہے۔“

(چشمہ معرفت ص ۱۰۱، خزائن ج ۲۳ ص ۱۰۹)

اس بے چارے ابولہب ابوجہل اور اسی طرح اور بھی جو یہاں شیخ نجدی وغیرہ موجود ہیں۔ کسی کی سمجھ میں یہ مضمون نہیں آیا اور بغیر سمجھے بوجھے گھوڑے دوڑائے ہیں۔ چنانچہ ایک اور ابولہبی لطیفہ چھوڑتے ہیں: ”پس جب سے صفت خلق ہے تبھی سے مخلوق ہے اور چونکہ صفت خلق مخلوق نہیں۔ بلکہ قدیم ہے مگر مخلوق حادث ہے۔ پس صفت کی قدامت کو مدنظر رکھتے ہوئے مخلوق کی قدامت نوعی تسلیم کی جاسکتی ہے۔“ (ص ۱۸) اوّل جملہ میں صفت خلق کے ساتھ مخلوق کا ہونا بتایا گیا ہے۔ مگر پھر یہ کہا کہ مخلوق حادث ہے پھر اس کی قدامت تسلیم کی جاسکتی ہے۔ یہ مضحکہ انگیز اختلاف بتا رہا ہے کہ لکھنے والے کا دماغی پرزہ خراب ہو چکا ہے۔

علاوہ اس اختلاف وافتراق مضامین کے مرزائیوں کے خلیفہ کے بھی خلاف ہے۔ خلیفہ مرزا کہتا ہے۔ ”لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے قدامت نوعی کا بھی وہ مفہوم نہیں لیا جو دوسرے لوگ لیتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے۔ یہ ایک بیہودہ عقیدہ ہے اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس کے قائل ہیں۔ یہ کہنا کہ

جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے اس کے دو معنی ہو سکتے ہیں۔ جو دونوں باطل ہیں۔''

(مسیح موعود کے کارنامے ص ۳۹)

تعطل صفات کا مسئلہ تم بے چارے تو کس کھیت کے مولی ہو۔ تمہارے نبی مرزا قادیانی اوران کے دستر خوان کے ریزہ چینوں کے دماغ میں نہیں آیا۔ اسی وجہ سے وہ قدامت مخلوق کے قائل ہیں۔ سنو! علم کلام میں یہ مسئلہ مکمل طور پر بیان کیا گیا ہے کہ صفت خلق وملک وغیرہ اللہ تعالیٰ کی صفات اضافی ہیں۔ جن میں یہ صفت تو قدیم ہے۔ مگر اس کا تعلق حادث ہوتا ہے۔ اس لئے صفت خلق قدیم مگر اس کا تعلق (مخلوق) حادث ہے۔ اس سلسلہ میں میں چاہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے چند متغیرات لطائف ناظرین کے تفنن طبع کے لئے پیش کروں۔

۱... ''ہم جانتے ہیں کہ خدا کے تمام صفات کبھی ہمیشہ کے لئے معطل نہیں ہوئے۔''

(چشمہ معرفت ص۱۰، خزائن ج۲۳ ص۱۲۹)

۲... ''ہم نے ہمیشہ کی قید اس لئے لگادی ہے کہ خدا کی صفات میں سے ایک وحدت کی صفت بھی ہے کیونکہ اس کی ذات کے لئے کسی دوسری چیز کا وجود ضروری نہیں۔ اس لئے وہ کبھی زمانہ آئے گا کہ خدا کل نقش موجودات مٹا دے گا۔ تا اپنی وحدت کی صفت کو ثابت کرے اور ایسا ہی پہلے بھی زمانہ آچکا ہے۔''

(چشمہ معرفت حاشیہ ص۱۱، خزائن ج۲۳ ص۱۲۹)

غور! ان دونوں عبارتوں کا مطلب یہ ہوا کہ باری تعالیٰ کی صفات کبھی نہ کبھی ضرور معطل ہوں گی۔ مگر مرزا قادیانی کا یہ فرمانا غلط ہوگیا کہ ''خدا تعالیٰ کی قدیم صفات پر نظر کر کے مخلوق کے لئے قدامت نوعی ضروری ہے۔''

(چشمہ معرفت ص۲۰، خزائن ج۲۳ ص۱۲۹)

میں کہتا ہوں کہ جب آپ نے خدا کی وحدت محض ثابت کرنے کے لئے صفات کا تعطل جائز رکھا ہے۔ اسی طرح ممکن ہے کہ صفت خالقیت معطل ہو اور سلسلہ دنیا پیدا شدہ ہو۔ پھر قدامت نوعی کیسی اور کیوں؟۔ اسی کی موافق ایک اور حوالہ سنئے جس کو میں چند سے لگا کر فقروں میں تقسیم کرتا ہوں۔

۱... ''یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ دائمی طور پر تعطل صفات الٰہیہ کبھی نہیں ہوتا۔''

۲... ''اور بجز ذات خدا کے کسی چیز کے لئے قدامت شخصی تو نہیں مگر قدامت نوعی ضروری۔''

۳۔ "اور خدا کی کسی صفت کے لئے تعطل دائمی تو نہیں مگر تعطل میعادی کا ہونا ضروری۔"

۴۔۔۔۔۔ "اور چونکہ صفت ایجاد اور افناء باہم متضاد ہیں۔ اس لئے جب افناء کی صفت کا کامل دور آجاتا ہے تو صفت ایجاد ایک میعاد تک معطل رہتی ہے۔"

۵۔۔۔ "غرض ابتداء میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا اور ہم نہیں کہہ سکتے کہ اس دور نے کتنی دفعہ ظہور کیا۔ بلکہ یہ دور قدیم اور غیر متناہی ہے۔ بہرحال صفت وحدت کے دور کو دوسری صفات پر تقدم زمانی ہے۔"

۶۔ "پس اسی بناء پر کہا جاتا ہے کہ ابتداء میں خدا اکیلا تھا اور اس کے ساتھ کوئی نہ تھا اور پھر خدا نے زمین و آسمان کو اور جو کچھ ان میں ہے پیدا کیا۔"

(چشمہ معرفت ص ۲۶۳ خزائن ج ۲۳ ص ۲۷۵)

حضرات! غور فرمائیے ایک ہی حوالہ میں قادیان کا سلطان المتکلمین کیسی مضحکہ انگیز اختلاف بیانیوں میں مبتلا ہے اور کیا کوئی ان حوالہ جات کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے ان کا لکھنے والا قدامت نوعی کا قائل ہے۔ "الا من سفہ نفسہ" اس کے خلاف ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ "اس (خدا) کے اسماء اور صفات کبھی معطل نہیں ہو سکتے۔"

۲۔ "خدا تعالیٰ کی صفات کو معطل کرنے والے سخت بدقسمت لوگ ہیں۔"

(چشمہ مسیحی ص ۲۷ خزائن ج ۲۰ ص ۳۸۳)

۳۔ "یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کے صفات کبھی معطل نہیں ہو سکتے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ ص ۱۸۷ خزائن ج ۲۱ ص ۳۵۵)

ان سب کے خلاف ایک اور حوالہ سنئے۔

۱۔ "یاد رہے کہ جس طرح ستارے ہمیشہ نوبت بنوبت طلوع کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح خدا کے صفات بھی طلوع کرتے رہتے ہیں۔ کبھی انسان خدا کے صفات جلالیہ اور استغناء ذاتی کے پرتوہ کے نیچے ہوتا ہے اور کبھی صفات جمالیہ کا پرتوہ اس پر پڑتا ہے۔ اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کل یوم ھو فی شان"

(چشمہ مسیحی ص ۴۵ خزائن ج ۲۰ ص ۳۶۹)

تو ناظرین کرام! ان اختلاف بیانیوں کے باوجود بھی کرشن قادیانی اپنے آریہ

عقائد کے رو سے آریہ اور پکے آریہ تھے۔ مرزا دجال کے محافظ اور اس کے حاشیہ نشین تو سب جا رہے
کیا اس گورکھ دھندے کو درست کر سکتے ہیں۔ اگر پنڈت نور الدین، پنڈت محمود، پنڈت محمد علی۔
بلکہ خود ان کے مہا گرو بھی اپنی پوری قوت صرف کر دیں تو اس الجھی ہوئی گتھی کو نہیں سلجھا سکتے ہیں۔
اگر ہمت ہو تو اپنے اولین و آخرین گرو، اوتار، پیغمبر مرزا قادیانی کو آریہ ہونے سے نکالو۔

اسی آریہ ہونے کی وجہ سے مرزا قادیانی کی زندگی میں بزبان ہندی ایک منظوم رسالہ
"کرشن اوتار" نامی قادیان سے شائع ہوا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی اور ان کے دم چھلوں کے
محاسن بیان کئے گئے تھے اور مرزا قادیانی کے حواریوں کے حق میں یہ شعر تھا۔

پیہنچے پریم پنتھ جو راچے
نور دین پنڈت واہو ساچے

اسی لئے خلیفہ نت کے تمام حواریوں کو پنڈت لکھنے اور کہنے میں ہم حق بجانب ہیں۔

کرشن قادیانی عیسائی تھے

اب میں ناظرین کی معلومات کے لئے اس حقیقت سے بھی پردہ اٹھاتا ہوں کہ کرشن
قادیانی عیسائی تھے۔ اس لئے کہ عیسائیوں کا اصل اصول عقیدہ تثلیث ہے۔ جس کے مرزا قادیانی
قائل تھے۔ دوسرے مرزا قادیانی عیسائیوں کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق یہ کہتے ہیں کہ ان
کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور مردہ دیکھ کر دفن کر دیا تھا۔ مگر حقیقت میں وہ صلیب پر مرے نہیں
تھے بلکہ مردہ جیسے ہو گئے تھے۔ اسی وجہ سے موجودہ عیسائی مرزا قادیانی اور ان کے تمام حواریوں کو
اپنی برادری میں شامل سمجھتے ہیں۔

پاک تثلیث مرزا

"اگر یہ استفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوت روحانی میں یہ عاجز اور مسیح
ابن مریم مشابہت رکھتے ہیں۔ وہ کیا شئے ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے۔
جو ہم دونوں کے روحانی قویٰ میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے۔ جس کے سلسلہ کی ایک طرف نیچے
کو اور ایک طرف اوپر کو جاتی ہے۔ نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی دل سوزی اور غمخواری خلق
اللہ ہے۔ جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مستحکم تعلق اور جوڑ بخش
کر نوری قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی
ہے۔ اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے۔ جو اول بندہ کے دل
میں بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے

سے جو در حقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں۔ ایک مستحکم رشتہ اور ایک شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے۔ ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔ سو اسی وجہ سے انسان کی روحانی پیدائش اسی وقت سے سمجھی جاتی ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ اپنے ارادہ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مقام اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے۔ ایک نیا تولد بخشتی ہے۔ اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالیٰ کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے۔ جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے۔ جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے اور ذرہ امکان کو جو ہالکۃ الذات باطلۃ الحقیقۃ ہے حضرت اعلیٰ واجب الوجود کے ساتھ برابر ٹھہرا دیا ہے۔'' (توضیح مرام ص۲۲،۲۳ خزائن ج۳ ص۶۴،۶۵)

ناظرین کرام! مرزا قادیانی نے اپنی پاک تثلیث کی اپنی خوبی سے تشریح کی ہے کہ پڑھ کر تعجب نہ کرے کوئی اگر مرزا قادیانی کے اس عقیدہ پاک تثلیث اور دوسرے امور مذکورہ کو دیکھ کر عیسائیوں نے مرزائیوں کو اپنی برادری میں شامل کر کے یہ اعلان کیا۔

۱۔ ''اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو مسیحیت اس کے اماموں کو پادری اور پیروؤں کو عیسائی اور تمام احمدیہ جماعت کو مسیحی امت کہتے ہیں؟ جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی۔ مگر مرزائی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے۔ مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے۔ بلکہ مردہ سا ہو گئے۔ یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف موت کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو گئے اور اسی پر تمام مسیحی دین کا دارومدار ہے۔ کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔ ۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوا دے تو پھر ہی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرتے ہیں کہ ہم ہی سے عیسائیت کا نام و نشان مٹ جائے گا۔''

(مسیحی [illegible] ۱۹۳۵ء ص۱۲ [illegible])

۲۔ ''رسالہ [illegible] نے مدیر اہلحدیث امرتسر سے مولوی ثناء اللہ صاحب

امرتسری کو ایک خط لکھا ہے جس کو مولانا موصوف نے اپنے اخبار اہلحدیث مورخہ ۳ مئی ۱۹۳۵ء
میں درج کیا ہے۔ اس جگہ اخبار مذکور سے وہ خط نقل کیا جاتا ہے۔ لکھتے ہیں کہ "ہم ہیں اصل عیسیٰ
مسیح کے ماننے والے۔ اصل مسیحی، اور احمدی اور پنجابی ہیں نقلی و جعلی مسیح موعود کے پیرو، یعنی نقلی
وفرضی مسیحی ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں۔ اس لئے ہماری مناسبت سے انہیں بھی پادری کہنا
اور پادری کہلانا ضروری ہے۔"

نور! ان دونوں بھائیوں عیسائیوں و مرزائیوں میں جو اصل و نقلی عیسائی و مسیحی ہونے
میں جھگڑا ہے تو اس میں ہم مسلمانوں کو دخل در معقولات کا کوئی حق نہیں۔ لیکن اگر ناگوار خاطر نہ
ہو تو میں عیسائی دوستوں سے یہ گذارش کروں گا کہ مرزائی صاحبان آپ کے چھوٹے بھائی ہیں۔
اگر چھوٹا بھائی ناراض ہو گیا ہے تو بڑے بھائی کو چاہئے کہ اپنے لطف و کرم سے اس کو راضی کرے۔
مگر یہ سن کر بڑی مسرت ہوئی کہ آپ دو بھائیوں میں صلح و صفائی کے تمام مراحل طے ہو گئے ہیں۔
صرف ایک مائی کسر رہ گئی ہے۔ خدا کرے یہ ما بھی مٹ جائے اور دونوں بھائیوں میں حقیقی
برادرانہ سلوک پیدا ہو جائے۔ آمین!

بہر حال اللہ کے فضل و کرم سے یہ حقیقت آشکارا ہو گئی کہ کرشن قادیانی آریہ ہے یا
عیسائی۔ اسلام میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں۔

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

نوٹ! اگر کوئی خر دجال کے (ریل گاڑی) "گدھا" یا یاجوج ماجوج کے پوسٹ
آفس کے کلرک یا نئے نبی مرزا قادیانی کے کوئی سنے امتی یا دکان ساز . وغیرہ اپنے پیغمبر
مرزا قادیانی کے آریہ پن اور ہندوانہ مذہب اور انگلشی نبوت کی کرشمہ سازیوں کو دیکھ کر بلبلا اٹھیں
اور باوجود کمی بسیار اس کے جواب دینے کی پھر ہمت کریں تو یہ ضروری ہے کہ وہ دیکھ لیں سامنے
کون ہے کیونکہ:

سنبھل کے رکھنا قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

خادم اسلام! نور محمد از مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور
۷ مئی ۱۹۳۵ء ... ۳ صفر ۱۳۵۴ھ